ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

بفضل خالق لوح و قلم و برہنمائی افضل الرسل حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب مقبول عالم اعنی

پدماوت بھاکھا مترجم

تصنیف لطیف عارف اوحد شیخ ملک محمد جائسی قدس سرہ

تصحیح و تنقیح و ترجمہ و تحشی جناب شیخ احمد علی صاحب متخلص بہ رسا

در مطبع عظیم فی واقع کانپور مطبوع شد

قرآن شریف بیت مہری [illegible]	[illegible]
قرآن شریف حمائل [illegible] مترجم [illegible]	[illegible]
قرآن شریف [illegible]	
اسعد اردو وسرا فارسی حاشیہ پر	
تفسیر جلالین عباسی کاغذ عمدہ	[illegible]
قرآن شریف نقل نظامی	[illegible]
قرآن شریف بارہ مہری	[illegible]

کتب وظائف و مسائل وغیرہ

گنج العرش تقطیع خرد	۱/
نسورہ مع ہفت ہیکل ایضاً	۲/
درود اکبر مع درود تاج ایضاً	۱/
علاج الاعظم مع دعائے [illegible]	
قوت الغذا رزاقی	۱/
دلائل الخیرات بے ترجمہ فارسی	
مع [illegible] کاغذ سفید عمدہ	۲/
ایضاً کاغذ رنگین	۲/
ایضاً کاغذ سفید [illegible]	[illegible]
ایضاً کاغذ بادامی	۱۲/
دلائل الخیرات بے ترجمہ سفید کاغذ	۱/
ایضاً کاغذ رنگین	[illegible]
جواہر القرآن [illegible]	۳/
مجموعہ وظائف کامل	۵/
مجموعہ اوراد [illegible]	۱/
اوراد احسانی احمدی	۱/
مقاصد المومنین رزاقی	۸/
راہ نجات مع خطبہ رزاقی	۱/
فضائل ماہ رمضان	[illegible]
حقیقۃ الصلوٰۃ	۱/
مصباح الحیات	۵/

[illegible] شہدی	
ہدیۃ الاسلام	
تنبیہ الغافلین	
قیامت نامہ	
مفتاح الجنت محشی	
صبح کا ستارہ	
تحفۃ الزوجین	
تزکیۃ القلوب	
تنویر القلوب	
فضائل الشہور والصیام	
مالا بد منہ محشی فارسی	
مالا بد منہ اردو	
معین الناصحین وعظ [illegible] اعلیٰ	
درجہ کی کتاب ہے اگر استفادہ [illegible]	
فروغ و [illegible] منظور ہے تو	
واعظین اس کو [illegible] دنیا	
مفید الواعظین	
مقاصد الصالحین	
حکایت الصالحین	
ہدایۃ النسوان	
زینۃ النسا	
تنبیہ النسا رزاقی	
تعلیم النسا	
تحفۃ النسا	
نصیحت المسلمین	
مجموعہ [illegible] رسالہ	
قرۃ الواعظین ترجمہ اردو	
درۃ الناصحین وعظ کے لیے	
یہ کتاب نہایت مفید ہے	
تفسیر سورۂ فاتحہ	
تفسیر سورۂ یوسف	

تفسیر حسینی [illegible]	۵/
تفسیر [illegible] اردو	۳/
[illegible]	[illegible]
تفسیر عزیزی پارہ عم اردو	[illegible]
فضائل درود وسلام	۲/
رانڈوں کی شادی	۲/
تنبیہ [illegible] بیان حلال وحرام	۳/
بحر الاسرار وعظ میں زبان	۵/
عربی ترجمہ اردو	۱۰/
مجموعہ ترتیب الصلوٰۃ	۲/
مصباح الصلوٰۃ	۶/
شرح محمدی	۳/
قصص الانبیا خرد	
قصص الانبیا کلاں [illegible]	
[illegible] النکاح مع [illegible] رسالہ	
حیض ونفاس	[illegible]
مسائل نکاح وطلاق	۱/
مجموعہ خطب بارہ ماہی	۴/
مجموعہ خطب قلمی مع [illegible] اردو	۴
فتح الاخبار	۱/
ضمان الفردوس	۱/
رسالہ عقیقہ	۱/
خلاصۃ الفقہ	[illegible]
علم الفرائض اردو	۱/
جیب الفقہ	۱/
نجاۃ المسلمین	۲/
آثار محشر	
مجموعہ [illegible] عقبے	
ہفت رسالہ مصنفہ حضرت حاجی	[illegible]
امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی	۲/
وفات نامہ	۶/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استت کھنڈ

سمروں آو ایک کرتارو
تسبیح کرتا ہون قدیم ایک کارساز کی
کینہس پرتھم جوت پرگاسو
کیا پہلے نور کا ظہور
کینہس اگن پون جل کہیا
پیدا کیا آگ ہوا پانی خاک کو
کینہس دھرتی سرگ پتارو

جہ جیو دینہ کینہہ سنسار
جسنے جان دی اور پیدا کیا عالم
کینہس تنہ پریت کیلاس
کیا بسبب اوسکی محبت کے عرش
کینہس بہتے رنگ او رہ
پیدا کئے بہت رنگ
کینہس

آدِ سَتِ گُر پُورَن بڈ راجا
قدیم سے اوسی کو کہنا چاہیے بڑا بادشاہ
سَدا سَرْب دا راج کریے
ہمیشہ قدیم سے بادشاہی وہی کرتا ہے
چھتر اَچھت چھتر چھاوا
صاحب چتر کو بے چتر اور بے چتر پر سایہ کرتا ہے
پربت ڈھاہ دیکھہ سب لوگو
پہاڑ کو گرا دے کر دیکھیں سب لوگ
تِرِن سے تِنکے مار اُڑائی
پہاڑ کو تنکا مار کے اوڑا دے
تا ہو بھوک بھگت سکھ سارا
اسی کو عیش روزی کی بخشی اور تمام آرام پایا
کرتی نہ جانے کوئی
اوسکا کرنا کسیکے خیال مین نہین آتا

آدِ اَنت راج جہ چھاجا
ابتدا سے انتہا تک بادشاہی جسکو سزاوار ہے
او جِہ چاہے راج تِہ دیے
اور جسکو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے
دوسر نا نہ جو سر برا بوا
دوسرا کوئی نہین جو اوس سے مقابل ہو
چانٹہ کرے ہست سر جو کو
چیونٹی کو کر دے ہاتھی کے مقابلہ مین
تِنکہ تجبر کی دئی بڑائی
تنکے کو پہاڑ کی بخشی بزرگی
کاہو سکھہ بھون دُکھہ مارا
اور کسیکو بھیکہ گھر گھر مانگنے کو دکھہ مین مارا
کرے سو ئی من چِنت نہو ئی
وہ کرد کھاتا ہے جسپر کسی کی فکر کی رسائی نہین

سبھی ناستِ وہ استھر آئیں ساج جہ کیر
سب فانی ہین وہی باقی رہیگا ایسا سامان جسکا ہے
ایک ساجے او بھاجے چہے سنوارے پھیر
ایک کو سرفراز کرے اور مٹا دے پھر چاہے سنوار دے

روپ اَرَن سو کرتا
منہ کوئی نہین دیکھہ سکتا اور بیان نہین کر سکتا

سب تے سو نو وہ سب سون نیرا
سب اوس سے اور وہ سب سے نزدیک

پرگھٹ گپت سو سرب پیاپی
ظاہر اور باطن سب مین موجود ہے

ناوہ پوت پتا نہ ماتا
نہ وہ بیٹا کسیکا نہ باپ مان اوسکا کوئی ہے

جنان نکاہ نہ کو وہ جنان
نہ اوسکا کوئی فرزند ہے نہ وہ کسیکا فرزند

وہ سب کینھہ جہان لگ کوئی
اوسنے سب کچھ کیا جہان تک ہر ایک چیز ہے

ہت چلین او اب ہی سوئی
قدیم سے تھا اور اب بھی وہی ہے

او جو ہوے سو باور اندھا
اور جتنے ہین سب دیوانے اور اندھے ہین

دھر مین چینہ چینہ نیاپی
ایمان والے پہچانتے ہین لی ایمان کیا جانیں

ناوہ کفب کو وسنگ ماننہ
نہ وہ کفو یعنی ہمسر اپنا رکھتا ہے نہ رشتہ مند

جھنہ لگ سب ناکر سر ان
جہان تک مخلوقات ہین سبکا وہ مالک

وہ نکلینھہ کا ہو کر ہوئی
ایسا نہین ہو سکتا ہے کسی کے کرنے

پٹن سو رہے رہے نا کوئی
پھر وہی رہیگا اور کوئی نہ رہے گا

دن دو چار مرے کے دھندھا
دو چار دن مین مرنے کا سامان ہے

جووین چھا سو کینھس کرہ جو چاہے کینھہ
جو اوسنے چاہا سو کیا اور جو چاہے گا وہ کریگا

برجن ہار نہ کوئی سبھے چا نہ جیو دینھہ
کوئی مانع اوسکا نہین سبکو چاہے جان دینا

تہ بدھ چینھہ کرہ گیان
اوسکو اوس انداز سے پہچانو اور خوض کرو

جیو نا نہ پے سبھی گسائین
جان نہین پر حی و قایم ہے وہ مالک

جس پران منھہ لکھا بکھان
جیسے قرآن مین اوسکی تعریف لکھی

کرناہین پی کرے سبا
ہاتھ نہین پر کرتا ہے سب کچھ

جیبھ نا نہ پے سب کچھ بولا
زبان نہین پر سب کچھ بولتا ہے
سَرَون نا نہ پے سب کچھ سُنا
کان نہین پر سب کچھ سنتا ہے
نین نا نہ پے سب کچھ دیکھا
آنکھ نہین پر سب کچھ دیکھتا ہے
نا کوئی ہے وہ کے رُوپا
نہ کوئی ہے اوسکی سی صورت کا
نا وہ ٹھانون نہ وہ بن ٹھانون
نہ اوسکا کوئی مکان معین ہے نہ وہ بے مکان ہے

تن ناہین جو ڈولا و سو ڈولا
بدن نہین اور جس کو جنبش دیتا ہے ہل جاتی ہے
ہیا نا نہ گُنتا سب گیان
دل نہین اور صاحب فہم اسنے سب دریافت کیا
کون بھانت اس جا بے لیکھا
کس قسم سے ایسا اندازہ کسی سے ہوسکتا ہے
نا وہ اس کوئی تیس انوپا
نہ وہ جیسا ہے ایسا کوئی ہے وہ ایسا بے مثل ہے
روپ ریکھ بن نرمل نانون
روپ بغیر خطوط کے پاک نام ہے اوسکا

نا ہے ملا نہ بچھڑا ایس رہا بھرپور
نہ ملا ہر بلا ہے نہ جدا ہے ایسا ہر یک مین سمایا ہے
دشٹ ونت کنہ نیرین اندھہ مورکھ کنہ دور
نظر والے کے پاس ہے اور اندھے نا فہم سے دور ہے

اور جو دینھیس رتن امولا
اور جو دیئے جواہر بے قیمت
دینھیس رسنان اور رس بھوگو
دی زبان اور مزے کی غذا
دینھیس جگ دیکھے کے نینان
دی ساری دنیا کو بینائی کی آنکھ

تا کر مرم نہ جانے بھولا
اوسکا بھید بھولا آدمی نہ جانے گا
دینھیس دسن جو ہسین جو گو
دئے دانت جس سے سکراتے ہین لوگ
دینھیس سرون سنتے کنہ بینان
دئے کان واسطے سننے بیان کے

۹

ونھیس کنتھ بول جنھہ نانہان

دیا حق بات جسکے اندر ہے

ونھیس چرن انوپ چلاہین

دئے پاون طرح طرح کی چال چلنے کو

جوبن مرم جان پے بوڈھا

جوانی کی قدر بوڑھا جانے

ابکہ کرم مرم نہ جانے راجا

ابکہ کا بھید نہ جانے امیر یعنے صحیح

ونھیس کرکلپہ ربانھان

دین اونگلیان اور ساعد اور بازو

سونپے جان مرم جیہ نانہین

اور اسکا بھید وہی جانے جسکے پاون نہین

بالا نہ ترنا پاجب ڈھونڈھا

کیونکہ جوانی پھر ڈھونڈھے نہین ملتی

دکھی جان جا کنتھ دکھ باجا

مریض ہی جانتا ہے مرض کی تکلیف

کیا کہ مرم جان پی روگی بھوگی رہے نچنت

جسم کا بھید مریض جانے صحیح بے فکر تندرست ہے

سب کرم مرم گوسائین جانے جو گھٹ گھٹ تنھہ

سب کا بھید اللہ ہی جانتا ہے جو ہر ایک کے دل مین ہمیشہ ہے

اوت اپار کرتا کے کرنان

ایسے اپید اکتار کا م اوس کارساز کے ہین

سات سرگ جو کاگد کرئیے

ساتون آسمان کا اگر کاغذ بنایئے

جاوت جگ ساکھان ڈھاکھ

جہان تک [illegible] مین شاخین ہین ہیکل ہین

جاوت تھمہ ریتھیتا مین

ان تمام رہ خاک [illegible]

برن نہ کا ہو پارے برمان

کہ اگر کوئی بیان کیا چاہے تو نہین بیان کر سکتا

دھرتی سات سمندر مس کیجے

زمین [illegible] سمندر کی سیاہی [illegible]

جاوت کیس رون نکھ

جتنے [illegible] بال [illegible]

سینکھ [illegible]

سب لکھنی کے لکھہ سنسارو

سب بیابان تحریر کا کرے سارا جہان

ایت کینھہ سب گن پرگٹا

ایسا کیا سب نے اظہار اپنے اپنے ہنر کا

ایس جان من گر بھیہ سہوئی

ایسا جان تے دل مین مغرور نہو

لکھہ نجانے گت سمندر اپارو

تو بھی نہین لکھہ سکتا اوسکا بیان کہ ایک سمندر ہے ناپیدا کنار

وو نہ سمندر تہ بوند نہ گھٹا

لیکن اوسکے سمندر توصیف سے ایک قطرہ کم نہوا

گرب کرے من باورسوئی

جو غرور دل مین کرے وہ دیوانہ اور بیعقل ہے

بڑ گنونت گسائین جیہے سو ہوتہ بیگ

بڑا کارساز ہے وہ خالق جو چاہے وہ ہوجاے اوسیوقت

اواس گنین سنوارے جو گن کرے انیک

وہ ایسے قابل پیدا کرتا ہے جس سے طرح طرح کے علم ظاہر ہوتے ہین

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی

کینھس ایک پرکھہ نرمرا

پیدا کیا ایک شخص روشن ذات

پہلے جوت بدھہ تہنکے ساجی

پہلے اللہ تعالے نے نور اوسکا سنوارا

دیپک ایس جگت کینھہ وجہان

ایسا چراغ سارے عالم کو عطا کیا

نہوت اس پرکھہ اوجیارا

نہوتا ایسا شخص روشن ذات

نانون محمد پونیون کرا

جسکا نام پاک محمد چودھوین رات کا چاند ایسا

اوتنھہ پریت سرشٹا پراجی

پھر اوسی کی محبت سے سارا عالم پیدا کیا

بھا نرمل جگ مارگ پہچان

کہ روشن ہوگیا جہان اور راہ پہچان لی

سوجھہ نہ پرت پنتھہ اندھیارا

ہرگز نہ نظر آتی راہ تاریک

۱۱

دوسر بٹھا نون دی وی لکھی
دوسری سطر مین خدانے اونکا نام لکھا
امت بسیٹھ دی وی کینھین
امت کا پیغمبر خدانے انکو کیا
جنھہ نالینھہ جرم سونا نون
جسنے نہ لیا اپنی عمر مین یہ نام پاک

بھئے دھر مین جنھہ پڑھت لکھی
وہی ایمان دار ہی جسنے اونکا کلمہ پڑھا
دوو جگ ترا نانون دلنشین
دونو جہان تیرا نام اونکا لیکر
تا کنہ کینھہ نرک منجھہ ٹھانون
اوسکا خدانے دوزخ مین ٹھکانا

گن اوگن بدھہ پوچھب ہوے یہ لیکھہ او جوکھ
ہنر اور عیب خدا پوچھیگا ہوگا ہی کتاب اور حساب
ونہ ہوت آگین ہوئے کرت جگت کر موکھ
وہ ذات پاک شفاعت کریگا آگے ہوکر اور کریگا جہان کی نجات

چار سیت جو محمد ٹھانون
چار یار جو محمد کے جانشین ہوے
ابابکر صدیق سیانے
ابوبکر صدیق بہت زیرک تھے
سو عمر خطاب سہائے
عمر بن خطاب اسلئے خلافت کو زیبا ہوے
پن عثمان بڈ نیڈت گنین
پھر عثمان بڑے قابل با ہنر تھے
چوتھین علی سنگھہ بریارو
چوتھے علی شیر زبردست

چھونگ دنیھہ جگ نرمل نانون
چارون کا کیا خدانے دنیا مین پاک صفا نام
پہلے صدق دین وین راکھے
پہلے اونہونے صدق دل سے دین قبول کیا
بھا جگ عدل دین وے آئے
ہوا جہان مین عدل جاری اونکو دین قبول کرنے
لکھا پران جو آیت
جنھون نے قرآن لکھا جو آیتین جانتین
جنھہ ڈر کانپے سوا سا
جنکے ڈر سے آسمان لیکر تختہ نہین کرتی

چارون ایک متی اک باتا
چارون کی ایک راے اور ایک بات تھی

ایک پنتھ او ایک سنگھاتا
ایک راہ تھی اور ایک ساتھ تھا

بچن ایک سو سنا نیہ ساچا
چاردن ایک قول صحیح بیان کرتے تھے

بھا پروان دوہون جگ باچا
کہ وہ سب نے بچایے قران کے مسلم رکھا

جو پران یہ جہ لکھوا سوئی پڑھت گرنتھہ
جیسا حکم قران مین خدانے نازل کیا ویسی تلاوت کرتے تھے

اور جو بھولے آوت سو سن لاگت پنتھہ
اور جو کوئی گمراہ آتا وہ سن کے راہ پر لگ جاتا

شیر شاہ دہلی سلطانون
شیر شاہ دہلی کا پادشاہ ہے

چارہو کھنڈ تپے جس بھانون
چارون طرف جہان کی روشن ہے مثل آفتاب کے

اوہی چھاج چھات او پاٹو
اوسکو سزاوار ہے چتر اور تخت

سب راجن جو مین دھر الیلاٹو
راجہ جتنے تھے سب نے زمین پر پیشانی رکھی

جات سورا او کھانڈے سورا
ذات کا بہادر اور تلوار کا بہادر

او بڈ مونت بنتھہ گرس پورا
اور بڑا عقلمند سب علمون مین کامل

سو رنوائے نو کھنڈ بھئے
اوسکی بہادری نے نو کھنڈ کو زیر کر دیا

ساتھہ دیپ دنی سب نیے
ہفت اقلیم دنیا کی سب زیر ہوگئے

تان لگ راج کھرگ لیکھیان
شش جہت تک سلطنت تھی تلوار کے زور سے لی

اسکندر ذوالقرن جو کینہان
ایسا کام کیا جیسے اسکندر ذوالقرنین نے کیا

سلیمان کیر انگوٹھی
ہاتھ مین گویا حضرت سلیمان کی انگشتری

جگ کنہہ جیون دنیہہ کر موکھی
اونے اپنے دم سے جہان کو زندگی بہت دی

اوداَت گرو سیمپ پت بھاری اور وہ ایسا بارہ وتا رکا صاحب زمین بادزن ہے	ٹھک تھم سنت ستھنبھاری کہ مثل ستون اکے آڑہو کر دنیا کو سنبھال لیا

دیکھیا اسیں محمد کرہ جگہ جگ راج

دیتا ہے وہا محمد کہ گروہ ہر زمانے مین سلطنت

پاتشاہ تم جگ کے بھوگ تھرا محتاج

تم پادشاہ جہان ہو اور جہان تمھارا احتاج ہے

براؤن سور سیمپ پت ا چلیا

اب تعریف کرتا ہون بہادر بادشاہ جہان کی

ہی کے سین چلے تیاری

گھوڑون کے سم سے سطح خاک کے روانی ہے

پرین رین ہوے ربھ گراسا

رات ہو جا اور آفتاب کسوف ہو

ست کھنڈ دھرتی تھی کھنڈا

سات طبق زمین کے چھ طبق ہو گئے

ڈولی گنگن اندر ڈرکانیا

آسمان ہل جاے اور اندر ڈر سے کانپنے

ہیر دہسمنہ سمند سوکھا

پہاڑ پس جائین اور سمندر سوکھ جاتین

اگلہ کہون بان گھر بانٹا

اگلی فوج کو پانی گھر گھر تقسیم ہوتا ہے

بھم نہ بھار سہے جو ساچا

زمین وہ بوجھ نہیں اوٹھا سکتی جو سامان

پہت لوٹ اوڑنہ ہو دھوری

بہت لوٹ کہ اوڑ جاتے ہین مثل غبار کے

پانس نچہ لیہین کر پاس

آدمی اور پرند ذات کا خیال کرکے بیٹھین

اور پر شت دھے بر آٹھ سرا

اور اوپر آٹھ یعنی آسمان سات کے آٹھ ہوگئے

پانسکہ جب عدہ تیارنہ چاہیا

پر جسا نہین تخت تری میں چھپ جا

نیکھنڈ لوٹ کھیہ مل جاتیا

اور جنگل پامال ہو کے خاک مین مل جاتین

پچھلنہ کا دہنہ کاندنہ وا انتا

اور پچھلی فوج کو کچھ ابھی کفایت نہیں ہوتی

سجے گڑھ نئے نہ کو ہو چلت ہوے سب چور
جو قلعے نہ زیر ہوے کسی سے وہ چلتے ہی چورا ہو جاتی ہین

جو وہ چڑھے بھم پت شیر ساہ جگ سور
یعنے جسوقت ارادہ سواری کا کرتا ہے زمین کا مالک شیر شاہ جہان کا بہادر

عدل کہون جس پہ تھم ہوئی
کہین ایسا عدل زمین کے پردے پر ہوگا

نوشیروان جو عادل کہا
نوشیروان کو عادل سب نے کہا

عدل کینہہ عمر کی نائین
عدل کیا حضرت عمر کے ہند

پرے نا تہہ کوئی چھوئے نیارا
راجہان شخص کو ناتھے ہوے کے تھا

گاے سنگھہ رینگہہ اک باٹا
گاے اور شیر چلین ایک راہ مین

نیر کھیر چھانے دربارا
پانی اور دودھ کو جدا کیا

دھرم نیاو چلے ست بھاجا
بخشش در انصاف مین راست گو تھا

جا ٹنتا چلت نہ دکھوے کوئی
کہ چلتی چیونٹی کو بھی کوئی ایذا نہین دیسکتا

ساہ عدل سرسو ہین ہا
لیکن شیر شاہ کے عدل کے مقابلہ مین وہ بھی تھا

پھری اہان سکل دنیا مین
پھرے دوہائی ساری دنیا مین

مارگ مانس سون اوجیارا
راہ مین آدمیون کے چلنے کی کثرت سے روشنی تھی

دونون پان پیین اک گھاٹا
دونو پانی پیین ایک گھاٹ مین

دودھ پان دھر کرے نرارا
دودھ کو پانی سے جدا کرتا تھا

دوبر برے ایک سم راکھا
ضعیف اور قوی کو برابر رکھتا تھا

سب پرتھمین آسیسے جور جور کے ہاتھہ
سارا دنیا دعا دیتی ہے ہاتھہ جوڑ جوڑ کے

گانگ جمن جو لہ جل تو لہ امر سو ماتھ

گنگا جمنا مین جب تک پانی ہے تب تک زندہ رہے وہ سردار

پن روپنت بکھانون کا ہا

پھر اوسکی جمال کی تعریف کہان تک کرون

جانوت جگت سبھے لکھ چاہا

جہان تک آبادی دنیا کی ہے سب اوسکی عاشق ہے

سس چودس جو دئی سنوارا

چاند چودھوین رات کا جو خدا نے سنوارا ہے

تیہون چاہ روپ اجیارا

اوس سے بھی زیادہ اوسکا جمال روشن ہے

پاپ چھاے جو درسن دیسا

گناہ دور ہو جاے جسنے اوسکی زیارت کی

جگ جوہار کے دئی اسیسا

سارا جہان تسلیم بجا لا کے دعائین دیتا ہے

جیس بھان جگ اوپر تپا

جیسا کہ آفتاب سارے جہان مین روشن ہے

سبھے روپ وہ آگین چھپا

اوسکے حسن کے آگے سب غیرت سے چھپ جاتے ہین

اس بھا سور پرکھ نرمرا

ایسا بہادر پادشاہ باجمال ہے

سور چاہ وہ آگر کرا

کہ آفتاب سے بھی زیادہ روشنی اوسکا حصہ ہے

سو نہ دشت کے ہیر نجانی

اوسکی نگاہ کے سامنے کسی سے دیکھا نہ جاے

جین دیکھا سو رہا سر نائی

اور جینے اوسکو دیکھا سر نیچا کر کے رہ گیا

روپ سوائے دن دن چڑھا

حسن اوسکا روز افزون ہے

[illegible] جگ اوپر گڑھا

[illegible] سارے عالم کے حسن سے زیادہ بڑھ گیا

رو لونت من ماتھین چندر گھاٹ وہ بار کی

صاحب جمال دلونکا حال اوسکی پیشانی پر چاند گھٹ کے ہے وہ بڑھکے

سیدا [illegible] سیس لو بھائین استت نون بھاری

ایک جماعت واسطے دیدار کے مائل تعریف اوسکی عاجزی سے کھڑی کرتی ہے

پن داتار دی بڈ کنیھاں
پھر فیاض خدا نے اوس کو اتنا بڑا کیا

اس جگ دان نہ کاہو دینہاں
کہ جیسا اوس نے دیا ہے کسی نے ایسا نہیں دیا

بل او بکرم دان بڈا ہے
بل اور بکرماجیت سخاوت میں بڑے مشہور تھے

جیتم کرن تیاگی آہے
کرن و حاتم بھی بڑے جوان مرد تھے

سیر شاہ سر پوج نہ کوؤ
شیر شاہ کی برابر کوئی نہیں

سمند سمیر گھٹت دوؤ
سمندر اور سمیر یعنے کوہ طلا اوسکی ہمت سے کم ہیں

دان ڈنک باجے دربارا
بخشش کا ڈنکا اوسکے دربار میں بجتا ہے

کیرت گئی سمندر پارا
اوسکی کرم بخشش کے تعریف سمندر پار تک گئی

کنچن پرس سور کل بھیوؤ
پس جس سے سونا برستا ہے اوسکے حق میں آفتاب کل کا

دارد بھاگ دس انتر گوو
ادبار بھاگ کر دور چلا گیا

جو کوئی جاے ایک بیر ناگا
یعنی ایک بار اوس سے مانگنے کو جاے

جنمن ہوے بھو کھا مانگا
عمر بھر بھوکا اور ننگا نہ رہا

دس اسمید جگ جگ جو کینھے
دس اسمید جگ جس نے کیے

دان پن سر سو نہ چلیھے
جو دوسخا میں پھر مقابل اپنی کسی کو نہ جانا

ایسم ٹھنکا آ دک دنیا شیر شاہ سلطان
ایسا ٹھاٹ دنیا میں دیا شیر شاہ بادشاہ نے

نا اس بھیو نہ ہوے نہ کوئی دے اس دان
نہ ایسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا نہ کسی نے ایسی سخاوت کی

در صفت سید اشرف جہانگیر قدس اللہ سرہ العزیز

سید اشرف جہانگیر کے پاک کرے اللہ زبردست پیر اون کا

سید اشرف پیر پیارا — **تنہ موں پتہ دیکھا اوجیارا**

سید اشرف پیر بزرگ نے — جس سے میری راہ کو روشن کیا

کیا ہے پریم کر دیا — **اونی جوت بھا نرل ہیا**

اوس نے میرے دل محبت الٰہی کی شمع روشن کی — جس سے نور پیدا ہوا اور مثل آئینہ کے دل روشن ہو گیا

مارگ ہوت اندھیرا سو جھا — **بھا او جیر سب جانا بوجھا**

راہ اندھیری تھی جس میں کچھ نظر نہ آتا تھا — اب روشنی پیدا ہوئی اور سب جان بوجھ لیا

کھار سمندر پاپ مور میلا — **بوہت دھرم لیخہ کے چیلا**

سمندر کے کھار میں میری سب برائی ڈال دی — کشتی ایمان کی کر دی مرید کر کے

اونہ کر مور پوڑہ کے گہا — **پاؤن تیر گھاٹ جہنہ اہا**

اُنھوں نے ہاتھ میرا دل سے پکڑا — پا گیا کنارہ گھاٹ کا جہاں تھا

جاکے ایس ہو نہ کینہ ہارا — **ترت بیگ سوہا سے پار**

جنکے ایسے ہوں زبردست مرشد — جلد شتاب وہ پار ہو جا ے

دستگیر گاڑہ کے ساتھے — **جہان اوگاہ دیکھہ ہا تھے**

وہ دستگیر بُرے وقت کے ساتھی ہیں — جہاں ممن دیکھتے ہیں وہاں ہاتھ دیتے ہیں

جہانگیر وے چشتی نہ کلنک جگ چاند

جہانگیر اونکا لقب اور چشتی سلسلہ ہے پاک اور صاف مثل چاند کے

وی مخدوم جگت کے ہون وہ اونکی گھر باند

وہ مخدوم ساری جہان کے اور میں اونکے گھر کا غلام ہون

تنہ گھر رتن ایک نرمرا — **حاجی شیخہ سبھے گن بھرا**

اُن کے گھر میں ایک جوہر آب دار ہے — جسکا نام حاجی شیخ ہی سب ہنر د

تنہ گھر دوئی دیپک اجیارے
ان کے گھر دو چراغ روشن تھے

پنتھ دیے کنہ دوئی سنوارے
راہ بتانے کو خدا نے اُن کو سنوار

سیکھ محمد پونیوں کرا
ایک شیخ مبارک چودھویں رات کے سے چاند

سیکھ کمال جگت نرمرا
دوسرے شیخ کمال جہان میں روشن

دوؤ اچل دھو ڈولین ناہین
دو نو جگہ سے نہیں ہلتے قطب کے مانند

میر کھکند ٹنہ بھوپرا ہین
کوہستان سے بھی دو بلند تھے

دینھ روپ اور جوت گسائین
خدا نے جمال اور روپ اُن کو عطا کیا

کینھ کھنبھ دو جگت کی ناہین
کیا اُن کو ستون دونوں جہان کا

دوؤ کھنبھ ٹیکے سب مہی
دونوں ستون کے سہارے پر سب دنیا رکھی

اُو تنہ بھار شِشٹ تھر رہی
اونہیں کے بوجھ اُٹھانے سے دنیا ٹھہری ہے

جو دُرشے وہ پرسن پایا
اور صحبت پایا

پاپ ہرا نرمل بھئی کایا
گناہ اس کے دور ہوے اور پاک ہو گیا جسم

محمد تہان نچنت پنتھ جنھہ سنگ مُرشد پیر
ای محمد وہ راہ بے کھٹکے ہے جس ساتھ کسی کے مرشد اور پیر ہے

جنھ کا آئے کھیوک بیک پاؤ سو تیر
بجلی نائو جس کا ہو اور کھینے والا ہو جلد وہ کنارا پاتا ہے

گر محی الدین کھیوک مین سیوا
مرشد محی الدین ملاح میں پار کر نیوالے میں خادم

چلے اوتاول جنھ کر کھیوا
چلتا ہے جلد جس کے ناؤ کا کھیوا

اور صفی ہو سیکھہ برہان
خلافت شیخ برہان الدین

پنتھ لاے موہ دینھ گیان
جو راہ پر لگا کے فیض بخشی کرتے ہیں

الہداد بھل تنہ کر گرو
الہداد اچھے اُن کے مرشد ہین

سید محمد کے وے چیلا
سید محمد کے وہ مرید ہین

دانیال گر پنتھ لکھاؤ
دانیال مرشد راہنما ہین

بھیے پرس اونہ حضرت خضر جے
ہت پسند ہوے وہ حضرت خواجہ خضر کے

اونہ سون مین پائی جب کے نین
اُن سے مین نے حاصل کیا ذکر اور شغل کرنا

دین دنی روسن سرخرو
دین دنیا مین روشن اور سرخرو ہین

بھیے سدھہ جو تنہ سون کھیلا
درویش ہو گیا وہ شخص جس نے اونکی صحبت پائی

حضرت خواجہ خضر جنہ پائے
حضرت خواجہ خضر سے ان کی ملاقات ہوئی

لے مربے جہان سید راجے
آت سلسلہ سید راجے بادشاہ سے ملا

اوگھری جیبہہ پرم کب برنین
کس دہوبی زبان واسطے بیان قصہ محبت کے

وے سو گرو ہون چیلا نت نوون بہاجے
وہ میرے مرشد ہین اور مین اونکا مرید ہون ہمیشہ کی خوش آمد فدائی حاصل ہے

اونہ ہت دیکھے پایون درس گسائین کیر
دھنین کے باعث سے مین نے پایا ایک پرتو دیدار

ایک نین کب محمد گنین
ایک آنکھ کا شاعر محمد ہنر مند

چاند جیسے جگ بدھا او تارا
یعنی ایسا دنیا مین پیدا اسنے اوتارا

جگ سو جھاے ایکھے نینا ہان
اسی طرح سے مجھکو بھی نظر آیا ایک ہی آنکھ سے

سو ہت ہت ہین کب سین
وہ شخص آشفتہ اور دیوانہ ہوا جس نے شعر سنے

دنیھہ کلنک کینہہ او جیارا
اوسکو سیاہی دے اور روشنی بھی بخشی

او اسوک جس نکھتن ماہان
وہ ایک آنکھ ایسی ہے جیسے زہرہ سب ستارون مین روشن

جولہ آنبہ ڈانبہ تا ہوئی
جب تک آنب داغے نہین ہو تا

تولہ سگندہ پساے نہ کوئی
تب تک خوشبو اوسکی نہین ظاہر ہوتی

کینھہ سمندر پان جو کھارا
خدانے جو کیا سمندر کا پانی کھاری

تو اس بھیو اسو جیہ اپارا
تب ایسا ہوا کہ ممتا نا پیدا کن

جو سمیر تر سول بناسا
جب سمیر پہاڑ ترسول سے کھودا گیا

بھا کنچن کر لاگ آکاسا
تب سونا ہو کر آسمان سے لگ گیا

جولہ گھری کلنگ نہ پرا
جب تک گھریا مین کھوٹا سونا نہ پڑا

تولہ ہوے نہ کنچن کھرا
تب تک ہوا سونا کھرا

ایک نین جس درپن او نرمل بھاو
جہان ایک آنکھ مثل آئینہ کے ہو اور پاک و صاف و روشن اور انداز ہو

سب روپوتی پاوگہ ملہ دیکھے کر چاو
سب حسین زمانے کے قدم پکڑتے ہین اور دیدار کی آرزو رکھتے ہین

چار میت کب محمد پائے
چار دوست شاہ محمد نے ... پائے

جو رمتائی سر پہنچائے
جنھون نے دوستی کو سرے تک پہونچا دیا

یوسف ملک کھینکا آگے پائین
ایک ملک یوسف ... صاحب ہین

پہلے بات بھید او نہ جانے
پہلے راز سخن کا انھون نے جانا

پن سلار کادم مت مانہان
دوسرے دوست سالار خادم صاحب فہم است

کھاند ہتہ الہٰ آو بہت مانہان
شمشیر زنی اور سخاوت مین اونکا ہاتھ اونچا رہتا ہے

میان سلونے سنگہ اپارا
تیسرے یار میان سلونے شیر او سر تکیے

بیر کھیت رن کھرگ جھبارا
شجاع اور دلیر کو رن کے کھیت مین تلوار سے ہلاک کرتا

سکھ برھی برھ سدھ بکھانان
شیخ بڑے بڑے کامل اور ستودہ

کی آدیس سدھ برھ واما نان
کاملون نے بڑا جان کے اونسے عجز و نیاز کیا

چاروں چپ ونسا گن بھرے
چارون چوہون علم مین کامل

او سنگھ جوگ گسائین کھرے
اور سب فقرا اور اہل اشغرہوئے ہین کھرے

بیر کہ بچھو ہوے چندن کے پاسا
چو درخت ہوتا ہے صندل کے درخت کے پاس

چندن ہوئے بیدتہ باسا
او سین صندل کی سی خوشبو ہو جاتی ہے اگرچہ بید ہو

محمد چارون میت مل بھیو جو ایکہی چت
محمد چارون یار سے مل کے جب ایک دل ہو گیا

یہ جگ ساتہ جو تہا او نہ جگ بچھڑن کت
اور اس عالم مین ساتہ ہو گیا تو پھر او س عالم مین کیونکر جدا ہوئے

جالیس نگر دھرم استہانون
جالیس نگر ایمان کی ایک جگہ ہے

تہان جائے کت کینہہ بکھانون
وہان سب شاعر ہو کے رہتے ہین

اوکی منتی کبتن سون بھجا
منت و آرزو کر کے کہ ان مین کمال بہم پہونچایا

لوٹ سنوارہ مرتوہ سبجا
تاقص کو کامل کیا اور آراستگی دے

ہون سب کبتن کا پچہو لگا
مین سب شاعرون کا پس رو ہون

کچھ چھو ڈی دگا
سوئے آخر متصل جا کیا و فلک کی چوٹ

ہیے بھنڈار نگ اہی جو پونجی
دل خزانہ ہوا سین جو پونجی تہی سخن کے

کھولی جیبہہ تار کی کونجی
وہ کھولی کلید زبان سے یعنی اظہار سخن کیا

رتن ہیرا رتہہ یہ لی پرلا
جواہر اور لعل کی سی کیفیت دکھو کے

سرس پریم مد جو بھرے امولا
خوش ذائقہ شراب محبت بیش قیمت بھرے

جنہ کے بول پرم کے گھایا
جسکی گفت وہ کو سراسر محبت بھرے ہو
پھیرن بھیس رہے بھانتیا
بھیس بدلنے ہوئے محنت کر رہا ہے

کہو تنہ روپ سو کہان تہہ پایا
وہان نہ حسن کا کچھ شمار ہے نہ زر کا
دوسر لپیٹا مانگ چھپا
گویا الماس کو خاک مین پوشیدہ ہو

محمد کب جو پریم کا ناتنہ رکت نہ مانس
ای محمد جو کلام محبت کا ہے نہ اوسکے خون ہے نہ گوشت ہے
جین مکھ دیکھا سو ہنسا سنا ہو آئی آنس
جسنے منھ دیکھا وہ ہنسنے لگا اور جسنے کلام سنا اوسکے آنسو نکل آئے

سنہ نو سے سینتا رس اہے
سن نوسے سینتالیس ہجری تھے
سنگلدیپا پدمنی رانے
سنگلدیپ کی پدمنی رانی کو
علاودین دلی سلطانون
علاؤالدین بادشاہ دہلی کے سامنے
سن پدمن گڑھ چھینکا آئے
سنکے پدمنی کا قلعہ آکے گھیر لیا
[illegible] کتھا اہی
[illegible] تک جو قصہ تھا
کب بیاس رس کنولا پوری
بیاس مزہ والے نے کنولا پوری مین کہا

کتھا اور یہ بین لب سکے
جو داستان کہنے کی فکر کی اور قصہ بیان کرنے لگا
رتن سین چتور گڑھ آئی
رتن سین چتور گڑھ مین لایا
راگھو چیتن کینہ بکھانون
راگھو ہوشیار نے پدمنی کا حال بیان کیا
ہندو ترکنہ بھنے لڑائی
ہندوؤن اور مسلمانون مین خوب لڑائی ہوئی
کی چوپائی بھاکھا کہی
اوسکی چوپائیان بنا کر زبان بھاکا مین کہین
دور سو نیر سو دوری
دور نزدیک سو ہے اور نزدیک دور ہے

نیرین نہ دور پھول جس کانٹا	دُور نہ نیرے جس گُڑ چانٹا
نزدیک نہ دور ہے جیسے پھول اور کانٹوں میں نسبت نہیں	دور نزدیک ہے جیسے شیرینی اور چیونٹی

بھنور آے بن کھنڈ ہت سے لئے کنول رس باس

بھنورا جنگل میں رہتا ہے مگر جہان کنول پھولا رس کے خوشبو سے فوراً پاس پہنچ جاتا ہے

دادر باس نہ پاوے بھلین جو اچھے پاس

مینڈک خوشبو نہیں پاتا اگرچہ باغ مین پھول اوسکے پاس پھولے

سنگلدیپ برن کھنڈ

سنگلدیپ کتھا اب گاؤن ۔ او سب پدمن برن سناون

سنگل دیپ کا اب قصہ بیان کرتا ہون ۔ اور سب پدمنی کا سراپا حال سناتا ہون

برنک درپن بھانت بسیکھا ۔ جنہ جس روپ سو تیسہ دیکھا

بیان کا آئینہ اقسام طور کا ہے ۔ جیسا جس کا حسن ہے ویسا ہی نظر آئے گا

دہن سو دیپ جہنہ دیپک باری ۔ او سو پدمن دئی اوتاری

یہ ہے وہ مُلک جہان چراغ روشن ہون ۔ اوس طرح یہ کہ پدمنی خدا نے پیدا کی

سات دیپ برنے سب لوگو ۔ اکیو دیپ نہ وہ سر جوگو

ہفت اقلیم کا حال لوگون نے بیان کیا ہے ۔ لیکن سنگل دیپ کے مقابلہ مین ایک بھی اقلیم نہین

دیا دیپ نہ تس اُجیارا ۔ سراندیپ سر ہوے نیارا

دیا دیپ مین ایسی روشنی نہین ۔ سراندیپ اوسکے مقابل نہین

جنبو دیپ کہون تس ناہین ۔ لنک دیپ پوجے جن ریچھاہین

جنبو دیپ اگر کہون تو وہ بھی ایسی نہین ۔ لنک دیپ بھی اوسکے برابر نہین

دیپ کنیقل آرن پرا
کنیقل دیپ مین جنگل پڑا ہے

دیپ مھوسنقل مانس ہرا
مھوسنقل دیپ مین آدمی گم ہین

سب سنسار پہ تھمین ہہے سوساتو دیپ
سب خلقت پردہ زمین پہ ہے اور سات اقلیم ہین
ایکو دیپ نہ اُوتم سنگلدیپ سمیت
ایک دیپ بھی فائق نہین سنگل دیپ کے مقابلہ مین

گندھرپ سین سو گھند نریسو
گندھرپ سین اوس جگہ کا مالک

سو راجا وہ تاکر دیسو
وہ راجا تھا اور وہ اوس کا ملک

لنک سنا جو راون راجو
لنکا مین جو راون راجہ سنا ہے

تہو چاہ بڑ تاکر ساجو
اوس سے بڑھ کر اوس کا سامان ہے

چھپن کوٹ کٹک دِر ساجا
چھپن قلعہ اور فوج کے دَل تھے

سبھے چھترپتی اور گڑھ راجا
سب صاحب افسر اور صاحب قلعہ تھے

سورہ سہس گھور گھر سارا
سولہ ہزار گھوڑے اوسکے طویلہ مین تھے

ساوکرن بانکا تکھارا
اور ہر گھوڑا بانکا جیسا کہ مانند سیام کرن کے

سات سہس ہستی سنگلی
سات ہزار ہاتھی سنگل دیپ کے

جن کیلاس ایراپت بلی
مثل ایراپت ہاتھی راجہ اندر کے

اسو پتیک سرمور کہاوے
بڑا شہسوارون کا سرتاج کہلاتا ہے

گج پتیک آنکس گج ناوے
ہاتھی پر بھی جب بیٹھتا ہے انکس کو جھکا دیتا ہے

نرپتیک کہوا اور نرندو
آدمیون پر بھی قابض کہو اور شجاع

بھوپتیک جگ دوسر اندو
سب لوگ دنیا کے اوس سے خوف کھاتے ہین

۲۵

بن بن پنکھی بولنے بہ بھاکھا
اُن باغون مین بہت سے پکھیرو پنچی اور بہت قسم کی بولیان

کر نہ بلاس دیکھ کے ساکھا
سب خوشی ا ذخری کرتے شاخین دیکھکر

بھور ہوت بولنہ چونہ چوہین
صبح ہوتے ہی سب چڑیان اپنی بولی بولتین

بولے پانڈک ایکہی تہین
اُن مین فاختہ بھی ایک اپنی شین کر بیٹھی

سارو سوا جو رسنجہ کرہین
سارس اور توتا بھی خوشیان کرتے

کرنہ پپیا او کرو رہین
اور جتنی پردار جانور تھے سب غولہ کرتے

پیو پیو لاکا کرے پپیہا
پی پی کرکے پپیہا بولنے لگا

توئی توئی کے گا ڈر پپیہا
توئی توئی کرکے گاڈر بھی بولتا

کُہو کُہو کویل کرے راکھا
کوکو کرکے کویل بولنے لگی

او بھنگراج بولے بہ بھاکھا
اور بھنگراج بہت قسم کی بولی بولنے لگا

دئی دئی کر تہتر پکارا
دئی دئی کرکے تہتر پکارتا تھا

ہارل ہوے آپن ہارا
ہریل اپنی ہی صدا کرتا تھا

کُہ کُہ مور سہاون لاگا
اپنی بولی بول کے طاؤس بھی نیابائی کرتا

ہوتے کرا ہر بولنے کاگا
کوا بھی ایک سمت اپنی بولی بولتا

جانوت پنکھ کہے سب بیٹھے بھرا نبرولن
جہانتک پرندی بیان کئے سب بیٹھے تمام درختون اُنپر

آپن آپن بھاکھا بولنے لینے دئی کر ناؤن
اپنی اپنی بولی مین خدا کا نام لے رہے تھے

پیک پیک پہ گُوان باوری
قدم قدم پہ کُوان اور باؤلی

ساجے بیٹھک او پانوری
سنواری نشستگاہ اور زینہ

۲۸

اور گنڈ بہ بھٹا نو نہ بھٹا نون

اور کنڈ بہت سے جا بجا تھے

مڑہ منڈپ چھپا پاس سنواری

دیو ہرے اور شوالے چارون طرف بنے

کوئی سو رکھیتر کوئی سنیاسی

کوئی رکھیشر اور کوئی سنیاسی

کوئی سو مہیسر جنگم جتی

کوئی مہیسر کوئی جنگم جتی

کوئی برہمچار پنتھ لاگے

کوئی برہمچاری کی راہ پر لگا ہے

کوئی من سنت سدھ کوئی جوگی

کوئی من کوئی سنت کوئی سدھ کوئی جوگی

سب تپیر تھا وتیت کے ناؤن

اور عبادت کرنے والے بہت سے نام نام کے

تپا جپا سب آسن مارے

فقرا ہر قسم کے بیٹھے معروف یاد الٰہی

کوئی رام جن کوئی لبواسی

کوئی رام جن اور کوئی لبواسے

کوئی ایک پرکھی دیبی ستی

کوئی دیبی کی پوجا کرتا ہے

کوئی سو ڈگنبر اچنبھ ناگے

کوئی ڈگمبر کوئی ننگا

کوئی نراس پنتھ بیٹھ بیوگی

کوئی نراس پنتھ بیوگی بنا بیٹھا ہے

سیورا کھیورا پارتھی سکھ سادھک اودھوت

سیورا کھیورا اور پارتھی اور سکھ اور سادھک اور اودھوت

آسن مار بیٹھ سب منڈپ جار آتمان بھوت

آسن مار کی سب منڈپ مین بیٹھے ہین آتمان بھوت کو جلا کے

مان سرودک دیکھون کا ہا

تالاب مان سرودک کو کیا دیکھون

پان موہنت اس نرمل تا سو

پانی اوسکا موتی سا صاف

بھرا سمندر اس ہات اوگاہا

سمندر سا بھرا ہوا ہے اتنا عمیق ہے

انبرت واں کپور سباسو

مثل چشمہ آب حیات کی کافور کی خوشبو

[illegible]

لنک دیپ کی سلا اونا گے
لنکا دیپ سے سونا طلب کر کے

باندھے سرور گھاٹ بنائے
او سیطرح تالاب کے گھاٹ بنائے

کھنڈ کھنڈ سیڑھی بھئی کرہری
درجہ بدرجہ زینے بنے ہوے

اوترنہ چڑہنہ لوک چہنہ پھیری
لوگ چارو نطرف اترتے چڑھتے ہین

پھولے کنول رہا ہوے راتا
کنول پھول کے سرخ ہو رہا ہے

سہس سہس پکھرن کے چھاتا
ہزارون چڑیون کے چھتے لگے ہوے

اولٹہ سیپ موتی اوترا ہین
سیپیا اولٹی ہین اور موتی اوپراتے ہین

چگنہ ہنس یہ کیل کرا ہین
ہنس بہت خوشی سے چگتے ہین

کنک بنکہ پیڑ نات لو ہین
سونے کے پر درختون پر ایسے حسین خوشنما

جانو چتر سنوارے سونین
کہ گویا چتر سونے کے سنوارے

۳۰

اوپر تال چہون دس ابنرت پھر سب دکھہ
تالاب کے اوپر چار طرف امرت کے پھل سب درختون مین

دیکھہ روکھہ سرور کر گئی پیاس او بھوکھہ
تالاب کی درخت دیکھکر پیاس اور بھوکہ جاتی رہے

پان بھرے آنونہ پنہارین
پانی بھرنے کو پنہاریان آتین

روپ سروپ پدمنی نارین
صورت مین حسین مثل پدمنیون کے

پدم گندہ تنہ انگ بساہین
پدم کی سی خوشبو اونکی جسم مین بسی ہوئی

بھنور لاک تنہ سنگ پھرا ہین
بھنورے اونکے ساتھ لگے پھرتے

لنک سنگھی سارنگ نینی
کمرشیر کی سی ہرن کی سی آنکھین

ہنس گامنی کوکل بینی
ہنس کی سی نزاکت کوکلا کی سی آواز

انو ہنہ چھون دس پاتھہ پاتین
آتی تھین چارون طرف قطار قطار
کیس مگھا ور سر تا پاہنین
بال اونکے مثل ابر سیاہ کے سر سے پانون تک
کنک کلس مکھ چندر پاہنین
سونے کے کلس یعنی گھڑی سر پر مثل ماہ تابان
جا سون وہ ہیرین چکھ ناریں
جس کو وہ دیکھتین آنکھہ اوٹھا کر

گون سہائین بھانتہ بھانتین
رفتار اونکی زیبا طرح طرح کی
چمکنہ دسن بیج کی نیاہنین
دانت اونکے چمکتے تھے بجلی کی طرح
رہس کو دسون آنہ نہ جاہنین
خوشی سے کودتیان آتی جاتی
نین بان جن ہنہ کٹارین
تو نگاہ کے بان سے قتل کرتین گویا کٹاری کر

۱۳۱

مانو مین مورت سب آچھرن انوپ
گویا سب مین مورت ہین پریونکی رنگ خوشنما
جھنکین اسے پنہارین تے رانین کنہ روپ
جسکی یہ پنہاریان ہین وہ رانی کس روپ کی ہوگی

تال تلاو برن نہ جاہین
تالابون کا حال بیان نہین ہو سکتا
پھولے کنول کمد اجیارے
جیسے پھول کنول کے روشنی مین ایسے تھے
اوتر نہ میکھ چڑھنہ رے پانین
بادل اوترتا اور پانی لیکے چڑھ جاتا
پیرتہ پنکھہ جو سنگ سنگا
چڑیان تیرتے تھین جو ساتھ ساتھ

سوجھے وار پار تہ تا ہین
جسکا وار پار نہین سوجھتا
جانون آوے لنگن میتاری
گویا ظاہر ہوے آسمان مین تارے
چمکنہ منچھہ بیج کے ناہین
مچھلیان اون تالابون کی بجلی کے مانند چمکتی
سیت سیرا سے بہہ رنگا
سفید کنھن اور زرد اور [illegible] ورنگ

چکوی چکوا کیل کراہین
چکوی چکوا آپس مین بازی کرتے
نس کے بچھڑے دن مل جاہین
رات کو جدا ہوتے دن کو مل جاتے

کرلین سارس جین وہ مارا
کلیل کرتے سارس جن نے اونکو مارا
موے نہ بچھڑے ساتھ پیارا
مرجانے کے بعد بھی ان مین جدائی نہین

بولنہ سون ڈھینک بک لیدی
سون اور ڈھیک اور بک لیدی بولتے
رہے ابول مین جل بھیدی
اور مچھلی پانی مین خاموش رہتی

نگ امول تہان اپجہنہ دینہ برنہ جن دیپ
نگینے بے قیمت وہان پیدا ہوتے دنکو روشن گویا چراغ
جوم جیا ہوے تہان سوپاوے سیپ
جو مجواص اوس جگہ ہووہ البتہ سیپی پاوے

آس پاس بہ امرت باری
گرد گرد بہت عمدہ باغ لگے ہوے
پھرے انوپ ہوئی رکھواری
بہت خوشنما پھلتے اونکی نگہبانی ہوتی

نارنگ نیبون سرنگ جنبھیرین
نارنگی اور نیبون خوشرنگ اور جنبھیر
او بادام بہت انجیرین
اور بادام اور بہت انجیر

گلگل ترنج سدا پھل پھرے
گلگل اور ترنج اور شریفے پھلے ہوے
او انار راتے رس بھرے
اور انار سرخ رس کے بھرے

کسمس سیو پھری نویاپا
کشمش اور سیب ایسے پھلے کہ نیچے جھک گئے
داریون داکھ دیکھ من راتا
دارمی اور انگور دیکھکے دل خوش ہو

لاگ سہانے ہرپہار پوڑی
بہت خوشنما لگی تھی ہر فارنجیوڑی
اونین رہے کیلے کی گھوری
کیلے کے بھی گودے لگے ہوے

٣٢

۳۲

پھرے توت کمرکھ او نیوجی
توت اور کمرکھ اور چلغوزہ بھی پھیلا ہوا
سنگترہ او چھوہارے وٹھی
سنگترے اور چھوارے بھی بہت نمایاں

رلے کروندا بیر چرونجی
کروندا اور بیر اور چرونجی بھے
اور کھجا کھاتے میٹھی
اور میوے بہت قسم کے ترش اور شیرین

پان دنیہ کھنڈ وانین کونہ کھانڈ یہ میل
پانی دیتی تھی باغبان درختوں کو ان میں بہت سے شکر ملا کے
لاگین گھرین رہٹ کین سینچہ امرت بیل
کوؤں کے رہٹ میں گھڑے لگے امرت بیل سینچتے

بہہ پھلوار لاک چہو پاسا
بہت پھلواریاں چاروں طرف تھیں
بہت پھول پھولے گھن بیلے
بہت پھول پھولے اور گھنی بیلیں تھیں
سرنگ گلال کدم او گوجا
خوشرنگ گلال اور کدم اور گوجا
ناگیسر صد برگ نواڑے
ناگیسر اور گیندا اور نواڑے
سون جرد پھولی سیوتی
مثل سونے کے زرد سیوتی پھولی
جاہی جوہی بکچن لاوا
جاہی جوہی بھی کثرت سے لگی

برکہہ بیدھ چندن بھی پاسا
سب درختوں میں بوجہ ہمسائگی صندل کی خوشبو
کیوڑا چنپا گوند چنبیلی
کیوڑا اور چنپا اور گند اور چنبیلی
سگندہ بکوری گندھرپ بوجا
اور خوشبو کے پھول گندھرپ کی پوجا کی
اور سنگار ہار پھلواری
اور ہارسنگار کی پھلواری
روپ منجری اور مالتی
روپ منجری اور مدمالتے
بہت سوورسن لاگ سہاوا
سوورسن بھی بافراط زیبا

مولسری بیلا او کرنان مولسری اور بیلا اور کرن	سبھی پھول پھولے بہ برنان سب پھول پھولے بہت رنگ کے

تنہ سر پھول چڑہنہ دے جنہ ماتھی سن بھاگ
یہ سب پھول اوسکے سر چڑہے ہین جو بڑا بلند اقبال ہے
آچھنہ سدا سگند بھی جن بسنت او پھاگ
ایسی سدا خوشبو رہتے گویا موسم بہار ہے

سنگھل نگر دیکہ سن بسا
سنگل دیپ دیکہ کر دل وہین بس گیا
اونچین پنورین اونچ اُڈاسا
اونچے مکان اور اونچے محل
راو رانگ سب گھر گھر سکھی
امیر سے فقیر تک سب گھر گھر چین کرتے
رچہ رچ ساجے چندن چورا
خوب بتکلف سجے ہوئی صندل کی چوپالین
سب چوپارنہ چندن کھا بتھا
جتنی چوپالین تہین سب کے ستون صندل کے
جنہ سبھا دیوتن کر جوری
گویا مجلس کامل شخصون کی جمع کی
سبھئے گنی پنڈت او گیاتا
سب ہنرمند کامل اور صاحب علم

دہن راجا اس جا کر دسا
زہی وہ راجا جسکا ایسا ملک ہو
جن کیلاس اندر کر باسا
گویا کیلاس اور اندر کا مقام ہے
جو دیکھے سو ہنستا لکھی
جسکو دیکھو وہ شگفتہ رو نظر پڑتے
پوتے اگر سید او کورا
اگر سے اور مشک اور کیوڑہ لیسے لپی ہوئین
او تنہ بیٹھ سبھا پت سا بھا
وہان بیٹھ کے محفل کا سردار آسایش کرتا
پرے دشٹ اندر اسن پوری
گویا ملک اندر کا نظر آتا تھا یعنے بہشت
سنسکرت سب کے مکہ باتا
زبان سنسکرت مین سب کے منھ کا کلام تھا

٣٣

اہنس بنہہ سنوار نہ جنو شیو لوک انوپ
ہر ایک صاحب طریقت گویا مہل سادہو کی خوشنما
گھر گھر نار جو پدمنی سب اچھرن کی روپ
گھر گھر عورتین پدمنی پریون کے مانند صورتین

پھن دیکھی سنگھل کی ہاٹا
پھر دیکھا سنگل دیپ کے بازار کو
کنک ہاٹ سبھ کنکہ لیپی
سونیکی دکانین بازار کی سب سونے سے لیپے
رچی ہتونڈا روپی ڈھاری
ترازو کی ڈنڈیان چاندی کی ڈہلی ہوئی
سون روپ بھل بھیو پسارا
سونے روپے کے خوب اچھے بنی ہوئی چبوترے
رتن پدارکہ مانک موتی
جواہر اور لعل اور مونگا اور موتی
او کپور بینان کستوری
اور کافور اور مشکنافے
جین نہ ہاٹ تتہ لینہ بساہا
جنسے اس بازار سے کچھ سودا نہ لیا

نو و ندہہ لکھی سب باٹا
سب شئے میا اور لچھمی یعنی دولت راہ مین پڑے
بیٹھ مہاجن سنگھل دیپی
اور پھر مہاجن سنگل دیپ کے بیٹھے ہوئے
چتر کتاوا نیک سنواری
اچھی اچھی تصویرین اون مین بنی ہوئی
دہو رسری پچہنہ بنجارا
پارچہ ہر قسم کا لاتا سوداگر فروخت کرتے
ہیر پیوار سوآ نون جوتی
اور ہیرا اور پنّا جس سے نظر روشن ہوتی
چندن اگر رہا بھر پوری
صندل اور عود بہت بھرا ہوا
تا کنہ آن ہاٹ کت لاہا
اوسکو دوسرا بازار کب خوش آئیگا

کوئی کرے بساہنین کاہو کیر بکاے
کوئی خرید کرتا ہے کسیکا فروخت ہوتا ہے

۳۵

کوئی چلے لا یہ سون کوئی مول گنوای

کوئی چلا نفع اٹھا کر کوئی اصل بھی برباد کرتا ہے

پن سنگار ہاٹ وَجِ لیا

پھر سنگار عورتونکے بازار کا دیکھا

کیے سنگار سب بیٹھیں بیا

کر سنگار کیے ہوئے کسبیان بیٹھی ہین

مکھ تنبول تن چیر کسونبی

منھ مین پان بدن پر سرخ دوپٹے

کانن کنک جڑاؤ کھبنی

کانون مین سونیکی جڑاؤ بالیان

ہاتھہ بین سن مرگ بھلاہین

ہاتھ مین باجا جسکے سننے سے ہرن چوکڑی بھولین

نر موہنہ سن بیگ تہ جاہین

اور عشقباز فوراً فریفتہ ہو جاتین

بھونہ دھنک تہ نین اہیرے

بھوین کمان جنکی آنکھہ شکار کرتین

مارنہ بان سین سون پھیرے

اور گردش چشم سے فوج کو بان مارتین

الک کپول ڈول ہنس دیہین

زلف کو رخسار پر ہلاکے جب ہنسین

لاے کٹاچھہ مار جیو لیہین

تو ناز اور عشوہ سے مار کر جی لے لین

کچ کنچک جانہ جگ ساری

چھاتیان محرم مین گویا دو نرد ہین چوسر کی

انچر دینہہ سبھا یہ ڈھاری

آنچل اٹھا کے زیبائش سے ریجھاتین

کت کھلار ہاتہ پاسا

کتنے ہی کھلاڑی اپنا پانسا ہارے

ہاتھہ جھاڑ ہوے چلی نراسا

ہاتھ جھاڑکے نا امیدانہ چلے گئے

چیٹک لاہی ہرنہ من جو لہی گنہ پھینٹ

چالاکی سے لگا کے جیت لیتین جب تک گانٹھ مین نقد ہے

سانٹھہ ناٹہ اٹھہ بہاگین نہ پہچان نہ بھینٹ

اور جب کچھ باقی نہ رہا تو اٹھ بھاگین گویا ملاقات ہی نہ تھی

لی سے کے پھول میٹھ پھلہارے
پھول لگے مالی ~~بیٹھے~~

پان اپوروپ وہبری سنواری
تنبولی پان سنوار رہی بیٹھے

سوندھا سیجھے میٹھے سے گاندھی
خوشبوئین سب طرح کی گندھی لیکر بیٹھے

پھول کپور کھری باندھے
پھول اور کافور کے معطر گلوریان بنا کے

کتھون پنڈت پڑھین پرانون
کہین عالم اور حافظ پڑھتے تھے قرآن

دھرم نتیجہ کر کر نہ بکھانون
ایمان کے طریق کا بیان کرتے تھے

کتھون کتھا کہے کچھ کوئی
کہین کوئی قصہ کہہ رہا تھا

کتھون ناچ کود بھل ہوئی
کہین ناچ کود ہو رہا تھا

کتھون چھرہٹا پیکھن لاوا
کہین کوئی بازیگر تیلیونکا ناچ کرتا تھا

کتھون کھنڈی کاٹھ نچاوا
کہین بھان متی والا گڑیان نچاتا

کتھون ناد سبد ہوئے بھلا
کہین گانا ہو رہا تھا اچھا اچھا

کتھون ناٹک چیٹک کلا
کہین کرناٹک چالاکی سے تماشا کرتے

کتھون کاہو ٹھگ بدیا لائے
کسے طرف کوئی ٹھگ بدیا لایا

کتھون ناش لینھہ بورائی
کسی طرف آدمی کو باؤلا بنایا

ٹھگ چر دوت لوکھ گہڈ چھورا لی رہین پانچ
ٹھگ چور غماز طامع گرہ بریا پچون ملے رہتی ہین

جو یہ ہاٹ سجگ بھا اگمن تاکر گٹھری لیچ
جواس بازار دنیا مین ہوشیار رہتا ہے پہلے سے اوسکی گانٹھ بچی پر نہیں رہی

پن آئے سنگل گڈھ پاسا
پھر آئے سنگل دیپ کے قلعہ کے پاس

کا برنون جس لاگ اکاسا
کیا بیان کردن گویا آسمان سے لگ رہا تھا

ترتہ کر نہہ باشک کے پیٹھی
جڑا اوس قلعہ کی باشک کی پیٹھ پر تھی
پر الکھانون جیون دس تس بانکا
چارون طرف کھائی ایسی عمیق اور گہری کے دیچ تھی
اگم اسوجہ دیکھ ڈر کھائی
ایسی عمیق اوسکی خندق تھی کہ دیکھنے سے خوف آتا
نو ہنورین باسے نگے نو کھنڈا
نو سکان بانگے نو درجے کے اوس قلعہ پر تھے
کنچن کوٹ جڑاوے سیسا
بہت سونے سے شیشے وہان جڑے
لنکا چاہ اونچا گڈھ تاکا
لنکا سے زیادہ بلند اوسکا قلعہ تھا

اوپر اندر لوک پردیشی
اور بلندی مین اندر لوک نظر آتا
کانپے جانگ جاے نہ جھانکا
کہ وقت دیکھنے کے ران کانپتی اور جہان کانپتا
ہیرے سو سپت پتار نہ جائی
اگر اچانک اوسمین گرتا تو تحت الثری کو چلا جاتا
نو نہ جو چڑہے جاے برہمنڈا
اگر نو ون پر کوئی چڑہے تو آسمان پر چڑھ جاے
نکھتنہ بھر النکن جن دیسا
گویا آسمان ستارون سے بھرا نظر آتا
نِرکھ سنچاے دِشت مَن تھاکا
اوسکے دیکھنے سے دلکی نگاہ تھک جاے

ہینہ نہ سماے دشت نہ پہنچی جاتہ ٹھادہ سمیر
دل مین گنجایش نکرے نگاہ نہ پہنچے گویا سمیر کھڑا ہے
کہان لگ کہون اونچائی تا کرنہ لگ تو تھیر
کہان تک بیان کرون اوسکی بلندی کہانتک کہون اوسکا دور

نت گڈہ پانچ چلی سس سورو
ہمیشہ قلعہ کو بچا کر چاند اور سورج چلتے
پورت نو د بجر کے ساجے
[illegible] نو د ہاتکے بنے تھے

تا نہت باج ہوے رتہ چورو
ورنہ باز و اونکی رتھ کے ریزہ ریزہ ہوتے
سہس سہس تہان بیٹھی پاجے
ہزار ہزار جہان پانے لگے تھے

۳۹

چھتر نہ پانچ گنوار سو بھنوری
پانچ کوتوال چاروں طرف اوسکے گھومتے
پنور نہ پنور سنگہ گڈہ کاڑہے
پر دروازے قلعہ پر تصویرین شیر کی بنی
بہ بنان دی ناعسر کڑہی
وہ شیر ایسے خوفناک بنے تھے
تارین پونچھ پسارین جیبھا
جسوقت وہ شیر دُم ہلاتی اور زبان نکالتے
کنک سلا گڑھ سیڈہی لائین
سلا گڈھ کی سیڈھیان سونیکی لگائین

کانپھ پاے چانپ دی پنوری
پانوں لغزش کرے اوس جگہ کی جانیوالے کا
ڈرنپھ لانی دیکہ تنہ ٹھاوے
جو کوئی وہان کھڑہو کے دیکھے تو ڈر جاے
جبن گاجنہ چاہنہ سر چڑہے
گویا بولا چاہتے ہین اور سر پر چڑہا آتے ہین
کنپل ڈرنہ کہ گنجہ گیسا
تو ہاتھی ڈرتے کہ گویا کہاے جاتے ہین
جگمگانہ گڈھ اوپر تائین
وہ چمک رہی تہین قلعہ کے اوپر تک

نو کھنڈ نو پنورین اوتنہ بجر کنوار
نو درجے اور نو دروازے اور اونکے سنگی دروازے
چار بسیرے سو چڑھے ست سین جرہی جو بار
جو اونپر چڑہے تو چار مقام کرنا پڑیں تب اوپر جاسکے البتہ طلیکہ راستی طبع مین ہو

نو پنورین اودسون دوارو
نو مکان اور دس دروازے
گھڑی سو بیٹھہ گنین گھریاری
گھڑیال بجانیوالے گھڑیان گنا کرتے
جو وہ گھڑی پوجی وہ مارا
جہان وہ گھڑی گذری وہ مارا

تنہ پر پاج راج گھریارو
اوون پر گھڑیال راجہ کے بجا کرتے
پھیر تپھیر سو اپنی باری
تبدیل ہوکر اپنی اپنی باری
گھڑی گھڑی گھڑیال پکارا
گھڑی گھڑی گھڑیال کی یہی صدا ہے

پرا جو ڈانڈ جگت سب ڈانڈا

جہان انداز ہ گھر مین کسی کی مٹی کی جہاز پہیر تا ہے

تم تہنہ چاک چڑھے ہوئی کاچے

تم ایسے چاک پر چڑھے خام ہو کر

گھڑی جو بھری گھٹے تمہ آو

جہان گھڑی بھری تم گھٹ گئے

پھیرہ پھیر جنجر نت ہوئی

پھیر پھیر پر جنجر ہمیشہ سبب ہے

کا نچنت ماٹی کے بھانڈا

تو کیا غافل ہے ای مٹی کے برتن

آپہ پھرے تھر ہوی بانچے

آپہی پھرتے ہوا در تصور کرتے ہو کر کنارہ ہو کر بچے

کا نچنت سووے جو بٹاو

کیا بیہوش ہو کر مسافر ہو وے

ہیا پنجر من چاک نکوی

دل کی چھاتی پر پتھر رکھ لیا کوئی نہین جاگتا

محمد جیون جل بھرن گھرین رہٹ کی ریت

ای محمد زندگی مثل پر ہونے گھڑی کے ہی مانند رہٹ کے

گھڑی سو اجیون بھری ڈھری جنم کا نیت

گھڑی پوری ہوئی جب بھر گئی اور جہان ڈہلی عمر آخر ہوئی

گڑھ پر نیر کھیر دُودی ندی

قلعہ کے اوپر نیر اور کھیر دودہ ریا ہین

اور کنڈ اک موتی چور د

اور ایک کنڈ ہے جسکا نام موتی چور ر

اہک پان راجہ سے پیا

اُدن کا پانی راجہ ہی پیتا ہے

نیچن ایک برکھہ تنہ پاسا

اوس کے کنارے ایک درخت سونے کا

پان بھر جیسے دُرپدی

وہان کی پنہاریان مثل دُرپدی کے

پانین انرت پیچ کیور و

اونکا پانی آب حیات ہے اور کیچڑ کا فور

بردھ ہوئے نہ چولہ جیا

بوڑھا ہو وے جب تک زندہ رہے

جس کلپترا اندر کیلا سا

جیسے کلپ برچھ بہشت مین ہے

مول تیار سرک وہ جا کھا

جڑا وسیس کی تحت الثری مین اور شاخ آسمان

چندر پات او پھول تراہین

چاند کے سے پتے اور پھول ستارے ایسے

دی پھر پاوے تب کے کوئی

وہ پھل تب پاوے جب کوئی بہت عبادت کرے

امرپھل کو پاو کو چا کھا

امرپھل کس نے پائی اور کس نے چکھی

ہوئی اجیار نگر جہان تاہین

اُن کے عکس سے جہان تک ملک ہیں جہان روشنی ہوا

پر وہ کھاوے تو جوبن ہوئی

بوڑھا او سکو کھاوے تو حسن و جمال پیدا کرے

راجا بھئے بھکھاری سن وہ انبرت بھوگ

راجہ فقیر ہو گئے وہ خوراک لطیف سنکر

جین پا سوا مر بھا نہ کچھ بیادھ نہ روگ

جسنے وہ پایا وہ زندہ جاوید ہوا نہ اوسکے کچھ درد رہا نہ بیماری

گڑھ پر بسے چار گڑھ پتے

قلعہ کے اوپر چار قلعہ دار تھے

سبک دھور ہر سونے ساجا

سب کا مکان سونے سے آراستہ

روپونت دہنونت سُبھاگی

صاحب حُسن صاحب زر صاحب اقبال

بھوک براس سدا سب مانہ

ہنسی خوشی سے سب بسر کرتے تھے

مندر مندر سب کی چوپارے

گھر گھر سب کی چوپالین بنی تھین

اسپت گجپت نہ نرپتے

اسپ نشین فیل نشین بہت بڑی زبردست

او اپنے اپنے سب راجا

اپنے اپنے گھر کے سب راجہ تھے

پارس پاہن پور تہ لاگے

سنگ پارس اونکی جوتیون سے لگا تھا

دُکھ چنتا کوئی جرم نجانہ

مرض اور غم کسی نے عمر بھر نجانا

بیٹھ کنور سب کھیلنہ سارے

جہان بیٹھکے سب کنور آپس مین بازی

پاسا ڈھرے کھیل بھل ہوئی
پاسا ڈھلتا اور چوسر کا کھیل خوب ہوتا

بھاٹ پڑنتے سب کیرت بھلی
بھاٹ سب کے اوصاف پڑھتے تھے

کھرک دان سر لوج نہ کوئی
اونکی شمشیر اور ہمت کا مقابل نہ تھا

پانوہ گھور ہست سنگھلی
ادس کا صلہ گھوڑا ہاتھی پاتے

مندر مندر پھلواری باری چوواچندن باس
گھر گھر گلزار اور باغ چوئے صندل کی خوشبو آتی

نس ریہے بسنت ہو چھہ رت بارہ ماس
رات دن بہار رہتی تھی چار دن موسم بارہوں مہینے

پھن چل دیکھا راج دوارو
پھر جاکے دیکھا راجہ کا دروازہ

ہست سنگھلی باندھے بارا
ہاتھی سنگل کے دروازہ پر بندھے

گونہو سیت ہیت رتنارہی
کوئی سفید کوئی زرد کوئی سرخ

برنہ برن گنگن جس میگھیا
رنگ رنگ کے آسمان پر جیسے بادل

ہل کے برنی سنگھلی
... کے بیان کیسے ہاتھی

... گر ... کہ ... پیلنہ
... پہاڑ کو ... دھکیل دیتے

مہ گھونبی پاسے نہ پارو
زمین کی بہت گردش کری تو بھی پتہ نہ پاتے

جن جیو سب ٹھارہ پہاڑا
گویا سب پہاڑ جاندار کھڑے ہو گئے

گونہو ہرے دھوم او کاری
کوئی سبز کوئی بھورا اور کالا

اوٹھنہ گنگن بیٹھہ جن ٹیکا
اُٹھیں تو آسمان اور بیٹھیں تو گویا چھوٹے پہاڑ

ایک ایک چاہ سوا ایک ایک ملے
ایک سے ایک بڑھ کر زبردست

برکھہ اُچار جھار نکھہ میلہ
درختوں کو اُکھاڑ کے خاک میں ملا دیتے

مانت منت سب گرجنہ باندھے
مست و ہوشیار سب نیزہ بازی گرجتے تھے

نس دن رہنہ مہاوت کاندھے
رات دن فیلبان اونکی کندھی پر رہتے

دھرتی بھار نہ انگوئی پاو دھرت اٹھ ہال
زمین بوجھ اونکا نہیں اٹھا سکتی پاؤں دھرتے زلزلا آتا ہے

گرنجہ لوٹ پھین چپائی تنہ ہستنہ کی چال
زمین کا سانپ جنبش ہوا اور کیچہ پھٹ جائے ہاتھیوں کی چال سے

پن باندھی رجبار ترنگا
پھر ہندی دیکھے راجہ کی طویلے میں گھوڑے

کا برنوں جس انہ کی رنگا
کیا بیان کروں جیسے اونکے رنگ تھے

لیل سمند رچو ہر جگ جانین
نیلا سبزہ اور چودہر زمانہ جانتا ہے

ہانسل بھنور کیاو بکھانین
سرنگ مشکی گیاہ کہتے ہیں اون کو

ہرے گرنگ مہوبہ بہانتین
سبزہ قلہ مہوہ سرنگ بہت قسم کے

گرر کوکاہ بولاہ سو پانتین
گرّہ ابلق قطاس قطار

من تے اگمن ڈولے باگا
دل کے جاننے سے پہلے اونکی باگ بل جاے

لیت اسانس گگن سر لاگا
سانس لیتی ہے آسمان سر لگ جاے

پوَن سمان سمندر پر دھاو
ہوا کی برابر سمندر سے گذر جاتین

بوڈ نپاو پار ہوئے آنوہنہ
غرق ہوں اور اوس پار ہوکر پھر آتین

تھر نہ رہں لوہ چبانہین
چالاکی سے ایک جگہ قرار نہ پکڑتی لگام چباتے رہتے

بھانجہ پوچہ سیس اوپر آہین
بھاگتے وقت شیر کی سی دم سر پر آجاتی

تیکہ تکھار چانڈ او بانکے
تیز گھوڑے اور چالاک اور بانکے

تڑپہنہ تونہ تیج بن ہانکے
تڑپ میں اگر مار ہو تیزی میں بغیر ہانکے چلتے

اس تھار سب دیکھی جن من کی رتھ باہ
ایسے گھوڑے سب دیکھے گویا دل کے رتھ بان ہین
نین پلک پہنچانوہ جہان پہنچا کوئی چاہ
پل جھپکنے مین پونہچا دین جہان کوئی پونہچا چاہے

راج سبھا پن دیکھے بیٹھی
محفل سلطنت کو پھر بیٹھے دیکھا
دھن راجا اس سبھا سنوارے
آفرین راجہ کو جنی ایسی محفل آراستہ کی
مکٹ باندہ سب بیٹھے راجا
تاج سر پر رکھے ہوے سب راجہ اجلاس کرتی
روپونت من دیے للاٹا
صاحب حسن و جمال دل کی پیشانی روشن
مانہ کنول سرور پھولے
گویا کنول تالاب مین پھولا
پان کپور سید کستوری
پان اور کافور اور زعفران اور مشک
مانجھ اوچ اندراسن ساجا
درمیان مین اور بلندی کا تخت سجا ہوا

اندر سبھا جن پر گئی دیٹھی
راجہ اندر کی محفل گویا نظر پڑے
جانہ پھول رہی پھلواری
گویا گلزار پھول رہا تھا
در رنسان نت جھنکی باجا
نقارے ہمیشہ جھنکے یہان بجا کرتے
ماتھے چھات بیٹھہ سب پاٹا
سر پر چتر تخت پر اجلاس فرما
سبھا کہ روپ دیکھہ من بھولے
محفل کا حسن دیکھکر دل سب کچھ بھولگیا
سوگندھ باس سب رہے اپوری
اور سب طرح کی خوشبوئین بھری رہتین
گندھرپ سین بیٹھہ تہان الجا
گندھرپ سین ایسا راجہ دہان بیٹھا

چھتر گنگن لہ تا کر سور تونی جس آپ
چتر اوسکا آسمان سے لگا سورج ایسا تپتا تھا آپ

بہاکنول آس کبھی باجتے بدپرتاپ

مثل گل کنول کے شگفتہ ہوئی سرسے اقبال نمایان

ساجا راج مندر کیلاس سو
سنوارا سلطنت کے گھر کیلاس کو

سونین کر سب کھیم اکاس سو
زمین آسمان سب سونے کا کردیا

سات کھنڈ دھورا ہر ساجا
ساتون درجہ مکان کو آراستہ کیا

دہی سنوار سکے اس راجا
ایسا ہی راجہ اوسکو آراستہ کرسکتا ہی

ہیرا اینٹ کپور گلاوا
الماس کی اینٹ اور کافور کا گارا

اونگ لاے سرگ لے لاوا
اور نگینے تمام جڑے ہوے

جالوت سبھی اور یہ اور بہی
جہان تک اُس مین نگ لگے سب لطیف اور آبدار

بہانت بہانت نگ لاگے اہی
بہتے قسم قسم کے نگ لگاے تہے

بہاکٹا و سب اُون بہانتی
گلکاری وہان سب طرح کی بنی تہی

چیترکٹا و سو یا نتھ بانتی
اور تصویرین اچھی اچھی برابر برابر

لاگ کہانبہ مانک جڑے
ستون لگے تہے جن مین ہیرا جڑا

جنہ دیا دن آچہ دہرے
گویا دن کو چراغ روشن کیے

دیکھہ دھورہر کرا جیارا
دیکھکر مکان کی روشنی

چھپ گئے چاند سورج اوتارا
پوشیدہ ہوگئے چاند اور سورج اور تارے

سجے سات بیکنٹھ جس تس ساجے کھنڈ سات
جیسی ساتون بہشتین آراستہ ہین ایسی ہی ساتون درجون کو آراستہ کیا

بہیر بہیر بہاوتہ کھنڈا کھنڈا اوپر چہات
باہر باہر انداز سے ہر ایک درجہ پر چہت بناے

برنون راج مندر ر نوا سو
تعریف کرتا ہون خانۂ سلطنت اُیزن کا
سورہ سہس پدمنی رانین
سولہ ہزار پدمنی رانیان
ات سروپ اوات سکوارا
ایسا جمال تھا اور اسقدر نزاکت
تنہ اوپر چنپاوت رانین
اُن سب مین رانی چنپاوت
پاٹ بیٹھ رہے کینہہ سنگارو
تخت پر سنگار کیے بیٹھے ہتی
نت نورنگ سو رنگم سوئی
ہمیشہ نئی نئی لباس نگار رنگ پہنتی رہتی
سنگل دیپ مین ستونین چون رانی
سنگل دیپ مین جتنی رانیان سُنین

اچھر نہ بھرا جانہ کیلاسو
پریون سے بھر گیا گویا کیلاس
ایک ایک تے روپ بکھانین
ایک سے ایک حسن مین قابل تعریف کے
پان پھول کے رہنہ ادھارا
کہ پان پھول کی خوشبو سے پیٹ بھر جاے
مہا سروپ پاٹ پردھاین
بڑی حسن والی صاحب تخت
سب رانین وہ کرہنہ جہارو
اور سب رانیان اوسکو سلام کرتین
پرتھم بیس نہ سر بر کوئی
دنیا کی کوئی عورت نو عمر مقابل اوسکے نہ تھی
تنہ منہ دیپک بارہ بانین
اُن مین چراغ ایسی روشن ہی تھی

جانوت

کنور بتیسون لکھنی اوسب چاہ انوپ
پاکیزہ اور بتیسون لچھن اور سب سے زیادہ خوش وضع تھی
جانوت سنگل دیپ سبھے بکھانہ روپ
جہانتک سنگلدیپ کے رہنے والے تھے سب اوسکی تعریف کرتی

جنم کھنڈ پدماوت
باب پیدائش پدماوت کا

۴۷

چنپاوت جو روپ پات نہان
رانی چنپاوت میں جو اسقدر حسن تھا
بھئی چاہے اس کتھا لو مین
ہوا چاہیے ایسا قصہ میں پدماوت کا ظاہر
سنگل دیپ بھیوتپ بانو
سنگل دیپ کا سب نام جہاں میں روشن ہوا
پرتھم سو جوت گگن نرمے
پہلے جو نور آسمان سے اوترا
پن وہ جوت ماتا گھٹ آئی
پھر وہ نور ماکے جسم میں آیا
جس اچل جنین مھ دیا
جیسے باریک پیرہن سے چراغ ظاہر ہوتا ہے
جس او وہان پور ہوتا سو
جیسا جیسا حمل بڑہتا جاتا

پدماوت کہ جوت من بھانہان
یہ سب پدماوت کی حسن اور نور کا عکس تھا
میٹ نہ جائے لکھی سو ہو مین
لکھے ہوی کو کوئی محو نہیں کرسکتا
جو اس دیپک بھاتہ ٹھانو
جب ایسا چراغ اوس جگہ پیدا ہوا
پن سو تیا ماتھین من بھئی
تو پہلے باپ کی پیشانی مین آیا
تنا او ور آور بہ پاسئے
اوس کے شکم مین آنیسے یہ رتبہ پایا
تس اجیار دکھاوی ہیا
ویسی ہی دل کی روشنی ظاہر تھی
دن دن ہیین ہوی پرکاسو
روز بروز دل روشن ہوتا جاتا

[illegible]

سونے مندر سنواری او چندن سب لیپ
سونے سے گھر آراستہ کیئے اور صندل سے لیپے
دیا جو من سیو لوک مہنہ اوپجا سنگل دیپ
روشن ہوا جو دل سیولوک میں پیدا ہوا سنگلدیپ

بھئے دس ماس پوری وہ گھری
گزرے دس مہینے اور پوری ہوئی ساعت

پدماوت کنیان اوتری
تب پدماوت لڑکی پیدا ہوئی

جانہ سورج کرن ہٹ کا ڈھے
گویا سورج کی کرن نکلی

سورج ملرا گھاٹ دہ باڑھے
سورج کا نور کم اوس کا زیادہ

بھا ئن بانہ دنگ پرکاسو
یعنی رات گویا دن ظاہر ہوا ایسا روشن تھا

سب اوجیار بھیو کیلاسو
ساری روشنی مکان میں ہو گئی

تیین روپ مورت پڑ گئی
ایسی حسین صورت ظاہر ہوئی

پونیوں سس سو کھین ہو ئی گھٹی
کہ چودھوین رات کا چاند چھوٹا ہو کر گھٹ گیا

گھٹتہ گھٹت اماوس بھئی
گھٹتے گھٹتے اماوس ہو گئے

دن دوئی لاج گاڑہ بھین گئی
دو دن شرم سے چاند زمین میں چھپ گیا

پن جو اوٹھی دوج ہوئی نئی
پھر جو پیدا ہوا تو دوج ہو کے ختم ہوا

تہ کلنک سس دھرز مئی
اور یہ سیاہی چاند میں اسی کی رشک سے ظاہر ہے

ہم گندھ بید ھاجگ باسا
ہم کہتے خوشبو میں جہان لبا گیا

بھنور تینگ بھو نہ چہو پاسا
بھنورے اور پروانے چاروں طرف پھرے

تیین روپ بھی کنیہان جنہہ سرلوج نہ کوی
ایسے حسین لڑکی پیدا ہوئی جسکے مقابل کوئی نہ تھے

دھن سو دیس رے پوتا جہان جنم اس ہوی
زہے وہ ملک صاحب حسن جہاں ایسی پیدائش ہو

بھئی چھٹہ رات چھٹی سکھ مانی
ہوئی چھٹی کی رات سب خوشی منائی

رہس کود سون رین بہانی
سب عیش و عشرت سے رات گذرائی

بھابھان پنڈت سب آئے
سو بھی جمع پنڈت سب جمع ہوئے

کاڑھ پران جنم ارتھائے
تقویم نکال کے جنم پترہ درست کیا

۴۴

[illegible]

شو رپر مں سون بھیو گریرا

آفتاب اور مرد سے ملاقات ہو ئی

کینا راس اودو جک کیا

کینا راسے سے دنیا مین ظاہر ہو لی اندر روی زائچہ

تہ سے ادھک پدارتھ کرا

اوس سے زیادہ روشنی لعل کے مانند

سنگھل دیپ بھیوا وتار و

سنگل دیپ مں پیدا ہو ئی

[illegible]

کرن جام اپنا نگ ہیرا

شعاع آفتاب سے پیدا ہوا ہیر یکا نگ

پدماوتی نانون جس دیا

پدماوت نام اسکا اسی وجہ سے رکھا

رتن جوت ماتھے من برا

جواہر کی سی روشنی پیشانی پر کردل روشن ہوا

جنبو دیپ جاي جموارو

ہندوستان مین آکے مرتبا

زامان آے اجودھیا اپنے لکھن تیہو سنگ

رام آکے اجودھیا مین پیدا ہوے بتیسون لچھن سلکھ

راو و راے روپ سب بھولنے پیک جیس پتنگ

راو اور راے اپنا حسن سب بھول گئے جیسے چراغ کے آگے پروانہ

اہی جنم پتری سو لکھی

جنم پتری لکھ نے کے

پانچ برس مہ بھئی سو باری

پانچ برس کی جب لڑکی ہو لی

بھئی پدماوت پنڈت گنین

پڑھ لکھ کے پدماوت قابل صاحب ہنر ہوئے

دی اسیس پھر کے جو تکھی

دعا دے کے جو تشی پھرے

دنیہ پران پڑھے بسیاری

کتاب دے کے پڑھنے کو بٹھایا

چہون کھنڈ کے راجن سنین

چاروں طرف کے راجاؤں نے یہ حال سنا

سنگل دیپ راج کھر بارے
سنگل دیپ کے راجہ کی لڑکی
ایک پدمن او پنڈت پڑھے
ایک تو پدمنی دوسرے پنڈت اور پڑھی
جا کنہ لکھی لچھ کھر ہوئی
جسکے طالع میں ایسی ریکھا نیک ٹپی ہوئی
سپت دیپ کے برسئے آو نہ
ہفت اقلیم کے راجاؤں کے لڑکے

مہا سروپ دئی او تارے
بڑی حسین خدا نے پیدا کی
دنہ کنہ جوگ دئی اس کرے
معلوم نہیں کس کی قسمت کی ایسی بنائی
ایس سو پاوے پڑھے آنوے
وہ ایسی حسین اور خواندہ پاوے گا
پھر پھر جانہ نہ او تر پالو نہ
واسطے خواستگاری کے آئے اور پھر گئے جواب پایا

راجہ کہی کرب لے ہون ری اندر سیو لوک
راجہ کے بغز دیں ہون اندر شیو لوک کا
کو سرون سو باوے کا سون کردن کرک ۵۰
کون مقابلہ اور برابری جیسے کری کس سے میں نا کردن

بارہ برکھ مہ بھئے سو ناین
بارہ برس کی جب پدمادت ہوئی
سات کھنڈ دھورا ہر اسو
سات درجے کا ایک محل
دو نہیں سنگ سا میں سہیلین
اور بہت سی خادمہ اور خواصین ہمراہ کنیز
سبھی ناین ہو سنگ سوتین
سب خواصین نو خاستہ شد ہمراہ بیٹھ رہتی

راجین سنا سنجوگ سیانین
راجہ نے سنا کہ اب ہشیار قابل عقد ہوئی
پدمن کنہ سو دینہہ رنوا سو
پدمنی کو لوا دیا واسطے سکونت کے
جے سنگ کر نہ رہس وکیلین
جسکے ساتھ پدماوت لہو ولعب کرے
کنول پاس جنہ ملہنہ کو ئین
کنول کے پاس نرم منتہ مثل گل نیلوفر کے

سوا ایک پدماوت ٹھاؤن
ایک توتا پدماوت کے گھر مین تھا
دئی دینھہ پنکھ اس جوتی
خدا نے پرندہ بھی اسکو اس حسن کا بخشا
کنچن برن سوا اتی لونان
سونے کا سا رنگ ایسا توتا حسین

مہا پنڈت ہیرامن ناؤن
بڑا پنڈت ہیرامن اوسکا نام
نین رتن مکھ مانک موتی
آنکھین الماس سے منہ لعل اور موتی سا
مانہ ملا سہاگہ سونان
گویا سہاگا سونے مین ملا

رہنہ ایک سنگ دو پڑہنہ ساستر بید
ایک ساتھ رہتے دونو یعنی پدماوت اور توتا اور شاستر اور بید پڑھتے
برنہا سیس ڈولاونہ سنت لاگ تس بھید
برنہ بھی منظوظ ہوکر سر ہلاتے جب ایسے مطلب باریک سنتے

بھئی انت پدماوت باری
جب جوان ہوئی پدماوت لڑکی
جگ بیدھا تہ انگ سباسا
تمام عالم بس گیا اوسکے بدن کی خوشبو سے
بینین ناگ ملیگر پیٹھی
چوٹی ناگ ایسی اور صندل سی پیٹھ
ناسک کیر کنول مکھ سوہا
ناک طوطے کی سی اور منہ کنول سا زیبا
بھوہن دھنک سانہ ست پھیرے
بھوین جو مثل کمان کے مقابل پھیرتین

رچ دھورین سب کرین سنواری
عجب تختی سب طرح سے درست
بھنور آسے لبدھے جیہ پاسا
بھنورے آکے چارو طرف منڈلاتے
سس ماتھین بھئی دوج بیچی
چاند کی سی پیشانی پر ہلال بیٹھا
پدمن روپ دیکھ جگ موہا
پدمنی کی صورت دیکھکے عالم فریفتہ ہوا
نین کرنگ بھول جن ہیری
تو یہ معلوم ہوتا کہ ہرن بھولا ہوا آنکھین نکالی ہے

مانک ادھر دسن جن ہیرا

مونگے کے سے لب اور ہیرے کو سے دانت

کیہر لنگ گون گج ہرے

چیتے کی سی کمر اور چال ہاتھی کی چال کو ہرانی

ہنین ہلسی کچ کنک جنبیرا

دل خوش کرتین چھاتیاں جو شل ترنج طلا ہین

سُرنر دیکھہ ماتھہ بہتین دھرے

دیوتا دیکھہ کے پیشانی زمین پر دہرتے

جگ کو دوشت نہ آوے چندین اکاس

نہ کوئی جہان مین ویسا نظر آتا ہے نہ وین آسمان پر

جوگ جتی سنیاسی تپ پاوتہ تنہ آس

جوگی اور جتی اور سنیاسی اوسکی امید پر بیٹھے ہین

راجیں سنان دشٹ بھیے آنان

راجہ نے سنا اور نگاہ غصے سے بدل گئی

بھئی رجا تس مارہ سووا

حکم ہوا راجہ کا کہ طوطی کو مار ڈالو

ستر شوا کے ناو بار ری

دشمن طوطے کے حجام اور مشعلچی

تبلگ رانی سوا چھپاوا

اسوقت رانی نے طوطی کو پوشیدہ کیا

رآئس ماتھین مور رہین

دیکھہ کر رانی نے کہا حکم باپ کا میرے سر پر

نہ ہو گئے سوآتون

بدھہ جودئی سنگ سوا سیانا

جب کہ عقل نہ تھی تو تے ہوشیار کی ہے

سور نہ آوے چاند جہان اووا

آفتاب نہ آوے چاند جہان پیدا ہوا

سن دھاے جس دھاے منجار

حکم سنکے ویسے دوڑے جیسے دوڑی بلی

جبلگ آئے منجار نہ پاوا

جب تک بلی یعنے دشمنوں نے آکے نہ پایا

کہہ جاے نبوی کر جورین

لیکن میری طرف سے جا کر منت کر کی ہاتھ جوڑ کر کہہ

جانہ بھگت کہ جان اوڑاون

وہ کہاں ہمارے لیے اڑنا جانے

سوا جو پڑھے پڑھائے بنیان | تہ کت بدھ جہ بیتے نہ تیان

توتا جو پڑھتا ہے تو پڑھائی سی باتین بہتا ہے | لیکن اوسکو وہ عقل کہان کہ دل کی انکو نہین کہتا

مانک موت دکھاوہ ہیے نہ گیان کریے

مونگا موتی اوسکو دکھاؤ تو دل مین کچھ فہم نہ کرے

داروں دالہ جان کے اوبھ ٹھور بھر لیے

انار کے دانے اور منقا جان کے او پر تک چونچ بھر لیتا ہے

وے تو بھرے او تراس ما پوا | رتوا سوا ہئین ڈر کھاوا

وہ لوگ تو بھر گئے ایسا جواب پا کر | توتا خوف کھا کر بہ دت سے عاجزی کرنے لگا

رانی تمہ جگ جگ ہوے آؤ | ہون ریداس نبو گہ پاؤ

رانی تم ہمیشہ سلامت رہو | مین غلام ہون پاؤن پکڑ کے منت کرتا ہون

مو تنہ جو ملین ہوے کلا | پن وہ پان کہان نرملا

موتی کی جب آب جاتی رہے | پھر وہ آبداری اور روشنی کہان

ٹھاکر انت اچھے جو مارا | تنہ سیوک کنہ کہان اوبارا

آقا کی جب خاص کر نیت مارنے کی ہوئی | پھر خادم کا کہان بچنا ہوتا ہے

جنہ گھر کال منجاری نانچا | پنکھی ناؤن جیو نہ بانچا

جس کی گھر مین بلی ناچتی رہے | پھر پرندہ کی جان کسی طرح نہین بچتی

مین تمہ راج بہت سکھ دیکھا | جو پوچھیہ دئی جاے نہ لیکھا

مینے تمہارے راج مین بہت سکھ دیکھا | اگر الطاف سے پوچھو تو اسکا حساب نہین

جو اچھا من کینہ سو جیوان | یہ پچتاو چلیون بن سیوان

جو خواہش دل نے کی وہی کھایا | اگر افسوس ہے تو یہی کہ بغیر خدمت کے چلا

٥٢

ماری سوئے نہ سوگا ڈرے نہ اپنے دوس

وہی طوطے کو نہ مارے گا جو اوسکی پادشاہی سے بیخوف نہ ہوگا

کیلا کیل کرے کا جو جیسے بیر پروس

کیلا کیا خوشی کرے جو بیر کا ہمسایہ ہو

رانی اوتر دیھہ کی میا

رانی نے محبت کی راہ سے جواب دیا

ہیرامن توں پران پریا

ہیرامن تو میری جان ہے

تہ سونا بچھرت کا آکھوں

میں تو پریت کی گتی کر تجھسے جدا ہوں

ہوں مانس توں پنکھی پیارا

میں تو آدمی ہوں اور تو پرندہ ہے

کا پریت تن مانہہ بلائے

کیوں محبت کو مٹائے دیتا ہے

پریت بھارلے ہیے نہ سوچو

محبت کا بوجھ اٹھا کے دل میں نہ سوچے

پریت پہار بھار رحو کاندھا

محبت کی پہاڑ کا بوجھ جسنے کندھے پر لیا

جو جیو جاے سے ہے کم کیا

کہ جب جی ہی نکل گیا تو جسم کس کام کا رہا

دوکھہ نہ لاک کرت تہ سیوا

تیری پرورش کرتے ہیں کئی مہینوں کی

پنجرہ سیا کھال تہ راکھوں

دل کے پنجرے میں ڈال کے تجھکو رکھوں

دھرم پریت ہتان کو مارا

جہاں محبت پاکھ ہو وہاں کون مار سکتا ہے

سو پریت جیو سا کتھ نجائے

محبت وہی ہے کہ جی کے ساتھ باقی رہے

وہی نیتھہ بھل ہوئے کہ موچو

تو وہی راہ بہتر ہے کہ موت آئے

تت کت چھوٹ لاہی جیو باندھا

پھر اوس سے کیونکر چھوٹے وہ تو جی کے ساتھ ہے

سواڑے گھرکی جین ابھی کال سواو

تو نا جرا اندیشہ میں نہ ہے اوسی وقت موت آئے

استراہ جہان کریا لوہ سو بوڑے ناؤ

جہان مین دشمن ہے ایک دن ناؤ ڈبو دے گا

ایک دیوس گونیون تنہ آئے

ایک دن کسی تاریخ مین پدماوت آئی

مان سرودک چلی انہائے

اور مان سرودک تالاب مین غسل کو اسلئے چلی

پدماوت سب سکھین بولائین

پدماوت نے سب سکھیان طلب کین

جن پھلوار سبے چل آئین

مثل گلزار کے سب حاضر ہوئین

کوئی چنپا کوئی کند سہیلی

کوئی سہیلی مثل چنپا کے اور کوئی مانند کند کے

کوئی سو کیت کرنا رس بیلی

اور کوئی کیتکی کوئی کرنا رس کوئی بیلا

کوئی سو گلال سو درسن راتی

کوئی گلال اور کوئی مثل سودرسن کے سرخ

کوئی سو بکاور بکچن بھانتی

کوئی بکاولی بکثرت قسم قسم کے

کوئی سو بولسری پہپاوتی

کوئی مولسری اور پہپاوتے

کوئی جاہی جوہی سیوطی

کوئی جاہی جوہے اور سیوتے

کوئی سون جرد جیون کیسر

کوئی سونے مین زرد مثل زعفران کے

کوئی سنگار ہار ناگیسر

کوئی مثل ہار سنگار اور ناگیسر کے

کوئی کوجا سبرگ چنبیلی

کوئی کوجا اور صدبرگ اور چنبیلی

کوئی کدم سو رس رن بیلی

کوئی کدم سا تر و تازہ کوئی بیلا

چلین سبے مالت سنگ پھولی کنول کمود

سب پدماوت کے ساتھ چلین کنول اور کمود کی سی شگفتہ

بیدھ رہے گن گندھرب باس پرملا مود

سرایت کر گئے علوم گندھرپ کے پرملا مود کی خوشبو مین

کھیلت مان سرودک گئین
بازی کرتی ہوئی مان سرودک گئین
دیکھ سرو در رہسین کیلین
تالاب دیکھکر بہت خوش ہوئین اور کھیلین
اے رانی من دیکھ بچارے
ای رانی اپنے دل مین سوچو
جو لہ اہے پتا کر راج
جب تک ہے باپ کا راج
پن ساسر ہم گونب کا رے
پھر سسرال مین کل جانا ہے
کت آئون پن اپنے ہاتھا
کون آتا ہے پھر اپنے اختیار سے
ساس ننذ بولنہ جیو لیئی
ساس نند بولیان جان لینے کی مارین

جان نال پر پھاڑسے کھیلین
جا ہی بال تالاب جا کے کھڑی ہوئین
پدماوت سون کہنہ سہیلین
پدماوت سے سہیلیوں نے کہا
یہنہ نیھر رہتا دن چارے
اس کے گھر صرف چار دن رہنا ہے
کھیل لیہہ جو کھیلہ آجو
کھیل لو آج جو کھیلنا ہے
کت ہم کت یہ سرو رتالے
پھر ہم کہان اور یہ تالاب کہان
کت ملکے کھیلب اک ساتھا
کون پھر ایک ساتھ ملکے کھیلتا ہے
داڑن سسر نند آوے دیئی
دیور اور سسرا آنے ندین

پیو پیار سب اوپر سو کرے دہنہ کاہ
سب سے بالا پیار شوہر کا ہے وہ دیکھیے کیا کرے
دہنہ سکھ راکھے کے دکھنہ دہنہ کس جرم نباہ
دیکھیے وہ چین سے رکھے یا تکلیف سے اور عمر کس طرح سے گذرے

سرور تیر جو پدمن آئی
تالاب کے نزدیک جب پدمنی آئی

گھونپا چھوڑ کیس بکھرائن
گھونگھٹ نکال کے بال بکھرا دیئے

سس مکھ انگ پلنگ پا سا
چاند ایسا چہرہ اور بدن میں صندل کی سی خوشبو
اوتی مکھ پرے جھٹک چھانپا
جس وقت بال کھلے یہ معلوم ہوا کہ بادل کا سایہ
چھپ گئے وو بھان کی دسا
پوشیدہ ہو گئی دن کو آفتاب کی روشنی
بھول چکور دشٹ مکھ لاوا
چکور چاند کو بھول گیا اور نگاہ وقت کی طرف کیا
دسن دامنی کوکل بھاکین
دانت مثل برق کے اور آواز کوکلا کی سی
نین کھنجن دوی کیل کرہین
آنکھیں مثل کھنڈریچ کے خوشی کرتین

ناگن جھانپ لیسے چھند پایا
زلفیں جو ہاتھ ناگن کی میں پارہ و نظر میں گھیر لیا
چاندے جھانپ لیسے جن آیا
اور چہرہ جو ہاتھ چاند ہے زلفوں نے مثل گھن چھپایا
لے نس نکھت چاند پر گسا
رات ہو گئی ستارہ ہوا اور چاند ظاہر ہوا
میکھ گھٹا مکھ چند دکھایا
بادل کی گھٹا میں چاند نے منھ دکھایا
بھوین دھنک کنگن لے آئین
بھوین مثل کمان کے جیسے قوس قزح آسمان پر
کچ نارنگ مدھ کر رس لہین
اور چھاتیاں جو مثل نارنگی کے ہیں اور نہ سیاہی چھوڑ

سرور روپ بہو ہاتے ہلور کرے
تالاب صورت دیکھ کے فریفتہ ہو کر دل میں لہرانے لگا
پاسے چھوٹے گگا پانون نمس لہرین لے
پانون امید کہ شاید قدم بوسی حاصل ہو اس لیئے لہراتا ہے

دھرین تیر سب چھنکے سارین
تالاب کے نزدیک سب نے ساریاں چھنکے رکھین
پانی تیر جان سب پیلین
پانی کے نزدیک جا کے سب خوشیان کرتین

منجک

سرور ماہنہ پیٹھ سب بارین
تالاب کے اندر سب لڑکیاں داخل ہوئین
ہلسین کرین کام کی کیلین
اور مستانہ وار سب کھیلتین

کالے کیس بھیبس بھرے
کالے بال انھی کے زہر بھرے

نول بسنت سنواری کرے
جیسے اوائل بسنت مین کلیان نکلتی ہین

اوٹھی کوتپ جیون داریون دکھا
اُٹھتی کوپل مثل انار اور انگور کے

سرور منجہ سمائے سنسارا
تالاب مین ایک عالم سمایا تھا

دھن سو نیرس تین اوین
نہی وہ پانی جہان چاند اور سورج طلوع کرین

لہرین لیتہ کنول مکھ دھرے
اور چہرہ جو مثل کنول کے ہو اسکو منہ مین بھرے ہوے

ہوئے پرگھٹ جانہہ رس بھرے
ظاہر ہوئین گویا رس کی بھری

بھیئے اتپت پریم کے ساکھا
چھاتیان گویا مثل شاخ محبت کے ہین

چاند نہائے بیٹھہ سے تارا
گویا پدماوت مثل چاند کے نہاتی اور سب تارے تھے

ات کت دشٹ کنول او کوین
سو اب کنول اور نیلوفر پر کون نگاہ ڈالتا ہے

چکئی بچھر پکارے کہان ملون ہون ناتھہ
چکوی بچھڑ پکارتی ہے کہان تجسے ای شوہر ملون

ایک چاند نس سرگ پر دن دوسر جل مانہہ
ایک چاند جو آسمان پر ہے اُسکے سبب رات کو جدائی ہوئی

[illegible]

لاگی کیل کرے منجہ نیران
پانی کے اندر سب کھیل کرتین

پدماوت کوتک کے راکھے
پدماوت نے ایک تماشا کر رکھا

بادمیل کے کھیل بسارا
شرط بد کے کھیل ٹھہرایا

ھنس بجائے بیٹھہ ہوئی تیران
اور ہنس کناری پر بیٹھا شرماتا تھا

تمہ سس ہوہ تراین ساکھی
تم چاند ہو اور تارے شاخ ہین

ہار دیئے جو کھیلت ہارا
ہار ہار جاسے جو بازی ہارے

سنور ساتور گورہ گوری
ساؤلی ساتولی کے ساتھ گوری گوری کے ساتھ
بوجہنہ کھیل کھلنہ اک ساتھا
جب کھیل بجھ بوجھ کے ایک ساتھ کھیلیں
آجہنہ کھیل بہورکت ہوی
آج کھیل سے کل کھیل کہاں
وهن سو کھیل کھیلہ رس چاہن
آفرین کھیل سے محبت کا کھیل

آپن اپن لیسنہہ سوجوری
اپنی اپنی جوڑی ملا ئی
ہار نہوسے پراین ہاتھا
پھر اپنی ہاتھ سے ہار نہ گے
کھیل گئین کت کھیلہ کوی
جب وقت کھیل کا نکل گیا پھر کون کھیلتا ہے
روتا ئی او کوسل کھیان
آزردگی میں خوشی جنتی ہی کمان

محمد بازی پریم کی جیون بھاوی تیون کھیل
ای محمد بازی محبت کی جس طرح خوش آئے کھیل
تیلہ پھولہ سنگ جیون ہوی پھولایل تیل
جیسے تیل پھول کے ساتھ بن جاتے ہیں اور انسے پھولیل تیل نکلتا ہے

سکھی ایک نہ کھیل نہ جانان
ایک سکھی کو کھیل نہ آیا
کنول ڈار گہ بھتی بکرارا
کنول کی شاخ پکڑ کے بیقرار تھی
کت کھلین او نیہ ساتھا
کسواسطے کھیلنے کو اس ساتھ میں آئی
گھر ٹھبت پوچھت نہ ہارو
گھر میں گھستے ہی جو کوئی اُس ہار کو پوچھے گا

چیت اچیت بھئی ہار کنوانان
دل اُسکا کھیل پر نہ لگا ہار جو گم ہوا
کاسو پکاروں آپن ہارا
اور کہتی تھی کس سے کہوں اپنی غفلت
ہار گنوا می چلیون سین ہاتھا
کہ ہار اس جماعت کے ساتھ برباد کرکے خالی چلی
کون او تر پاوب پیسارو
کون جواب پاویگا گھستے ہی

نین سیپ آنسون تس بھرے
آنکھین جو مثل صدف کے ہین اُنہین لیے آنسو بھرگئے
سکھین کہا بورے کو کلا
سب سکھیون نے کہا اے دیوانی کو کلا
ہار گنوا اے سو ایسین ہے روا
ہار گم کرکے ایسی کیون روتی ہے

مانہ موت گرہنہ تس ڈھرے
گویا موتی گر رہے ہین ایسے ڈھلتے تھے
کون پان جہنہ یون نہ ملا
کون وہ پانی ہے جہان ہرا کا دخل نہین
ہیرہرا اسے لیہ جو کھو دا
ڈھونڈ ڈھانڈ لین گے اگر گم ہوا ہوگا

لاگ سبہ مل ہیرن بوڑ بوڑ اک ساتھ
سب لگے ڈھونڈھنے لگے غوطے مار کے ایک ساتھ
کوئی اوٹھے موتی لے کاہون گھونگھا ہاتھ
کوئی اُٹھا موتی لیکے کسی ہاتھ مین گھونگھے تھے

کہا مانسر جہا سو پایئن
مانسر تالاب نے کہا جو چاہا سو پایا
بھا نرمل تہنہ پاین پرسے
پانی میرا پاک ہوگیا اوسکی قدمبوسی سے
ملی سمیر باس تن آئے
ہیر کے ملنے سے خوشبو بدن مین آگئی
بجھون کون یون لے آوا
نہین جانتا ہون کون ہوا اسے لایا
شکمن ہار بیگ اترانان
دقت مین اسبلدی سے اوپر ہو آیا

پارس روپ ہے جسے بیٹھی آئین
پارس کا سا روپ ہوگیے جو آن بیٹھے
پاوا روپ روپ پکین رے
مجھکو کمال حاصل ہوا اوسکے حسن سے جو آکر
بھا سیتل گئی تپن بجھائے
سردی آئی اور گرمی فرو ہو گئی
پن وسا بھی پاپ گنوا ا
نجاست ظاہر ہوئی اور گناہ دور ہوے
پاوا سکھن جیند بھا نان
سکھیون نے پایا اور چاند سی شگفتہ ہوئین

پکے کمند دیکھ سس کھیا

گفتہ ہوا کہ ذل ہار کے دیکھنے سے

[illegible] روپ [illegible] چھپے

[illegible] روپ چھپے [illegible] پایا منا تھا

بھی تنہ اوپ جہان جو دیکھا

یعنے پدماوت نے جو ہار دیکھا تو خوش ہوئی

سس مکھ جن درپن ہوئی رہے

چاند کا سا منہ گویا آئینہ میں نمایاں تھا

[illegible] کنول بیٹی نرمل [illegible] سر پر

[illegible] کی کنول ہو گئیں اور پانی کا بدن ایک ہو گیا

[illegible] دیکھی ہنس بھئی [illegible] جوت نگ ہیر

[illegible] ہر [illegible] ات کی روشنی ہیرے کے نگ سے

[illegible]

[illegible] گئی

[illegible] پھول [illegible]

[illegible] پھول [illegible] پان

[illegible] چھپ [illegible] رہی جیری

اوسکی پھول چھوٹی ہے ای کنیز ک

[illegible] کوئی

[illegible] اوسکو کوئی نہ سر و کر

[illegible]

سو امندر منہ پڑے مندار

بی بکان خالی ہا کے تہتے کہ مکان میں جا پڑی

[illegible] سو بھی کہ جا ہی رس مانے

چاہتی تھی کہ وہاں جا کر کام دل کا حاصل کرے

بولا سوا تہاں اک بولا

بولا توتا وہاں ایک بولی

چولہنا راہی جہ کیری

جسکی تو خدمتگار اور فرمانبردار ہے

جو تو لوبھی سبے کو ہوئی

جو تو طامع ہے اور کون اس سے بری ہے

آوند [illegible] ہا تھ [illegible]

[illegible] کو دینا [illegible]

کا جانے دھون ہیا کہ موکا
کیا جانے کسی کے دل کی نیک ہے یا بد

کو نہہ پان پھول کا دھوکا
کون پان پھول کا دھوکا

سوا لکی رہے چیری بدی بھی لاج
تو نے (کہا) اس لونڈی دیوانی ہوئی ہے تا حق
لہس پھول رانی کے تج من آو نہ لاج
تو نے رانی کے پھول لیے تجکو شرم نہ آئی

چیری او و دمن بیراگا
ایک تو لونڈی کی ذات دوسرے بد دل
باور اندھ پریت کر لاگو
دیوانہ اور اندھا ہو جاتا ہے جسکو محبت کی لاگ ہو
سنتے ہیں مان ان بھاؤ
سنتے ہی اسکو دل میں خیال دگرگون ہوا
بھانس بھور کوڑ مکھ کھولا
رات دن غصہ کی باتیں منھ سے بولتا
سوا جو اہا پنجر سکھ بھاری
توتا جو پنجرے میں بہت خوشی سے رہتا تھا
چوڑس نکھ مرڈ رس گیوان
پر نل ڈالے اور گلا مڑوڑ ڈالا
سوا نکھا سپے بدھ اوچھی
توتا اگرچہ پردار جانور ہے لیکن عقل اوچھی تھی

سوا کا بول جا نہہ کچھ لاگا
توتے کی بولی زہر لگی
سونہ دھسی نہیں سوجھے آگو
سامنے چلا جاتا ہے آگے نظر نہیں آتا
یہ کی کھال کیا کھـ[illegible] راو
اسکے رکھنے سے را[illegible] ہوتا ہے
تا تجو ڈر رہے ان بولا
مانند مرغ خانگی کے بے گفتار
دھرس آکے جس دھرس منجاری
اسی جوش نے ایسا اسکو دبایا جیسے بلی باز کو
اہ بدھ بدھنی راکھا جیوان
اس طرح سے خزانے زندگی رکھے
لینس باٹ کھال کی کوچھی
کنیز نے ایک مٹی کے برتن میں مٹی بھر کھال کو ڈال دیا

سیس دُھنی تس سوٹا بھابھو جن سکھ ٹھاون
بہر دُھنے تھا یہی تو تا کرا یہی جگہ رہ کر کھاتی پیتے تھے
رہون ایک ترور چڑھ چڑھون سبا نیر انو
اب ہون ایک درخت پر چڑھ کے پرون سب باغ مین

پچھونہ بساسے بھول کا پڑھا
کچھ اختیار رہنا پڑھا ہوا بھول گیا
ستره کوئی پاؤ جو باندھا
دشمن کو جو کسی نے بندھا پایا
بیری داو پا جو کوئے
دشمن نے جانا کوئی داو پایا
جوری بیاا ہوسے تو پاچے
اگر کوئی ہوشیار ہو تو بچے
اگون دیکھ کری تہ کاجا
آگے سے دیکھکے تجکو کام کرنا چاہیئے تھا
بُدھ چیونٹی کو پربت لے کاندھا
عقل سے چیونٹی پہاڑ کو کندھے پر لیتی ہے
اب بُدھ کرو جو باچو سوا
اب عقل کرو تو بچا اسے تو سے

برنہ پاہ جو جودھا چڈھا
پاؤن جلنے لگے عین وقت لڑائی کے
چھانڈ نر ب کنہ کری میا دھا
نرب کو چھوڑ کے میادی کرنے لگے
لاگا گھات رہی ین سوئی
وہ کر گذرتا ہے کیونکہ وہ اسی گھات مین رہتا ہے
ہوی آپان ہس کے ناپچی
نادان ہو تو ہنسی اوسکی ہر طرف ہوتی ہے
ڈری برتھان آپین من لاجا
پہلے ہی ڈرا اب اپنے دل مین نادم ہونا چاہیئے
بُدھ کی ہین ہست گا باندھا
عقل کی کمی سے ہاتھی باندھا گیا
جیت جو مرے نہ مارین مؤا
زندگی مین جو مری تو موے کو کون مارتا ہے

مریے سوئی لسوتا ڈری جو کاج اکاج
وہی مارا پڑتا ہے جو ڈنکر ایسے کام کر بگڑنے مین ڈرتا ہے

٦٣

ہر کہ نہ بسمو جانی دو ہون لوارین لاج

دیدہ دانستہ خوشی کو نہ غم جانی دو نو جہاں میں شرم کو دو کرے

بھانڈا آسے بن کھنڈ جنہ گوتا

جس تن کے جنگل میں جہاں کوان بھتا

دیکھت پاے سوالکھن تانے

دیکھتے ہی پاؤن آگے سے تان لیے

پنکھی نہ ڈولے ایکو نبان

وقت ڈالنے کو تونے پلک بھی نہ ماری

کس توہ سنورون ہون ایکا

کہا تجکو یاد کرتا ہون [illegible]

اگن مان راکھا جن سورا

آگ میں قرار رکھا جنے اسکو [illegible]

[illegible] بلی کہا بچا

جلند [illegible] قائم رکھے

کریون نہی دھن تا پا نکھا

نہ [illegible] گردان میں نہ بازو نہ پر

کس مار سیلون [illegible]

اپنے جی میں کہا کہ مار ڈالون [illegible]

کوان بل کے بہت رساے

کوین [illegible] ال کے بہت [illegible] کیا

پراکو پ منہ کہ تب بنبا

تب کوین میں پڑا تب بیا [illegible] کرنے لگا

جن منہ کسکر [illegible]

جو تو [illegible] میں [illegible]

کوان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بہشت میں [illegible]

رہون کوپ منہ [illegible] کس ید کھا

کوین میں رہون نگاہ رکھے [illegible] رکھتا

جیو سپہ راکھا چاہس ٹوٹ نہ ایکو رون

اگر خود زندگی رکھا چاہے تو ایک بال بھی بیکا نہ ہو

ہار ین نہ کا سون جگت جو پا جے کو ہون

[illegible] مجھ میں کیا طاقت اور [illegible] کوئی خواہش کرے

۶۳

جو نسچین سنوروں ہیڑ ناون
جو نہ یقین سے ذکر کرون خدا کا نام
تہنہ کمنہ ٹیک ہون جگ ٹھانون
تب کہان گذارہ دونون جہان مین

کا دیکھے ترور کو مانہان
کیا دیکھتا ہے توتا درخت کو بیچ نظر آنے مین
پیپر تیر او سیتل چھانہان
پیپل نزدیک سبے اور سرد چھانون ہے

پر تین کہس ڈار سون سُنوا
درخت پر آتے ہی توتے نے شاخ سے کہا
بھا کیلاس بسر گا گُوا
اب تو میر حق کا کیلاس ہے کوین کو بھولگیا

پھیر کے سو ترور دیکھی ساکھا
درخت کی شاخین جو پھیلی دیکھین
جھکت نہ میٹے جو لہ را کھا
تو کہا خدا کسی کی روزی نہین مٹاتا جب زندہ رکھتا ہے

بسرا دُکھ سنپکھن کر جورا
بھول گیا صدمہ پرون کے مروڑنے کا
کا سُون سوک بھوگ بھا پورا
غم گیا خوشی حاصل ہوئی

کچھیہ نہ بسارے بھول گا بڈھا
کچھ نہ یاد رہا پڑھا بھول گیا
نین ماتہ بھر دینہ چڈھا
آنکھون مین چڑھنے ہی کی ہوس اور تاک تھی

پامن منہ نہ تپنک بسارا
پتھر کے کیڑے کو فراموش نہ کیا
کس نہ کود منہ پر دُس چارا
کیون کر نہ مجھکو خورش عنایت کرے

گھڑی ایک کے سُکھ مین بسر گیے سب جھنکیہ
ایک گھڑی کے آرام مین بھول گیا سب غم و اندوہ
پھر گئے دِشٹ سو اکر جب لیون اپنی پنکیہ
توتے کی نظر پھر گئی جب اپنے پرون کو قابل پرواز پایا

پنکہ کریار کے دیکھے سُریا
جب اپنے پرون کو جھاڑا ہوش آیا
پنکہ کینہ پنکہ کر کریا
اور پرندون کو دیکھکر آپ بھی کریال کرنے لگا

کہسَن چلون جولہ تن پانکھا

کہا چلون جب تک بدن مین پراہین

جاہی پرانب سکھنڈ جیو لیہین

وہان سے جنگل مین جی کے جا پڑا

آن نہ سے آگین بھل ساکھا

سبھون نے شاخین پھلونکے تلے رکھین

پاوا بھگت سکھ من جیو

رزق جو پایا دل کو خوشی حاصل ہوئی

ای گسائین تو ایس بدھا

الہی تو ایسا کارساز ہے

پاہن مین نہ تینگ پیارا

پتھر مین جو کیڑا ہے اوسکو تو بھولا نہین

جیوسے اوڈاتاک بن ڈھاکا

اپنی جان بچاکے ڈھاک کا جنگل تاک کے اڑ گیا

سلے نپکھ یہ آور دیہین

جانوروں سے ملاقات ہوئی بہت عزت کی

بھگت نہ بیسٹین جولہ راکھا

کسی کی روزی خدا نہین مٹاتا جب زندگی رکھی

آیا جو دکھ بسر سب گیو

جو دکھ اور ایذا تھی سب بھول گیا

جانوت جیو سب کا بھکہ داتا

کہ سب جانداروں کو روزی پہنچاتا

رجنہ تھنہ سنرو تہ کہنہ چارا

جسنے تجھکو یاد کیا اوسکو سب کچھ دیا

اڈ نہ سوگ بچھوہ کر بھوجن پڑا نہ پیٹ

جب تک غم جدائی کا تھا جب تک رزق پیٹ مین نہ پڑا

پن بسرا سوزتا جن سپنے بھئی بھینٹ

پھر بھول گیا یاد کرتا گو یا خواب کی ملاقات

پدماوت پہہ آئی بھنڈاری

پدماوت کے پاس محلدار آئی

سوا جو اوتر و نہ پوچھا

توتا جو جواب دیتا تھا پوچھے سے

کہس مندر منہ پری منجاری

اور کہا مکان مین بلی نے دخل کیا

اوڈ کا پنجرہ بولی چھوچھا

وہ اڑ گیا خالی پنجرا کیا بولے گا

رانی سنا سکھ سب کیو
رانی نے سُنا سب سکھ اور آرام کیا
گہن گیے چاند کی ریکھا
ایسا معلوم ہوا گویا چاند مین گہن لگا
ٹوٹ بال سرور ٹیلا گے
بال ٹوٹ کے تالاب کی زمین مین لگ گئے
... آنس کنکن ہوی چوپے
اس طرح سے آنسو ستارے ہو کر ٹپکے
... جو نہ موتن کے مالا
... ماسے

جن پنس پری اس دن بھیو
گویا رات ہوئی دن ڈوب گیا
آنس کنکن جس نخھتن بکھیا
ایسے آنسو بھر آئے جیسے آسمان پر ستارے
کنول بوڑ مدھکر اوڑ بھاگے
کنول ڈوب گیا اور بھنورے اوڑ بھاگے
کنگن چھاڑ سرور بھر اوے
کہ گویا آسمان کو چھوڑ کر تالاب مین بھر گئے
اب سکیت باندھا چہنہ پالا
اور رنج نے آکے چاروں طرف سے گھیر لیا

اکہ جہ سکھی سوہاش
... اشو کہہ
اب ... پاؤ ...
دھون ہی دھرتی ی ...
آیا زمین مین ہے یا آسمان مین ہے اسے بھی ہوا وسلی ہے

چہون پاس سمجھاوہ سکھی
چاروں طرف سکھیان سمجھاتین تھین
جب لہ پنجر ا ھا پریوا
جب تک پنجڑے مین جانور رہا
تنہ بند ست جو چھوٹی پاوا
اس قید سے جب چھوٹا

کہان سواب پاوی کا پسی
پردار جانور اب کہان پاؤ گی
اہا بند کینھی نت سیوا
تب تک تابع تھا اور اوسکی پرورش ہوئی
پن پھیر بند ہونے کت آوا
پھر قید ہو کر کب آتا ہے

٦٧

وین اوڈان بھرںتھہ کھاے
اونسے اوڑکے جب بھر ہری کھائی
نچبر جہک سونپ تہ گیو
نچیڑا جسکا تھا اوسکو سونپ گیا
دس باٹین جہ نچبرا نہان
دس راہین جس نچبڑے مین ہون
اینہ دھرتی اس لیت نہ لیلے
اس زمین نے ایسے کتنونکو نگل لیا

جو بھا پنکہ پانکہ تن لاے
پھر پردار جانور پرندے کب آتا ہے
جو جاکر سو تا کر بھیو
جو جسکا ہوتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے
کیسین پانچ منجھاری پانہان
پھر بلی سے کیسے بچ سکتا ہے
تس پت کا ڑہہ بھر نہ ڈھیلے
جسکا دامن پکڑا پھر نہ چھوڑا

جہان نہ رات نہ دوس ہے جہان پانی نہ کھان
جہان نہ رات ہے نہ دن نہ پانی ہے نہ کھانا
تہ بن ہوے سوٹا بسا کون ملاوے آن
اوس جنگل مین تو تنہا بسا پھر کون لاکے ملاوے

سوے تہان دن دس کل کاٹے
توتے نے کوئی دس دن ملے کیے ہونگے
پیگ پیگ بھین چانپت آوا
قدم قدم پر زمین ناپتا ہو آیا
دیکھو کچھہ اچرج ان بھلا
دیکھا کچھ دھوکا برا معلوم ہوتا ہے
تہ بن رہت گئے ہم آدو
اس جنگل مین آکے ہم اکثر رہا کئے

آے بیادہ دھوکا لے ٹاٹے
کہ ناگاہ صیاد دھوکے کی ٹٹی لیکے پہونچا
پنکہنہ دیکھہ سبھن ڈر کھاوا
سب چڑیون نے دیکھکر خوف کھایا
ترور ایک آوت ہے چلا
درخت ایک چلا آتا ہے
ترور چلت نہ دیکھا کاؤ
درخت چلتے کبھی نہین دیکھا

آج جو ترور چل بھل نانہین

آج جو درخت چلا تو اچھا نہین

وَسے تو اوڑے اور بن تاکا

وہ تو اوڑ گئے اور جنگل تاک کر

ساکھا دیکھہ راج جَن پاوا

ہیرامن نے شاخ درخت کی کیا پائی گو یا سلطنت پائی

آوہ یہ بَن جھاڈ پرا نہین

لاڈ یہ پرایا جنگل چھوڑ دین

پنڈت سَوا بھول من تھاکا

تو تا جو پنڈت تھا تھکا ہوا بھول گیا

رہا نچنت چیلا وہ آدا

غافل بیٹھا رہا اور صیاد چلا آیا

پانچ بان کر کھو نچا لاسا بھرے سو پانچ

پانچ کھپون کا لگا کر اون پانچون مین لاسا بھرا ہوا تھا

پانکہ بھرے تن اُدر جھاکت مارے بن بانچ

پر اور بدن اولجھ گیا پھر کسطرح سے بچ سکے

بند بھا سُوا کرَت سُکہ کیلے

قید ہو گیا تو تا خوشی خرمی کرتا

تھوان بھل پنکہ کھر بھر ہین

اوس پنجرہ مین بہت سی چڑیان چلتی پھرتی تھین

ریکہ دانا کت وئی انگورا

دانہ جو زہر ہے اوس سے فائدہ انگور کا کب ہو

جو نہوت چارا کی آسا

اگر چارے کی امید نہو رتی

اپنہ ریکہہ چارین سب بدہ ٹھگلے

اس زہر کے چارے نے سب کی عقل ٹھگ لی

چڑ پانکہ دھر میلس ڈیلے

بازو توڑ مروڑ کے ڈیلے مین رکھا

آپ آپ مُنہہ رُودن کرہین

آپس مین ایک کو ایک روندنے لگین

جب بھا مرن دھن دھر جورا

جب مرنا ہی ہوا بازو توڑے با جو چاہے کرے

کیت چرہار ڈہکت لی لاسا

تو صیاد لاسا لیکے تاک مین کیون جھکتا

اوَ بھا کال ہاتھہ لے لگے

موت ہاتھ مین لگی لیکے آئی

یہ چھوٹی مایا من بھولا
اس جھوٹی محبت دنیا پر دل میرا ایسا بھولا
یہ من کٹھن مرے نہ مارا
یہ دل سخت مارے سے بھی نہیں مرتا

چوری پانکہ جیسیں تن پھولا
مرُدرسے بازو صیاد نے جیسا کہ تو تا خوشی پھولتا
چارنہ دیکھ دیکھ بیچ چارا
جال تو نہ دیکھا چارہ دیکھ لیا

ہم تو بدھ گنوائی بکھ چارا اس کھاکے
ہمنے تو عقل گم کی زہر بھری خوراک کھا کر
تو سوتا پنڈت مت تون کت پھاند لے آئے
تو تو ای تو تے پنڈت تھا تیرے گلے مین کسنے پھندا ڈالا اور جانور رون تھے سو کہا

سوین کہا ہمون اس بھولے
تو نے کہا اسیطرح ہم بھی بھول گئے
کیلے کے بن لینہہ بسیرا
کیلے کے جنگل مین بسیرا لیا
سکھ کروار چھپر ہری کھانان
نہ نتیجہ خوشی اور خرمی اور چھپر ہری کھانیکا ہے
کاہک بھوک برکھ اس پھرا
کسواسطے درخت خورش کا ایسا پھلا
ہوے نچنت بیٹھے تہہ اڈا
جب بیٹھے تھے غافل رہے جب اڈرے
سکھی نچنت جو رب مین کرنان
اے مخاطب غافل جو دولت جمع کرتا ہے

ٹوٹ ہنڈول کرب جب جھولے
غرور کے ہنڈولے مین جو جھولیگا ٹوٹ پڑیگا
پڑ ساتھ بنان بیری کیرا
وہان ساتھ پڑا بیری کا اور بیری بھی ہوسکتا ہے
بکھ بجا جوہ بیادہ ٹلمانان
کہ اوسکے حق مین زہر ہو گیا جو صیاد ڈونڈا
اڈالا سے پنکھن کنہ دھرا
کہ اوسکی وجہ سے بیچارے پرندے گرفتار ہوتے ہین
تب جانا کھونچا ہے گڈا
تب جانا کہ کھونچا گڈا ہے
نیہ نچنت آگین سے مرنان
یہ نجانا کہ موت درپیش ہے یعنی صیاد کا کھونچا

۶۷

بھولے ہمنے گرب تنہ مانہان
ہم بھی بھول گئے غرور جو کیا

سو بسرا پاوا جنہ پاہنان
سو اوس بھولے کی سزا پائی جو پائی

چترت نہ کھڑک کینہ تب جیچ چراسکھ سوئے
چرتے وقت اندیشہ نکیا او سوقت تک خوش و خرم چرے
اب جو پھاند پڑا کیون تب روے کا ہوے
اب جو گلے مین پھندا پڑا پھر رونے سے کیا ہوتا ہے

سنکے اوتر آنس جب پوچھے
چواہیسنکرت کے آنسو پوچھے یعنی تسلی کی
پنکھن جو بدھ ہوسے اجیاری
پرندون کی اگر راسے روشن ہو
کت تیتر ہن جیبھ اگھیلا
کیون تیتر نے جنگل مین آواز نکالی
تا دن بیادھ جیبھ جیو لیوا
اوسدن صیاد جان کا لینے والا ہوا
بھئی بیادھ تشان سنگ کھادھ
صیاد کے ساتھ حرص سے خورش کی
ہمنہ لوبھ دین میلا چارا
ہماری ہی طمع پر اوسنے چارا ڈالا
ہم نچنت وہ آو چھپانان
ہم غافل تھے اور وہ پوشیدہ ہوکے آیا

کون نکپھ باندھا بدہ او سیکھے
اور کہا چڑیون کے ساتھ تو اوچھی عقل لگی ہے
پڑھا سو اکت دھرے منجاری
تو پڑھے توتے کو بلی کیونکر پکڑے
سکت ہنکار پھاند گین میلا
کہ زور سے بول کر پھندا اپنے گلے مین لیا
اُٹھے پانکھ بھانا نون پریوا
جسدن پر نکلنے لگے اور پرندہ نام ہوا
سو جھی بھگت نہ سوجھ بیادھو
پھر روزی سوجھتی ہے صیاد نہین سوجھتا
ہمنہ گرب وہ چاہے مارا
ہمارے ہی غرور پر اوسنے مارنا چاہا
کون بیادھ دوس آپانان
پھر صیاد کا کیا قصور الزام کے مستحق ہم ہین

سو اَو گنُ کت کیجیے جیو دیجے جہنہ کاج
سو طرح کے عیب ہین کیا کرین اوسی کے جان دینی پڑی
اب کہنا کچھہ ناہین مشٹ بھلی پچھراج
اب کچھ کہنے کی بات نہین خاموشی بہتر ہے پچھتانے سمے

چترسین چتورگڑھ راجا
چترسین چتورگڑھ کا راجا تھا
کے گڑھ کوٹ چتر سم ساجا
اوسکے کئی قلعے چارون طرف سے آراستہ کیئے

تِنہ کل رتن سین اجیارا
اوسکے نسب مین رتن سین چراغ پیدا ہوا
دھن جننی جنما اَس بارا
زہے اوسکی ما جسنے ایسا لڑکا جنا

پنڈت گن سامدرک دیکھا
پنڈت کا علم اور علم قیافہ پڑھا
دیکھہ روپ او لکھن بیکھا
ہر ایک کا چہرہ خوب دیکھا اور افعال سب کے دریافت کیا

رتن سین یہ کل اوترا
رتن سین اس قسم کا لڑکا پیدا ہوا
رتن جوت من ما تھین پرا
کہ جواہر کی سی روشنی اوسکی پیشانی سے ظاہر تھی

پدم پدارتھہ لکھے سو جوری
بے انتہا کی خوبیان آپین یکجا ہو گئی تھین
چاند سُرج جس ہوے اُجوری
چاند سورج کی سی روشنی اوس سے گھر مین تھی

جس مالت گن بھنور بیوگی
جیسے گل مالتی پر بھنورا فریفتہ ہوتا ہے
تس وہ لاگ چلی ہوے جوگی
اسی طرح وہ جوگی ہوکے پدماوت کی لاگ مین چلا گیا

سنگل دیپ جای وہ پاوا
آخر سنگل دیپ مین جاکے پائے گا
سدھہ ہوے چتور لے اوا
اور فقیر ہوکے چتورگڑھ مین لائے گا

بھوج بھوک جس مانین بکرم ساکا کینھ
راجہ بھوج نے جیسی خوشی مانین اور بکرمادت نے ساکھا کیا

پرکھ شور تن پار کھی سبھے لکھن لکھ دیکھ

آدمی جواہر پرکھتا ہے سب کچھن اور احوال آئندہ ظاہر ہوا

چتور گڈھ کا اک بنجارا

چتور گڈھ کے کچھ سوداگر

باہمن اک ہت نشت بچاری

ایک برہمن بھی جو بہت محتاج تھا

رن کا ہو کر لینھس کاڑھے

اونے بھی قرضدار ہو کر کسی سے قرض لیا

مارگ کٹھن بہت دکھ بھیے

راہ سخت تھی بہت ایذا اوٹھائی

دیکھ ہاٹ کچھ سوجھ نہ اورا

وہاں کی بازار دیکھکر کچھ اور نظر آیا

اوستھ او چ نیچ تہ کیرا

سبکے پاس مال بیش قیمت اور اسکے پاس تھوڑا

لاکھ کرور نہ بست بکائے

ہر شئے لاکھ روپیہ اور کڑور روپیہ کی بکتی

سنگلدیپ چلا بیپارا

سنگلدیپ کی طرف واسطے تجارت کے چلے

سو پن چلا چلت بیپاری

وہ بھی کچھ دنیے لیکے کو چلا

مگ نہ کٹین ہوے کچھ باڑھے

اس امید پر کہ شاید تجارت سے مجکو بھی کچھ نفع ہو

ناگھ سمندر دیپ اوتہ گئے

سمندر پار ہو کر سنگلدیپ پہنچے

سبھے بہت کچھ دیکھ نہ تھوڑا

ہر چیز بافراط تھی کسی چیز کی کمی نہ تھی

دھنی پا و نردھن نکھ ہیرا

مالدار پاوے مفلس منھ دیکھا کرے

سہن کیہ نہ کو داو نائے

ہزار روپیہ کا نام سنکے کوئی جواب بھی نہ دیتا

سبھین لینہ بیامن اور گھر کینہ بھور

سب نے سودا لیا اور اپنے گھر مراجعت کی

باہمن تہان لئے کا گانٹھ سانٹھ سٹھ تھوڑ

برہمن بچارہ کیا لے جسکی گانٹھ میں سانٹھ ہو اور روپے بھی تھوڑی

مجھے بھاڈھ کاہک ہون آوا
بہین کھڑا ہوا اچھرتا کہ مین کسواسطے آیا
لابھہ جان آیون یہ ہاٹان
لالچ مین آکے مین بھی اس بازارمین آیا
کامین مرن سکھاون سکھی
کام کے واسطے مرنا کام عقلمندون کا ہے
اپنی جلت نہ کیہ گیا مین
اپنے مقدور بھر نہ خوض اور فکر کی
کامین یو دُ جرم نہ بھونجی
کیا مینے بویا عمر بھر نہ بھونون کا
گھر کیسے پیٹھب مین چھونچھی
گھر مین کسطرح گھسونگا خالی ہاتھ
جیہ بیوہر یا کر بیوھارو
جس مہاجن سے مینے معاملہ کیا

بنج نہ ملا رہا پچھتاوا
سودا نہ ملا یہی ندامت ہے
مول گنواے چلیون تہ باٹان
اصل بھی برباد کرکے اِس بازار سے چلا
آیون مرے پیچ ہت لکھی
اور مین مرنے کیواسطے آیا میری قسمت مین یہی تھا
لابھہ نہ بکھیہ مول بجا ہا مین
نفع کو نہ دیکھا اصل کا بھی نقصان ہوا
کھوے چلیون گھر ہو نکی پونجی
گھر کی پونجی بھی کھوکے چلا
کون اوتر یاوب تنہ پوچھی
کون جواب یاونگا جو کوئی پوچھیگا
کالے و بیب جو چھپنلے یارو
کیا اوسکو دونگا جو دروازہ گھیریگا

ساتھ چلا سنگ پچھرا بھی بیچ سمند پہار
ساتھی چلے اور مین چھوٹا وہ سمندر کے پہاڑ مین پہنچے
آس نراسا ہون پھرون تون بیدھ و بیاد عار
اور مین قطع امید کرکے پھرتا ہون الٓہی تو میری مدد کر

توہی بیاد سو آلے آوا
اوسی وقت صیاد تو تا لیکے آیا

کنچن برن انوپ سہاوا
سونے کا سا رنگ خوشنما زیبا

بیچے لاگ ہات سے اوہین
بازار مین لا کے بیچنے لگا
سُوہ کہ پوچھہ پنکھہ منداین
توتے کو خوبصورت دیکھ کے برہمن پوچھنے لگا
بابھن آئے سُوا سون پوچھا
برہمن نے آکے توتے سے پوچھا
کہ پرتی جوگن تہ پانہان
کہ اے پیارے جو ہنر تجھہ مین ہون
ہم تم جات براہمن دوؤ
ہم اور تم دونون برہمن ہین ذات کے
پنڈت ہوہ تو سناوہ بید و
اگر پنڈت ہو تو بید سناؤ

مول رتن مانک جہ ہوہین
اور قیمت اوسکی مونگے اور جواہر کی ہوئی
چلن دیکھہ آچھے من ماہین
اور دن کو چلتا دیکھکر مرجھانے لگا
دنہ گنونت کہ نرگن پوچھا
آیا تو کچھہ ہنر رکھتا ہے یا ہنر سے خالی ہے
گن نہ چھپائیے ہردے ماہان
ہنر کو دل مین نہ چھپا رکھنا چاہیے
جات جات پوچھہ سب کوؤ
ذات والا ذات کو سب مین پوچھنے کا دستور ہے
بن پوچھہ پائے نہ بھیدو
بغیر پوچھے بھید نہین ملتا

ہون باہمن او پنڈت کہ گن آپن سوے
مین برہمن اور پنڈت ہون اپنا علم بیان کر
پڑھے کے آگے جو پڑھے دونا لابھہ تنہ ہوے
پڑھے ہوئے کے آگے جو کوئی پڑھے دونی قدر ہوتی ہے

تب گن موہ اہا ہوہ دیوا
توتے نے جواب دیا کہ میرا علم جب تھا مہالچ
اب گن کون جو بند چھپانان
اب میرا کون گن جو قید کرکے چھپان

جب پنکھن مہ ہتا پر یوا
جب پرندون مین مین بھی پرواز کرتا
گھال منجوسا بیچے آنان
اور پنجرے مین ڈال کے بیچنے کو لایا

شرح اور

اسمین کنظ

ابان دونو

ہے

آنوہ روسے جاتکے رونا ن

اوسکو رونا آتا ہے جسکو روٹی کی قدر نہین

اوجانہ تن ہوھیہ ناسو

حالانکہ جانتا ہی کہ ایکدن ہم بھی نابود ہوجائینگے

جوہوت اس پرس کہاوہو

اگر منظور ہوتا ہے پرایا گوشت کہانا

جو ربیا دھ پنکہنت دھریئے

جو صیاد پرندون کو ہمیشہ گرفتار کرے

تہون نہ تجہہ بہوک پیکہ سونان

لیکن تجہسے کلمات راحت کے نہ سنے

پو کنھہ مانس پرلے ماسو

اسپر بھی پیٹ بھرتا ہے پرائے گوشت سے

کت پنکہن کنہ دھرے بیادھو

پھر کیون پرندون کو گرفتار کرتا صیاد

سو بیچت من لوبہ نہ کرئے

وہ فروخت کرنیکی طمع نہ کرے گا

باہمن سُوا بسا ہاٹن مت بید گرنتھہ

برہمن نے توتا خرید کیا بید اور گرنتھہ کی کیفیت سنکر

ملا آسے کرساتھن بہا چیتور کے پنتھہ

اور اوسی وقت ہمراہیون سے آملا چیتور گڈہ کی راہ مین

تولہ چیتر سین سیو ساجا

اس اثنا مین چیتر سین مرگیا

آے بات تنہ آگے چلی

اوسکے سامنے یہ تقریب ہوئی

ہنہ گجموت بہرے ست سیپی

اونکے پاس گجموتی سیپو نمین بھرے ہین

باہمن ایک سوا لے آوا

اور ایک برہمن بھی ایک توتا لایا ہے

رتن سین چیتور بہا راجا

اور رتن سین بیٹا اوسکا چیتور کا راجا ہوا

راجا نج آد سنکہلی

کہ اسے راجہ سنگلدیپ کے سوداگر آئے

اور بست سب سنگلدیپ

اور سب طرحکا اسباب سنگلدیپ کا ہے

کنچن برن انوپ سہاوا

جسکا رنگ سونے کا ہے اور عادتین اوسکی لطیف

راتے سیام کنٹھ دوئی کانتھا
سرخ اور سیاہ دو طوق دونوں گلے کے ہین
او دوئی نین سہاون راتا
اور دو آنکھین بھی سرخ زیبائش کے ساتھ ہین
مستک ٹیکا کاندہ جینئو
ماتھے پر قشقہ اور گلے مین زنّار

راتے دھن لکھے سب پانتھا
بازو بھی سرخ ہین اونمین سب راہین لکھی ہین
راتے ہوٹرا مین رس باتا
جو بچ بھی سرخ ہرا اور آب حیات کی سی باتین
کب بیاس پنڈت سہدیو
بیاس ایسا کب اور سہدیو ایسا پنڈت

بول ارتھ سون بولے سنت سیس پے ڈولا
گفت وگو با معنی ایسی کرتا ہی کہ سننے والونکا سر ہلجاتا ہے
راج مندر منہ چاہیے اس وہ سوا مول
پادشاہوں کے گھر کے لایق ہے ایسا توتا بیش قیمت

بھئی رجائیس جن دوڑ آئے
حکم ہوا کہ آدمی دوڑاؤ
بپر آسیس بنت او دھارا
برہمن نے دعا دیکے عاجزی سے کہا
یے پیٹ بھیو لبوا اسی
یہ پیٹ شکم زبردست ہے
وار اسیج جہان جنہ نا نھین
عورت اور چارپائی جہان جسکو میسر نہین
اندہ رہے جو دیکھ نہ نینان
اندھا ہو کے گذارہ کر سکتا ہی ہر شخص اگرچہ کچھ بھی نہ دیکھے

بانبھن سوا بیگ لے آئے
برہمن سے کہین جلد توتا حاضر کرے
سوا جیو نہ کرون نرارا
میری تو یہ نیت تھی کہ جیتے جی توتا جدا نکرونگا
جین سب ناو اتیا سنیاسی
جنّے سبکو عاجز کر دیا بنا ہے یا سنیاسی ہے
بھئین پر رہے لائے کین باہین
زمین پر رہے بانہہ پر سر رکھ کے
گونگ رہے مکھ آوے نہ بینان
گونگا ہو کے رہ سکتا ہے اگرچہ کچھ منہ سے نہ بولے

۷۸

بھر رہے جو سرون غ ستان
بھرا ہو کے رہ سکتا ہے اگرچہ کانوں سے سنے
کے کے بھیر آپ یہ دکھی
کئی کئی پھیرے آپ یہ ملزم کرتا ہے

پے یہ پیٹ نہ رہے نرکنان
لیکن یہ پیٹ بھرا نہیں رہ سکتا ہے
بار نہ بار پھرین نتوکھی
دروازے دروازے پھراتا ہے یہ بے صبر

سو منہ لئے منکا دے لاوے بھوکھ پیاس
سو یہی پیٹ ہر طرف سوال کراتا ہے اور یہی بھوک پیاس لگاتا ہے
جو ہوے یہ بیری کنہ کا ہو کی آس
اگر یہی دشمن ہو تو پھر کسکو کسکی امید ہوتی ہے

سوین اسیس دینھ بڑ ساجو
توتے نے دعا دی کہ آپ کی بڑھتی دولت ہو
بھاگونت بدھ بدھ اوتارا
بہت صاحب نصیب اور عقلمند خدا نے تمکو پیدا کیا
کو کہ پاس آس کی گونان
کون کسی کے پاس امید لگا کے جاتا ہے
کوئی بن پوچھا بول جو بولا
جو کوئی بغیر سوال کے کسی سے بولے
پڑھ گن جان بید منت بھیو
بید کی جو ست ہے وہ پڑھا گنا جانتا ہے
گنین نہ کوئی آپ سراہا
کمال والے آپ اپنی تعریف نہیں کرتے

بڑ پرتاپ اکھنڈت راجو
اور بڑا اقبال اور راج بے زوال رہے
جہان بھاگ تہان وچ ہارا
جہان نصیب ہے وہان حسن آکے سلام کرتا ہے
جو نراس ڈڑھ آسن مونان
جو نا امید کی طرح خاموش بیٹھا رہے
ہوے سو بول ماٹی کے مولا
اوسکا کلام مٹی کے مول پر بکتا ہے
پوچھے بات کہے سہد یوؤ
اگر کوئی بات پوچھے سہدیو بیان کرے
جو سو بکاے کہا یے چاہا
خصوصاً جو فرخنت ہو وہ کیا کہے پر کچھ کہنا چاہیے

جو لہ گُن پرگٹ نہ ہوئی

جب تک ہنر ظاہر نہین ہوتے

تو لہ مرم بجانے کوئی

تب تک بھید کوئی نہین جانتا

چترِ بید ہون پنڈت ہیرامن موہ ناون

چارون بید مین پنڈت ہون اور ہیرامن میرا نام ہی

پدماوت سون سیرون سیو کرون تہ ٹھانون

پدماوت سے ملتا ہون اور خدمت کرتا ہون اوسی جگہہ

رتن سین ہیرامن چینھان

رتن سین نے ہیرامن کے اوصاف پہچان لیے

بپر اسیسا کینھہ پیانان

برہمن دعا دیکے رخصت ہوا

پرثون کاہ سُوا کی بھا کہا

کیا تعریف کرون توتے کی گفتگو کی

جو بولے سب مانک موتگا

جو بات کرتا ہے سب موتی مونگا ہے

جو بولے راجہ مکھہ جو وا

جو گفتگو کرے راجہ متوجہ ہوجاے

جنہ مار مکہ امرت میلا

گویا منہہ مین آب حیات رکھتا ہے

سیج چاند کی کتھا کہا

سیج چاند کا قصہ اکثر کہا کرتا تھا

ایک لاکھہ باہمن کہ دیہان

ایک لاکھہ روپیہ برہمن کو دیے

سُوا سوراج مندرمہ انان

توتا راجہ کے گھر داخل ہوا

وہن سونا نون ہیرامن راکھا

نہے وہ شخص جسنے اوسکا نام ہیرامن رکھا

نا ہنت مون باندھہ ہوے گونگا

نہین تو زبان بند کرکے گونگا ہوجاے

جانہ موتن ہار پرووا

گویا موتیون کے ہار پروتا ہے

گرہوے آپ کینھہ چیلا

وقت بیان کے آپ مرشد ہوتا ہو اور جہان مرید

پیم کی کہن لاے جیو گہا

محبت کی بات کہکر لوگون کے دل قبضہ مین

جیون جیون سنین دھنی سر راجا پر تک ہوئے اکاہ

راجہ جون جون اوسکی باتین سنتا سر دھنتا اور محبت بڑھتی

اس گنونت ناہ بھل سوٹا باڈر کرہے کاہ

ایسا قابل توتا کس کام کا کہ راجہ کو دیوانہ بنائیگا

دس دن پانچ تہان جو بھئے

دس پانچ دن جب گذرے

ناگ متی روپونتی رانی

ناگمتی خوبصورت رانی

کے سنگار کر درپن لینہان

نفیس پوشاک اور زیور پہن کر ہاتھ مین آئینہ لے

بہلہ سو او پیارے نا نہان

اور توتے سے کہا اچھے توتے خاوند کے چاہتے

ھنست سوا پہ آئی سوناری

ہنستی ہوئی توتے کے پاس آئی ہوشیار عورت

سوا بان دنہ کس ہے سو نان

کہا کہ توتے اوداس کیون بولتا ہے

کون روپ توری روپنی

اور تیری پدمنی کی کیسی صورت ہے

راجا کتھون اہیرے گئے

راجہ کسی طرف واسطے شکار کے گیا

سب رنواس پاٹ پردھانی

سارے محل کی رانیون کی افسر

درسن دیکھ گرب جو کینہان

اپنا منہ دیکھکر غرور جی مین کیا

مور روپ کے کو جگ مانہان

میرے حسن کا ساکوئی دنیا مین ہوگا

ویخہ کسوٹی او پنواری

سرمہ لگائے ہوئے پان کھائے ہوئے

سنگل دیپ تورکس لونان

تیرے سنگل دیپ مین کیسا حسن ہے

دہنہ ہون لون کہ وی پدمنی

آیا مین حسین ہون یا پدمنی

جو نہ کہس ست سوٹا راجہ کی آن

اگر راست نہ کہیگا تو اے توتے تو تجکو راجہ کی قسم

۸۱

سے ہے کوئی اینہ جگت منہ موری روپ سمان
اب کوئی ہے دنیا مین میرے حسن کا مقابل

سنور روپ پدماوت کیرا
پدماوت کا حسن یاد کرکے

جنہ سرور منہ ہنس آوا
اور کہا جس تالاب مین ہنس نہین

دئی کینہہ اس جگت انوپا
خدا نے زمانے مین ایسے خوبرو پیدا کیے

سے کے من گرب نچھاجا کاہو
دل مین غرور کرکے کسکو سزاوار ہوا

لون بلون تہان کو کہا
حسین اور غیر حسین کا کیا ذکر

کا پوچھو سنگل کی نارین
سنگل دیپ کی عورتون کا حال کیا پوچھتی ہو

سہپ سوگند سوانہ کے کایا
پھول ایسا خوشبودار انکا جسم ہے

ہنسا سوارانی نکھ ہیرا
ہنسا توتا کہتی رانی کا منہ دیکھکر

بگلے تنہ سر ہنس کہاوا
وہان بگلا ہنس کہلاتا ہے

ایک ایک تین آگر روپا
کہ ایک سے ایک بڑھکر حسن مین ہے

چاند گھٹا اور لاگا راہو
چاند گھٹ گیا اور گہن لگا

لونین سوئی کنت جیہہ چہا
حسین وہی جسکا شوہر چاہے

وہ نہ پہنچے نس اندھیاری
وہان کی اندھیری رات کو اور کہین کا دن نہ پہنچے

جہان ماتھہ کا برلون پایا
جہان پیشانی کا ذکر ہے وہان یاقوت کا کیا ذکر

گڑہین سون سوہنے سوندہین بہر سو روپے بہاگ
پیدائش انکی طلا سے ہے اور روپے سے ہے. نصیب

سنت سوکھی گئے رانین ہیے لون اس لاگ
سنتے ہی سبات کے سخت زردہ ہوئی رانی اور نمک ایسا دل مین لگا

جو یہ سوا مندر منہ سلہے
دایہ کہتی اپنے دل سے باتین کہتی ہے جو یہان تو تا رہیگا

کبھون ہوے راجا سون کہے
تو کبھی راجہ سے حال حسن پدماوت کا ظاہر کریگا

سن راجہ پن ہوی بیوگی
پھر راجہ سنکے عاشق ہو جاے گا

چھانڑے راج چلے ہوے جوگی
اور راج چھوڑکے جوگی ہوکے چلا جاے گا

بکھ راکھیے نہ ہوے انگورو
زہر رکھے سے تریاق نہو جاے گا

سبد نہ دے پرہ تمچورو
عشق کی آواز مرغ سحر نہ دیگا

دھاے دھامنی بیگ ہنکاری
دایہ کو نازکبدن یعنی رانی نے زور سے پکارا

وہ سونپا ہیے رہن نہ سبنھاری
توتا اوسکے سپرد کیا دل مین غصہ ضبط نہ کیا

دیکھ یہ سوٹلے ہے مند چالا
اور کہا کہ دیکھ یہ توتا بدروش ہے

بھیونہ تاکنہ جا کرپالا
اوسکا تو ہوا نہین جسنے اسکی پرورش کی

مکھ کہے آن پیٹ پے آن
اسکے منھ مین کچھ اور کلام ہے اور دل میں اور خیال

تن اوگن دس ہاٹ بکانان
اور بڑا عیب یہ کہ دس بازار مین فروخت ہوا

پنکھ نہ راکھے ہوے کوبھاکھی
ایسا جانور نہ رکھا چاہیے جو نکبت کا کلام کرے

لے تہان مار جہان نہ ساکھی
لے ایسی جگہ اسکو مار جہان کوئی گواہ نہو

جنہ دن کون ہون نت ڈرون رین چھپاؤن سور
جس روز کو مین ہمیشہ خوف کرون سورج کو رات مین چھپا دون

لے چہنہ دیکھ کنول کنہ موکنہ ہوے منجور
وہ چاہتا ہے کہ راجا کو گڑھ کے پاس لیجاے اور میرے حق مین طاؤس ہوا

دھاے سوا لے مارے گئی
دایہ توتے کو لیکے مارنے کو چلی

سمجھ گیان ہیے مت بھئی
لیکن از راہ عاقبت اندیشی کے دل مین عقل آئی

سوا سو راجہ کر براہین

کر توتا راجہ کا باعث دلبستگی ہے

یہ پنڈت کھنڈت بیر اگو

یہ پنڈت ہے لیکن انجام کو نہیں سوچتا

جو تیوان سے کاج بجانا

جسنے پس و پیش کام کا لحاظ نہ کیا

ناگ متی ناگن بدھ تاہے

ناگمتی ناگنی کی سی عقل رکھتی ہے

جو نہ کنت کے آیس مانہان

جو عورت کہ شوہر کے حکم مین نہ ہو

مگہ یہ کھوج ہوئے تس آئی

شاید تلاش توتے کی ہو جب راجا آئے

مار ہنجاے چھنے جہ سو این

پس پیسے کو کیونکر مار سکے جسکو مالک چاہتا ہے

دوس تاہ جنہ سوجہ نہ آگو

بڑے الزام کی بات ہے جسکو پیش بینی نہو

پرین دو کھہ پاچھین پچھتاتا

وہ دھوکا کھاتا ہے اور آخر کو نادم ہوتا ہے

سو امنجور ہوئے نہ کاہے

توتا کسی حق مین طاؤس نہین ہو سکتا

کون بھروس نار تہ مانہان

اوس عورت کی حمایت کا کون بھروسا

ترٹے روگ ہر لاتھے جائی

تو پھر گھوڑے کی بلا بندر کی سر جاے گی

دوی سو چھپائین پاچھہ ایک ہیا او پاپ

دو چیزین چھپانے سے نہین پوشیدہ ہوتین ایک دل کا حال دوسرا ایک گناہ

انت کرنہ ناس یہ سین ساکھی دے آپ

آخرکار خرابی لاتی ہین اور سارے عالم مین گواہی دیتی ہین

راکھا سوا دھائی مت ساجا

دایہ نے عقل کو قائم کرکے توتا چھپا رکھا

رانی اوتر مان سون دینہان

رانی نے ناز سے جواب دیا

بھیو کھوج نس آیو راجا

رات کو جب راجہ آیا تو تلاش توتے کی ہوئی

پنڈت سو امنجار ی لینہان

توتے پنڈت کو بلی لے گئی

مین پوچھی سنگل پدمنی

مین نے اوس سے سنگل دیپ کی پدمنی کا حال پوچھا

وہی جس دن تم بن اندھیار

وہ مثل دن کے ہے اور تم اندھیری رات

کا تو ترکھ رین کر راو

اور تمہارا راجہ کیا مال ہے رات کا راجہ

کا وہ پنکھ کوٹ منھ کوٹ

کیا وہ پرندہ جسکے منہ مین قسط تلخ بھری ہو

رُھر چوئے جو جو کر بہا کہی باتا

خون ٹپکتا ہے جو بات وہ کہتا ہے

او تر دینہہ تم کو نا گنی

جواب یا کہ تم کو وہ شمار مین بھی نہین لاتی

جہان بسنت کریل کو باری

جہان بہار ہو وہان کریل کا کیا دخل

اُلُو نہ جان دیوس کر بھاؤ

اُلّو دن کی قدر کیا جانے

اس بڈبول جیبھہ کہ چھوٹی

اوسکی وہی مثل کہ چھوٹا منہ بڑی بات

کھوجن بن بھوجن مکھہ راتا

کھائے بن کھائے منہ لال رہتا ہے

٨٥

ماتھے نہ میبارٹے سوتہ جو سوا ہے لون

سر پہ نہ بٹھا دے اگرچہ تو تا بہت خوب صورت ہو

کان ٹوٹ جہ ابھرنہ کالے کرے سو سون

کان ٹوٹین جس زیور سے ایسا سونا لیکے کیا کیجیے

[illegible]

راجہن سن بیوگ تس ماتان

راجہ نے یہ حال سنکر بہت غم کھایا

پنڈت دوکھ کھنڈت نردوکھا

قابل لائق الزام کے ہوتا ہے قابل کو کون الزام

پنڈت کیر جیبھہ مکھہ سودہی

پنڈت کی زبان شایستہ ہوتی ہے

جیسے ہیے بکرم پچھتانان

اور مانند بکرماجیت کے بہت نادم ہوا

پنڈت ہوتہ پرے نہ دھوکھا

قابل وہی جسکو دھوکھا نہ پڑے

پنڈت بات نہ کہے نہ بوڈھی

پنڈت بات بیعقلی کی نہین کہتا ہے

پنڈت سوت دئی پنچھ لاوا
پنڈت نیک راسے تا کر راہ پر لگاتا ہے

جو کوئی تنہ پنڈت نہ بھاوا
اور جو ہیرا ہے وہ پنڈتون کو پسند نہین آتا

پنڈت رانی بدن سرکھیا
پنڈت کو حق تعالی نے سرخروئی دئی ربدن سرکیا

جو ہتھیار رہے سپے دیکھیا
اور جو خونی ہوتا ہے اوسکو خون نظر آتا ہے

وہ ہیرا من پنڈت سووا
ایسا ہیرامن پنڈت توتا ہے

جو بولے مکھ انبرت چووا
کہ جو باتین کرتا ہے آب حیات منہ سے ٹپکتا ہے

گے پران گھٹ آنہ متی
راجہ نے کہا کہ متی ہیرامن توتے کی جدائی مین گھبرا گیا لا دو

کے جرہو وہ سوا سنگ ستی
یا جل کے اوسکے ساتھ تم بھی ستی ہو جاؤ

جن جانہ کے اوگن مندر ہوے سکھ راج
یہ تم نہ جانو کہ برا کام کرکے محل مین خوشی سے راج کروگی

آیس میٹ کنتھ کر کا کر بھا بھل کاج
خاوند کا حکم ہٹا کر کسکا کام درست ہوا

چاند جیس وہ دھن اجیر ائی
چاند ایسی عورت روشن تھی

پرم سہاگ نباہ نہ پار
محبت اور سہاگ کا نباہ نہین ہوتا

بھا پیو روس گھن اس گہے
شوہر جو آزردہ ہوا تو گہن ایسا لگا معلوم ہوا

بھاگ وہ ہاگ سیوا جب ہار
بلکہ خدمت نکرنے سے عداوت ہو جاتی ہے

اتنک دوس پرچ پیو روٹھا
اتنی سی خطا مین آپ ایسے آزردہ ہوے

جو پیو آپن کہے سو جھوٹھا
شوہر کو جو اپنا کہے وہ جھوٹھا ہے

ایسین گرب نہ بھولے کوئی
ایسے غرور سے کوئی آپ کو نہ بھلاوے

جنجھ ڈر بہت پیارے سوئی
جسکو خوف بہت ہو وہی خاوند کی چاہتی

رانی آئے دھائی کے پاسا
رانی آئی دایہ کے پاس
پر پریت کنچن مہ سیسا
محبت جو مثل طلائی خالص کے ہے اوسمین سیسہ پڑا
کہان سونار پاس جہ جاؤن
ایسا سنار کہان جسکے پاس جاؤن

سُوا بھوا کی سینبر آسا
جیسے توتا بامید توہے درخت سیمر کے
پھر نہ ملے سیام پیے دیسا
پھر خاوند ایسا جدا ہوجایگا کہ نظر بھی نہ آیگا
دئی سہاگ کرے اک ٹھاؤن
کہ سہاگہ دیکھے سونے کی صفائی کرکے ملادے

مین میہ پریت بھروسے گرب کینہہ جی ماہنہ
مین نے بامید محبت خاوند کے غرور کیا اپنے جی مین
تنہ رس ہون پہ سیلے نکر روس کا ناہنہ
اسی غصہ مین جدا ہوتی ہون اور شوہر بھی دکھا جاتا ہے

اوتر دہائی تب دیہہ رسائی
جواب دیا دایہ نے اوسوقت غصہ کھا کر
مین جو کہا رس کرہ نہ بالا
مین نے جو کہا غصہ نکرو اے لڑکی
تون رس بھری نہ دیکھس آگو
تم تو غصے مین بھری تھین کچھ آخر کا سوچ نہ کیا
برس بھروہ رسنہ پے ہوئی
رنج و غم کا باعث غصہ ہوتا ہے
جنہہ رس تنہ رس جوگ نجائی
جہان غصہ ہے وہان محبت کا کیا حساب

رس اپہہ بدھ اوڑ کھائی
تمہارے غصے نے اور کی عقل کو زائل کیا
گو نہ گیا اپنہ رس کا گھالا
کہ اس غصے نے بہت خراب کیے ہین
رس منہ کا کنہ بھیو سہاگو
غصہ مین خاوند کے بھلا کیسکا سہاگ ہوا
رس مارے تنہ مار نہ کوئی
غصہ ہی باعث ہلاک ہوتا ہے اور کوئی نہین
بن رس ہر دہوے پیرائے
بغیر رس کے ہلدی مین زردی پیدا ہوئی

جنہ کے رس مرئے رس نت تجیے

جنکے غصہ مین محبت کا شمول ہوا وہ جی گیا

کنت سہاگ کی پائی سادھا

شوہر کے سہاگ کا مزہ پایا

سو رس تج رس کوہ نہ بھیجے

سوا وہ رس کو چھوڑ کے رس یعنی غصہ کیون کرے

پاوے سوئی جو وہ چت باندھا

مزہ وہی پاتا ہے جو شوہر کا خیال رکھتا ہے

رہی جو پی کی آئیں اونرتے ہوئے ہین

جو عورت خاوند کے حکم مین رہے عاجزی کے ساتھ

سو دھن چانداس نرمل جنم ہوئے ملین

وہ عورت چاند ایسی صاف ہے اور عمر بھر رنج نہ دیکھے

جو اہار سمجھی من رانین

جب انی نے دل مین عاقبت اندیشی کی

مان متی ہون گرب تنہ کینہان

ناز پروردہ ہون اسلیے غرور کیا تھا

سیوا کرے جو برہو مانسا

جو شخص بارہون مہینے خدمت کرے

جو تمہہ دئی نائے کے کیوان

تمہارا وہ حال ہے کہ جو تمہارے آگے سر جھکائے

کا رانی کا چیری کوئی

کیا رانی ہوا اور کیا لونڈی ہو کوئی ہو

ملتہہ منہ جین ابہہ نزاری

سے یہ اور کو یا شرا ہو

سوا دنیہ راجہ پے آئین

تو تا وہ اپنے لا کے راجہ کے حوالے کیا

کنت تمہارا مرم ہون لینہان

اور اے شوہر تمہارا امتحان کیا تھا

اتینک اوگن کرہ بنا سا

اتنی سی خطا مین اوسکو برباد کردو

چھاڈہ نہ بن مارے جیوان

اوسکو بغیر مارے زندہ نہ چھوڑو

جا کنہ میا کرہ بھل سوئی

جسکے ساتھ تم محبت کردو وہی اچھا ہے

تمہہ سون اہوا وہیں پیاری

بس سلام لو ہمارا اے پیارے

مین جانا تمہ موسے مانہہ ان
مینی جانا تھا کہ تم مجھی مین ہو یعنی میری ہی محبت ہے

دیکھون تاک تو ہو سبا نہات
لیکن غور سے دیکھا تو سب مین یعنی ہرجائی ہو

تمہ سون کوئی نہ جیتیا ہارا برج بھوج
تسے کوئی بازی نہین لے گیا برہ چ اور بھوج ہار گئے
پہلے آپنہ کھوے کے کرے تمہارا کھوج
پہلے جو کوئی اپنی آپ کو گم کر دے تب تمہارا سراغ لگاے

راجنہ کہا ست کہنہ سووا
راجا نے کہا سچ کہہ اے شو سے لے
ہوے سکھہ رات ست کی باتا
سرخروئی سچ بات کہنے سے حاصل ہوتی ہے
باندھی ستستا ہی ست کیری
دنیا وابستہ ہے راست گوئی کی
ست جہان تہاہس سدھ پاوا
جہان راستی ہے وہان ہزار طرح کی عزت ہے
ست کہہ ستی سنواری سرا
راستی کے سبب سے ہستی تجہان سنوارتی ہے
دوؤ جگ ترا ست جین راکھا
دو نو جہان کے دریا کو تیر گیا جسنے راستی قائم رکھی
سو ست چھار جیہ دھرم ناسا
جسنے راستی چھوڑ کے ایمان برباد کیا

بن ست کس جس سینبر جھوا
بغیر سچ کے بات ایسی بیکار ہے جیسے سینبر کا بھوا
جہان ست تہان دھرم سنگا
جہان سچ ہے وہان ایمان ہمراہ ہے
لچھمین آہ ست کی چیری
دولت کنیز ہے راستی کی
او ستوادی پرکھ کہاوا
راست گو ہی بزرگ کہلاتا ہے
آگ لاے چہوندس ست جرا
پھر چارون طرف آگ لگا کے ست جلاتی ہے
او لے پار دیہہ ست بھاکھا
اوسکو پار لگا دیتی ہے راستی جسکا کلام راست ہوتا ہے
گا مت کین ہیین ست ناسا
گیا گذرا وہ شخص جسکی راستی مین فتور آیا

تمہ سیان اونپڈت اسٹ بیخ بھاکہ کاؤ

تم ہوشیار اور پنڈت ہو بغیر سچ کے کبھی گفتگو نکرو

سٹ کہہ سو موسون وتہ کا کرا بناؤ

سو مجھ سے سچ کہدو آیا کیا انصاف کیا

سٹ کہت راجہ جیو جاوؤ

طوطا جواب دیتا ہی کہ سچ کہنے سی راجہ جان جاتی ہی

ہون سٹ لے نراینہ سیتی

طوطے نے جواب دیا مین سچ لیکا اس سبب نکلا ہون

پدماوت راجہ کے باری

پدماوت راجہ کی لڑکی

سس مکھ انگ ملیگر اہین

چاند کا سا منہ صندل کا سا بدن اوس ای کا

ہنہ جو پدمنی سنگل مانہ آن

جتنی پدمنیان سنگلدیپ مین ہین

ہیرامن ہون تہک پرلوا

مین ہیرامن اوسیکا جانور ہون

اوپاؤن مانس کی بہاکھا

اور اوسکی فیض صحبت سے آدمی کی بولی پائی

پی مکھ است نہ بہاکھون کاؤ

پر مین اپنے منہ سی سوا سچ کے کچھ نہ کہونگا

سنگل دیپ راج گھر بیتے

کہ سنگلدیپ کے راج گھر مین رہتا تھا

پدم سو گندھ سس دیپ سنواری

جسکی پدم کی سی خوشبو ہی اور چاند سا خندہ اوسکو بنایا

کنک سو گندھ دواوس بانین

طلائی خوشبودار اور بارہ بان سے

سو گندھ صرف سو وہ کی چھانہان

صاحب خوشبو اور خوش جمال وسیکا سب سیا ہی

کانٹا پھوٹ کرت وہ سیوا

کنٹھ اوسکی خدمت کرنیکے ایام مین پھوٹا

تانہت سکہ موٹھی بھر پانکھا

نہین تو وہی ایک مشت پر کا ہون جانو

جو لہ جیون رات ہن سنو مردون وہ نام

جب تک میری زندگی ہے اوسکا نام یاد کرکے مرونگا

٩٠

مکھ راتا تن ہریا دھون جگت بے جا نوں

منہ سرخ اور بدن سبز دونوں جہان ہیں لے جائیگا

ہیرامن جو کنول بکھانان

ہیرامن سنے جو پدماوت کی تعریف آغاز کی

سن راجا ہوے بھنور لوبھانان

راجا سنکے بھونرے کی طرح فریفتہ ہوا

آگے آو پنکھ او جیارے

اور طوطے سے کہا آگے آو اے پرند حسین

کہ سو دیپ سنگل کے بارے

بیان کرو سنگلدیپ کے چراغ کا حال

رہا جو کنک سو باسک ٹھانون

تو جو ہمراہ طلا سے خوشبودار ایک جگہ رہا ہے

کس نہوے ہیرامن ناؤن

پھر کیوں نہو ہیرامن تیرا نام

کو راجا کس دیپ اتنکو

کیسا راجا اور کیسا ملک اوسکا ہے

جنہ رے سنت من بھیو پتنکو

جسکے سننے سے دل پروانہ ہوگیا

سن سو سمند چکہ بھی کل کلا

اوس سمند حسن کا حال سنکے آنکھیں کلکلا ہوین

کنول چہنہ بھنور ہوے ملا

چاہتا ہون کہ اوس کنول کے پاس بھونرا ہو جاؤں

کہ سو گندھ دھن کس نرملی

اب کہ قسم سے کہ پدماوت کیسا حسن رکھتی ہے

و نہ ال سنگ کہ ابہین کلی

آیا بھونرے ہمراہ اوسکے ہین یا غنچہ نا شگفتہ ہے

اوکہ تہان جہ پدمن لونین

اور یہ بھی کہ پدمنیان حسین

گھر گھر سبہہ کہ ہو نہ جہان نمین

گھر گھر سبکے یہان ہوتی ہین یا کہین کہین

سبھے بکھان تہان جس کہت سو موسون او

سب ہان کا حال بیان کر اور سب تفصیل سے مجھسے کہہ

چہون دیپ وہ دیکھا سنت اٹھا تس چاو

چہون وہ ملک دیکھا چاہتا ہون سننے سے ایسی آرزو ہوئی ہے

کا راجا ہون برنون تا سو	سنگلدیپ آہ کیلا سو
کیا راجہ کا حال بیان کرونین تجہسے	سنگلدیپ گویا ایک بہشت ہے
جو گا ٹھان بھلا نا سوئی	گئے جگ بیت نہ بہور کوئی
جو کوئی وہان گیا وہی راہ بہول گیا	قرن گذر گئے کوئی پہر کے نہ آیا
گھر گھر پدمنی چھپتیسو جاتی	سدا بسنت دیوس او راتی
گھر گھر پدمنی چھپتیسو ذات مین ہین	ہمیشہ وہان بسنت دن رہتا ہے
جنہ جنہ برن پہول پہلواری	تہنہ تہنہ برن سوگند سوناری
جہان جہان طرح طرح کے پہول اور باغ ہین	وہان وہان طرح طرح کی عورتین نفیس مزاج ہین
گندہرب سین تہان کر راجا	اچہرنہ ماجہہ اندراسن ساجا
گندہرب سین وہان کا راجا ہے	پریون مین اندراسن سنوارا ہے
سو پدماوت تاکر باری	اوسب دیپ ماہنہ اجیاری
سو پدماوت اوسکی لڑکی ہے	اوسکے سبب سے سارے ملک مین روشنی ہے
چہپن کہنڈ کی بری او ناہین	گر بہنہ راجا بولے ناہین
ہمارے اون طرف کی راجا بامید خواستگاری ہے	غرور کی راہ سے راجا جی گندہرب سین بات نہین کرتا

اودت سور جیس دیکھی چاند چہپی جہہ دھوپ

سورج کو طلوع ہوتی ہوئے دیکھکر جیسے چاند دہوپ مین پوشیدہ ہو جاتا ہے

ایسے سبے جاہنہ چہپ پدماوت کی روپ

اسیطرح سب چہپ جاتے ہین پدماوت کا حسن دیکھکر

سن رب ناون رتن بہارا تا	پنڈت پہیر ہی کہہ بارتا
آفتاب کا نام سنکے رتن سین بہت خوش ہوا	اور کہا کہ ای پنڈت یعنی ہیرامن یہی بات پھر کہہ

تین سو رنگ مورت وہ کہی
تو نے جو خوبی اور حسن پدماوت بیان کیا

چیت منہ لاگ چیت موہی ہی
وہ سنکے دل بلاشتیاق منہ میں چلا آیا اور حیران ہوگیا

جن موہی سورج اہی من بسی
گویا سورج ہوکے دل میں بس گئے

سب کسٹ ہو منین پر کسی
سارے جسم میں سما گئے اور دل پر نقش ہوگئے

اب ہون سورج چاند وہ چھایا
اب میں سورج ہوں اور وہ چاند ہے

جل بن مین رکت بن کایا
مچھلی کو بغیر پانی کے اور خون کے بغیر جسم کو کسا قرار

کرن کران بیا پیم انگورو
کرن کا حساب ہے آغاز محبت کا

جو سس چڑ ہون ہوی سورو
جو وہ چاند ہی آسمان پر تو میں سورج ہوکے تیرے ساتھ

سہس کران روپ من بھولا
ہزار حصہ حسن کا حال سنکے دل فراموش ہوگیا

جہان جہان وثسٹ کنول جن بھولا
جہان نظرا دسکے تصور میں وہ جاتا ہو کنول سا بھولتی

تہان بھنور جیو کنولا کندھی
جہان کنول کی خوشبو ہی وہان بھونرا ہے

بیچے سس راہ کیرن بندھی
جہان چاند ہی وہان کرن بھی شل قرضخواہ ہمراہ ہے

تینون لوگ چودہو کھنڈسیی پرے مو سوجھ
تینوں عالم اور چودہ طبق زمین و آسمان میں وہی مجکو نظر آتی ہے

پیم چھانڈ کچھ اور لونان جو دیکھا من بوجھ
سوائے محبت کی اور کوئی شے نیک نہیں دلمیں جو سمجھ کے خیال کیا

پیم سنت من بھول نہ راجا
محبت کا حال سنکے اپنی دل میں بھولا ہی راجا

کٹھن پیم سر دسے نہ چھاجا
محبت کی راہ بہت سخت ہے بغیر سر دیے کچھ نہیں بنتا

پیم پھاندجو پرا نہ چھوٹا
محبت کا پھندا جسکے پڑا وہ اوس سے نہ چھوٹا

جیو دینہہ وہ پھاند نہ ٹوٹا
جان دینے پر بھی وہ پھندا نہیں ٹوٹتا

گرگٹ چھند دھرے دکھہ تیتا
گرگٹ نے جو عشقبازی کے پھندے استنے اوٹھاتے

جان تجھار جو سے بن باسی
اور یہی جان لو کہ طاؤس نے جو جنگل میں رہنا اختیار کیا

پانکھن پھیر پھیر ا سو چاندو
یہ طاؤس کے پر دن میں جو چھتے یعنی نقش و نگار ہیں

مویون مویون جنس چلائے
یہی سبب ہے کہ طاؤس مُوا مُوا کر کے چلاتا ہے

پانڈک سوا کنٹھہ ہ چینھان
فاختہ اور طوطے کے طوق کی یہ علامت ہے

کھن کھن رات پیت کھن سیتا
تب تھہ بلکہ سرخ اور زرد اور سفید ہوتا ہے

ٹرنور نو چھاندر پرے نکوہی
ٹدوین [illegible] پھنسکر پڑے فی الفور

اُڈ نہ سکے ار جھی بھی باندھ
اس سے کنایہ ہے کہ [illegible] باندھ

وہی روس ناگ دھر کھائے
اور اسی غصے سے سانپ دھر دھر کے کھاتا ہے

جنجھہ گین سر اچپاہ جیو دنیان
کہ جسکے گلے میں پڑا اور [illegible]

تیتر کیون جو پھاندہی تنتھہ پکارے کے وتھہ
تیتر کے گلے میں جو پھندا ہے ہمیشہ یہی پکارتا ہے کہ تم میں [illegible]

سکت منکار پھاندگین میلے کت مارین موطھہ
باواز بلند پکارتا ہے کہ میرے گلے میں طوق اسواسطے ہے کہ کوئی مارے تو میری نجات

بچھن سنو اوبھی کی ہوا سا
[illegible] کی گفتگو سنکے اوسنے سانس لی

پنتھہ پیم ہے کٹھن دو ہیلا
یعنی یہی منزل محبت کی ہے سخت بھاری

[illegible] بسیتر سو پیم مدرا کھا
[illegible] کے اندر [illegible] بہت ہیں

ایسا بول نہ بول نراسا
اور کہا کہ ایسی گفتگو ناامیدی کی نکر

دووجگ ترا ہیم جہ کھیلا
دو جہان میں اوسکا بیڑا پار ہوا جسنے محبت کی بازی کھیلی

کہین مرن جیے سو جا کھا
جو سختی مرگ گوارا کرے وہی [illegible]

جین نہ سیس پیم نپھ لاوا
جسنے راہ محبت مین سر نہ دیا
اب مین سیس پیم پاین سر میلا
اب مینے محبت کے پاؤن پر سر رکھا ہے
پیم بار سو کھے جو دیکھا
جسنے دروازہ محبت کا دیکھا وہ سوکھا
تب لگ دکھ ہے سیس نہ بھینٹیا
حکایت عاشق پراو بیوقت تک ہی جبتک وصل معشوق نہین

سو پرتھین کا سے کو آوا
وہ زمین سے پردے پہ ناحق آیا
پائی نہ ٹھیل را کھ کر چیلا
سو تو ٹھوکر نہ مار اور چیلا کر کے رکھ
جین نہ دیکھ کا جان بسیکھا
جسنے نہ دیکھا وہ اوسکی قدر کیا جانے
جو سو بھینٹ جرم دکھ میٹا
اور جہان وصل ہوا پھر عمر بھر کا دکھ مٹا

حسن الوپ پین برنین ملک سکھ برن سنگار
حسن حسن سے تو نے بیان کیا سراپا زیب و زینت کا حال
ہی مہ آس ملن کی جو مروے کرتار
مجکو امید وصل کی ہے اگر خدا ملاوے

کا سنگار وہ برنون راجا
طوطا کہتا ہے اوسکے سنگار کا کیا بیان کرون
پرتھم سیس کستوری کیسا
پہلے سر پر موی مشکین کا حال سنو
بینو کیس وہ مالت راتین
بال اوسکے مشابہ [illegible] سے اندر و سیتی
بینن چھوڑ رہے [illegible] بادیا نہ
چوٹی کھول کے جو بال آچھا رہے

دھک سنگار روپی پیچھا جا
اوسکا سنگار اوسکے سزاوار ہے
بل باسک کو اور نزلیا
کہ پیچ و خم اوسکا سانپ اور زلف کا سا ہے
بھیر لہر سینہ ار گھانین
سانپ زہر دار لہرایا ار گجہ پا کر
سرگ پتار ہوے اندھیارا
آسمان سے تحت الثری تک اندھیرا ہے

کونول کنول کیس نگ کاری

مرم گرہ دار زلفون سے مار سیاہ

بیدھی جان ملیگر پاسان

گویا صندل کی خوشبو مین آلودہ ہین

گھونگھر وال الکین بجھہ بھرین

گھونگھر والی زلفین زہر کی بھری ہوئی

لہرنہ بھر بھونگ پیارے

لہرون سے بھرے بچھن نکالے

سیس چڑھے ڈولنجھہ پاسان

سر پر چڑھے کے چار و نظرت باتی ہین

سکرین سیم چھنہ گیین برین

زنجیرین محبت کی چاہتی ہین سے گلے پڑنا

اس پھند وار کیس وہ راجا پر آسیس کین پھاند

ایسی خمدار اوسکی زلفین ہین ای راجا جسکے سر گردن مین پھندا پڑا

اشتو کلی ناک سب ورچھے تہی کینھہ کی باندہ

آٹھون گروہ سانپ کے جو ادلجھے تو وہ او نہین زلفون کے غلام ہین

برنون مانگ سیس اپرنہین

تعریف کرتا ہون مانگ کی جو سر پر ہے

بن سیندر اس جانہ دیا

بغیر سیندور کے ایسی ہین گویا چراغ

کنچن ریکھہ کسوٹی پر کسی

گویا خط طلا کسوٹی پر کھینچا

سورج کرن جیون گگن بسیکھی

سورج کی کرن گویا آسمان پر نمودار رہی

کھانڈین ڈھار دھر جنہ بھرا

تلوار کی ڈاڑھ پر گویا لہو بھرا ہے

سیندر راہنہ چڑھاتنہ نانہین

سیندور ابھی اوسکو نہین چڑھا

اجیبہ بسنتھہ رین مہ کیا

روشن راہ مین اندھیری رات مین کیا

جین کھن منہ دامن پرکسی

ابر تاریک مین گویا بجلی سے چمکے

جمنا ماجھہ سرستی دیکھی

جمنا کے اندر گویا سرستی ندی ظاہر ہے

کرودت سے نبین پر دھرا

آلودہ

رتنہ پر نور دھرے جو موتی
اوسپر جو موتی پر دے
کروٹ پتا لینہ ہوی جو رتہ
باپ نے چمکنے سے کروٹ لی تو معلوم ہوا

جمنا مانجھہ گنگ کی سوتی
تو یہ معلوم ہوا کہ جمنا کے اندر گنگا کا سوتا ہے
مگ سور دھرکے دی سیندرو
شاید خون بجائی سیندور کے ملا ہے

کنک دو ادس بان ہوی چھپی سہاگ وہ مانگ
سونا بارہ بانی ہوا زینت چاہتی ہے وہ مانگ
سیو اگر نہ نکھت اوتر تیں چڑھے گنگن گگن تک
بڑے چھوٹے ستارے خدمت کرتی ہیں چڑھی آسمان پر گنگا

کہوں للاٹ دو وج کی جوتی
اوسکی پیشانی کو اگر مثل روشنی ہلال کے کہوں
سہس کرن جو سورج و باتی
ہزار حصہ اگر سورج روشن ہو
کا سر پرتنہ دیوں میں کو
کیا برابری کرے پیشانی سے چاند
او چاند ہے میں راہو گراسا
اگر چاند کو قیاس کرو تو وہ قید خسوف سے خالی نہیں
تہنہ للاٹ پر تلک جو بیٹھا
اوس پیشانی پر قشقہ جو بیٹھا
کنک پاٹ جن بیٹھو راجا
سونے کے تخت پر گویا راجہ بیٹھا

دو وجہ جوت کہاں جگاوتی
تو غلط ہے ہلال میں اتنی روشنی کہاں
دیکھ للاٹ سوں چھپ جاتی
اوسکی پیشانی دیکھ کر وہ بھی چھپ جاتی ہے
چاند کلنکی وہ نکلنکو
چاند میں عیب سیاہی کا ہے اسمیں عیب نہیں
وہ بن راہو سدا پرکاسا
اور وہ بدون خسوف کے ہمیشہ طالع ہوتا ہے
دو وج پاس جانو دھو دھیا
تو ہلال کے پاس گویا قطب نظر آیا
سبھے سنگار اترے ساجا
اس سر سے اس سر تک آراستہ

٩٧

وہ اکین بھت رہے نہ کوو
اوسکے آگے کوئی ٹھہر نہین سکتا

ونہ کا کتہ اس جو اسنجود
دیکھیے کسکے ساتھ سنجوگ اسکا ہوتا ہے

کھرگ دھنکھہ اوچکر بان جگ مارن تہ تانون
تلوار اور کمان اور تیر خلقت اوسکے نام مرہا ری سے

سن تین پرام جہ کے راجا ہوگئے بھی اک ٹھون
سنتے ہی بیہوش ہوکے گرا راجہ مجھے ہوی ایک جگہ

بھوہین سیام دھنک جن تانا
بھوین ایسی گویا کمانین سیاہ کھنچی ہین
سیام دھنک اونہ بھوہین چڑھا
سیام کمان او بھین بھوونکی بیکر چڑھا
اوہی دھنک کرشن پنہ اہا
وہی کمان کرشن کے پاس تھے
اوہی دھنک راون سنگھارا
اسی کمان سے راون مارا گیا
اوہی دھنک بید ھاہت اڑہ
اسی کمان سے ہنتہ جوکے راہ دکیت
اوہی دھنک مین تا پہ چلیان
اسی کمان کو مین نہ آسکے پاس بیچانا
اوہی دھن سے سر کوئی نہ جیتا
نا ہوئی ... اسکے کوئی نہین جیتا

جاسون ہیر ماری جہ بانان
جسکے طرف دیکھا ہر کا بان مارا
کین ہتیار کال اس کڑھا
ہتیار کرکے موت سا نکل گیا
اوہی دھنک راگھو کر کھا
وہی کمان راگھو نے اپنے ہاتھ مین تھامی
اوہی دھنک کنسا سر ہارا
اوسی کمان سے کنس نے سر ہارا
مارا اوہی سہسرا باہو
اسی کمان کے مارا پرسرام نے ہزار بازو والے کو
دھانک آپ بید ھجگ کنھیان
آپ کمان دار ہوکے جہان کو نشانہ کیا
اچھرین چھین چھین گوبیتیا
پریان چھپ گئین اور گوپیتا چھپ گئی

۹۸

بھوں ہنہ دھنک دھن دھانک د سر سر نگ رائے
بھوین کمان اور عورت کمان زاردو ہمرا مقابل نہین
گنگن دھنک جوا گوی لاجنہ سو چھپ جائے
آسمان پر جو قوس قزح نکلتی ہے تو شرم سے چھپ جاتی ہے

نین بانک سر بوج نہ کوؤ
آنکھین جو بانکی ہین برابر اونکے کوئی نہین
راتی کنول کرنہ ال بھوان
سرخ کنول ایسی دیکھکر بھونرے سمندر اڑاتے ہین
اٹھنہ ترنگ لین نہ باگا
جس پر اٹھتی ہین تو ایسی جاتی ہین جیسا گھوڑا بیلگام کا
پون جھکو رین دیہنہ باورا
ہوا کو وہ اس قدر جنبش دیتے ہین
جگ ڈولین ڈولت نینا ہالن
اونکے ہلتے ہی جہان ہل جاوے
جوہ پھیرے گنگن کہ بوڑا
اگر وہ گردش کرے تو آسمان کو ڈبودے
سمندر ہنڈول کرنہ جن جھولے
سمندر کو ہنڈولا بنا دین اگر جھولین

مان سمند اس الہتہ دوؤ
گویا سمندر ایسی ابلی ہوئی ہین دونو
گھومنہ مانت جینہ اپ سوں
مستانہ گردش کرتے ہین چارو طرف
چاہنہ او لتھہ گنگن کنہ لاگا
اگر وہ جوش ماریں تو آسمان سے لگ جائین
سرک لاے بھتی لاے ہبورا
کہ آسمان پلٹ کر زمین پر دے مارتی ہین
اولٹ اوا چاہے پل مانہاں
اگر چاہین تو پہاڑ کو ایک پل مین اٹھا دین
اس دے بھنور چکر کی جوڑا
ایسی وہ بھنور چکر کی جوڑا مین
کھنچن لہر ہنہ مرک بن بھولے
کھینچا اون کو دیکھکے وہ جا ادہرن بھولجا

سبھر سمند اس نین دوی مانگ بھرے ترنگ
لبالب سمندر ایسی ہین وہ دو موتی سے بھری ہوی گھوڑے

آوت تیر بھیرا اونہ کال بھنور تہ سنگ
نزدیک آتی ہوئی پھراتی ہے موت بھوں رہے اونکے ساتھ

برمھن کا برنون ام بنی
پلکونکا کیا بیان کرون اسطرح کی بنی ہین

جنگ رام راون کی سینیان
رام اور راون کی دو فوجین کھڑی ہین

وار نہ پار ریناد رساندھے
اس طرف سے اس طرف تک سامنے مستعد

ادنہ بانہ اس کو کو نہ مارا
ان تیرونکا کشتہ کون کون نہین ہے

گنگن نکھت جس جانہ نہ گنی
آسمان کے ستارے کہ بیشمار ہین

دھرتی بان بیدہ کے راکھی
زمین جو قائم ہو دو اونکی تیرونسے برہی ہے

رون رون مانس بر ٹھاڑھے
یہ سب بال جو آدمیونکے ہین تیر کھڑے ہین

ساندھی بان جان دو دالی
کہ گویا دو فوجین تیر سامنے کیے کھڑے ہین

بیچ سمند ربھئے دو دی نینان
اور درمیان مین دونو آنکھین شکل سمندر کے

جا سون ہیر لاک بکہ باندھے
جسکی طرف نگاہ کی تیر زہر کا بھرا ہوا مارا

بیدھ رہا سگری سنسارا
سارا عالم انھین کا سوراخ کیا ہوا ہے

وے سب بانہ وہی کے ہنی
وہ سب اونکے تیرونکے مارے ہوے ہین

ساکھا ٹھاڑہ دی سب ساکھی
شاخین کھڑی ہوئی گواہی دیتی ہین

سوتہنہ سوت بیدہ اس کاڑھی
یہ سب اونکی تیر ہین کہ تمام بدن مین سوراخ ہین

برن بان جس اونیہ بیدھے رن بن ڈھنکہ
برنیوں کے تیر ایسے نکیلے ہین کہ جنگ گاہ اور ڈہاک کا جنگل انہیں کا بیدھا ہے

سوجھنہ تن سب روتوان پنکھنہ تن سب پنکھنہ
ہر ایک کے تمین جتنے بال ہین وے سب تیر ہین آدمی کے لیکے چرندہ پرندہ تک

۱۰۰

ناسک کھرگ دیون کنہ جوگو
ناک کو تلوار سو کس طرح مثال دیون

کھرگ کہین وہ بدن سنجوگو
تلوار باریک ہوا اور وہ بدن قرمناسب ہے

ناسک دیکھ بجا یون سووا
اوسکی ناک دیکھ کے توتا شرمندہ ہوتا ہے

سوک آئے بیسر ہوئے دوا
اور لنگن ناک مین لیا ہو گویا زہرہ نے ملاج کیا

سوا سو بیسر ہیرامن لاجا
توتا زردہی اور ہیرامن یعنی مین شرمندہ

اور بھاو کا برنون راجا
اور اخراذ کی کہان تک تعریف کردن ایراجا

سوا سو ناک کٹھور نیواری
توتے کی ناک سخت ہے اور کج

وہ کونول تل بیپ سنواری
اور وہ نرم مانند گل کنجد کے آراستہ ہے

بیپ سو گندھ کر نہ سب آسا
جتنے پھول خوشبودار ہین سب امید لگائے ہین

تک ہر کاے لئے ہم پاسا
کہ شاید ہمکو اپنے پاس آنیکی اجازت دے

اودھر دسن پر ناسک سوبھا
لب اور دانت پر ناک کی بھین ایسے

واریون دیکھ سوامن لوبھا
کہ گویا انار کو دیکھکر توتے کا دل للچایا

کھنجن دہنہ دس کیل کراہین
کھنجنے یعنی دونون آنکھین دونون طرف خوشی کرتی ہین

دہنہ دہ رس کو پاوکو ناہین
کہ دیکھیے وہ رس کون پاتا ہے کون نہین

دیکھ امین رس ادہرن بھیو ناسکا کیر
دیکھکر آب حیات کے سے لب ناک توتا ہو گئی

یون پاس پہنچاوے آسرم چھانڈ نہ تیر
اور اس امید پر ہر وقت کھڑی ہے کہ ہوا انکے خوشبو اس تک پہنچا دے

اودھر سرنگ امین رس بھرے
لب سرخ آب حیات کے بھرے ایسے

تنب سرنگ لاج بن پرے
کہ کندرو سرخ اوسکی شرم سی جنگل مین پڑا ہے

پھول دوپہری جا تہہ راتا
وہ لب مثل پھول دوپہر کے گویا سرخ تھے

ہیرا کہیں سو بد رم دھارا
ہیرا یا جیزہ وہ مثل مونگے کے سرخ آبدار

بھی مجیٹھ با تہہ رنگ لا گین
وہ لب مثل مجیٹھ کے بات کرتی تو رنگ ٹپکتا

اوسکے ادھر ایں بھر رکھے
اوسکے سب لب دیا تسے بھرے تھے

مکھ تنبول رنگ دھار تہہ رسا
منہ سے پان کا رس ٹپکتا ہے

راتا جگت دیکھ رنگ راتی
ادن لبونکی سرخ رنگ دیکھنے سے جہان شگفتہ ہے

پھول جھڑ تہہ جو جوکہے باتا
منہ سے پھول جھڑتے تھے جو بات کہتی تھی

بسنت جگت ہوے اجیارا
وقت تبسم کے جہان ادسے روشن ہوجاتا

کسم رنگ ٹھہرے نہ آگین
کسم کا رنگ اونکے آگے ہرگز قرار نہ پکڑتا

ابہیں اچھوت نہ کا ہو چا کھے
ابھی کسی نے چھوے تھے نہ لبسنے چکھے

کہہ مکھ جوگ سو انرت بسا
دیکھیے کسکا منہ اس لائق ہے جس میں وہ آبحیات پڑے

رہے بھرے آچنہہ بسا می
اوس رپی کے ہنستے وقت معلوم ہوتا گویا بھرا

اہیں ادھر اس راجا سب جگ آس کیے
لب اوسکے مانند آب حیات کے ہیں اور تمام زمانہ انکی امید کرتا ہے

کا کنہ کنول بکا سا کو مدھکر رس لیے
معلوم نہیں کہ یہ گل شگفتہ کسکی تقدیر کا ہے

دسن چوک بیٹھے جن ہیرا
دانت چوکھٹے مثل الماس کے

چین بچ دوہ دوات لسی دامن دیپا
جیسے بجلی اور دونا بھیری رات دامن بجلی چمکتی

اونچ بچ رنگ سیام گنبھیرا
اور درمیان میں بیچ مسی کی جمی تھی

چمک اوٹھے لتس بتین بتیسی
اسی طرح سی میں بتیسوں دانت چمکتے تھے

۱۰۳

وہ سو جوت ہیرا ہیرا ہین
اونکی یعنی دانتونکی روشنی ہیرے پر فوقیت رکھتی ہے

ہیرا دنہہ سو لکھہ پرچھائین
ہیرا روشن ہو جاتا ہے اُنکی عکس سے

جنہہ دن دس جوت نرمے
جسدن سو دانتونکی روشنی ظاہر ہوگی ہے

بہتہ جوت جوت وہ بھئے
بہت سی روشنیونکو روشنی اوس سے حاصل ہے

رب سس نکھت دنہہ تہہ جوتی
سورج اور چاند اور ستارے روشن ہین اُسکی روشنی سے

رتن پدارتھہ مانک موتے
اور جواہرات لعل اور مونگا اور موتی روشن ہین

جنہہ جنہہ ہیس سبھا منہ ھنسے
جہان جہان خوش ہوکر مجلس مین ہنستی ہین

تہنہ تہنہ چھٹک جوت پرگسے
وہان شعشعۂ نور ظاہر ہوتے ہین

دامن چمک نہ سر پر پوجا
بجلی باوجود اس چمک کے اسکے مقابل نہین

پُن وہ جوت ہوئے کو دوجا
پھر اوسکی سی روشنی دوسری کس چیز مین ہوگی

بہست ھنست دسن تس چمکی پاہن اٹھی چھرک
تبسم اور ہنسنے کیوقت دانت ایسے چمکتے ہین کہ گویا پتھر مین سے شرارے

داریون سر جونہ کی سکا پھاٹو ہیا درک
انار جو اسکی برابری نکرسکا اس سبب سے اُسکا دل رشک سے چاک ہوگیا

رسنان کہون جو کہ رس باتا
زبانکا کیا وصف بیانکرون حقیقت وہ کوئی بات بولتی ہے تو

انبرت بچن سنت من راتا
جو کوئی اسکا سخن شیرین سُنے دل خوش ہوجاے

ہرے سو سر چاتک کوکلا
اُسکی خوش آوازی سے پپیہا اور کوکلا ہارتا ہے

بین بنس دی بین نہ ملے
آواز بانسلی کی اوسکی آواز سے مقابل نہین ہوتی ہے

چاتک کوکل رہنہہ جو تاہین
پپیہا اور کوکلا جو ہر وقت بولتی ہین

سن وے بین لاج چھپ جاہین
اوسکی آواز سُنکے شرم سے چھپ جاتی ہین

بھرے پیم مدھ بولے بولا باتین اوسکی شراب محبت سے بھری جتے بید ست سب وہ پانہان چارون بید کا علم سب اوسکی پاس تھا امر بھتہ پنگل او گیتا امرت بہتہ پنگل اور گیتا اک اک بول ارتھہ چوگنان ایک ایک کلمہ کے چار چار معنی کہتی ہین	ستی سو مانت گھوم کے ڈولا جو کوئی سنتا حالت غشی مین اکر گرپڑتا رگہ ججہ سیام اتھربن پانہان رگ بید سیام بید ججر بید اتھربن بید ارتھہ جو جہ پنڈت نہ جیتا اوسکے معنی کہنے پر کوئی پنڈت پیش نہین پایا اندر موہ برنہا سر دھنتان اندر عاشق اور برہنہ سر دھنتا

بجانوت

بھاو سین بیاکرن ست پنگل پاٹھہ پرہان
بھاوسین اور بیاکرن اور پنگل پاٹھہ اور پران پڑھی تھی
بید بھید سون بات کہے سن جن لاگے بان
جو بات کہتی بید کے مطابق کہتے کہ سننے والے کو تیر سی لگی

پہین برلون کا سرنگ کیولا پھر کیا بیان کرون رخسار خوش رنگ کا پہپ سرنگ رس امرت سانچے گل خوشرنگ تھے آب حیات اونسے ٹپکتا تنہ کیول بائین تل پڑا اون رخسار رنگی بائین طرف تل پڑا جن گھنگچی وہ تل کرہان گویا گھنگچی کی طرح وہ تل سیاہ	ایک نارنگ کے دو وا مولا ایک نارنگی کے گویا دو ٹکڑے ہین کین یہ سرنگ کھورا باندھے نہین معلوم کنے یہ لڈو خوشرنگ باندھا ہے جین تل دیکھہ سو تل تل جرا جنے وہ تل دیکھا دمبدم جلتا ہے برہ بان سانڈھا سا ہان جدائی کا تیر لیے ہے معتا بل

اگن بان جانہ تل سوجھا
وہ تل گویا آگ کا تیر بنا ہوا نظر آتا ہے
سو تل کال منیٹ نہ کیوؤ
اوس تل کی دشمنی کوئی مٹا نہین سکتا
دیکھت نین پری پرچھانہین
کسی کی نگاہ کا عکس پڑ گیا ہے

ایک کٹا چھ لاکھ دو دی جو جھا
ایک عشوہ مین دو لاکھ کو قتل کرتا ہے
اب وہ کال کال جگ بھوؤ
اب وہ تل سیاہ موت ہو زمانیکے حق مین
تنہ تین رات سیام اپرانہین
اس سبب سے بلکہ شب تاریک کا اوپر فوق لیگیا

سو تل دیکھ کپول پر کنگن رہا دھو گا ڈ
اُس تل کو رخساری پہ دیکھکر قطب آسما پر حیرت سے گر گیا ہے
کہنہ اُوٹھی کھن بوڈی ڈولی نہ تل چھاڈ
کسیوقت اُٹھتا ہی اور کسیوقت ڈوب جاتا ہی تل کو چھوڑ کے ہل نہین سکتا

سرون سیپ دی دیپ سنواری
صدف گوش اوسکے گویا دو چراغ روشن ہین
مَن کنڈل جھلکنہ ات لونین
گویا حلقے اس حسن کے ساتھ چمکتے تھے
دُونہ دس چاند سورج چمکانہین
دو نو طرف دو نو بانے چاند سورج سے چمکتے تھے
تہ پر کھونٹ دیپ دو ی بارے
علاوہ اسکے ڈھا ین کا نونین مثل دو چراغ کر دو سر تغییر
پھرین کھو نہین سنگل دیہی
سوای اوسکے بالیان سنگلیدی پہنے تھے

کنڈل کنک رچی اجیاری
حلقے سونیکے اوسمین بہت نسینبرہ اور تابان
جن کوندھالو کنہ دو ی کونین
گویا بجلی چمک رہی تھی دو نو طرف
نکھت بھر کے نرکھ نہ جانہین
اور انکو مت آ کر جھر کر نگاہ نہ ٹھہرتی تھی
دو ی دھو دھون کھونٹ بیارے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو قطب دو نو طرف بیٹھی ہین
جانہ بھری کنچھن سیپی
گویا موتی سیپ مین بھرے تھے

کھن کھن جو چھید سر کھا

لحظہ لحظہ وہ پنہ جو سر پا دڑھتی تھی تو یہ

ڈر تھہ دیو لوک سنگلا

خوف میں رہتی تھی سنگدیپ کے دیوتا

کانپت بیچ دھول دس رہا

معلوم ہوتا تھا کہ گویا بجلی چمک جاتی ہے

پڑی شبیج ٹوٹ تہ کلا

گرا دیا شعبہ بجلی اپنر ٹوٹ پڑے

کرین بکھت سب سیوا سردن ونیہ اس دو

ستارے سب خدمت میں حاضر تھے ایسی کان عزت دیتے تھے

چاند سورج اس کھیتی اور جگت کا کوہ

چاند سورج ایسے اسکے آگے ناچیز تھے اور کیسی جانیں کیا حقیقت ہے

پرتون کیون کونج کی ریسی

اب تعریف گردن کی کرتا ہوں کہ وہ مثل کلنگ کے تھی

کونڈرین پھیر جان کین گاڈھی

خراد پر گویا وہ گردن درست کیگئی ہے

جن تھے کا ڈھر پر لوا ٹھاڈا

گویا کبوتر گردن نکالے کھڑا ہے

الچاک چڑھاہی سانچ جن کینھان

گویا اس گردن کو چاک پر چڑھایا سانچے میں ڈھالا

گین مھمر تھور چھارا

طاؤس وغیرہ سب جو اپنی گردن ہار گئے

اچھن ہتھ ٹھاٹون پری تر رکھیا

لیکن سبب بیناؤ کی گرا غرور کرنے کا ہارا یان چھے

کنچن تار جن لاگی سیسی

سونے کے تار مین گویا شیشی لٹکی ہے

ھری چھپار بھٹگے جن بھاڑھی

طاؤس سبزاوسکو دیکھ متحیر کھڑا ہے

تہ تین ادھک بھاو کین باڈھا

بلکہ اس سے بڑھکے انداز گردن کا ہے

باگ ترنگ جان گنہ لیھان

گویا گھوڑے کی باگ زور سے کھینچی ہو کہ اس سے گردن کرتا ہے

اوھین پکار ہی سا بجھہ سکارا

اسی سبب دونوں شام صبح فریاد کرتی ہیں

گھونٹ جو پیک لیک بس دیکھا

پیک جو نگل جاتی تھی تو لکیر اوپر سے معلوم ہوتی تھی

اوہی گنون دنیھون بدہ بھاؤ ۔ نہ کاسون لی کرے مراو
اوسی گردن کو خدا نے ایسا خوبصورت بنایا ہے ۔ دیکھیے کسکی گردن سے وہ گردن ملتی ہے

کنٹھہ سری مکتاہل مالا سوہی ابھرن کیون
گلے میں اسکے جو موتیوں کی مالا پڑی ہے وہی زیور اسپر پھبتا ہے
کوہی ہار کنٹھہ وہ لاگے کین تپیا وجاجیون
کون ایسا ہے جو ہار بنکے اسکے گلے میں پڑے کتنے دیا تپ جوگ سادہا ہے

لنک ڈونڈوی بھجا کلائین ۔ جانہ بھیر کندرین بھائین
سونچکی ہے جو دونون بازو اور کلائیان ہین ۔ گویا خراد پر اسنے خراد پر چڑھایا ہے
کدل کھانبہ کیین جانہ جورین ۔ اور اتی کر کنول سہتھورین
دونو بازو گویا کیلے کے ستونکی جوڑی ہے ۔ اور کف دست مانند گل کنول کے سرخ تھے
جانہ رکت ہتھورین بوڑین ۔ رت پربھات تات وی جوڑین
گویا ہتھیلیان خون مین ڈوبی تھین ۔ آفتاب وقت طلوع کے گرم ہوتا ہوا ورد ہسر
ہیا کاڈھ جن لینھیں ہاتھان ۔ رُہر بھرے اونگرین تساتھان
کسی کا دل نکال کے ہاتھ مین لیا ہے ۔ اسی سے انگلیون مین خون بھرا معلوم ہوتا ہے
اوہیرن نگ جری انگوٹھی ۔ جگ بن جیو جیو وہ موٹھین
اور انھین انگلیون مین انگوٹھی جڑی ہوئی پہنی ہے ۔ زمانہ بیجان ہے جان اوسکی قبضہ مین ہے
باہون کنگن ٹاڈ سلونی ۔ ڈولت باہنہ بھاو گت لونی
بانگ اور کنگن اور ٹاڈین بہت اچھی جہنیے ۔ تو وقت ہاتھ کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گت لگی ہے
جانہ گت بیڑن دکھرائی ۔ باہنہ ڈولاے جیو سے جائی
اور گویا طوائف گت ناچتی ہے ۔ باہنہ کیا ہلاتی تھی کہ جان نکالی لیتی تھی

بھجنہ ایم لونار نہ لوجی کہین بھی تہ جیت
بازدون کے مقابلمین شاخ کنول نہین پہنچی ایسی ہزیمت پایکے ہوگئی
تھا نونہہ تھانون بیدھی ہردین وجھ سانس نبت
جابجا سوراخ دل مین ہو گئے اور آہ سرد بہ سے دم بدم سانس

ہیا تھار کچ کنچن لاڈو
سینہ تھال ہے اور پستان سونیکے لڈو
بیدھے بھنور کنت کیتکے
بھونرا جسطرح اپنا نیش کیتکی مین چبھوتا ہے
کندن بیل ساج جن گوندی
کندن کی بیل کی انگیا آراستہ کرکے
جوبن بان لینہ تہ باگا
جوبن کے تیرون یعنی پستانون نے اپنے گھوڑے کی باگ لی
اگن بان دوئی جانہ ساندھی
دو تیر آتشی گویا سامنے کیے ہوے تھے
اونگ جنبھیر ہوی رکھواری
جا بجا مثل نیزے ابھار پہن انکی محافظت تی تھی
داریون داکھ پھرے انچاکھا
گویا انار اور انگور پھلے ہوے ہین کسی نے نہین چکھے

کنک کچور اٹھے کے چاڈو
سونیکی کٹوریان کی بالیکی سی خواہش ہے
چاہنہہ بیدھ کیٹھ کنچکے
اسی طرح پستانین محرم مین سوراخ کیا چاہتی ہین
انبرت بھری رتن دوی مندی
آبحیات کی بھری دو جواہر آسمین بند کیئے
چاہنہ ہلس ہے کنٹھ لاگا
اور چاہا کہ خوش ہو کی گلے سے لگی ہین
جگ بیدھی جو ہونہ بناندھی
زمانیکو مجروح کرین اگر بند نہون
چھوٹی کو سکے راج کی باری
انکو کون چھو سکے خصوصا راجہ کی لڑکی کے
اس نارنگ دہہ کا کنہ راکھا
ایسی نارنگیان دیکھیے کس کے حق کی ہین

راجا بہت موی تب لاہی بہنین ہاتھ
بہت سے راجہ مرگیے جوگ سادھکے اور پیشانی زمین مین گھسے

کاہون چھوے نپارے گئے مروت ہاتھ
اورکسیکو لیاقت انکو چھونے کی نہ ہوئی ہاتھ مل کے چلے گئے

پیٹ تیر چندن جن لاوا
پیٹ باریک صندل کا سا

کو نکنہ کیسر برن سہاوا
خوشبودار اور زعفران کا سا رنگ خوشنما

کھیر اہار کرے سکولرا
دودھ اگر کھاتی تو باعث نزاکت کے وہ بھی گرانی کرتا

پان پھول کے رہے اوھارا
صرف پان کھاکر پھولکی خوشبو سے اسکو سیری ہوجاتی

سیام بھونکھن رروماولی
سانپ کالا ہوے سینہ کا

نابھے نکس کنول کنہ چلی
ناف سے نکل کے پستان تک گیا ہے

آے دودھ نارنگ بچ جیسے
اور دونو پستانون کے بیچ مین آگئے

دیکھہ منجور ٹھٹک رہ گئے
طاؤس کو یعنی سرپیا انکو دیکھکر خوف سے ٹھہر گیا ہے

گئی کالندی برہ ستائی
دوسری مثال آب دریا جمن ہے وہی ہے کہ وہ نیلگون ہے

چل پیاگ اریل بیچ آئی
پراگ یعنی الہ آباد سے چلکے اریل تک پہنچی ہے

نابھی کنڈر بانارسے
ناف اُسکی بنارس کا گرداب ہے

سونہ کو ہوی میچ تہ بسے
اوسکے سامنے وہ ہو جو اپنی موت چاہے

جنہ چڑھین بھونرن کی پاتین
گویا بھونرون کی قطار جمع ہوئی ہے یعنی موئی سینہ

چندن کھانبہ باس کی ماتین
واسطے لینے خوشبو صندل کے مستانہ وار

سر کروت تن کاسی لی لی بہت سیجہہ تن آس
سر مثل مقام کروت کے اور تن مثل بنارس کاٹا اور گھلا دیا اور بہت ریاضتین کین اسکی امید

بہت دھوم گھونٹت مین دیکھی اوتر ندی نراس
اور بہت دھوین گھونٹ کر مر گئے لیکن کوئی جواب قبولیت کا نہ پایا

چوٹی پیٹھ لسیے کو پاین
چوٹی اُسکی پیٹھ پر وہ زیبایش پائی
ملیا گر کی پیٹ سنواری
پیٹھ اُسکی مثل تختہ صندل کے شفاف
لہرین دیت سپیتہ جن چڑھا
یہ معلوم ہوتا تھا کہ جوڑے کا سانپ لہراتا ہے
دنہ کا کنہ اس سبتین کھین
آیا کنکے واسطے یہ بعد لطیف بنائی ہے
کشن کلا چڑھا وہ ماتھین
کشن کا روپ بنا کر سانپ ماتھے پر چڑھا ہے
کاری کنول کہین تکھ دیکھا
کالا سانپ نے لف کا اس کنول کو کہ [illegible]
کو دیکھے یاد سے وہ ناگو
کون دیکھنے پاوے اُس سانپ کو یعنی چوٹی کو

جن بھر چلے اُبچھہ اکا چھین
چلتے پھرتے معلوم یہ ہوتی تھی کہ جو ر کچھ باندھی تد
بینی ناگ چڑھا جس کاری
اور چوٹی مثل مار سیاہ کہ اُسکی پیٹھ پر بیٹھے
چیرا اوڑھا وا انچل مڑھا
اور دوپٹہ باریک اس پر مثل کینچلی کے پڑے ہے
چندن باس بھو تکھ لینین
گر صندل کی خوشبو لینے کو سانپ چڑھا کر
تب سو چھوٹ اب چھوٹ نہ تاکین
اس سبب سے چھوٹ گیا ہوا اب بغیر [illegible] نہ ہوگا
سس پا چھین جن راہ لسیکھا
یا چاند کو خسوفہ یعنی گہن نے گھیرا سے
سو دیکھے اتھے من بھاگو
اگر وہ دیکھے جسکی پیشانی پر اقبال نمایان ہے

ناگ جو سنگ ملیہ لین کھچن تہان بیٹھ
سانپ کی کنول [illegible] میں لیپ اور کر [illegible] بٹھایا ہے
چھات سنگیاسن راج دھن تاکنہ ہوی جو ڈیٹھ
جو اوسکو دیکھے اُوسکو چتر اور تخت شاہی نصیب ہوتا ہے

لنک بہم اس [illegible] ہو
ایسی کمر میں کے پردے پر کسی کی نہ ہو گی

کیہر کیون نہ وہ سر تا ہو
اگر چیتے کی کمر سے نسبت دوں تو مقابل نہیں ہوسکتی

بسا لنک برنین جگ جنین
تہ تین ادھک لنک و کہنین

زنبور کی کمر کو ایک عالم باریک بیان کرتا ہے
حال آنکا اوس سے زیادہ اوسکی کمر باریک ہے

پر ہس پشیر بھی تہ با
لہین ڈنک مانس کنہ ڈسا

اسی حسد سے زنبور زرد ہوا اور دلمین زہر بھرا ہے
اور ڈنک مار مار کے آدمیون کو ڈستی ہے

مانہ نلن کمنڈ ودی نہ بھیے
دو نہ بیچ لنک تار رہگئے

گویا گل نیلوفر کے دو ٹکڑے ہو گئے
اور دو نون کے بیچ مین کمر تار سی ہے

جیہے سون موڑ چلے وہ تا گا
بیگ دیت کٹ ہسک لاگا

دل کے اشارے سے اوس کمر کو موڑ کے چلتی ہے
اور قدم اوٹھا کے چلتی تو ہزار اندیشہ کمر ٹوٹنے کا

چھدر کھنٹ موہنہ نزراجا
اندر اکھاڑ آئے جن ماجا

گھونگھرو دار کردھنی اوسکی دیکھکے زیبہ اشغہ مین
راجہ اندر کے اکھاڑے سے گویا پری آئی

مانہ بین سگے کا سنے
لاگنہ سبے راگ راگنی

گویا بین پکڑے ہوئے کامنی یعنی نازک بیٹھی ہے
اور سب طرح کے راگ راگنیان ہورہی تھین

سنگہ نہ چیتا لنک سر ہار لیتہ باس
چیتا اوسکی کمر کے آگے ہارگیا اسواسطے جنگل مین رہنا اختیار کیا
تہ رس رکت پیے مانس کر کھائی ہار کے ماس
اسی غصہ سے آدمیونکے خون پیتا ہے اور مار مار کے گوشت کھاتا ہے

نابھی کنڈ ر ملے سمیر د
سمندر بھنور جس بھنوی گھیر د

گرداب ناف مین باد نسیم کا ایسا گذر ہوا ہے
جیسے سمندر مین گرداب بکثرت پڑتے ہین

بہتے بھنور بونڈرا بھیے
پہنچ نہ سکے سرگ کنہ گیے

بہت سے گرداب بگولے بنکے اوڑے
اوس تک نہ پہنچ سکے اگرچہ آسمان تک گئے

ابہین سواہ کنول کی کری
ابھی تک وہ مانند غنچۂ کنول کے ہے
چندن مانجہ کرنگن کھوج
صندل کے تختہ پر گویا نافِ مثل سم آہو کے ہے
کو وہ لاگ ہو نچل سیجہا
کسنے اسکی لاگ مین اپنے کو برف مین گلایا ہے
کونول کنول سوگندہ سریرو
وہ کمر نرم ونازک مثل گل کنول کی خوشبودار ہے
سولنہ رتن پاٹ کی جھوبنیا
رتن پاٹ یعنی لنگے کے ازار بند کا جھولتا

بجنون کون بھنور کتہ دہری
معلوم نہین کس بھونرے کی قسمت مین ہے
دینہ کو پاؤ کو راجہ بھوج
دیکھیے اسکو کون پاوے کون راجہ بھوج ہے
کا کرایس رنجی کو رجھیا
کسکی ایسی قسمت ہے اور کون فریفتہ ہوتا ہے
سمندر لہر سوہی تن چیرہ
ڈوپٹہ اسکے بدن پر ایسا تھا جیسے سمندر کی لہر
ساج مدن وہ نہ کا کنہ کو بنیا
یہ سامان شہوت کا ہو دیکھیے کس پر غصہ نکالتا ہے

بید رہا جگ باسنا پرمل سید سوگندھ
زمانہ اوسی خوشبو کا کشتہ ہے وہ خوشبو ریحان اور ارگجہ کی ہر
تنہ ارگھان بھنور سب لبدھی تجہنہ تنا کرندھ
اوسی خوشبو سے بھونرے اوسکی فریفتہ ہین اور اسکی زنجیر محبت نہین چھوڑتی

برنون نتب لنک کی سوبھا
اب تعریف کرتا ہون سرین کے کہ وہ کمر کی زیبائش ہے
جوری جنگہ سو بھات پای
رانونکی جوڑی نے ایسی زیبائش پائی
کنول چرن ات راتے پیکھی
مثل گل کنول کی ایسی پاؤن سرخ نظر آتے ہین

او چ گون دیکھ سب لوبھا
اور رفتار ہاتھی کی سی دیکھکر سب فریفتہ ہین
کیلا کھانبہ پھیر جن لائی
گویا کیلے کے ستون خراد کرکے لگائے
رہین پاٹ پر بھسم ندیکھی
کہ تخت شاہی پر پاکی زمین کی شکل نہین دیکھی

دیوتا ہاتھ ہاتھ پک لیہین
دیوتا ہاتھون ہاتھ قدم اوسکے لیے رہتے
ماتھین بھاگ نہ کوواس پاوا
ایسا کوئی صاحب اقبال نہین
چوڑا چاند سُرج اجیارا
چوڑی مثل چاند سورج کی طرح روشن ہے
انوٹ بچھیا نکھت ترائین
انوٹ اور بچھوے مثل چھوٹے بڑے ستارونکے

جہان پک پرہی سیس نہ دہین
جہان قدم اوسکا پڑتا سر رکھ دیتے
چرن کنول لے سیس چڑھاوا
جسنے اوسکے پانونکو جو مثل گل کنول مین سر پر
پائل بیچ کرہہ جھنکارا
پایل کے بیچ مین جھنکار دیتی ہے
پہنچ سکے کو پا ینہ تائین
اوسکے پانون کو کب پا سکتے ہین

برن سنگار نجانیون نکہ سکھ جیسن ابھوگ
تعریف اوسکی سراپا زینت کی نہین کرسکتا ہون جس لایق وہ ہے
تس جگ کچھو نپایون ادپم دیون تہ جوگ
ایسا دنیا مین نہین پاتا ہون جسکے ساتھ مثال دون

سنکے راجا مرجھانی
پدماوت کا حال سنکے راجہ بیتاب ہوا
پیم گھاو دکھ جان نہ کوئی
محبت کے زخم کی ایذا کوئی نہین جانتا
پرا سو پیم سمند اپارا
راجہ دریا بے محبت ناپیدا کنار مین پڑ گیا
برہ بھنور ہوئے بہاو ودئے
عشق گرداب ہوکر گردش دینے لگا

جانہ لہر سرج کی آئی
گویا سورج کے لہر آگئی
جنہ لاگے جانے پے سوئی
جسکے یہ زخم لگتا ہے وہی جانتا ہے
لہر نہ لہر ہوے بسنہارا
بار بار بے صبر اور ... حال ...
کھن کھن جیو دو ریشی لیئے
لحظہ بہ لحظہ دل بیقرار اور بیتاب ہوتا تھا

کہنہ نسا سس بوجھ جیو جاوئی
لحظہ مین ہمیشہ مرہو کے جی ڈوب جاتا

کہنہ پیت کہن ہو کھ سیتا
ایک لحظہ مین منہ زرد اور ایک لحظہ مین سفید ہو جاتا

کٹھن مرن تین پیم بو ستھا
دکھ محبت کا مرنے سے زیادہ ہے

کہنہ اوٹھی لنسی بورائی
اور لحظہ مین بیتابی سے دیوانہ ہو جاتا

کہنہ چیت کہن ہوئی اچیتا
ایک لحظہ ہوش مین اور ایک لحظہ مین بیہوش ہو جاتا

بانج جیے نہ جاے اوستھا
آدمی نہ جیتا ہے نہ مرتا ادھر مین لٹکتا ہے

جنہ بہار نہ لیسنہہ جیو ہرنہ تراسنہ تاہ
جسنے بغیر دیکھے جان لے لی وہی یہ تشنگی رفع کر سکتا ہے

اتنا بول نہ آوے مکھ کرے تراہ تراہ
مارے پیاس کے آواز منھ سے نہین نکلتی تراہ تراہ کرتا ہے

جہان لگ کٹنب لوک اونگی
یہ حال راجہ کا سنکے جتنے برادری کے لوگ اور نوکر چاکر تھے

جا فوت گنی کار رو آئے
جسقدر حکما اور اطبا اور ہنرمند تھے سب آئے

چہچہنہ چیتنا نہ کہنہ ناری
سب نے دریافت کرنے لگے اور نبض دیکھنے لگے

ہی راجا لکھن کے کرا
یہ مانند کیفیت لچھمن کے ہے

اتہہ سور ام منونت بد دری
یہان قدر کم اور منت ہوتے تھے

راجا راے آے سب بیگی
اور راجا راو سب جلد حاضر ہوئے

اوجھا بید سیان بولاے
اوجھا اور بید اور پرکھوان سب طلب کیے گئے

نیر ناو او کہد تنہ بار ہی
اور کہنے لگے اسکی دوا نزدیک نہین بلانے کے بان لگی

سکتی بان ... ہے پرا
کہ سخت تیر محبت کا اوسکے لگا ہے

کو لے آو سجیون ... ری
جو جیون پھل لے آوے یہان کون لاوے

نبو کرنہ جیتو گڈھ تپے

جتنے قلعہ دار اور امیر تھے منت کرتے تھے

کہو سو پیدر کاہ ین کھانگا

کہو کیا درد ہے اور کس چیز کی کمی ہے

کا جیو کینہ کون مت متی

کہ اے راجہ تمہارے جیمین کیا ہی اوکسنکر جیاتا ہے

سمند سمیر اوتہ مانگا

ابھی سمند را ور سمیر آجاسے جو تم طلب کرد

دھانون تہان پچھاوندہ نیہہ لاگ دس روگ

قاصد ابھی روانہ کریں اور دس لاکھ کی روکڑ اوسکو تفویض کرین

ہی سو بیل جنہ باری آنہ سبے بروگ

جس باغ مین وہ بیل یعنی بھیجون مورہو جلد لا کے حاضر کرین

جو بھا چیت اٹھا بیراگاہ

جسوقت ہوش آنا اور ولولہ کچھ کم ہوتا

آوت جگ بالک جس روا

جسطرح پیدا ہوتے وقت لڑکا روتا ہے

ہون تو ہا امر پر جہان

مین تو امر پور یعنی ملک بقا مین تھا

کین اپکار مرن کر کینہان

کینے کوشش میرے مرنیکے واسطے کی ہے

سو وت آہا جہان سکھ ساکھا

جسطرح سے مین سکھ چین سے سوتا تھا

اب جیو تہان اینہان تن سونہان

اب جان وہان ہے اور قالب یہان

با ورجنہ سوت اوٹھ جاگا

تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی دیوانہ نیند سے جاگا ہے

اوبھا رومی ہا گیان سو کھوا

اسیطرح راجہ روا اُٹھتا ہے تا بھی سے

اہان مرن پو پرآیون کہان

یہان ملک فانی مین کیون آیا

سکت جگاے جیو ہرلینہان

کہ بعالم خاموشی سے جگا کر میرا جی لے لیا

کس نہ تہان سووت رہا کھا

اوسطرح کا میرا ہونا خدا کو پسند ہوا

کب لگ رہی پران بہونان

سو کب تک بغیر جان کے جسم رہ سکتا ہے

جو جیو گھٹ کال کی ہاتھان — **کٹھن نیک پی جیو سا تھان**

در حالیکہ جان موت کے ہاتھ مین ہے — اس رنج و الم سے بہتر یہ ہے کہ جان آپ کے پاس آ جاتا

او ہنہ ہاتھ تن سرو رہیا کنول تنہا نہ

تن مثل تالاب کے ہے اور دل مثل کنول کے اور ہاتھ کو طاقت توڑنے کی ہے

نینہ جا نون نیر ین کر پہنچت او گا نہ

اور آنکھون کے قریب ہے لیکن وہ ستر رہن ودس تاب مشکل ہے

سبھن کہا من سمجھنہ راجا — **کال ہتین کو جو جیہ نہ چھاجا**

سب نے کہا کہ اے راجہ اپنے دل مین سمجھو — موت سے کوئی پیش نہین پاتا ہے

تا سون جو جیہ جات جو جنا — **جات نہ کشن تج گو بنا**

اوسکے ساتھ لڑائی ہو سکتی ہے جس سے توقع فتح کی ہو — اگر اسیطرح فتح اپنے ہاتھ ہوتی تو کرشن گوپیان کو کیون چھوڑ دیتے

او نہ نیہ کا ہو سون لیجے — **نا ہون میٹھ کہا ہی جیو دیجے**

دوسرے یہ کہ محبت کسیکے ساتھ کرنا اچھا نہین — نام تو محبت کا شیرین ہے لیکن جو کرے وہ جان دے

پہلنہ سکھ نیہ جب جو را — **پن ہوے کٹھن بنا ہت اور**

پہلے تو محبت کرنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے — پھر نباہنا اوسکا سخت مشکل گذرتا ہے

اہت ہاتھ تن جیس سمیرو — ۱۰ — **پہنچ نہ جاے پر اتس پھیرو**

ہاتھ تن سے قریب ہے جیسے سمیر کہ وجود اوسکا ہے — لیکن رسائی دشوار ہے ایسا پھیر پڑا ہے

گگن دشت سون جا ہی پہونچا — **پیم او شٹ گگن تین او نچا**

آسمان تک نگاہ بے تکلف پہنچ سکتی ہے — لیکن محبت تک نگاہ نہین پہونچ سکتی کہ وہ آسمان سے بلند ہے

وھو تین او نچ پیم دھوا اوڈا — **سر دہی پا نون دیے سو چھو دا**

محبت کا قطب قطب آسمان سے بلند طالع ہوا ہے — جب تک سر دے قدم درمیان مین دے سو کون چھو سکے

تمہ راجا او سکھیا گر یہ راج سکھ بھوگ

تم راجا اور ناز پروردہ ہو تمنے سکھ چین سے راج کیا ہے

یہ ری نپتھ سو پہنچی سہے جو دکھ بھوگ

اس راہ مین وہ گذر کرے جو درد عشق کے صدمے اوٹھا سکے

سوین کہا سمجھ مُن راجا

توتے نے کہا اے راجا اپنے دل مین سمجھو اے راجا

تُمہ ابھین جیتین گھر پوئین

تمنے ابھی گھر کی پکی روٹیان کہئین

جانہ بھنور جو تنہ غنچہ پوئے

اس راہ بہت کنول کا حال بھنور راجا نے جو لوٹا گیا

کٹھن آہ سنگل کر راجو

سنگلدیپ کا راج بہت سخت ہے

وہ نپتھ جاسے جو ہوی اوداسی

اوس راہ مین بجز درویش کوئی جا نہین سکتا

بھوگ چھرپاوت وہ بھوگ کو

عیش کو جب کوئی ترک کرے تب وہ عیش پائے

تمہ راجا چاہہ سکھ پاوا

تم راجا ہو آسایش کو دوست رکھتے ہو

کرب پریت کٹھن ہے کاجا

محبت کرنا بہت کار دشوار ہے

کنول نہ بھینٹھ بھنیچہ ہو کوئین

ابھی کنول سے ملاقات نہین ہوئی غنچہ مین پڑا ہے

جیو دنیہہ اودئین نہ چھوٹے

۱۱۷ جان دی اور اوسپر بھی نہ چھوٹا

پاہی نانہہ جو جیہ لین ساجو

اپنی موت کا سامان بھی کوئی کرے تب بھی نپائے

جوگی جتی پتا سنیاسی

یا جوگی جتی پتا سنیاسی جا سکتا ہے

تج سو بھوگ کوئی کرت نجو کو

اور عیش ترک کرکے کوئی جوگ نہین اختیار کرتا

جوگنہ بھوگ کرت نہ بھاوا

جوگیون کو البتہ عیش پسند نہین

سادھنہ سدھ پاوے جولہ سادہ نہ تپ

فقیرون نے کمال حاصل نہین کیا ہے جبتک عبادت نہین کی ہے

سولی جانہ بارے سیس جو کرنہ کلپ

وہ عزیب اس راہ مین جاتی ہین جو سر اپنا نثار کرتے ہین

کابھا جوگ کمانے تھین

قصہ اور کھانی کہنا ایسا ہے

جولہ آپ ہراوے نہ کوئی

جب تک کوئی شخص آپ گم نہین ہوتا

پیم پیار کٹھن بدھ گڑھا

کہ وہ محبت خدا نے بہت سخت بنایا ہے

پنتھ سور ہے اوٹھا انگور

راہ سولی پانے کی جو مقسوم مین تھی

تو ین راجا کا پرس لہتا

تو راجا ہے تو گودڑی کب پہن سکتا ہے

کام کرودھ تشنا من مایا

شہوت غصہ حرص کبر محبت

نو سنیدھ ہین اوسکے منجیارا

اور نو نقبین اوسکے یعنی جسم کے درمیان ہین

نکلے گھیو نہ بن دودھ تھین

جیسے گھی بغیر دہی کے متھے نہین نکلتا

تو لہ ہیرت پاوے نہ سوئی

تب تک اوسکو کوئی ڈھونڈھ نہین پاتا

سولی جاے سیس سون چڑھا

اوہی شخص وہان جا سکتا ہے جو سر سے چڑھا

چور چڑھا کہ چڑھا منصور

یا چور اوسپر چڑھا یا منصور دوسرا نہین چڑھ سکتا

تو رین گھر نہ مانجھ دس تھا

تیرے گھر مین خود دس راہین ہین

پانچو ر چور نہ تھا نڈ ہنہ کایا

یہ پانچون چور جسم انسان کا نہین چھوڑتے

گھر موسنہہ بس کی اجیارا

گھر لوٹ لیتے ہین رات کو مشعل جلاکر

ابون جاگ ایالی ہوت اودس بھور

ابھی جاگ ای نادان رات صبح ہوا چاہتی ہے

پن کچھ ہاتھ نہ لاگے موسن جاہی جب چور

پھر کچھ ہاتھ نہ لگے گا جب چور گھر لوٹ لیجاے گا

علہ نو نقبین یعنی جسم انسان مین نو سوراخ ہین

[illegible]

سن سو بات راجا من جاگا
پھر اس سے یہ بات سنکے راجا کا دل بیدار رہا
پلک نہ مار ٹکٹکا لاگا
لیکن حیرت سے پلک نہ مار سکا اور ٹکٹکی لگ گئی

نین ڈھرنہ موتی او مونگا
آنکھوں نے آنسو سفید مثل موتی اور سرخ مثل مونگا ڈالے
جس اُر کھاے رہا ہوی گونگا
اور منھ سے بات نکلی جیسی گُڑ کھاکے گونگا کوئی ہو جاتا ہے

ہی کہ جوت دیپ وہ سو جھا
دل کی روشنی سے وہ ملک یعنی بہشت نظر آیا
یہ جو دیپ اندھیر بجھانو جا
اور یہ ملک یعنی دوزخ تاریک معلوم ہوا

اُولٹ وشٹ مایا سوں روٹھے
دولت سے نگاہ پھر گئی اور آزردہ ہوگئے
پلٹ نہ پھر کے جان کی پوچھے
اور پھر باطل جان کے متوجہ ہوئی

جو پی ناہیں انتھر دسا
جو شوہر اپنا نشیئہ قابو میں نہیں ہے
جگ جار کا کیجے بنا
تو ہمارے نزدیک دنیا اُجاڑ ہے بس کیا کریں

گرو برہ چنگی سے پیلا
مرشد نے آتش مفارقت ڈالدی ہے
جو سُلگاے لئے سو چیلا
جو اوس آگ کو روشن کریگا وہی مرید کامل ہے

اب کی پتنگ بھرنگ کی کرا
اب کہ مثل پروانہ و جھینگر کے جلتا ہوں
بھنور رہو لوں جنہ کارن جرا
آخر کار بھنورا ہونگا جس واسطے یہ تو اختیار کیا

پھول پھول پھر پوچھوں وہ کیت
غرض اوسی کیتکی سے ہے جو دم بدم پھول کو پوچھتا ہوں
تن نیوچھاور کی ملوں جیوں ہت کر جیو جیت
تن اپنا قربان کردنگا اور اوس سے ملونگا جسطرح بھونرا جان دیتا ہے

ہندو میت بہت سمجھاوا
دوستان جو ہندو تھے اونھوں نے بہت سمجھایا
مان نہ راجا گون بھلاوا
مگر راجہ گم کردہ راہ نے کسیطرح نہ مانا

اوگھنین پیم پیر جنہ آئے
جس شخص کے دل مین درد محبت پیدا ہوتا ہے
انبرت بات کہت بکھہ جانان
اچھی بات عاشق سے کہو تو وہ زہر جانتا ہے
جو وہ بکھی مار کے کھائے
جس شخص نے زہر محبت کا کھایا ہے
پوچھو بات بھرتر نہ جائے
محبت کی بات بھرتری نہ جا کے پوچھو
او مہیس بڑ سندہ کہاوا
اور مہادیو بڑے کامل مشہور تھے
ہوت اورت کرن نکاسا
آفتاب نکلتا آتا ہے

پر بوڈھت ہہرا و ھک سوائے
نصیحت اور ملامت سے زیادہ ترقی ہوتی ہے
پیم کو بچن میسنہہ کی مانان
اور محبت کی بات شیرین معلوم ہوتی ہے
پوچھوتا ہی پیم مٹھائے
اوسی سے محبت کی شیرینی کا حال پوچھا جاتا ہے
انبرت راج تجو بکھہ کھائی
جسنے نعمت راج کی چھوڑکر زہر محبت کھایا ہے
انھون بکھی کنٹھہ پی لاوا
اونھون نے بھی زہر محبت کا نوش کیا
ہنونت ہوہی کوری سوانسا
ہنونت ہو کر کون خبر لیگا

تتہ سب سدہ مناوہ ہو سے گنیش سدلیہو
راجا سب کہتا ہے اپنی اپنی خیر مناؤ گنیش سے مدد چاہو
چیلا کی نہ چلا وے ملنے گرو جنہ بھیو
اور اوس چیلے کی کچھہ فکر نہ کرو گرو جسطرح سے ہوگا ملجاے گا

تجا رلج راجا بھا جوگی
چھوڑا راج اور راجہ ہوا جوگی
تن بسنبھر من باورلتا
بدن زہر عشق سے پر اور دل دیوانہ و باولہ تھا

او کنگری کر گہی بیوگی
اور ہاتھ مین کنگری فراق یار مین لے لی
ار جھا پیم پری سر جٹا
پھندے سے محبت کے پڑ گئے اور سب اوجھ گئے

چندر بدن او چندن دیہا
چاند سا بدن اور صندل سا جسم

بیکھل سنگہہ چکر دہندھاری
ہمراہیون نے چکر دھندھاری

کنتھا پہر ڈنڈ کر گہا
گودڑی پہنی اور بیا کھی ہاتھ مین لی

مندرا سردن کنٹھ جب بالا
بالا کانون مین اور مالا پہنے کا گلو مین

پانورپای لینہہ سر چہاتا
کہڑانون پاون مین پہنی اور سر پر چھتری لگائی

بھسم چڑہائے کینہہ تن کیہا
بھبوت لگا کے سارے بدن کو خاکی کر دیا

لینہہ ہاتھہ ترسول سنبہاری
اور ترسول ہتہیار فقیرون کے ہمراہ لیے

سدھ ہوے کنہہ گورکہا
اور واسطے حصول مطلب کے گورکہناتہ کا نام کیا

کراودھیان کاندہ سنگہہ چہالا
اور ہاتھہ مین سمرن اور کندہے پر شیر کا چمڑا

کہپر لینہہ بہیس کے راتا
کہپر ہاتھہ مین لیا اور گیروا لباس پہنا

چلا بھگت مانگین کیا ساج تپ جوگ
چلا بامید حصول مطلب کے سامان تپ یعنی عبادت اور جوگ کا کر کے

سدھہ ہوے پدماوت پاتین ہروین جیہکہ ہیو
اور حصول مطلب سے قوت ہوے وصل پدماوت پر جسکا عشق دل مین بہرا ہے

گنگ کہنہ کن گون نہ آجو
نجومیون نے شمار کر کے کہا آج سفر نہین اچہا

پیم پنتھہ دن گہری نہ دیکہا
راجہ نے جواب دیا کہ محبت کی راہ مین دن گہڑی نہین دیکھا

جنہ تن پیم کہان تنہ مانسو
جسکے بدن مین محبت ہے وہان گوشت کہان

دن سے چلہ ہوے سدہہ کا جو
دن مناسب ہے جبکہ سفر کرو تو حاصل مطلب ہوگا

تب دیکھی جب ہوی سر بہا
دن اور گہڑی جب دیکھے جب عقل ہو کے ساتھہ سر کا ہو

کیا نہ رکت نین نہ آنسو
جسکے جسم مین خون نہین وہان آنسو کا کیا دخل

پنڈت بھلانہ جانہ جپا لو
پنڈت از خود فراموش یہ چال نہین جانتا
ستی کہ بوری پوتھی باندھے
ستی کہ دیوانی ہو جاتی ہے کیسی کی صلاح پر نہین
مری جو چلی گنگا گت سے لیئے
جب مرگیا تو گنگا [illegible] لیکے چلے
مین گھر بار کھان کر پاوا
بیٹے گھر بار کہان سے پایا

جیو لیت دن پوچھ نہ کالو
جہان قبض کرنے کے وقت ہوت ساعت نہین پوچھتی
او گھر بیٹھ نہ سیتنی بھاندھے
اور گھر بیٹھے ست نہین ادا ہو
نہ دن کھان کھری کو دیئے
اس دن اور کون گھڑے ہونے دیتا ہے
گھر کا یا او انت پرادا
خانۂ جسم بھی آخر دوسرے کا ہے

ہون ری پکھیری پکھی جہ بن مور نباہ
مین تو ایک پر دار جانور ہون جس جنگل مین میرا نباہ ہو
کھیل چلا تہ بن کو تہ اپنے گھر [illegible]
اس [illegible] ہم سب اپنے گھر کی راہ لو

تھوندس آن [illegible]
اوسیوقت چہ دون طرف [illegible]
جا لو [illegible]
جتنے تم سب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سب مسافرون کا زادرہ [illegible]

کبھی نکا ہی راجہ کیسری
راجہ کا حکم لشکر کو ہوا
[illegible] دور ہے جانا
سب [illegible] راستہ [illegible] سفر دور کا ہے
[illegible] وب جہان بسایا
[illegible] جہان خرید متاع پر نظر ہے
[illegible] سر پہ کھہ ماٹی
[illegible] راہ کہ اپنے سر پر خاک ڈالتا ہے

۵

۱۲۳

راجہ چلا ساج کے جوگو
راجا سامان جوگ کا کرکے چلا ہے
گرب جو چڑھ ترکی پیٹھی
سب غرور اوسوقت تک ہے کہ جبتک گھوڑی پر سوار ہے
نتر الیہ موہ سنگ لالو
خرچ بیک سب ساتھ ہو

ساجو بیک چلو سب لوگو
جلد سب لوگ اپنا اپنا سامان کرکے چلو
اب سو کچھ سرگ سوں ڈیٹھی
اب جو اوسکو ترک کیا تو توکل پر نظر دیکھو
کدہ چاہے سب ہو یہ آگو
منزل پہنچا ہے سب آگئے ہو

کاکچنت رے تبسی اپنی چنتا اچھپہ
کیا غافل ہے اے انسان اب کچھ اپنی فکر کر
لیہ سجگ ہوی اگمن پھر پچھتاس نہ پاچھہ
جو کچھ لینا ہے اس بہا ئین پیشتر سے - نہ پھر [illegible] کرافسوس کریگا

پنوہی رتن سین کی مایا
منت کی رتن سین کی ماںنے اپنی بیٹے کی
برسہ تورس لکھہ بیاری
خوش و نسیم رہو اور لاکھوں مین رچی بچی رہتی
نت چندن لاگے جہ دیہان
جس بدن مین ہمیشہ صندل لگتا تھا
سب دن رمہ کرت مہ بھوگو
ہمیشہ تو عیش و عشرت کرتے رہے ہے
کیسے دھوپ سہب بن چھا بہان
کسطرح برداشت دہوپ کی بغیر سایہ کے کروگے

ہاتھی چھات پاٹ نت پایا
باوجود اسکے کہ صاحب چتر او تخت ہے
راج چہاوجن ہوہ بھکاری
راج چھوڑکے فقیر گدیہ گر نہ ہو
سو تن دیکھہ بھرت اب کیہان
اوس تن کو اب خاک مین بھرا دیکھون
سو کیسین ماوہہ تپ جوگو
اب کسطرح سے تپ اور جوگ ما دھن گے
کیسین نیندرے بہین بانہا
کسطرح سے زمین مین آرام کروگے

کیسین اوڈھب کا نھر کنتھا
کسطح سے اوڑھوگے خرقہ گدڑی کا
کیسین سہب کنتہ کسن بوجھا
کسطح سے برداشت بوجھ کی کروگے تحمل

کیسین پائین چلپ تمہ نتیھا
کسطح سے راہ اپنے پانوں سے طے کروگے
کیسین کھاب کرکتار دکھا
کسطح سے کھاوگے سوکھی روٹی کے ٹکڑے

راج پاٹ ذر پرکہ سب تمسون اُجیار
اگر راج کو تصور کرو اور تخت و لشکر کو خیال کرو تو سب تمہاری ہی خوشی سے ہے
بیٹھہ بھوک رس مانہہ کی نہ دیا ہماندیا
بیٹھو اور عیش و عشرت پہ نظر کرو اور زہد اپنا کے مت دکھاؤ

موہ یہ لوبھ سناد نہ پایا
راجا نے کہا مجکو یہ طمع کی باتیں سننے آیا
جو نیان تن ہو یہ چھارا
آخر کار یہ بدن خاک ہوجاوے گا
کا کیو لون یہ چھندن چولون
اپنے آپ کو نہ بھولوں گا اس صندل اور چوکی پر
ہاتھ پای سرون او انکھی
ہاتھ اور پاوں اور کان اور آنکھ
سوت سوت تن بولہ دوکھو
یہ جسم جو ہے برائی کی بات بولے گا
جیہ کبل موت راج او بھوگو
جو راج اور عیش و عشرت بہت ہوتا

گاکر شکہ کا کرے کانا
کسکا آرام و چین اور کسکا جسم
مانٹی ہوکہ مری کو جب
مٹی سے یہ جانگے مرنے کے بعد سے
بیری جہان انگ کے رہونا
تو جانے کہ ہر بال تن کا میرا دشمن ہے
ای سب پھر ہوہین پن سانجھی
یہ سب آپہی سب افعال کی گواہی دینگے
کیسین ہو یہ گت موکھو
کہو میری نجات کس طرح سے ہو
گوپ چند نہ سادھت جو گو
تو گوپی چند جوگ نہ اختیار کرتا ۱۲۳

اوتھون شست جو دیکھ پرلوا
اوتھون نے دنیا کو جونا پایدار اور بیگانہ دیکھا

تجا راج کجلی بن سیوا
تو راج کو چھوڑ کر کجلی بن اختیار کیا

دیکھا انت اس ہے یہ گرو دیکھ اپدیس
دیکھا کہ آخر کو ایسا ہوگا گرو مرشد نے ہمکو ارشاد کیا
سنگلدیپ جاب ہین یا ماتہ سون موہ ادیس
پس سنگلدیپ جانا ضرور پڑا اے مادر اب تمکو میری تسلیم

روو سے ناگ متی رنواسو
ار بیکے کہنے لگی ناگمتی جو راجہ اسندر محل مین تھی
اب کو ہم گرہ بھوگی
اب تو ان ہمکو آرام عیش دیکا صاحب عیش
کے ہمار و آپن ساتھان
یا تو ہم کو اپنے ساتھ لے چلو
تم اس کھیر پیو پر پیتا
ور نہ ایسکہ تمنے محبت ہماری دور کردی
جوامہ جیو سنگ چھانڈ لگانا
جبتک جی ہمراہ ہے جسم کو نہ چھوڑیگا
بھلین پدمنی روپ انوپا
اچھا پدمنی حسین ٹھہری جسکے واسطے تمنے جوگ اختیار کیا
بھوین بھلین پرکھن کے دیٹھی
باوجود دیکہ تم عالم مین بہت پھرے ہو اور چھوٹوں کو تمکو دیکھا ہو

کہین تم کنت دیکھ نوراسو
کہ اے شوہر کسنے تمکو جنگل کا پہیرنا سکھایا
ہمہون ساتھ ہوی منہ جوگنی
ہم بھی تمھارے ساتھ جوگن ہو جائینگی
کے اب ارجلپہ سین ہاتھان
یا اپنے ہاتھ سے ہمکو مار کے جاؤ
جہوان رام تہان سنگ سیتا
یعنی جہان رام ہین وہان سیتا بھی ہمراہ
کرہیون سیو پکھار ہون پایا
یعنی مین خدمت کرونگی اور پاؤن دابونگی
ہم تین کوئی نہ آگر روپا
حالانکہ ہمسے کوئی حسن مین زیادہ ہو
جہنہ جانان تمنہ دیکھ نہ دیٹھی
اسپر بھی جہان کا ارادہ کیا ہو مکھ نہین موڑتے

دنیہہ اسیس سبے بل تہ ماتھین چھات

دین دعائین سبنے مل کے کہ تمھارے سر پر ہمیشہ چتر شاہانہ رہے

راج کرو گڈھ چتور راکھہ پے اہوات

اور پھر چتور گڈھ مین آکے راج کرو اور رانی کا سہاگ قایم رکھو

تہ تریامت ہین سبے تمھاری

اب جواب دیتا ہے رتن سین کہ تم عورت ہو اور عقل تمھاری چھوٹی ہے

راگھو جو سیتا سنگ لائے

رام جو سیتا کو از راہ محبت اپنے ساتھ رکھتے تھے

یہ سنسار سپن جس ہیرا

یہ دنیا مثل خواب کے نظر آتی ہے

راج بھرتر نہ نہ سنے ایانی

راجہ بھرتری کا حال نہین سنا ہے ای نادان

کچہ لیتھین ترو ا سہرائین

اور سر پستان سے اوسکے تلوے سہلاتی تھین

جوگ کا دھوگ سون کا جو

جب جوگ اختیار کیا تو عیش سے کیا کام

چھڑ کر کٹا لیے بھیکہ چاہا

جوگی کو خشک روٹی کے ٹکڑون کی طلب رہتی ہے

مورکھہ سو نی ستی گھر ناری

احمق ہے وہ مرد جسنے گھر کی عورت کی عقل پر عمل کیا

راون ہرے کون سدھ پائی

اوسنے راون کا ساتھ دیا پھر کون عورت ہے جو وفا کیجیے

انت نہ آپن کو کہ کبیرا

آخر کو کوئی اپنا نہین ہے کسکا اعتبار کیجیے

جہ کے گھر سورہ سے رانی

کہ جسکے گھر مین سولہ سو رانیان تھین

بھا جوگی کو و سنگ نہ لائین

جب وہ جوگی ہو گیا تو کسیکو بھی ساتھ نہ لیا

چھپے نہ مہری چھپے نہ راجو

نہ اوسکو عورت کی خواہش ہے نہ راج کی ہوس

جہر گہہ تات بھات سون کا ہا

بھاڑ مین جائین گرم چاول اوسنے کیا مطلب

کہا نہ مانی راجا سے سبائین بھیر

کہا نہ مانا راجہ نے اور سب لوگون کو چھوڑ کر جنگل نکل چلا

چلا چھانڈکے رووت پھرے دیکھہ نہ وھیم
سکو روتا چھوڑکر روانہ ہوا اسکیو تسلی اور دلاسا بھی نہ دیا

روکے ماتا پھرے نہ بارا
اور رتن سین کی بھی رونق تھی کہ ہای لڑکا نہ پھرا

بار مور جیا ور رتا
لڑکا میرا جو باعث زندگانی میری کا تھا

روونہ رانی تجا پرانان
رانیون نے رو رو کے اپنی جان کو ہلاکی مین ڈالا

چورنہ کین ابھرن اوھارو
ریزہ ریزہ کرڈالا اپنے زیور اور ہار کو جو گلے مین پہنے تھین

جا کنہ کہی رہس کے پیوؤ
جسکو ہم خوش ہوکر شوہر کہتی تھین

مرے چہنہ پے مرے بیاؤ
سب ہوت کی خواہش کرتی تھین پر لوگ مانع ہوتے تھے

گھڑی ایک سٹھہ بھیوا انڈورا
ایک ساعت تو بہت شور وغل رہا

رتن چلا جگ بھا اندھیارا
رتن سین کیا گیا کہ اوسکی آنکھہ مین عالم سیاہ ہوگیا

سوے چلا سوا پرتبا
سوا اوسکو ایک پیارہی توتا بھکا کرپچلا

پھونہ بری کرہنہ کرہانان
اور چوڑیان توڑ توڑکے اُنکا انبار کیا

اب کا کہنہ ہم کرب سنگارو
اور کہتی تھین کہ اب کسواسطے ہم زینت کرین

سو ئی چلا کا کرہیہ جیوؤ
وہی چلا تو کون صورت زندگانی کی

اوکھی آگ سب لوگ بجھاؤ
اور جب شعلہ دل سے اُٹھتا تھا تو سب بجھاتے تھے

ہن پاچھین بیتا ہوی نہ ورا
پھر تھوری دیرکے بعد موقوف ہو گیا

۱۲۷

ٹوٹ منی نو موتی پھوٹ منی دس کانچ
راجا کے جانیسے تو من موتی جسکا زیور تھا ٹوٹ گئے اور دس من کانچ

لینہ سمیٹ سب ابھرن ہو گا دکھہ کر ناچ
بعد اسکے سبنے اپنا زیور سمیٹ لیا اور دکھہ کا ناچ موقوف ہوا

نکسا راجا سنکے پوری
اب راجا نکلا آواز نرسنگے کی سنکر
رلے رانگ سب بھیس بیوگی
جتنے راجہ کے بھائی بند تھے سب نے بھبوت کی
مایا موہ ہری سین ہاتھان
دولت اور محبت دنیا کی چھوڑی
چھانڈ نہ لوگ کٹنب سب کو
چھوڑا اپنے لوگون اور تمام کنبے قبیلے کو
سنور نہ راجا سوئی اکیلا
پھر راجا ذات پاک پروردگار کو جو واحد ہے
نگر نگر ادگا نونہہ گانوان
شہر بہ شہر اور دیہہ بدیہہ
کا کر گھر کا کر ڈھر مایا
کسکا یہ گھر اور کسکے یہ مکانات اور دولت

چھانڈ نگر میلا ہوی دوری
اور دیس چھوڑ کے پردیس اختیار کیا
سورہ سہس کنور بھیے جوگی
اور سولہ ہزار کنور جوگی ہو کے ہمراہ چلے
دیکھین بوجھ نیان نیاتھان
نہ کوئی دیکھنے والا نہ پوچھنے والا نہ کوئی ساتھی
بھیے نزار دکھ سکھ تج دوئی
رنج و راحت دونون سے کنارہ کیا
جنھ رے پنتھ کھیلے ہوی چیلا
یاد کرکے اوسکے راہ پر چلا بنکر
چھاڈ چلا سب ٹھاٹ نونہہ ٹھانوان
چھوڑتا ہوا اپنے ملنے موقع پر چلا
تا کر سب جا کر جیو کا یا
اوسیکا سب کچھ ہے جسکا دیا جان و جسم ہے

چلا کٹک جوگن کرکے گرواس بھیس
چلا لشکر جوگیون کا گیروا لباس پہن کر
کوس میں چار ہو دس جا نہ بھولائیں
بیس کوس تک چارون طرف یہ معلوم ہوتا تھا کہ ٹیسو پھولا ہے

آگین سگن سگنتا تاکا
آگے بڑھ کے شگون کرنے والے

دہو ما بھجے وسبے کرتا کا
وہی مین رویا رکھکر دکھلایا

بھرین کلس ترین ل آئین
کلس پانی کے بھرے ہوئے لڑکیان لیکے آئین
مالن آئے مورے گاتھین
مالن تاج پھولون کا گوندھ کے لائی
داہن مرگ آیگا دھائین
داہنی طرف سے ہرن دوڑتا ہوا آیا
برکھہ سنمکھہ یا داہن بولا
نرگاو داہنی طرف سے بولا
بائین اکاسے دھورین آئی
بائین طرف سے چیلہ آسمان پر نمودار ہوئی
بائین کرارہی داہن گو چیا
بائین طرف کوا اور داہنی طرف گوسٹ آیا

دھولین گوالن گسائین
دہی لے دہی لے کر کے گوالنین شور مچاتی آئین
کھنجن بیٹھ ناگ کے ماتھین
کھنڑریچا سانپ کے سر پر بیٹھا
پرکھتار بولا گھر بائین
اور تیتر بائین طرف گھر کے بولا
بائین دس گادڑ نہین ڈولا
اور بائین طرف گیدڑ نے جنبش نکی کہ ہین
لوبا درس آئے دکھرائی
اور لومڑی نے آگے اپنی صورت دکھائی
پہونچی بھگت جیس من وچا
یہ شگون اس بات کا ہے کہ جس مطلب کو جاتے ہین وہ پورا ہو

جاکہ شگن ہوہنہ اس اوگونی جیہہ آس
جس شخص کو ایسے شگون پیش آئین اور وہ شخص سفر کرے جسکی توقع مین
اٹھو ہما سدھ شچہ جس کب کہا بیاس
اسکے سب کام پورے ہون راہ مین جیسے کہ بیاس نے کہا ہے

پچھیان چلا تب راجا
پچھے اکو پوچھ اور تب راجا چلا
گھٹن آج کچھہ سکتو پیاان
یہ بات کہی کہ آج منزل کم کرنا چاہیے

سنکھہ ناد جوگن کریا جا
اور سنکھہ اور ناد جوگیون کا جا بجا
کالہہ پیان دوسرے جانا
اور کل سفر سامان کرتا ہے گم

وہ ملان جو پہنچنہ کوئی

اوسکے ملنے کا جو کوئی قصد کرے

ہے آگین پربت کی باٹی

آگے پہاڑ کی راہ درپیش ہے

بیچ بیچ کھوہ ندی اونارا

درمیان درمیان مین غار ندی نالے

ہنونت کیر سنت نت ہنکا

درمیان مین بندرونکی آواز سنائی دیتی

اس من جان سنبھارہ آگو

یہ سب باتین خیال کرکے انجام کی درستی کرو

تب ہم کہب پرکھہ بھل سوئی

تب ہم کہین کہ وہ شخص بہت اچھا ہے

بجھم پہاڑ اگم سہ گھاٹی

سخت پہاڑ اور بہت عمیق گہاٹی ہے

ٹھانوہ ٹھانون اٹھہ ٹپ پارا

اور جابجا راہ زن موجود ہے

دہ کو پار ہوے کو تھا ٹکا

کہ آیا کون منزل کو پہنچ جاتا ہے اور کون تھکجاتا ہے

اگو اکیر ہوہ پچھے لاگو

اور کسیکو آگے کرکے اوسکے پیچھے چلو

کرہ پیان بھورانہ نتہ کوس دس جانہ

صبح اوٹھکے منزل کرو اور ہمیشہ دس کوس چلنا اختیار کرو

نیتھی منتھا جی چلنے تے کا رہی اٹانہ

جو مسافر راہ پر چلا جاے گا وہ کب بھولنے والا ہے

کرہ دشت تھقر ہوہ بٹاوو

راجہ کہتا ہے کہ نگاہ کرکے چلو اے مسافر

جہر اے نے بٹ بھین پری بہلائے

جو شخص دوسری راہ مین چلکے بھول جایگا

پاین پہر نہ سب تہورین

پاون مین سب کھڑاون پہن لو

اگو دیکھہ دھرہ بھئین پاؤ

اور آگے دیکھکے زمین پر پاون رکھو

گئی مارے نیتھہ چلے بجانے

وہ مارا جایگا اور راہ چلنا بھی نہ ٹیریگا

کانٹ نہ چبھی نہ گڑی انگورین

تاکہ کوئی کانٹا نہ گڑے نہ کنکری گھس جاے

پری آسے اب نکھنڈ مانہان
اب تو جنگل مین آ پڑے ہو
سگھن ڈھانکہ ین چھند س بھولا
بہت گھنا ڈھانک جنگل بین چارو طرف بھولا ہے
جھانکر جہان سو چہا ڈہ نیچہا
کانٹون کے جنگل کی راہ چھوڑ دو
وہنے بہ ر چندیری بائین
داہنی طرف ملک بدرا اور بائین طرف چندیری ہے

وندا کارن کچھپہ بناہان
وندا کارن مین بہت اچھی طرح سے بناہنا ن
بہ دکھ ملہ او ہان کر بھولا
جو کوئی وہان بھولیگا بہت دکھ پائے گا
بلک کوسے نہ پہاڑہ کنتھا
کوسے کے کانٹون مین اولجھ کر کپڑے پھاڑ وہ
دہ کہان ہوٹ بات وہ نہائین
دیکھیے دو نورا ہون مین سے کس راہ مین پڑے ہین

ایک بات گئی سنگل دوسر لنک سیپ
ایک راہ سنگلدیپ یعنی بہشت کی ہے دوسری راہ لنکا یعنی دوزخ کی ہے
ہہنہ آگین پنتھہ دو دو دہ کون دیپ
آگے بڑھو دیکھئے ان دو نو راہون مین سے کس ملک کو پہونچنا ہو

سنگھن بولا سوا سر یکھا
اوسیوقت بولا طوطا دانا
سوکا اوڑے کچھ تن پانکھو
وہ کیا اوڑے گا جسکے تن پر پر بال نہین
جس اندھی اندھا کر سنگی
ایسے شخص کی ہمراہی ایسی جیسے نابینا کا ہمراہ نابینا
سن مت کاج جہین جو ساجھا
الٹے ٹک بات عقل کی سنکر خواہش دریافت راہ کی

اگوا سوئی پنتھ جین دیکھا
پیشوا وہی ہے جسنے راہ دیکھی ہے
لی سو پرا سہ بوڑے ساکھو
ایسا شخص ہاک کے جنگل مین بیجا کر ساکھو کے جنگل [illegible]
پنتھ بناؤ ہوے سہلنگی
کہ راہ بناوین تو سعدور ہوکر بیٹھ رہین
بیجا نگر بیجے گر راجہ
بیجا نگر اور بیجے گر کے راجہ سے کی

پوچھا جہان کنڈ او کولا

اور جب اونسے پوچھا نیچا اور اونچا

دکھن و ہنے رہے تلنگا

اور جانب جنوب تلنگان رہے

مانجھ رتن پور سونہہ دوارا

درمیان کی راہ رتن پور کی ہے اوسکا دروازہ سامنے ہے

تج بائین اندھیار کھٹولا

تو اونھون نے بتایا کہ اندھیار کھٹولا بائین کو چھوڑ

اوترا نجھ ہوئے کرہا کنگا

اور اوترنکی راہ مین بہت اندیشہ ہے

جھار کھنڈ دے بائین پہارا

اور جھار کھنڈ کا پہاڑ بائین طرف چھوڑنا چاہیے

آگین باؤن اوڈیسا بائین دہیہ سو باٹ

اگے بڑھ کے بائین طرف اڈیسہ ہے اوس راہ کو بائین طرف رہنا چاہیے

دہنا اورت لائے کے اوتر سمند کے گھاٹ

داہنی طرف لیکے سمندر کے گھاٹ اوترنا مناسب ہے

ہوت بیان جای دن کیرا

کوچ ہوکے آفتاب غروب ہونیکے وقت

کُس سانتر بھئے سو سیتی

گھاس جنگل کی اور سرکنڈا بجائے توشک کے بچھے

کیا ملی جب بھسم ملیچا

جسم وقت خواب کے تمام خاک آلودہ ہوا

کھاٹو نہہ کھاٹون سب وہیہ چیلا

جا بجا سب چیلے سوتے تھے

جھکے ہین پیم نگ جا ماتے

جسکے دل مین محبت کا رنگ جما ہے

مرگارن منجھ بھیو بسیرا

ہرن کے جنگل مین مقام ہوا

کروٹ آپنے بھیین سیتے

کروٹ لیتے وقت بجائے تکیہ کے مٹی کے ڈھیلا کو بچھی

چل دس کوس اوس تن بیچا

اور دس کوس چلنے سے بدن اوس مین ترہوا

راجا جاگے آپ اکیلا

راجا تنہا جاگکر صبح کرتا تھا

کاہہ نیند بھونکھ بسرامان

اوسکو سونے اور کھانے اور آرام سے کیا کام

۱۳۲

بن اندھیاری رین اندھیاری

جنگل تاریک اور رات بھی تاریک

کنگری ہاتھہ کہین بیراگی

راجہ کنگری ہاتھ مین لے بجاتا

بھادون برن بھئی نس کاری

مثل تاریکی بھادون کی راتکے تاریکی ہے

پانچ تنت ایکہہ دُہن لاگی

اور پانچون تارمین ایکہی شخص یعنی پدماوت کی دہن لگی

نین لاگ تنہ مارک پدماوت جہہ دیپ

راجہ کی آنکھ اوسی راہ پر لگی رہتی جسطرف پدماوت کا ملک تھا

جیس سُواتہ سیوی بن چاتک جل سیپ

جیسے نیسان کی یاد مین جنگل مین پپہا اور دریا مین سیپی رہتی ہے

مانس لاگ چلت تہہ بانان

ایک مہینا گذرا اوس راہ کے طے کرنے مین

رتن سین بھا جوگی جتے

رتن سین کا حال سنکے کہ جوگی جتی ہوا ہے

جوگی آپ کنک سب چیلا

اور کہنے لگا کہ آپ جوگی بنے اور لشکر کو چیلا بنایا

کہلتہ آئے آپ مایا کیجے

پھر کہا کہ خوب ہوا جو آپ آئے اب مہربانی کیجئے

سنہ گجپتی اوتر ہتہ ما

راجہ نے کہا کہ اے گجپتی ہمارا جواب سن لو

سو تہہ کہ جنہہ منہ بہو بھاؤ

یہ طور قبول ضیافت اوسکے واسطے ہے جسکو خواہش ہو

اوتری جای سمند کین گھاٹان

بعد اسکے سمندر کے گھاٹ پر جاکے اوترے

سن بھیٹے آو ا گجپتیے

گجپت وہانکا حاکم ملاقات کیواسطے آیا

کون دیپ کنہ چاہے کھیلا

یہ فرمایئے کہ کس ملک کا ارادہ ہے

کچھونائی کنہ ایس دیجے

اور ضیافت کے قبول کرنیکا حکم دیجئے

ہمہ تم ایکی بھاو نرارا

کہ ہم تم ایک ہین اگرچہ انداز و طور ظاہر جدا ہے

جو ترہے تو لاو نہ لاؤ

جسکو خواہش نہو تو عبث برباد کرتا ہے

اہی بہت جو بوہت پاؤن
اسی قدر عنایت بہت ہی جو کشتیان پاؤن

نہ تین سنگلدیپ سدھاؤن
اور تمسے رخصت ہو کر سنگلدیپ کو جاؤن

جہان موہ نج جانا کٹک تیون سے پار
جس مقام مجکو خاص جانا ہے چاہتا ہون کہ لشکر سمیت پار ہو جاؤن

جو رہی جیون لے باہڑن مرون تو وہ کی بار
اگر زندگی رہی تو شے مقصود لیکے پھر آؤنگا اور اگر مر گیا تو اوسکے دروازہ پر مرونگا

اگجیت کہا اسیس پر لاگا
اگجیت راجہ نے یہ تقریر سنکر سر جھکا کر

اتنے بول نہوے کہا لاگا
اتنی بات یعنی اسقدر فرمایش کا بجالانا مشکل نہین

اہی سو لیان آئی گھر مین
جو جو فرمایش ہوگی ابہی حاضر کردونگا

بہول سوئی جو مہیسر چڑہین
بہول وہی ہے جو مہیسر کو چڑہے

پی گسائین سن ایک بناتی
پر مہاراج ایک بات تجویز فرمانا درست ہے

مارگ کٹھن جات کہ جہاتی
کہ سنگلدیپ کی راہ بہت سخت ہے کسطرح جاؤگے

سات سمندر اسو جسہ پارا
اوس راہ مین سات دریا پیدا کیا ہین

مار نہ مگرمچھ گھڑیارا
اور مگرمچھ اور گھڑیال زندہ نہین چھوڑتے

اوٹھی ہو رنہ جای سنبہاری
جو اوس دریا مین لہرین اوٹھتی ہین اوسکا تحمل دشوار ہے

بہاگنہ کوئی نبہی بیپاری
اپنی قسمت کے زور سے کوئی سوداگر بچ جاتا ہے

نہ سکیا اپنے گھر راجا
تم آرام طلب اپنے گھر کے راجا ہو

ایت دکھ جو سہو کہ کا جا
اسقدر تکلیف تمسے متصور نہین کہ برداشت کرو

سنگلدیپ جای سو کوئی
سنگلدیپ مین وہ شخص جا سکتا ہے

ہاتھ لیمن آپن جیو ہوئی
جو اپنا دل و جان ہاتھ پر رکھے ہو

۱۳۴

کھار کھیر دودھ اور دودھ سر اجل ہن کا کلا اگوت

آب شور و کھیر جھرات و آب سیاہ و شراب اور کل شکلا اور گوشت ۱۲ "گھی"

کو چڑھ نانگہ سمند اہی ساتون ہی کا کر اس یوت

کون ایسا شخص ہے کہ جہاز پر چڑھ کے ان ساتون دریا کو طے کرے کسکا ایسا ۱۲ "وٹا کا ہے"

اگھپت یہ من سکتی سیو ڈ

راجہ رتن سین نے گجپت سے کہا کہ ہمنے تو شکتی جو خدا کی

جو پھلین سر دسے پگ دہرے

جو شخص پہلے ہی سر سے قدم رکھے

ساکھہ سنکلپ ڈکھہ سانبر لینھون

آرام کو تصدق کیا اور رنج کا توشہ ہمراہ لیا

بھنور جان لے کنول ریبی

بھنورے ہی کو کنول کی محبت کی قدر رہتی ہے

او جنہ سمند پیم کر دیکھیا

جس شخص نے دریاے محبت کو دیکھا ہے

سات سمند ست لینھہ سنبھارا

جس شخص نے سات سمندر کی تکلیف کو گوارا کیے

جو پی جیو باندھ ست بیرا

جس شخص نے راستی اپنے دل پر اختیار کی

پی جہنہ پیم کہان تہنہ جیو ڈ

بس محبت کا خیال ہوتا ہے وہان جان کا کیا حساب

سو ے کیر میچ کا کر سنئے

تو وہ گویا مردہ ہے اور مردے کو موت کیا اندیشہ

تو یان سنگل گہ گینھون

تب مین نے سنگلدیپ جانیکا قصد کیا

جنہ مہ تہا پیم کی بتی

جس مین درد محبت سے وہ گذر گیا

تنہ یہ سمندر بوند برلیکھا

یہ سمندر اوسکے آگے ایک قطرہ کا حساب رکھتا ہے

جیو دھرتی کا گرو پہارا

زمین اور کوہ گران کی کیا اصل سمجھتا ہے

پر جیو جای پھیری نا پھیرا

اگر یہ جان جاتی رہے لیکن وہ منہ نہین پھیرتا

رنگ ناتھہ ہون چیلا جا کر ہاتھہ وہی کی ناتھہ

رنگ ناتھہ کا مین چیلا ہون اوسی کے ہاتھہ مین میری باگ ہے

کہین ناتھہ سو کھینچے پھرے نہ پھیرین ہاتھہ
وہی میری باگ کھینچے لیے جاتا ہے مجکو پھیرنے سے منہ نہین پھرتا

پیم سمندر ایس اوگاہا — جہان نہ وار نہ پار نہ تھاہا
دریا محبت کا ایسا عمیق ہے — جسکا وار ہے نہ پار ہے نہ تھاہ ہے

جو وہ سمند کا نہہ پرے — جو اوگاہ ہنس ہوی تِرے
جو اس سمندر مین پڑے — اگرچہ کیسا ہی عمیق ہو ہنس کیطرح تیر جاے

ہون بپاوت کر بھیک منگا — دشٹ نہ آو سمند او گنگا
مین تو بپاوت کا گدا اگرچہ ہون — میری نظر مین سمندر اور گنگا کب آتا ہین

اس من جان سمند پرون — جو کوئی گہا ہی بیگ لتروں
یہ دل مین سمجھکر سمندر مین پڑا ہون — جو کوئی ہاتھ دیگا جلد نجات ہوگی

جنہ کارن گہین کانتھ گنتھا — جہان سو ملے جاون تہ پنتھا
جسکے واسطے یہ مالا اور گودڑی اختیار کیا ہے — جس مقام پر وہ ملیگی اوس راہ مین جانا ضرور ہے

اب یہ سمند پرون ہوی مرا — موی کیہ پانی کا کرا
اب اس سمندر مین مردہ ہوکے پڑا ہون — مردے کو پانی کا کیا اندیشہ ہے

مرہیا کو وکتھون لیجاؤ — وہ کے پنتھ کو ڈھر کھاؤ
مین مرگیا ہون کوئی کہین مجکو لیجاؤ — اوسکی راہ مین کوئی مجکو کھالے

سرگ سیس دھر دھرتی ہیا سیم سمند
سر میرا آسمان اور بدن زمین اور دل دریای عشق ہے
نین کوڈیا ہوی رہی سے لے اوٹھہ سو بند
اور آنکھین کوڈیا ہو کے قطرے لے لے اوٹھتی ہین

١٣٦

۱۳۷

کٹھن ہوگ جوگ دیکھ واہو
سخت رنج فراق مجکو لگا ہوا اور مرض دیشی علاوی کرتا ہے

ڈر بجیا تنہ دوؤ گنوائی
خوف خالق او شرم خلائق دونو نہین لیے کھوی

آگ دیکھ وہ آگین دھاوا
آگ دیکھ کے آگے کا قصد ہوتا ہے

جس باور نہ بجھائیں بوجھا
جسطرح سے دیوانہ سمجھانے سے نہیں بوجھتا

نگر مجھ ڈر ہیں نہ لیکھا
مگر مجھ کے خوف کا دل مین کچھ حساب نہین

اونہ کھای وہ سنگھ سندورا
نہ اوسکو شیر کھاتا ہے نہ سارد عول

کیا مایا سنگ ناہی آتھے
نہ جسم ساتھ جاتا ہے نہ دولت

جرم جرت ہوی اور نہ پاچو
ایک عمر جلتے ہوے گذر گئی اور انتہا نپائی

دیکھی کچھو نہ آگ نہ پانی
اب نہ آگ کا کچھ اندیشہ ہے نہ پانی کا

پان دیکھ وہ سونہ دھنساوا
اور پانی دیکھ کے سامنے بی تکلف دہنستا ہے

کون بھانت جای گا سوجھا
وہی حال عاشق کا ہے کہ کسیطرح نہین سمجھتا

آپنہ جیون پار بہا دیکھا
آپہی اوسکا بیڑا پار ہوجاتا ہے

کاٹھ چاہ اودھک سو جھورا
کیونکہ چوب خشک سے زیادہ وہ خشک ہوتا ہے

جنہ جیو سو بنا سوئی ساتھے
سواے خداے پاک کے کہ وہ ساتھی ہے

جو کچھ درب اہا سنگ داں دینہہ سنسار
جسقدر خزانہ ہمراہ تھا خلائق کو ایثار کر دیا

کا جانون کہ کے ست ڈی او تارے پار
دیکھیے کس کی برکت سے خدا پار اوتارتا ہے

دہن جیون او تا کر جیا
زہے زندگانی اوس شخص کی

او بچ جگت مہ جا کر دیا
کہ نام جسکی داد و دہش کا دنیا مین لبندہ ہے

دیا سو سب جب تپ اور پراہین

دیا ہوا اس جہانکا سب اذکار اور عبادت سے بہتر ہے

ایک دیا تین دس گن لاہا

ایک حصے سے تو دس حصے ملے

دیا کری آگین اوجیارا

بخشش پہچرکر دینے والیکے آگے چراغ ہوجاتی ہے

دیا مندر نس کرے اجورا

بخشش راتکو مکان روشن کرتی ہے

ہتیم دان دینے جو سکھا

حاتم نے بخشش جو اختیار کی

دیا سو کاج دوہون جگ آوا

بخشش دونو جہان مین کام آتی ہے

نرمل تجھہ کینہہ تنہ جنہ رے دیا کچھہ ہاتھہ

راہ روشن ہے اوس شخص کی جسنے کچھہ دیا

ست نہ ڈل دیکھا گرہستی

راستی کو لغزش نہین دیکھو اے گہستی

آپن ناہ کیا اوکنتھا

اپنے اختیار مین جسم ہے نہ گودری

تیہین چلا بکھیر دم ہرکھوئے

[illegible]

دیا برابر جگ کچھہ نا ہین

دینے کی برابر دنیا مین کچھہ نہین

دیا دیکھہ سب جگ مکھہ چاہا

دیا وہ چیز ہے کہ سب دینے والیکے دیدار [illegible]

جہان نہ دیا تہان اندھیارا

جہان بخشش نہین وہان تاریکی بڑی ہے

دیا نا نہ گھر مو سنہ جورا

جہان چراغ نہین ہوتا تو چور گھر مونس لگتے ہین

دیا رہا دہر من مہ لکھا

اس بخشش سے سخیون مین لکھا گیا

اہان جو دیا اہان سب پاوا

جو اس جہان مین دیگا اوس جہان مین پائیگا

کچھہ نکوئی لے جایہ دیا جاپی ساتھہ

کچھہ اپنے ساتھہ کوئی نہیں لیجائیگا دیا ساتھ جائیگا

راجا دت ست دونہ ستی

اگر راجا فیاض ہو تو راستی دونا ثمرہ دکھاتی ہے

جیو دیکھہ اگمن تنہ پنتھا

پیشتر ہی سے اس راہ مین جان دیکھا ہون

ساہس جہان سدھہ تہان ہوئے

جہان دلاوری ہے کام ہوتا ہے وہ پورا ہوجاتا ہے

۱۳۶

تسچین چلا چھاڑ کے راجو
یقین کی راہ سے راج چھوڑ کے چلا
بوہت دینہ دنیہ سب ساجو
کشتی اور سب سامان دے دیا

چڑھا بیگ او بوہت پیلی
جلد سوار ہو کے کشتی بانس کے
دھن وے پرکھ پیم نینتھ کھیلی
زہے وہ مرد جو راہ محبت سطے کر گیا

پیم پنتھ جو پہنچے پارا
راہ محبت جو شخص سطے کر گیا
پھر نہ ای سطے یہ چھارا
پھر بازہ پس نہیں آتا خاک مین ملجاتا ہے

تنہ پاوا او تم کیلا سو
جسنے بدولت عشق کے بہشت پائی
جہان نہ میچ سدا سکھ پاسو
وہاں موت نہیں ہمیشہ عیش و آرام ہے

یہ جیون کی آس کا جیس سپن تل آدھ
بہت زندگی کی کیا امید گویا خواب ہے بقدر نیم لحظہ کے
محمد جیتھہ جی مرتہ تئی پرکھ سد سادھ
اسے محمد جو زندگی ہی مین مرگیا وہی مرد کامل ہے

جس رتھہ رینگ چلی گج بھانی
جیسے رتھہ آہستہ چلتا ہے شتل رفتار ہاتھی کے
بوہت چلی سمند کی پانی
جہاز سمندر مین اوس طرح چلا

دھاوتہ بوہت من اویرانین
مشہور ہیکہ جہاز دل کے ارادہ سے زیادہ جاتا تھا
سہس کوس اک پل مہ جانین
یعنی ہزار کوس ایک پل مین سطے کرتا ہے

سمند اپار سرگ جن لاگا
دریا نا پیدا کنار ہے گویا شامل ہمپلہ آسمان تھا
سرگ نہ کھال گئی بیراگا
نشیب و فراز اوسکا مجبور سے کے خیال مین کب آتا

تتکھن چالہ ایک دکھرائی
اوسی اثنا مین ایک جال مچھلی نظر آئی
جن دھولاگر پربت آئی
یہ معلوم ہوا کہ گویا دھولاگر پہاڑ سامنے آیا

اوٹھی لہر جو چالہ پر اجے
جسوقت وہ چال چلتی ایک لہر اوٹھتی
راجا ستین کنور سب کہین
راجا سے سب کنوروں نے کہا
تنہ رے پنتھ ہم چاہنہ گوناں
اسی راہ مین ہم جاتے ہیں

لہرا کاس لاگ بہین بانجے
ایسی لہر کہ آسمان پر پہنچ کے زمین پر آتی
اس اس مچھ سمندر مہ اہین
کہ ایسی ایسی مچھلیان سمندر مین ہین
ہوہ سبہوت بہر نہ اونان
پس یہی سمجھنا چاہیے کہ پھر آنا ممکن نہین

گرہمار تم راجا ہم چیلا تم ناتھہ
تم ہمارے مرشد ہو اور راجا ہو اور ہم چیلے ہین وابستہ تمہارے
جہان پاؤ گرا کہے چیلا رکہے ماتھہ
جس مقام پہ مرشد قدم رکھے مرید کو وہان پیشانی رکھنا چاہیے

کیوٹ صفی سنت کو ہنسا
ملاح یہ گفتگو سنکے بہت ہنسے اور کہا
یہ تو چالہ نہ لاگے کو ہو
یہ تو چال کسی سے مزاحمت نہین کرتی
سو ابہین تم دیکھو نا ہین
سو ایسا رہو تمنے ابھی نہین دیکھا ہے
راج پنکھہ تہ پر منڈرائین
سیمرغ اس جگہہ پر منڈلایا کرتا ہے
تی وی مچھ ٹھور گہ لیہین
وہ سیمرغ ایسی بڑی مچھلیونکو چونچ مین لیجاتا ہے

سمند سجان کو ان کر منجا
سمندر جانور کو کنوئین کے مینڈک سے تصویر کرو
کا کہیتو جو دیکھو وہ ہو
جسوقت وہ ہو دیکھوگے تب کیا کہوگے
جہنہ نکہہ ایسی سہس سما ہین
جسکے منہ مین اس چال سے ہزارون سما جاتین
سہس کوس تنکی چہا پین
جسکا سایہ ہزار کوس تک پڑتا ہے
سا وک نکہ چارلے وہین
اور اپنے بچون کو چارہ دیتا ہے

گرجی گگن پنکھ جو کھولہ
جسوقت پنکھ بازو کھولتا ہے آسمان گرجنے لگتا ہے
تہان نہ سورج نہ چاند سوجھا
ایسے عالم میں نہ سورج دکھائی دیتا ہے نہ چاند

ڈولہ سمند دھن جو ڈولہ
اور سمندر ہلنے لگتا ہے
چپے سوئی جو اگمن بوجھا
اس سمندر میں جو شخص سوار ہوتا ہے جو عاقبت اندیش ہوتا ہے

دس مہ ایک جامی سو کوئی دھیرم اہے سیم
دس آدمی میں ایک آدمی جاتا ہے۔ جو صاف ستھرا اور پاک صاف صداقت والا ہوتا ہے
بوہت پار ہوے جو تو ہوکوسرا و کھیم
اسپر بھی اگر بیڑا پار ہو خیر و عافیت سے تو بہت غنیمت ہے

بات کہت بہتی دیس گوہاری
بات کہتے ہیں تمام خبر مشہور ہوگئی
ہستی سست لائی ہت دھیلا
ہاتھی لاکے لوگوں نے کشتیں دریا میں ڈالیں
کیوٹ لوگ لاکہ ہت بلی
ملاح لوگ بڑے بڑے زبردست مستعد ہوئے
بوہت سس جانہ چہہ اودران
تب کشتیاں چاروں طرف دوڑائیں
سنکے آپ چڑھا سین راجا
یہ بات سنکے راجا آپ مستعد ہوا
بھال بانس کھانڈی تہ پرہت
بھالوں کے بانس بنا اور تلواریں باندھکے ڈانڈ بنا کے کھینے لگے

کیو ہتہ جالہ سمند منہ مار
کہ ملاحوں نے جال کو سمندر میں مارا
ہوور آئے اک جالہ لیلا
اور سب ڈرے کہ ناکتخدا کو جال نے نگل لیا
پھری نہ جالہ جیون گل کلی
لیکن وہ جال مثل گل کلا کے نہ پھری
ہوی کلول جاتہ تریوران
لیکن جانور نکے صدمہ سے تہ و بالا ہوتی رہیں
اوسب دیس لوک مل باجا
اور سب ہمراہی مدد کو موجود رہے
جان پکھال باجکی کی جرپت
اور رانی جانور نکو مثل قالیچاں تصور کرکے کھینے لگی

چار ایل سو مانجھر بھاجی
خوراک کھا کے جب مچھلی بھاگے

کہان جای جو جا کر کھابی
پھر وہ کہان آتی ہے اپنی عادت کے خلاف

مانجھر کر لکہ ہر دین یہ سانڈھی بکھ بان
مچھر کے دمین ہر پھیرا اس جہت سے تیر زہر کا سا لگی رہتا ہے

سبھنہ پہنچہ کے مار اجالمہ نکھے پران
سب لوگون نے پہونچکر مار اجال کو تب جان نکلی

جس دھولاگر پربت ہوئی
جیسے دھولاگر پہاڑ بلند ہے

تھین بھانت اوترانیون سوئی
اسیطرح سے وہ چال پانی پر تیر آئی

سبھنہ دیس مل تیرنہ آنان
سب لوگ مل کے تیرے ہوسے

لین کلھاری لوگ جہانا
کلھاڑیان ہاتھ میں لیے ہوے آگئے

جن پربت کنہ لاگنہ چانٹی
گویا پہاڑ مین چیونٹیان لگ گئین

لیگئے مانس رہی سکاٹی
گوشت بہر سب لیگئے صرف ہڈیان رہ گئین

مانجھر رہی کوس دس میندھ
ہڈیان اوسکی دس کوس تک پڑی تہین

مانجھر کس جس سیت بر میندھ
ہڈیان کیسی گویان سفید برینڈی پڑی ہے

نین سو جان کوٹ کے پنورین
آنکھیں اوسکی ہڈیوں ایسی تھین گویا برج قلعہ ہے

کت اس گئی پھری تہ بھنورین
کون ایسے بھنور زمین پر کے پھرتا ہے

رتن سیت سون ستکے ہین
دانت سیپ سے سینے سنکے ہی ماتہ گی

اس اس مچھ سمندر ماہین
ایسی ایسی مچھلیان سمندر مین ہین

راجا مہ چاہہ تنہ گوات
پھر جا کے راجا تہ جوچاہ بیانیکا قصد کیتے ہو

پہنہ سنجوگ بہرو تہ اوتان
پھر ملاقات ہونا کسی سے یا پھر آنا مشکل ہے

تہ راجا او گرو ہم سیوک او چیر
تم ہمارے راجا اور مرشد ہو اور ہم خدمتگار اور غلام
کینھہ چھین سب آیس اب گونی تہ پھیر
آپکے حکم بجا آوری مین حاضر ہین پر آپ اب فسخ عزیمت کیجیے

راجین کہاں کینھہ تین یہان
راجا نے سنکے کہا درحالیکہ مین عشق تباس تین آیا
جہان ہم کہان کو سرکھیان
بہر جہان پای نعبت سیان مین خیر دعا کا کیا کر

تہ کہیوہ جیو کہیوہ پار رہے
یہ کہا تم کہیے جاؤ اور پار کر دو
جیسین آپ ترہ سہ تار رہے
جسطرح آپ تیر جاؤگے اسیطرح مجکو اوتار دو

سوہ کو سر کر سوچ نہ اوتا
مجکو خیر و عافیت کا اتنا خیال نہین ہے
کسل ہوت جو منسہ سہنوتا
خیر جبتک تھی جو پیدا تہوتا

دھرتی سرگ جانت پیے دو
زمین و آسمان مثل دو سنگ آسیا مین
جو پیہ بیچ جیو رہا کہ نہ کہو
جوان . تو تجہ دو نمین پڑا اوسکی جان کیونکر بچے

ہون اب کوسل ایک پے مانگون
ایک خیریت کا البتہ خواستگار ہون
پیم غنچہ سب باندھہ نہ کھانگو
کہ راہ محبت مین صداقت مین کمی ہو

جو ست ہین تو بیتہ دیا
جسکے دلمین راستی ہو تو اوسکی آنکھین بالند چراغ ہین
سمند نہ ڈرسے دیکھہ مرجیا
سمندر کو دیکھکے غوامس نہین ڈرتا

تہان لگ ہیر سمند ڈھنڈ ہو رون
یہان تک تلاش کرون دو سمندر کو ڈھنگولون
جہان لگ رتن پدارتھہ جو رون
کہ جب تک لعل و جواہر پدمنی تہ آسکے

سیت پیار کھوج لے کا ڈھون ہیہ گرنتھہ
سات تحت الثری مین سراغ لگاکے پدماوتی کا لون

سات سمند چڑھ دھاؤن پدماوت جنہ نیتھیہ

سات سمند چڑھ کے دوڑون پدماوت جس راہ مین ہو

سایر تری ہیں ست پورا | جو جی ست کایر پن سورا

وہی بہادر دریا محبت سے تر جاتا ہے جسکے دل مین راستی ہوتی ہے | اگرچہ کیسا ہی نامرد ہو پس راہ عشق مین صادق ہو تو وہی بہادر ہے

تنہ ست بوہت پور چلائے | جنہ ست پون پنکھ جس لائے

جہان راستی ہے وہان کشتی خوب چلے گی | جہان راستی ہے وہان گویا ہوا کے پر لگا دیے

ست ساتھی کرو سنبھارو | ست کہے لے لاوے پارو

جسکے ہمراہ راستی ہے بدولت اسکے مرشد مددگار ہے | اور وہی راستی اختیار کرنے سے بیڑا پار ہوتا ہے

ستی تاک ست آگو پاچھو | جہان جہان مگر مچھ او کاچھو

راستی کو تاک کے سب پیش و پس ہین | جہان نہنگ اور سنگ پشت ہین

اوٹھے لہرین اوٹھے پہارا | چڑھے سرگ او پرے پتارا

جس وقت لہر سمندر کی اوٹھتی ہے گویا پہاڑ اوٹھا | چڑھے تو آسمان پر جا لگا اور پڑے تو تحت الثریٰ مین

ڈولے بوہت لہرین کھائین | سہس کوس اک پل مہ جائین

ہوا کے صدمہ سے کشتیان تہ و بالا ہوتی ہین | ہزار کوس ایک پل مین جاتین

راجین سو ست ہردین باندھا | جنہ ست ٹیک کرے کر کاندھا

راجا نے جو راستی دل مین اختیار کیا | پھر جہان راستی ہے مرشد مددگار رہتا ہے

کھار سمندر سب نانگھا آئی سمند جہان کھیر

دریا ہے شور کو سب دریا سے شیر پر آ پہونچے

پل سمندر دہی سا تو جو پھر نیر

اور دہی ساتوں سمندر اگرچہ ملے تھے لیکن پانی کے رنگ سو فاصل تھے

کھیر سمند کا برنون سیرو
دریای شیر کی پانیکی صفت کیا بیان کرون
سیت سروپ پت جس کی سیرو
رنگ مین سفید مزے مین مثل کھیر کیے

دولت مانک موتی ہیرا
لعل و گہر اس دریا مین ابلے پڑتے تھے
درب دیکھ من ہوی نہ دھیرا
یہ خزانہ دیکھکر دل کو قرار نہین آتا تھا

منوان چاہ درب او بہو گو
لبخواہ خزانہ اور متاع بیحد پڑ تھا
نپتھ بھلای بناسے جوگو
اگر جوگی کو نظر آئی تو راہ بھول جائے اور جوگ بنا تا

جوگی منہ او ہی رس مارنہ
جوگی اپنے دلون مین یہ اندیشہ کرتی ہین
درب ہاتھ کر سمند پیارنہ
کہ خزانہ ہاتھ لگے تو سمندر تیر جائین

درب لیے سو استھر راجا
پھر یہ اندیشہ کرتے تھے کہ یہ دولت لیجا کو زیبا نہی
جو جوگی تہ کے کس نہ کا جا
اور جوگی نے پائی تو کس کام کے

نپتھ نپتھ درب رپ ہوئے
مسافر کے واسطے راہ مین دولت دشمن ہے
ٹھگ بٹپار چور سنگ سوئے
کیونکہ ٹھگ اور راہزن اور چور ساتھ لگ جاتے ہین

نپتھی سوئی درب سون کونسے
مسافر کے لیے بہتر کہ دولت سے بیزار رہے
درب سمینٹ بہت اس مو نسے
اور خزانہ سفر مین کھیگا تو لٹ جائیگا

کھیر سمند جو نکیا آی سمند دو ماتھہ
شیر کا سمندر جو طی کیا تو جنزات کے سمندر مین پونچے
جو ہین نپتھ کی با ورناتہ نہ دھوپ چھانہ
جو لوگ سفر کے دیوانے ہین نہ انکو دھوپ ہے نہ سایہ

دوہ سمند دیکھت تس دہا
جنزات کا سمندر مثل آگ کے گرم تھا
پیم کا لبدہ کہ دی سما
محبت کا جسم اُس آگ کو سہتا ہے

پیم جو داد ہا دہن دہ جیو

محبت نے جو گرم کیا تو زہر دل عاشق

دودہ جامی منتہہ کاڑہی کیہ

ایسا ہی جو شخص دہی جاکر اور متہہ کر گھی نکالتا ہے

دودہ ایک بوند جام سب پھیرو

ایک قطرہ دہی کا بہت سے دودہ کو جماتا ہے

کانجی بوند ہنس ہوی نیر جو

اور ایک قطرہ سرکہ کا بالکل پانی کر دیتا ہے

سواس دودہ من ہنسنی کاڑہے

سو ایسی دہی کو دل کے متھنے سے نکالے

ہبی جوت بن ہیوٹ نہ ساڑہے

اور بغیر روشنی دل کی سر شیر پھیٹ نہین سکتا

جنہی جی پیم چندن تہ آگے

جسکے دل مین محبت ہے اسکے سامنے آگ مثل صندل کے ہے

پیم بہون پھیر نہ ڈر بہاگے

وہ شخص مقام محبت سے ڈر کے نہ بہاگیگا

پیم کی آگ جرے جو کوئی

محبت کی آگ مین جو شخص کہ جلے

تاکر دکھ نہ ابرتھا ہوئی

اوسکا رنج کبھی ضائع نہ ہوگا

جو جانی ست آپہہ جارے

جو راستی کی قدر جانتا ہے آپ کو جلاتا ہے

نست ہنین ست کری پیارے

اور جو شخص دل سے صادق نہین صدق ظاہر نہین کرتا

دودہ سمندر بن پار بیے پیہ کہان سنبہار

الحاصل دہی کا سمندر بہی طے کیا لیکن محبت کی بیقراری کہان طے ہوتی ہے

بہاوی پانی سر پرے بہاوے پرے انگار

خواہ پانی سر پر پڑے خواہ انگارے عاشق کو دونو برابر ہین

آمی اودودہ سمندرا پاران

اب گذر جو آب گرم کی سمند ناپیدا کنار ہے

دہرتی سرگ جرے جنہ جہاران

جسکے شعلے سے زمین و آسمان جلتا تھا

آگ جو آپی اودہی ہت کاڑہے

آگ کی جو پیدایش اوسی سمندر سے ہے

کہن نہ بجھا ہی جگت قسن باڑہے

ایک لمحہ سرد نہین ہوتی جس وقت افزونی پر آتی ہے

برہ جو اپناں او ہین سمنداں
آتش ہجراں جو ایسی سمندر سے پیدا ہوئی
جہ سو برہ تہ آگ تہ ڈیٹھے
جو ہجور ہوتا ہے وہ آگ پر نظر نہین کرتا
جگ مہ کٹھن کھرگ کی دہارا
زمانہ مین تلوار کی دھار تیز مین مشہور ہے
اگم پنتھہ جو ایس نہوئے
راہ آخرت کی جو ایسی سخت نہ ہو
تہ سمند رمہ راجا پڑا
سوا ایسے دریا مین راجا جا پڑا

لنکا جرے او ہی اک بنداں
تو لنکا اسی کی ایک قطرے سے جل گیا
سو نہ جرہ نہ پھر و نہ پیٹھے
آگ کو سامنے ہو کر جل جاتا پیٹھ نہین دیتا ہے
تہ تین او یک برہ کی جہارا
اوس سے بڑھ کر آتش ہجرت ہے
سادہ کیہن یادی سب کوئی
تو علاوہ جا بہ دن کے ہر شخص طے کر جاتا
چھی جرابی رون نہ جرا
جلنے کا تو کیا ذکر کر ایک بال بھی نہ جلا

۱۴۷

تلپھے تیل کڑاہ جسم ار م تلپھے سب نیر
جسطرح کڑاہ کا تیل جوش مارتا ہے اسطرح سب اسکا پانی جوش مارتا ہے
یہ جو لیکر پیم کا سو بوند سمند سریر
جو سمندر صندل محبت کا ہے اوسکا یہ سمندر ظاہری ایکقطرہ ہے

اسمند پن راجا اوا
پھر راجہ شراب کے سمندرین آیا
جو تنہ پیے سو ہا نور سے لیے
جو اوسکو پیے وہ نشتی کر بارہی گھومنے لگے
پیم سرا جنہ کی جی ما نہاں
جس شخص کے دل مین شراب محبت ہے

مہوا مدہ چہاتا و کھراوا
مہوے کی شراب سینہ دکھایا
سیس پھرے پنتھہ پیگ نہ دیے
سر پھر جاے اور راہ مین قدم نہ رکھ سکے
کت بیٹھے مہوا کی چھانہاں
وہ مہوے کے سایہ مین کب بیٹھے

گرکے پاس واگر رس سا

مرشد کے پاس جس شخص نے شراب انگوری پی

برہن وکدہ کیسہ تن بہا

آتش جدائی میں اپنے بدن کو بھی بہنایا

بتھپ نیر سون پوتی کیا

سب آنسو سے اپنے جسم کو لیپا پوتا

برہ سر اکنہ ہو بجی مانسو

شراب مہاجرت نے کباب کر دیا

بیری بیر ہار من گا

اوسکو بسا گی درخت کنارا دریو کیونکر دل گزنگی ہو

ہاڑ جراسے دینہ جس کا ٹھے

اور ہڈیاں جلادیں مثل لکڑی کے

تس مدہ چوہی بری جس دیا

جو قطرہ شراب کا ٹپکتا چراغ کی مانند جلتا

گرگر پہنے رکت کی آنسو لگے

خون کے آنسو گرے

محمد مدہ جو پریم کا ہسین دیپ تنزالہ

ای محمد شراب محبت کا چراغ اپنے دل میں روشن کر

سیس دی پتنگ جون تب لگ جالے نہ جالہ

کیونکہ مثل پتنگ کی اپنا سر نہیں دیتا جبتک آپکو فدا نکرے

[illegible] کا سمت [illegible] آئی

[illegible] موج [illegible] آیا

[illegible] کل [illegible] جیسو ہلورا

[illegible] ور شور لہریں ایسی اٹھتی تھیں

[illegible] لہریں تے نائین

لہریں مانند مثل پہاڑ کے اٹھتی تھیں

دھرتی [illegible] سرگ لہ باڈ ہا

زمین سے [illegible] لہریں اٹھتی تھیں

کاو ہیر ج دیکھت ڈر کھائی

آسایش نوکیا دیکھنے سے خوف کھا جاتا ہے

جن اکاس ٹوٹے چہ اورا

کہ گویا آسمان چاروں طرف سے ٹوٹا پڑتا ہے

پھر آوے جوجن لکہ نائین

اور لاکھ جوجن تک اسکا صدمہ ہوتا تھا

سکل سمند جانو بہا ٹہا ڈہا

یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا سارا سمندر کھڑا ہو گیا

نیر مہی ترا او پر سوئے
پانی سمندر کا جو تہ و بالا ہوتا تھا
پھرت سمند جو جن لکھ تا کا
تا کہ جو جن تک پانی سمندر کا دورہ کرتا تھا
بھا پر لوئیر ا ئیہ جو ہین
اُس دریا مین سب یان محشر ہو وار تھا

مہا ار پنہہ سمند منہ ہوئے
تو شور محشر سمندر مین معلوم ہوتا تھا
جیسین پھرے کمار کا چاکا
جیسے کمار کا چاک گہومتا ہے
مری سوتا کنہ پر لو تو ہین
جو کوئی مردہ ہوا اوسکی واسطی دیجا قیامت پہنچے

گئی او سان سین کی دیکہ سمند کی باڈو
سمندر کی طغیانی دیکھکر سب کے حواس جاتے ہوے
نیر موت جن لیلے رہانین اس کاڈہ
نزدیک ہوتے وقت معلوم ہوتا تھا گویا نگل جاتا ہے آنکھین نکالتا تھا

ہیرامن راجا سون بولا
ہیرامن نے یہ حال دیکھکر راجہ سے کہا
سنگل منتہ جو ناہ نباہو
سنگلدیپ کی راہ مین ایسی جگہ سے کسیکا گذر نہین
یہ کل کل اس سمند گھنیر و
یہ زور شور کا سمندر جو ایسا عمیق ہے
اہی سمند پنتہہ منجہ و ہارا
اسی دریا مین راہ منزل مقصود کی ہے
تیس سہس کوس کی باٹا
تیس ہزار کوس کے اسکی راہ دراز ہے

اہین سمند آہی ست ڈولا
اسی سمندر کو دیکھکر آپ ایسی ہی حواس کھوے
یہی ٹھانون سانکر سب کا ہو
کہ یہ مقام سب پر دشوار گذرتا ہے
جنہ گن ہوی سو پا وے تیرو
اس سے وہی شخص پار ہو سکتا ہے جسکے اعمال نیکو ہون
کھانڈ ہی کی اس ریکہ نرارا
مثل دم تیغ کی یہی سمندر تیز ہے
اس سانکر چل سکے نہ جاتا
اور ایسی باریک ہے کہ چیونٹی نہین چل سکتی

کھانڈی چاہ مین پینا ۓ
تلوار سے زیادہ اس مین تیزی ہے
وہی پنتھ سب کا ہو جانا ن
اسی راہ مین سب کو جانا ہے

بار چاہ پاتر پتر اۓ
اور بال سے زیادہ باریک ہے
ہوی دو سرے بسواس نمانان
اور جس مین دوئی ہو اس نادان کا کیا اعتبار ہے

مرن جین اپنے پنتھ اہین اس کے اس
اسی راہ مین مرنا جینا ہے اور اسی راہ مین امید و ناامیدی ہے
پرا سو گیو تیار نہ تر اسو گا کیلاس
جو شخص گرا تحت الثری ہو گیا اور جو تیر کی بچا وہ بہشت کو گیا

راجین دینہ کٹک کنہ بیرا
راجا نے اپنی فوج کو بیڑا دیا
ٹھاکر جیک سور بھا کوئی
جسکا سردار بہادر رہتا ہے
جو لہ ستی نہ جی ست باندہا
جبتک ستی اپنے دل مین استی کو دخل نہین دیتے
یہہ سمندر مین باندہا بیرا
درحالیکہ دریاے محبت مین کشتی ڈالی
ناہون سرگ نہ چاہون راجو
نہ مین بہشت کا طالب ہون نہ راج کا
چاہون وہ کرو درسن پاوا
مجکو اسی کے دیدار کی خواہش ہے

سرس ہوہ کرہ من دہیرا
اور کہا ثابت قدم ہو اور دل مین اطمینان کرو
کٹک سور پن آپہہ ہوئی
اوسکا لشکر خود بہادر ہوتا ہے
تو کہ دلیے اہ کہا نہ کاندہا
تب تک کہار اوسکو کندھا نہین دیتے
یہ سب سمند بوند جیہ کیرا
پھر یہ سمندر تو اسکا ایک قطرہ ہے
نامو نرک ستین کچھ کاجو
نہ مجکو دوزخ سے کچھ کام ہے
جنہ مو آن یہہ پنتھ لاوا
جسنے مجکو راہ محبت مین ڈالا ہے

کاٹھہ کا وگا ڈہ کا ڈھیلا
چوب خشک کو تختی اور مزحی کا کیا اندیشہ

بوڈنہ سمند مگر نہ لیلا
اگر وہ سمندر مین ڈوب جاے تو مگر گل نہین گلتا

کانہ سمند وہلس لنہیں بہایا چہین سب کوئی
کرشن نے جب سمندر مین قدم ڈالا اوسکے پیچھے سب چڑھے

کوڈکا ہونہ سنبھارے آپن آپن ہوئی
کوئی کسیکو نہین بچا سکتا نفسے نفسے مین سب گرفتا ین

کوئی بوہہت جس پون اڈاہین
کسی کا جہاز مثل ہوا کے اوڑتا تھا

کوئی چمک بیج پر جا نہین
اور کوئی مثل بجلی کے چمک جاتا تھا

کوئی بھل جس ہا و تکھارو
کوئی ایسا جاتا تھا جیسے اچھا گھوڑا اوڑتا ہے

کوئی جیس بیل گریار و
اور کوئی ایسا جاتا تھا جیسے بیل سست

کوئی ہروجان رتھہ ہانکا
کوئی سبک مثل رتھ کے جاتا تھا

کوئی گرو بہار بہا تہا تکا
اور کوئی کثرت بارسے تھکا ہوا تھا

کوئی رینگہ جاند چانٹے
کوئی مانند چیونٹی کے بہت آہستہ چلتا

کوئی ٹوٹ ہونہ سرمانٹے
اور کوئی لوٹ کی خاک بر سر افشان تھا

کوئی کھانا پون کر جھولا
کوئی ہوا کے صدمونسے جنبش کرتا

کوئی گرنہ پات جیون ڈولا
اور کوئی پتی کیطرح ہل کے گرتا

کوئی پرنہ بھنور جل مانہان
کوئی گرداب مین پڑ گیا تھا

پھرت رہنہ کو کوئی نہ باہنان
اور گھومتا تھا کوئی ہاتھ نہ پکڑتا تھا

راجا کر بھا اگمن کہیوا
راجا ادہر اہونکا سب سے آگے کہیوا تھا

کہیوک آگین سوا پر یوا
اور ناخدا اوسکا توتا تھا

کوئی دن ہلا سو رین کوی آو پچھ رانت
کسی روز کچھ دن باقی پہر مقام پر کوئی پونہچا اور کوئی پچھلی رات کو
جا کر رہت جس سا جو سوا و ترا تتہ بہانت
جسکا جیسا سامان تھا وہ اسی طرح سے اوترا یہ مقام ٹھیرا ہے

شین سمند مانسر آئے
ساتوین سمندر مانسر مین آئی جہان کنول کھلا تھا
دیکھ مانسر روپ سہاوا
مانسر کا حسن زیبا دیکھکر
کا اندھیار رین مس چھوئے
تاریکی دور ہوئی او شب سیاہ کے دفع ہوئی
است است سب ساتھی لوے
واہ واہ بیان سے سب ہمراہیونکو منہ سے نکلا
کنول بکس تن ہسی و ہین
سبحان کنول بکستا ہے جسم ہر ایک کا شگفتہ ہوا
ہنستہ ہنس او کرتہ کر پڑا
ہنس یار ہنس ہنس کے کلیل کرتے تھے
جو اس ساد آو تپ جو گو
جو شخص ایسا تپ جوگ ساد کے آئے

ست جو کیستہ سہس سید بائے
راستی کے باعث ہزار طرحکی آب سائش ہوتی
ہسین ہلاس برین ہوی چہائی
دل مین خوشی و خرمی تمام نے گذر گیا
بہا بہنسار کرن رب کھوئے
صبح نمودار ہوئی اور آفتاب نکلا
اندہ جراہی نین بہ کھولے
جو لوگ نا بینا یعنی نا یوس تھے انکی عقل کی آنکھ کھلے
بھنور درس ہو کے رس لہسین
بھونرے بجیال گل کنول کی ہر ایک کے جسم بھنور لگے
چنہ رتن کمتا ہل ہیرا
اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے موتی چنتے تھے
پوجی آس مان رس بھوگو
تب اسکی امید مان رس سے بر آئے

بھنور جو ملسا مان سرسینہ کنول رس آئے
بھونرے نے جو ہمت مانسر کی باندھی تب کنول کا رس اٹھا لیا

گگن جو ہیا نہ کی سکا جھور کا طلس کہای

اور گگن جو عجائبات نہ کر سکا اُسکی خورش کا طرز عجب بڑا ہے

پوچھا راجین کہ گرز سوں آ | بخنون آج کہاں دن اوتوا

راجہ نے پوچھا کہ کہو مرشد تو سے | مین نہین جانتا کہ آفتاب کہان نکلا

پون باس سیتل لے آوا | کیا دہت چندن جن لاوا

ہوا خوشبو سرد لے کے آئی | جسم سوختہ کے واسطے گویا صندل لائے

کہون نہ ایس سراں سریر و | پرا اگن منہ جائے نیر و

ایسی تری اور نازکی جسم مین کبھی محسوس نہ ہوئی تھی | گویا آگ مین پانی پڑا

نکست آو کرن رب ترکھیا | تم گئی نرمل جگ دیکھا

جون جون آفتاب برآمد ہوا | تاریکی دفع ہوتی گئی اور روشنی جہان مین پھیلی

اوٹھی میگہ اس جا نہو آلین | چمکی بیچ گگن بی لالین

آگے ابر سا نمودار ہوا | اور بجلی آسمان پر چمکتی ہوئی نظر آئی

تنہ اوپر جن سس پرگاسا | اوسو گچھنہ بھبو گراسا

اوس ابر مین جو چاند نے طلوع کیا | اور ثریا اوسکے گرد نظر آیا

اور نکہت چہوندس آچیارے | ٹھانون ٹھانون دیپ اس بارے

اور ستارے چارو نطرف روشن تھے | تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جا بجا چراغ روشن ہیں

اور دکھن دس نیرین گگن میر و کہاو

علاوہ اوسکے جانب جنوب سونیکا پہاڑ جو نظر آیا

جیس بسنت رت آدی تیس باس جگاو

تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے بسنت کا موسم آیا اور خوشبوئین اوسی طرح چلی ہین

توں راجا جس بکرم آوے

پھر ہر اِس تعریف کرنیلگا کہ راجا تم اپنی جیسی کرم تھا

پن ہر چند میں ستوادے

اور ہر چند ایسے راست باز و

گوپی چند توں جیتا جو گو

گوپی چند سے تنے جوگ جیت لیا

او بھرتھری نیں یوج بیوگو

بھرتری نے بھی اتنا درد فراق نہ سہا

گورکھ سدہ و منہ تھا تو

با وجودیکہ گورکھ ناتھ نے اُسکی مدد کی

تاری گرو مچھندر ناتھو

اور گرو مچھندر ناتھ نے اُسکی دستگیری کی

جتا پیم توں [illegible] اکاسو

اور تو نے محبت کی [illegible] اُن جیت لیا

دشت پر اسنگل کیلاسو

کہ سنگلدیپ جو شش بہشت سے ہو نظر آئیلگا

وی جو میگ گدہ لائے اکاسا

وہ جو ابر ایسا قلعہ آسمان سے لگا ہوا معلوم ہوتا ہے

بجری کٹی کوٹ چنہ پاسا

اور برج سنگین چاروں طرف نظر آتے ہیں

تہ پر سبر جو چھجہ بھلا

اور سبز چھجہ [illegible] معلوم ہوتا ہے ١٥٣

راج مندر سونی نگ جرا

وہی راجہ کا محل سونے کا مرصع ہے

او بھت [illegible] پاسا

[illegible]

سب راین کی [illegible]

وہ سب رانیوں کے محل ہیں

کنٹھن [illegible] کنول لکھند تراین پاس

یہ جو آسمان سا نظر آتا ہے تالاب نہر وغیرہ اور جو ستارے معلوم ہوتے وہ کنول کھلا ہے

توں رب واہنو رہی یون ملالی باس

اور یہ تم آفتاب سے ابھر کر طالع ہوا ہے اور ہوا خوشبو میں لیکر استقبال کو آئی

[illegible] آکاس تیں اوچا

[illegible] اس قلعے کو آسمان سے زیادہ بلند ہے

نین دیکھ کر نا نہ پہونچا

آنکھ کی بینائی وہاں تک نہیں پہنچی

بجری چالک بھری چنہ پھیرے
بجلی اُس قلعے کی چاروں گرد پھرا کرتی ہی
دہای جو باچا کی من ساد ہا
جو شخص کہ ارادہ کرے وہاں دوڑا جاتا ہے
چاند سورج او نکھت ترائین
چاند اور سورج اور ستارے بڑے چھوٹے
پون جای تہان پہنچی چہا
ہوا نے ارادہ کیا کہ وہاں جا کر پہنچے
اگن اوٹھی جر بجھے نیا نان
آگ نادان شعلہ مار کر بلند ہوئی اور سرد ہو گئی
پان اوٹھا اد نہ جای نہ چھوا
پانی وہاں کے ارادے پر جوش میں آیا اور نہ جا سکا

جیون جھمکات پھری جم کیری
اور مانند جلاد کے ملک الموت بھی پھرتا ہے
مارا چکر بہودوی پارا
ہتیار چکر کا مار کر اسکو دو نیم کر دیتے ہین
تتہ ڈرانتر کہ پھرنہ سبائین
اسی خوف سے سب درمیان پھرتے ہین
مارا تیس ٹوٹ بہیٔن ہا
ایسا اسکو مارا کہ دو ٹکڑے ہو کر زمین گر کر
دہوان اوٹھا او بیچ ملانان
دھوان اُٹھا اور درمیانہ فاش ہو گیا
ہر اروی آتی [illegible]
اور بوجہ عدم رسائی اُلٹا پھر نیچے ٹیک پڑا

راون چاہ سوین ہوی ہیروں اُوتر لکی وس ماتھ
راون لنکا کے راجہ نے چاہا کر مقابل ہو کر اسکو دیکھیں تو سو سر اُنکے کاٹ گرے
سنکر دہر اللاٹ بہین اور کو جوگی ناتھ
مہادیو نے اپنی پیشانی زمین پر رکھی اور کسی جوگی کی لیاقت ہے

تہان دیکھ پدماوت امان
ایسے مقام دشوار گذار زمین پدماوت رہتی ہے
اب بدہ ایک دیون تہ جو گو
ہیرامن کہتا ہے کہ اب ایک بات عقل کی تیرے لائق کہتا ہون

بہنور نہ جای نہ پنکھی ناماں
نہ وہاں بھنورا جا سکتا ہے اور پرندہ کا نام
پہلین درس ہوی تو ہو گو
کہ پہلی تیری ملاقات ہو جاوے تو خوب بات ہے

پنجن میرو کہا وس جہان

یہ پہار جو سونے کا نظر آتا ہے

او کھنڈ کھنڈ پربت جس میرو

وہ جا بجا پہاڑ مثل سمیر کے جو معلوم ہو تجھ زمین

ناگھ مانس پا چیل پکہ لاگین

راہ ناگھ اجنبہ پاک مین

او گھرہ مہا دیو کرےبارہ

تب دروازہ منڈپ مہادیو کا کھلے گا

پدماوت پن پوسجے آئے

پدماوت بھی پھر پوجنے کو آئے گی

مہادیو کر منڈپ تہان

وہان مہادیو کا منڈپ ہے

میرہ لاک ہوی تس پھیرو

اُس سے قلعہ ملا ہوا اتنا ہی پھیر ہے

سری پنچمین ہوئے آگین

سری پنچمین ہو گے

پوجن جای سکل سنسارو

اُس وقت مین سارا جہان پوجنے کو جائیگا

ہوئے انہ سس دِشٹ مرائے

اسی بہانے تمسے بھی چشم دو چار ہو جائیگی

تمہ گونہ تہ منڈپ ہاہون پدماوت پاس

تم چلو اُس منڈپ مین اور مین پدماوت کے پاس جاتا ہون

پوجی آی بسنت جو پوجے من کی آس

کہ وہ بسنت پوجنے کو آئے اور دل کی امید بر آئی

راجین کہا درسن جو پاؤن

راجہ نے ہیرامن کو جواب دیا کہ اگر توقع دیدار کی ہے

جنہ پربت پر درسن لیہان

جس پہاڑ پر اوسکا دیدار نصیب ہو

مہرے بہاوی اونچ سوٹہاون

مجکو جو مقام بلند مطبوع ہے

پربت کاہ گنگن کنہ دہاؤن

تو پہاڑ کیا مین تو آسمان پر دوڑ جاؤن

سرسون چڑہون پاکے پاکا کیہان

سر کے پاؤن سے وہان چڑھ جاؤن

اونچی لیون پر بیتم ناون

تو معشوق عالی رتبہ کا بھی نام بلندی لیون

پُرکھ چاہے اونچ ہیاو

مرد کو چاہیے کہ حوصلا اوسکا بلند ہو

سدا اونچ پی سیئے پارو

اونچے ہی کے دروازی کا خادم رہے

اونچی چڑھے اونچ کھنڈ سوجھا

بلندی پر چڑھنے سے بلند مقام نظر آتا ہے

اونچی سنگ تب کیجے

اونچے کے ساتھ صحبت ہمیشہ رکھنا چاہیے

دن دن اونچے راکھے پاو

روز بروز بلندی پر پاؤن رکھے

اونچے سے کیجیے بیوہارو

اونچے ہی سے معاملہ کرنا چاہیے

اونچی پاس اونچ مت بوجھا

اونچی کی صحبت مین اونچی عقل سوجھتی ہے

اونچے لاے جیو بل دیجے

اگر اونچی کیواسطے جان کام آوے تو دینا چاہیے

دن دن اونچا ہوئی سو جنہ اونچے پر چاو

روز بروز ترقی پاوے وہ شخص جو اونچی سے ملاقات رکھتے

اونچ چڑہت جو کھس پرے اونچ نہ چھانڈی کاو

اگر اونچی پر چڑھنے سے گر بھی پڑے تب بھی بلندی کا خیال نچھوڑے

ہیرامن وہی بچا کہانی

ہیرامن یہ سب حال کہکر

راجہ چلا سنور سولت

اور راجہ بن سنور کے اوسطرف کا خیال لیکر چلا

کا پربت چڑھ دیکھے راجا

پہاڑ پر چڑھ کے راجہ کیا دیکھتا ہے

انبرت پھل تن پھرے اپورے

انبرت پھل وہان بہت سے پھیلے ہین

چلا جہان پدماوت رانی

وہان چلا جہان پدماوت تھے

پربت کہو چلا پربت +

یعنے اوس پہاڑ پر جہان تو نے بتایا تھا

اونچ منڈپ سونے سب ساجا

کہ ایک اونچا منڈپ سونیکا سجا ہوا ہے

اوتنہ لاگ سجیون مورے

اور اوس جگہ سجیون پھل بھی لگا ہے

چوکہ منڈپ چھون کیواڑا
چاروں طرف منڈپ کی چار دروازے تھے
بہتر منڈپ چار کھنبہ لاگے
اور منڈپ کے چار ستون لگے تھے
سنکہ گھنٹ کہن با جنہ ہوئی
سنکھ اور گھنٹا مسجد میں وہاں بجا کر

سبھی دیوتا چھن دوارا
چاروں دروازوں پر اچھے اچھے فقیر بیٹھے تھے
جنہ وی چھوی پاپ تنہ بھاگے
جو ان کو مس کرتا اسکے پاپ دور ہو جاتے
او بہ ہوم جاپ تہاں ہوئی
اور ہوم اور جاپ بھی وہاں بہت ہوتا

مہادیو کر منڈپ جگت جاترا آو
مہادیو کا منڈپ تھا ایک زمانہ اسکو آتا تھا
جو اچھیا من جپ کے سو تیسی پھل پاو
جیسی جسکی آرزو ہوتی ہو ویسا ہی وہ پھل پاتا

راجا باور برہ بھوے گے
راجا دیوانہ عشق کا ہو کر
پدماوت کے درس آسا
پدماوت کے دیدار کی امید میں
پورب بار ہوی کے سرناوا
پورب کے دروازے کی طرف ہو کر سر جھکایا
نمو نمو نارائن دیوا
راجہ نمو نمو کہکر دیو کے سامنے آیا
تو ہیں دیال ہے ...
تم مہربان ہو تمہاری ...

چیلا سہس تیس سنگ جوگی
چیلے تیس ہزار جوگی ہمراہ تھے
ڈنڈوت کینہ منڈپ چہنہ پاسا
ہاتھ جوڑ کے منڈپ کا طواف چاروں طرف کر
ناوت سیس دیو پہنہ آوا
سر جھکاتے ہی دیو نزدیک آیا
کہا جوگی سیوکوں کی سیوا
اور کہا کہ آپ کی ... میں خدمت کب کر سکتا ہوں
سیوا کی آس تہ ناہین
ایسی خدمت ... تمکو پرواہ نہیں ہے

١٥٨

نامہ گن نہ جیبہ رس باتا
نہ مجھ مین کچھ ہنر ہے نہ زبان شایستہ
پورہ موہ ورہ رس کی آسا
میری امید دیدار پربات جلد بر لاؤ

تون دیال گن نرگن داتا
مگر تم داتا اور نادان پر برابر مہربان ہو
ہون مارگ جو دہر دو سوانسا
اوسی راہ کا دم بدم مین جویا ہون

تت بدہ بھی نہ جانون جنہہ بدہ اسنت تور
اُس لائق تعریف تمہاری نہین کرسکتا ہون جس لائق اوصاف تمہارے ہین
کر سوونشٹ ادکرپا اچاپو سبھے مور
نظر عنایت کی اور مہربانی کرو کہ میری آرزو بر آئے

کی آستت جو بہت منا وا
جب بہت تعریف کی اور بہایت خوش آمد
مانس بیم بیکنٹھے
آدمی بوجہ محبت اسکی کے بہشتی ہوا
پیمہ مانذ برہ رس رسا
محبت ہی مین وہ وصل وفضل کا حاصل ہے
نستی دہای مری تو کا ہا
بر راہی کرکے اگر مر گیا تو کیا
ایک بار جو من دی سیوا
ایک بار جو شخص دل سے عبادت کرے
سن کے سبد منڈپ جھنکارا
جب منڈپ سے آواز کا شور ہوا

سد اکوٹ منڈپ سین آوا
تب یکایک آواز منڈپ سے آئی
نانہت کہا چارک سٹھے
ورنہ ایک مشت خاک کی کیا حقیقت ہے
جسکے گھر مدہ انرت بسا
تمانہ جو زمین مین وہ شراب طہور کا شہد مین لبا
ست جو کری ہوے تتہ لاہا
جو شخص راستی پر قائم رہا تب سزاوار حضور ہوتا ہے
سیوہ پھل پرسن ہوی دوا
تب ثمر طاعت سے مقبول دیوتا کا ہوتا ہے
بیٹھو آمی ترب سے مارا
تب راجہ پورب کی دروازہ پر آسکے بیٹھا

١٥٩

پنڈ چرہای چہار چت آٹے	**ماٹی ہون انت جو ماٹی**
بدن مین بہبوت لگاکر تصور مین سمرن کرنیلگا	اور معنی خاک شد پیش ازانکہ خاک شوی بجا لایا

ماٹی مول نہ کچھ لہے او ماٹی سب مول

مٹی کی کچھ قیمت نہین اور مٹی کی بڑی قیمت ہے

دشٹ جو ماٹی سون کری ماٹی ہوی امول

اگر نظر عنایت مٹی پر پڑجای تو مٹی کے برابر بیش قیمت کچھ نہیں

نیچہ سنگہ چہالا ہوی تپسا	**پدماوت پدماوت جپا**
شیر کی کہال پر بیٹھکر شغل کرنے لگا	اور ہر دانہ سمرن پر نام پدماوت کا لینے لگا
دشٹ سماوہ دہی سون لاگی	**جنہ درسن کارن بیراگی**
آنکہ تصور کی ہر وقت ویسکی طرف لگی رہتی	جسکے دیدار کی امید پر جوگ اختیار کیا
کنگری گہن بجاوے جہوری	**بہور سانجہ سنگی نت پوری**
کنگری ہاتھ مین لیے ہوے خالی بجاتا	صبح وشام آواز سنکہ کی سنکے افروختہ ہوتا
کنتہا جرے آگ جن لاے	**برہ ڈہنڈ ہور جرت نہ بجہای**
گودری ایسی جلتی تہی گویا کسینے آگ لگادے	دشت مفارقت سے جلتا ہے تو بجہائے نہین بجہتا
نین رات نس مارگ جاگی	**چکہہ چکور جانہ سس لاگے**
آنکہین سرخ تہین بسبب شب بیداری کے	اور مثل آنکہہ چکور کے کہ چاند کی طرف ہوتی ہے اسکی آنکہ تھی
کنڈہ رکہی سیس بہئین لاوا	**پاٹور سون جہان وہی پاوا**
حلقہ کانون کا ہاتھ مین لیکر زمین پہ سجدہ کرتا	اور کہتا کہ اگر اوسکو پاؤن تو نعلین اسکی ہو جاؤن
جٹا چہورے بار بہارون	**جنہ نیچہ آوسیس تہان وارون**
زلفون سے سمجہا جہاڑو اوسکے دروازے کی خاک جہاڑون	اور جب راہ وہ آئی وہان سر اپنا قربان کرون

چار دنہ چکر پھیرون مین کھوجت فیٹ نہ رہون تھہار
چارون طرف اوسکو ڈھونڈتا پھرتا ہون ایک لمحہ قرار نہین
ہوی کر بھسم پون سنگ دھاؤن جہان سو پران ادھار
آرزو ہے کہ جل کے خاک ہوکر ہوا کے ساتھ اوسجگہ دوڑ جاؤن جہان قیمت قطرہ ادی

پدماوت تہان جوگ سنجوگا
پدماوت بھی حال فقیری راجہ کا سُنکر
نیند نہ پری رین جو آوا
تمام رات اندوہ فراق سے نیند نہ آتی
وہی چاند او چندن چیرو
وہ پوشاک صندلی تنگ شب ماہ مین مثل آگ جلتی
کلپ سمان رین تہہ باڈھی
باندازہ کلپ ہزار رات کے برابر ایک رات تھی
گھی مین مگ رین بہائی
ہاتھ مین بین لی کہ شاید رات گذر جاوے
بین دھن سنگھہ اوریہی گاوے
علاوہ آواز بین کے اوسکی آواز زیادہ تر خوش تھی
کہان ہو بھنور کنول رس لیوا
در کہتی کہ کہان ہے وہ بھنورا کنول کا رس لینے والا

پری پیم بس گہے بیوگا
دام محبت اور مفارقت مین گرفتار رہوتی
سیج کو آنچ جانہ کوی لاوا
گویا بستر پر کوا پنچ ڈال دی
دکدہ ہوی تن برہ گنبھیرو
کہ تمام بدن درد مفارقت سے جلا جاتا
تلتل مرجگ برکا ڈھی
برابر تل کے کم اور زیادہ قرن سے دراز تھی
سس ماہن سب رہے اونائی
یہ لفظ مرکب یعنی ماہ و غزال ہے یعنی جو بڑھیا ر
ایسی بجھا بسے لنس جاگے
اسی اندوہ مین تمام رات جاگ کرتے تھے
آئی پرہ ہوی گھرن پرپیوا
کہ مانند کبوتر پرواز کرکے آ

سودھن برہ پتنگ جیں جرا ہیں تنہ دیپ
پدماوت ایسی عروس پروانہ جو رکیطرح اس آگ مین جلی

کنت نہ آوے بھرنگ ہوی کو چیندن تن لیپ
اگر شوہر ہر رنگ سے نہ آیگا تو کون جسم سوختہ پر صندل لگائیگا

پری برہ بن جانہ گھیرے
ایسے دشت مفارقت مین گھر گئے

چیتر دسا چتوی جن بھولے
چارو طرف نگاہ دشت ناک ایسی پڑتی ہے جیسے کوئی

کنول بھنورا وہی بن پاوے
کنول کو بھورا اوسی باغ مین پائے گا

اتنگ اتنگ اس کنول سریرا
سارے جسم مین وہ کنول بس گیا ہے

چھی ورس رب کنہ پرکاسو
بے تنا و بیرا آفتاب کے وقت طلوع کے ہے

پوچھی دھای بار کھنہ باتا
دایہ نے پدماوت سے کہا کہ لڑکی کیا سبب ہے

کیسر برن ہیا بھا تورا
اب تیری صورت زرد مثل زعفران کیون ہے

اگم اسو جھے جہان لہ ہیری
کہ نہایت ناپیدا کنار ہے جہانتک دیکھو پتا نہین

سُو بن کون جو مالت بھولے
اور یہ سخن زبان پر تھا کہ وہ کون باغ ہے جہان مالتی بھولے

کوملاوے تن تپت بجھاوے
کون ہے جو وصل کرادے اور جسم کی تپش بجھاوے

ہیا بھا پیر سیم کی پیرا
دل سراپا زرد ہو گیا درد محبت سے

بھنور دشٹ منہ کے سوا کا
عاشق جو مثل بھنورے کے مبتلاے محبت کنول ہو اوسکے

تو ین جس کنول کلی رنگ راتا
تیرا چہرہ جو مثل غنچہ کنول سرخ تھا

مانہ منہہ بھیو کچھہ بھورا
اب معلوم ہوتا ہے کہ گویا دشمنون کے دل مین بھر گیا

پون نہ پاوی سچری بھنور نہ تھان بیٹھہ
جس مقام پر ہوا گذر نہ پائے اور جہان بھنورا نہ بیٹھہ سکے

بھول کرنکس کس بھیئی منہہ سنگھہ تو ین دیٹھا
ہر تا ایسی چپ کرکی کیون بھول سکے اسیر طرف تو آنکھہ ملا کر دیکھہ

دلہی سنگہ پرکھای تو مارے
گویا شیر تیری طرف منہ موڑا ہے دشمنون کی مارنیکو

کی تش رہتا ہی جس مارے
تو ہی کہ جب لڑکی تھی کسطرح رہتی تھی

جوبن سنون کہ قول بسنتو
جس جنگل مین سنتے تھے بسنت کی بہار ہے

ہتہ بن پری ہست میمنتو
اوس جنگل مین مست ہاتھی کی طرح پڑی ہے

اب جوبن باری کورا کھا
دیکھیے اب اس لڑکی کا حسن کون برقرار رکھتا ہے

کنجر برہ بدھانسے سا کھا
فیل عشق اسکی جسم کی شاخونکو توڑکر ڈالتا ہے

مین جانا جوبن رس بھوگو
مین جانتی تھی ا جوانی بڑی مزیدار چیز ہے

جوبن کٹھن سنتاب بیوگو
اب معلوم ہوا کہ جوانی سخت ایذا دیتی ہے حالت فراق مین

جوبن گرو سمیر پہارو
جوانی نہایت گران مثل سمیر پہاڑ کے ہے

سہی نہ جای جوبن کر بہارو
جوانی کا بوجھ اوٹھانا سخت مشکل ہے

جوبن اس میمنت نہ کوئی
جوانی کے برابر مستی کسی مین نہیں

نوہی ہست جو انکس ہوئی
اگر جوانی انکس ہوکر ہاتھی پر بیٹھ جاے تو وہ بھی جھک جاے

جوبن بہر بھادون جس گنگا
جوانی بھادون کے مہینے مین مثل دریای گنگ کے ہے

لہرین دی سماے نہ انگا
اسقدر لہرین لیتی کہ جسم مین نہین سماتی

پریون اتھاہ دھای ہون جوبن سلل گنبھیر
پدماوت نے دایہ کو جواب دیا کہ اے دایہ مین اتھاہ دریا مین پڑی ہون جوانی کا گرداب ہے

تنہ چتون چارہ دس کوگہ لاوے تیر
اس سبب سے مین چارون طرف دیکھتی ہون کہ کون میرا ہاتھ پکڑ کے کنارے

پدماوت تون سمند سیانین
دایہ نے کہا کہ اے پدماوت تو تو دریا سے عقل ہے

تہ سر سمند نہ پوچی راین
بلکہ تیرے مقابلے مین سمندر کی بھی حقیقت نہین

ندی بھانہ سمند نہ آئی
چھوٹے دریا کی تو گنجائش ملنیان کی سمند مین ہے

سمند ڈول کہ کہاں سمائی
سمندر اگر ملنیانی پر آئے تو کہان سمائے

ابھین کنول کری ہی توڑا
دایہ کہتی ہے کہ ابھی تیرا دل مثل غنچہ کنول ہے

آیہ بھنور جو توکنہ جوڑا
بھنورا تیرے جوڑے کو ضرور آئے گا

جوبن تری ہاتھہ گہ لیجے
مناسب ہے کہ جوانی کے گھوڑے کی باگ مضبوط پکڑ

جہان چاہے تہان جای نہ دیجے
کہ جسطرف وہ گھوڑا قصد کرے اودھر جانے دے

جوبن جور متنگج آہے
زور جوانی کا مثل فیل مست کے ہے

گہ گیان انکس جم رہے
چاہیے کہ عقل کی آنکس سے اوسکو قابو مین رکھے

ابہین بار تو ین پیم نہ کھیلا
ابھی تم لڑکی ہو محبت کا کھیل نہین کھیلا

کا جانس کس ہوی دھیلا
تم کیا جانو کہ کیسی سختیان اسمین ہوتی ہین

گگن دشٹ کریا ی ترا ہین
آسمان کو دیکھون پاوٴن تلے معلوم ہوتا ہے

سرج دیکھہ کر آوے نا ہین
سورج نظر آتا ہے پر ہاتھ نہین آتا

جب لگ پیو ملی تہ سادہ پیم کی پیر
جبتک تم کو شوہر ملے دل کی درد کے برداشت کرو

جیسین سیپ سنوات کنہ تپی سمند منجہ میر
جسطرح سے صدف آب نیسان کی تمنا مین برداشت دھوپ کے کرتی ہے

رہی نہ وہای جوبن اوچھیر
پدماوت نے کہا کہ ای دایہ تیری باتین نہ جانی لیکن نگہ جوانی

جانہ پڑہ اگن منہ گہیر
بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی آگ مین ڈال دیا

کروت سہون ہوی دوی آدھا
آرے کی تراش سہ سکتی ہون کہ دو ٹکڑے کر دیتا ہے

سہی نہ جای برہ کر داہا
لیکن سوز مفارقت نہین برداشت ہو سکتا ہے

برہا سو بہر سمندر اپارا
سمندنا پیدا کنارہ جو فراق کے پانی سے لبالب ہے
بھنور میں جو لیسے نہ ہارا
اوسکے گرداب میں دل پڑ گیا ہے لہری ہی نہیں لی
برہ ناگ ہوی سر چڑہ ڈسا
جہاں جیسے سانپ نے سر پر چڑھ کے کاٹا ہے
او ہوی اگن چندن سہ بسا
اوسی سونے کے سبب صندل کی خوشبو لگتا ہے
جوبن پنکھی برہ بیادھو
جوانی پرندہ جانور ہے اور ہجر صیاد ہے
کھیر بھیجیہ کر نگن کھادھو
شیر جیسے آہوؤں کو کھاتا ہے
کنک پان کت جوبن کنہان
سر جیسے پانی نے کتنا جوبن دکھایا
اوٹن کٹھن برہ بہ و نہان
کہ سخت اوٹا کے زر خالص کر دیا
جوبن جلہ برہ مس چھووا
جوبن یعنی جوانی کا سودا اس سے زیادہ ہو کہ دو مہا چیز
پھولہ بھنور پھلہ بہا سووا
بھنورا اوسکا پھول اور توتا اوسکا پھل ہے

جوبن چند او اجس برہ سنگ بھاراہ
جوانی میری مثل چاند کے طالع ہوئی او ہجر کا خسوف اوسکو لگا
گھٹتے گھٹت کہیں بھی کہی نہ پار دن گاہ
کم ہوتے ہوتے لاغر ہو گیا کہ کچھ کہہ نہیں سکتی

نین جو چکر پھر پھنہ چھپنہ اور ان
آنکھیں پدماوت کی جو چاروں طرف پھرتیں
جیہ چھے دھا ہی سما ہی نہ کوران
تو دایہ دریافت کرکے آپ میں نہ سمائی
کہس بیم انیان جو بارے
دایہ نے پدماوت سے کہا کہ تیری دل سے محبت پیدا ہوئی
باندھ ست من ڈول نہ بھارے
اب صبر و قرار کو لازم پکڑ او دل کو لغزش نہ دے
جنہ جی منہ ست ہوی پہارا
جسکے دل میں راستی پہاڑ ہو کر پڑتی ہے
پری پہار نہ بانکے بارو
اگر اوس پر پہاڑ بھی گر پڑے تو بال نہیں ہوتا

ستی جو جرے پیم پی لاگے
ستی جو جلتی ہے تو بہت شوہر کی لاگ مین
جوبن چاند جو چودس کرا
جوانی کا چاند جو مثل ماہ شب چہاردہم ہوتا ہے
پون بندھ سو جوگی سب جے
جو مرد ہوا کو بند کرے یعنی فکر اندر کرے وہ جوگی جتی ہے
آد بسنت پھول پھلواری
جب بسنت آئیگا اور گلزار مین پھول کھلین گے

جو ست ہین تو ستیل آ سے گے
جو راستی دل مین ہوتی ہے تو آگ سرد ہو جاتی ہے
برہ کی چنگ سو وین جیرا
سو آتش مفارقت سے وہ بھی جلتا ہے
کام بندھ سو کامن ستے
اور جو عورت شہوت کو روکی وہی ستی ہے
دیو بار سب جنہیہ بارے
مہادیو کی دروازے پر سب لڑکیان جائینگی

تمہ پن جاہ بسنت لی پوج مناو نہ دیو
او سوقت مین تم بھی بسنت لیکے جانا اور دیو کو منانا
جیو پائین جگ جنم ہی پی پاہی کے سیو
جی پائے سے مزہ زندگانی جہان ہے اور پی پائے سو مزہ خدمت ہے

جب لگ اودھ آہی نیر آئی
جب تک وعدہ قریب آئے
نیند بھوک نس دن گئی دوؤ
خواب و خور دن رات کے دو جاتے رہے
روؤن روؤن جن لاگی چانٹی
ہر ایک بال بدن کا مثل چیونٹی کے کاٹتا تھا
دگدھ کراہ جیر سب جیو
جیسا گرم مین جیسے کوئی چیز جلتی ہے اوسیطرح جی جلتا ہے

دن جگ جگ برہن گنہ جاسے
ایک دن پدماوت پر ایک قرن گذرتا تھا
ہئین مانجھ جس کلپے کوو
دل ہی دل مین جیسے کوئی کلپتا ہے
سوت سوت جن بیدہی کانٹی
ہر سام مین گویا کانٹے چبھتے تھے
پیگ نہ آو ملیکہ ہیو
لیکن شوہر جو کہ مندل دیپ کو گیا ہے اب تک نہ آیا

کون دیو کتہ جاے پر اسون
کس دیو کی پاس جا کر قدم بوسی کرون
کہت جو پہل سا سنہ پر گھٹے
دل مین پوشیدہ ہوکے سانسو کی راہ سے ظہور کرتا ہی
بھئین سنجوگ جو راسن مرنان
ملاقات کا زور ایسے وقت مرنیکے ہے

جیہ سمیر بیہے لاے گراسون
اور جیں ہاڈ پر ہوا وسکو آغوش ملین لوٹ
اب ہوی سہر جھنیہ ہم گئے
اور ہر رگ دیپے مین بھرا ہوا ہر کہ مین کا سیدہ ہون
بھونکھے گیئن بھوگ کا کرنان
جب بھوک جاتی رہے تو کھانا کس کام کا

جوبن چنچل دنیہہ ہے کری نہ کاجے کاج
جوانی بڑی شوخ وہیاک ہر کام والیکا کام نہین ہونے دیتی
دھن کلونت جو کل دھر کی جوبن من لاج
بڑی صاحب عصمت وہ عورت ہے کہ ایام جوانی مین اپنی شرم بچا رکھے

١٦٧

تنہ ہوگ ہیرامن آوا
اس بیچ مہاجرت پدماوت مین ہیرامن آیا
کنٹھہ لگای سواسون روئے
گلے سے توتے کو لگا کے خوب روئی
آگ اوٹھی دکھہ ہیے گنبھیرو
ایک آگ سی لگ اوٹھی اور غم زیادہ ہوا
رہی روی جب پدمن رانی
جب پدماوت ہیرامن سے ملکے رونے لگی
ملین مس جاہی بھادونان
اور کہا ملاقات کے وقت دو چند خوشی ہوتی ہے

پدماوت جانہ جیو پاوا
اوسکے آنے سے پدماوت نے گویا جان پائی
اودھک موہ جو ملے بچھوئے
قاعدہ ہر کہ مہجور کی وصل سے زیادہ محبت ہوتی ہے
نیسنہ ای جو آہوے نیرو
آنکھوں مین آکے مثل پانی کے ٹپکنے لگا
حنس پوچھنہ سب سکھی سیانین
سب ہوشیار سہیلیان مزاج کی راہ سے پوچھنے لگین
کت روی جو ملے بچھونان
تم کیون روتی ہو مہجور کی ملاقات سے ہے

تہاں اوتر پدماوت کہا

اوسکے جواب مین پدماوت نے کہا

ملت رہیے آے سُکھ بھرا

بروقت ملاقات کے دل مین جو خوشی بھری

بچھرن دُکھ سو ہین بھر رہا

وہ جو جدائی دل مین بھرا رہا ہے

وہ دُکھ مین نیر ہوہی ڈھرا

تو درد فراق آنکھون سے پانی ہوکر گر پڑا

بچھرنتا جب بھیٹے سو جائین جیہ نیسہ

مہجور جب ملاقات کرتا ہے اوسکے مزیکو صاحب محبت ہی جانتا ہے

سُکھ سُہیلا اُگوے دُکھ جھر جیون مینھ

عیش وعشرت پیدا ہوتی ہے اور درد مانند آب باران جھڑ جاتا ہر

پُن رانی ہنس کر سر لیو چھپا

پھر رانی نے ہنس کے ہیرامن سے خیروعافیت پوچھی

رانی تمہ جگ جگ سُکھ پایو

ہیرامن نے کہا کہ رانی تم ہمیشہ عیش سے تخت پر بیٹھو

جو بھا پنکہ کہان تھر رہنا ان

جب پرندے کے بال وپر ہوسکے پھر اوسکو قرار کہان

پنجرہ منہ جو پریوا گھیرا

پنجرے مین جو پرندہ رہے گا

دیو سک ای ہاتھ پی میلا

دیوسک آپکی کنیز نے بروقت آنے بلی کے ہاتھ ڈالدیا

تہان بیادھ جامی نرسا ندھا

وہان پر جاکے صیاد نے مجھکو گرفتار کیا

کس کو نہ کی پنجر چھو چھا

کہ کس طرح سے گیا پنجرے کو خالی چھوڑ کے

چھاج نہ پنکھی پنجرہ بھایو

پرندے کیواسطے پنجرے کا رہنا سزاوار نہین

جاہے اُڑا پنکھ جو ڈھان

وہ اُڑا ہی جاہے پر اور بازو پاکر

آہی منجار کینہ تنہ پھیرا

تب بلی اوس تک مقرر گذر کرے گی

تنہ در نبو باس کنہ کھیلا

بچ تو گیا لیکن پھر خوف سے جنگل مین چلا گیا

چھوٹ نہ پاو میچ کر باندھا

موت کا گرفتار چھوٹ کر کیونکر بچے

وی دہر بیچا باہمن ہاتھان
صیاد نے مجھکو ایک برہمن کے ہاتھ فروخت کیا

جنبودیپ گیون تہ ساتھان
ہندوستان مین اوسکے ہمراہ مین چلا گیا

تہان چترچتور گڈھ چترسین کرراج
وہان مثل تصویر کے چتور گڈھ ہی چترسین راجہ کا وہان راج ہے

ٹیکا دینہ پتر کنہ آپ لینہ سیو ساج
وہ اپنے بیٹے رتن سین کو تلک لگا کر راج دیکر مر گیا

بیٹھ جو راج پتا کر ٹھانون
وہ راجہ جو باپ کی جگہہ بیٹھا

راجہ رتن سین وہ نانون
راجہ رتن سین اوسکا نام ہے

کا برنون دھن دیس دورا
کیا بیان کرون زہے وہ ملک اور وہ دیار

جنہ اس نگ اپان اجیارا
جہان ایسا جواہر روشن پیدا ہوا

دھن ماتا او پتا بکھانان
زہے اوسکی مان باپ قابل تعریف

جنہ کی نبس انس اس آنان
جنکی نسل مین ایسا اقبال مند پیدا ہوا

لکھن بتیسو کل نرملا
بتیسون لچھن اوسکے درست اور فخر خاندان ہے

برن نجای روپ او کلا
اوسکا حسن اور شوکت بیان سے باہر ہے

دین ہون لینہ اہا اس بھاگو
اوسنے مجھکو خرید کیا ایسی میرے بخت سازگار تھے

چاہے سونین ملا سوہاگو
اور سونے اور سہاگہ کا ساتھ ہے

سو نگ دیکھہ اچھا بھئی موری
ایسا جواہر لطیف دیکھکر میری آرزو ہوئی

ہے یہ رتن پدارتھ جوری
کہ یہ رتن یعنی جواہر اوسی لعل یعنی آپکے جوڑ کے لایق ہے

ہے سس جوگ یہی پے بھانون
ایسے چاند کے لایق شوہر ایسا ہی آفتاب چاہیے

تنہ تمھار مین کینہہ بکھانون
اس سبب سے مین نے تمھاری تعریف اوسکے سامنے

۱۶۹

کہان رتن رتنا گڈھ کنچن کہان سُمیر
کہان رتن سین کا چتور گڈھ اور کہان تم سونا اور سنگلدیپ
دَیٔ جو جوری دو نہ لکھی ملی سو کو نہ پھیر
خدا جسکا جوڑا لکھ دیتا ہے وہ کسی طرح سے اوسکو مل جاتا ہے

سُن کے برہ جنگ وہ پرے
یہ حال سنکر عشق کی آگ اوسکے دلمین پڑی
کٹھن پیم پر کھا دُکھ بھاری
محبت بڑی سخت چیز ہے اور درد فراق بہت گران ہے
مالت لاگ بھنور جس ہوئی
مالتی کی لاگ مین جیسا بھنورا آمادہ ہوتا ہے
کِہس پتنگ ہوی رس لیہین
او ریہ بات کہدی کہ پروانہ ہوکے پدماوت کا رس لونگا
اپُن وہ کو نہ چھانڑا اکیلا
پھر اوسکو کیسے اکیلا نہ چھوڑا
اور گنی کو سنگ سہائے
دیکون ساتھیون اور مددگارون کو شمار کرلے
سورج پرس درس کے تائین
دو آفتاب سا شوہر تیرے دیدار کی امید مین

رتن پاو جو کنچن کرے
سونے تن پایا جو مثل انگشتری طلائی کے ہے
راج چھانڈ بھا جوگ بھکھاری
کہ راج کو چھوڑ کر جوگی گدہ گر دہ بن گیا
ہوی باور نرا بدھ کھوئی
اسی طرح دیوانہ گم کردہ عقل ہو کے تمھاری لاگ مین نکلا
سنگلدیپ جائے پگ دیون
اور سنگلدیپ جاکے قدم ٹھہراؤن گا
سورہ سہس کنور بھے چیلا
سولہ ہزار کنور اوسکے چیلے ہو کے ہمراہ ہوئے
مہادیو مڑہ میلا جائی
مہادیو کے مندر مین ایک میلا سا چلا جاتا ہے
چتوی چند چکور کی نائین
تیری ہی طرف نظر رکھتا ہے جیسے چکور چاند کی طرف

تم بارنی رس جوگ جنہ کنول جس ار کہان
تم لڑکی ہو جسطرح پانی مین کنول کا پھول خوشبودار ہوتا ہے

۱۶۰

تس سورج پرکاس کی بھنور ملایون آن
ویساہی خورشید کی روشنی مین بھنورا مجھے لاکے ملایا

ہیرامن جو کہے یہ باتا
ہیرامن نے جو یہ بات کہی

سُن کے رتن پدارتھ راتا
سنکر رتن پدارتھ یعنی گوہر وصل یاقوت خوش ہوگیا

جیس سُرج دیکھے ہوی اوپا
جسطرح آفتاب دیکھنے سے او جلال کے ساتھ ترو تازہ ہوتا ہے

تس بجابرہ کام دل کوبا
اوسیطرح مہاجرت کی حاجت خواہش دل

سُنکے جوگی کیر بکھانون
جوگی کا حال ہیرامن سے سنکر

پدماوت من بھا ابھمانون
پدماوت کے دل مین غرور آیا

کنچن کری نہ کانچ لوبھا
سونیکی انگوٹھی پر کانچ کا نگینہ زیب نہین دیتا

جو نگ جری ہوئی تب سوبھا
اگر سچا نگ جڑجاوے تو البتہ زیبائیش ہو

کنچن جو کسے تاتا
سونا جب تپا کے کسوٹی پر کسا جائے

تب جانی دو نہ ست کرراتا
اور وقت معلوم ہو کہ آیا زرد ہے یا سُرخ

نگ کرمرم سو جرٹیا جانے
نگینے کا بھید جڑیا جانتا ہے

جرٹی جو اس نگ ہیر پکھانے
کہ جو نگینہ جس جگہہ جڑنیکے قابل ہے ڈھونڈ ڈھونڈکر جڑتا ہے

کو اس ہاتھ سنگھ لکھ کھائے
پدماوت نے ہیرامن کو جواب دیا کون ایسا ہو کہ شیر کے منھ میں ہاتھ ڈالے

کو یہ بات پتا سون چھائی
کون ایسا ہے جو میرے باپ سے ذکر چلا سکے

سرگ اندر ڈر کانپے باسک ڈری پتار
آسمان پر راجا اندر اوسکے خوف سے کانپتا ہے اور مارا رحم تحت الثری مین ڈرتا ہے

کہان آیس برپیتین سوہ جوگ سنسار
کہان ایسا شخص شہری کے لائق زمین پر جو سب قابل دنیا میں ہو

توین رانین سس کنچن کلا
تو ای رانی مثل چاند کے اور سونیکا سا تیرا رنگ

وہ نگ رتن سور نرملا
اور وہ نگینہ جواہر مثل آفتاب روشن ہے

بِرہ بجاگ بیج کا کوئے
آتش مہاجرت کا تخم کوئی بو گیا ہے

آگ جو چھوی جای جر سوئے
آگ کا قاعدہ ہے جو چھوتا ہے جل جاتا ہے

آگ بجھاے دھوی جل گاڈھی
آگ کا قاعدہ ہو کہ کیسی ہی تیز ہو پانی سے بجھ جاتی ہے

وہ نہ بجھاے آگ ات باڈھی
مگر وہ آتش فرو نہین ہو سکتی یعنی آتش فراق کہ وہ وبالا...

برہ کی آگ سور جر کیا
آتش مہاجرت وہ آتش ہے کہ آفتاب جلا کرتا ہی

راتھ دیوس جری اوتپا
رات دن جلتا ہے اور تپتا ہے

کہنہ سرگ گہن جاے تپارا
اسیواسطے کبھی آفتاب آسمان پر جاتا ہے اور کبھی تحت الثری...

تھرز ہے یہ آگ اپارا
یہ وہ آگ ہے کہ جسکا کنارا نہین

دھن سو جیو دکدھ ام سہا
نہے ہے وہ آگ کہ جسنے یہ آگ گوارا کی

ایس جری دوسر نہ کہا
باوجودیکہ جلتا ہے اور دوسری بات نہین کہتا ہی

سُلگ سُلگ بھیتر او سیا مان
فراق یار مین جل جل کے دل سیاہ ہو جاتا ہی

پرگھٹ ہوے نہ کاڈھی نانان
لیکن ظاہر مین باادب اوسکا نام زبان پر نہین لاتا

کاہ کہون اوہی سون جین دکھ کینہہ میٹ
کیا شکایت کرون اوسکی جسنے میرا رنج دل زائل کیا

تہ دن آگ کرون یہ باہر جنہہ دن ہوے سو بھینٹ
ہان وسدن یہ آگ میرے دل سے نکلیگی جسدن کہ اوس سے ملاقات ہوگی

سنا ان جو اس دہن جاری کیا
پدماوت نے جو ایسا حال سنا اوسکے دلمین آگ سی لگی

تن بہا سانچ نین بہا مسا
بدن تجہ اوسکا مثل سانچے کے ہو گیا اور آنکھین مانند...

۱۷۳

۱۷۲

دیکھون جای جری جن بھانون
پھر یہ بات کہی کہ مین جا کے اوسکو دیکھونگی کہ وہ مثل آفتاب چمکتا ہے

کنچن جرے ادھک ہمی بانون
لیکن کیا ہوا جو وہ چمکتا ہے سونا زیادہ جلنے سے زیادہ تر خالص ہوتا ہے

اب جو جری سو پیم بیوگی
پھر کہا وہ جو آتش فراق مین جلتا ہے

ہتیا موجنہ کارن جوگی
اوسکا عذاب مجھ پر ہے جو میرے واسطے جوگی ہوا

ہیرامن سوکھی رس باتا
پھر ہیرامن سے کہا کہ تو نے جو عشق کی بات کہی

سنگلے رتن پدارتھ راتا
اور وہ لعل و گوہر سنگلے رنجھا

جوگی جوگ سنبھارہ چھالا
اب مناسب ہے اوسے کہ اپنے مرگ چھالے کو سنبھالے

دھیون بھگت دھون جپ مالا
بروقت ملاقات کے اوسکو خوش کرونگی اور جپ مالا دونگی

آو بسنت کسل سون پاون
اب بسنت آتا ہے اگر خیر و عافیت سے رہی

پوجا مس منڈپ کنہ آون
تو پوجا کرنیکے بہانے منڈپ مین آؤنگی

گرکے بچن پھول ہیئے گانتھی
مرشد کی باتین بجائے پھول کے دلمین جمع کین

دیکھون نین چڑھاون ماتھی
آنکھوں سے دیکھونگی تو سر پر چڑھاؤنگی

کنول برن تہ برنان مین مانان بن سوے
فرض کیا مینے کہ تم مثل گل کنول کے نرم اور نازک ہو

چاند سورج کنہ چاہی جوری سرج وہ ہوے
چاند کو سورج کے ساتھ محبت ہے آخر کو سورج اوسکا زوج ہوتا ہے

ہیرامن جو کہی رس باتا
ہیرامن نے جو اچھی اچھی باتین پدماوت کے سامنے کہین

پای پان بھیو مکھ راتا
تو اوسنے بیڑا عنایت کر کے اوسکا منھ لال کیا

چلا سو اتب رانی کہا
اب تو سکے ہیرمن کہے تو دل سے خیال اوسکا تھا جب چلا

بھا جو پراو سو کیں رہا
سنکر اوسنے کہا اب تو تو بیگانہ ہوگیا ہمارے پاس کب رہیگا

جونت چلے سنوار نہ پانکھا

پھر کہا کہ جو ہر وقت اڑنے کو پر تولتا ہے

نجھون آج کہان دن آوا

نہین معلوم آج آفتاب کہان نکلا

ملی کے بچھڑن کی آنان

جدائی کی جیہ ملاقات کرکے پھر جدا ہو کے قتل کرتا ہے

ان راتی جو رہتیون لرانڈھا

ہیرامن نے کہا کہ اے رانی مین تو رہنے کو نا چاہتا

تا کر دشٹ الیس متہ سیوا

وسکی اپنی نگاہ اسطرف لگی رہتی ہے

آج جو رہا کالہ کو راکھا

آج رہا بھی تو کل اوسکو کون رکھ سکتا ہے

آیہ ملے چلہ مل سووا

جو اے ہیرامن ہیسے تو آکے ملا

کت آیہ جو چلہ نیا نان

کیون آئے تھے جو ایسے جلد چلے

کیسین رہون بجا کر باندھا

لیکن کسطرح ابھی رہ سکتا ہون کہ دل متعلق اوسکا ہے

جیس کونج من سیج پروا

جیسے قاز اپنے انڈونکو دل سے سیتی ہے

بسی مین جل دھرتی اپنا برکھہ اکاس

مچھلی جو مین کی پانی مین رہتی ہے اور آنب کا درخت بلند ہے

جو پریت ہی دو منہ انت ہونہ اک پاس

لیکن جو دونون مین محبت ہے آخر کار ایکدن وہ قریب ہوتے ہین

آوا سوا بسیٹھ جہان جوگی

ہیرامن پدماوت سے رخصت ہو کر وہان آیا جہان راجہ تھا

آی بسیم رس کہا سندیسو

آتے ہی محبت کا بھرا ہوا پیغام اوسنے کہا

متہ گنہ گرو پیاہ کینھا ان

اور اسکو محبت تمام پدماوت نے

مارگ مین بیوگ بیوگی

اور آنکھین اوسکی راہ پر لگی تھین

گورکہ ملا ملا او بیدیسو

اور کہا گورکھناتھ یعنی پدماوت ملاقات کی سونکو بہت

کینھہ اویس اوکنہ اویشان

بعد سلام کے پیغام دیا ہے کہ ہم آتی ہین

سدا ایک ہوے کہا اکیلا

اور ایک بات علاوہ بھی ہو گی یہ بھی کہدی ہے

گر جس بھرنگ پتنگ جس چیلا

کہ زرو مثل بھرنگ کے اور پروانہ مثل چیلے کے ہوتا

بھرنگ وہی پنکھ پی لیے

بھرنگ کو وہی پروانہ پاتا ہے

ایکہہ بار چہے جیو دیے

کہ ایک ہی ملاقات مین جان دیتا ہے

تا کہ گرو میا بھل کیسنہان

سو تمھارے ساتھ گرو نے بہت محبت کی ہے

تو او تار گیا نون دیہان

گویا انکو نیا جنم از روے عقل کے دیا ہے

ہوی امر اس مر کے جیا

اب تم زندہ جاوید ہوئے اور مر کے جیے

بھنور کنول ملکے مدپیا

البتہ فتح ہو کہ عاشق و معشوق باہم شراب وصل نوش کرین

آوی رت بسنت جب تب مدھکر تب باس

بسنت کا موسم جب آتا ہے بھنور کیو پھولوں کی خوشبو حاصل ہوتی ہے

جوگی جوگ جوام سہے سدھ سماپت تاس

جوگی جو آغاز مین جوگ اختیار کرتا ہے تو انجام کار کمال حاصل کرتا ہے

دئی دئی کی سرت گنوائی

خدا خدا کر کے ایام مہاجرت دور ہوئے

سری پنچمین پوجے آئی

اور سری پنچمین کو وقت پوجا مہادیو کا آیا

بھیو ہلاس نول رت ماںہان

دل کو بہت خوشی ہوئی کہ نیا موسم آیا

کہن نہ سہای دھوپ او چھانہان

اب دھوپ اور سایہ ایک لمحہ گوارا نہیں

پدماوت سب سکھین ہنکارین

پدماوت نے سب سہیلیونکو طلب کیا

جا نوت سنگلدیپ کے بارین

جسقدر سنگلدیپ کی لڑکیاں تھین

آج بسنت نول رت راجا

آج بسنت نئے موسم کے راجا کا دن ہے

پنچم ہوے جگت سب ساجا

پنچم مین سب گاتی ہین اور زمانہ نے سامان مہیا کیا

کنول سنگار بناہت کینہان

بناسنگار سب درختون نے کیا ہے

بکسے کنول پھول بہ باسا

کھلے کنول شگفتہ ہوئے اور پھولونکی سب خوشبوئین آئین

پیر پات دکھ جھرے نپاتی

زرد پتی خزان کے سبب سے جھڑ گئی

سیس بر اسنہ سیندور دہنیان

اور ٹواکہ نے اپنے سر پر سیندور لگایا ہے

بھنور آئے لبدھے جنہ پاسا

بھنورے آکر چارون طرف لپٹتے ہین

سکھ پلہا او نئی ہوئی راتی

اور تر و تازہ پتی بہار کی جمی اور سرخ پھول لگے

او دو آئے سو پوجے جو اچھا من کینہہ

وعدہ اب آگیا پوجا جس نے آرزو کی تھی وہ آکے پوجے

چلو دیو مرہ گوہن جہون سو پوجا دینہ

اب ہمراہ چلو سہیلیو مہادیو کے منڈپ مین مین بھی چلتی ہون پوجا کرنیکو

پھرے آن رت باجن باجے

پھر اتنے مین باجے بجنے لگے

کنول کری پدماوت رانی

پدماوت جو مانند غنچہ کنول کے تھی

تارامندر پہر چلا

تارامندر ایک کپڑا لطیف ہے اوسکا جوڑا پدماوت نے پہنا

سکھی کمود سہس دس سنگان

سہیلیان جو مثل گل نیلوفر تھین دس ہزار ہمراہ ہوئین

سب راجا راین کی باری

وہ سب سہیلیان راجاون اور اونکی لڑکیان تھین

او سنگار بار دسب ساجے

اور سب لڑکیون نے سنگار کیا

ہوئی مالت جانہ بکسانے

وہ اب مثل یاسمن شگفتہ کے ہوئی

بھری سیس سب نکہت امولا

اور سر کی مانگ موتیون سے سنواری

سبی سگندھ چڑھائین انگان

اور سبھون نے اپنے اپنے بدن مین عطر ملا

برن برن پہرین سب ساری

رنگ برنگ کی سب ساریان پہنے تھین

۱۷۶

سبے سروپ پدمنی جاتی

ہر ایک ہمراہی حسین اور ذات کی پدمنی تھی

پان پھول سیندور سب راتی

پان اور پھول اور سیندور سے سب لال لال تھی

کرہین کلول سو رنگ رنگیلین

سب خوشی کے مارے چہل پہل کرتی جاتی تھین اور رنگ رنگیلی تھین

او چوا چندن سب کھیلین

اور چوے اور صندل سے کھیلتی جاتی تھین

چھندس رہی باس ان پھلواری اس پھول

چاروں طرف خوشبو کی کثرت سے گلزار سا پھول رہا تھا

وی بسنت سون پھولین گا بسنت ونہ پھول

وہ سب شگفتہ بنسبت تھین اور بسنت شگفتہ اوتنا تھا

بھئی اہان پدماوت سے چلے

شہر مین شہرہ ہوا کہ پدماوت چلی مہادیو کو

چھتیس کری بھی گوہن سبھلے

چھتیس قوم کی عورتین ہمراہ تھین

بھئی گوری سنگ پہر پٹورا

برہمن گوری کی عورتین ریشمی کپڑے پہنے تھین

باہمن آئے ہس انگ مورا

باہمن کی عورتین نزاکت سے ہزار بل کھاتی تھین

اگروار گج گون کرے

اگروالے کی عورتین ہاتھی کی چال چلتین

بیس پاو ہنس گت دیے

اور بیس پاون ہنس کے چال اور گت پر مارتی

چندیلین ٹھمکہ پگ دھارا

چندیلین ٹھمک چال سے قدم اوٹھاتین

چلی چوہان ہوے جھنکارا

اور چوہان کی عورتین تو پازیب کی جھنکار رہتی

چلے سونار سہاگ سہاتی

سونار کی عورتین سہاگ سہاتی چلتین

او کلوار پیم مدھ ماتی

اور کلوار کی عورتین شراب محبت سے مست

بانن چلی سیندور دی مانگا

بنیین مانگ مین سیندور لگا کے چلین

کیتھین چلی سماے نہ آنگا

کائتھن اس چال چلی کہ جسم مین نہ سماتی تھی

پٹون پہر سرنگ تن چولا
پٹون نے خوش رنگ لباس بدلا

اوپرین نکھ کھات تبنولا
اور تنبولن نے منہ مین پان کھایا

چلی یون سب گوہن پھول ڈالے ہاتھ
سب ہمراہیان ساتھ چلین پھولون کی ڈالیان ہاتھ مین لیکر

بیٹن ناتھ کی پوجا پدماوت کے ساتھ
بیٹن ناتھ کی پوجا کے واسطے پدماوت کے ہمراہ

ٹھاٹھیرن یہ ٹھاٹھر کینھے
ٹھٹھیرن بھی بہت ٹھاٹھ کے ساتھ چلی

گوجرن چلی گورس لے ماتی
گوجرن بھی دودھ لیکے مستانہ چلی

چلی لوہارن بانکے نینان
لوہارن چلی [illegible] نگاہ سے

گندھن چلی سگندھ لگائے
گندھن بھی چلی خوشبو مین لگا کر

رنگریجن یہ راتی ساری
رنگریزن بھی بہت سرخ ساری رنگا کے چلی

مالن چلی ہارے گانتین
مالن بھی ہار گوندھ کے ساتھ ہوئی

کی سنگار بیسیا چلین
بہت سا بناؤ کر کے طوائفین بھی چلین

چلی اہیرن کاجر دینھے
اہیرن بھی کاجل آنکھون مین لگا کے چلی

بڑھیین چلے بھاگ کی تاتی
زن نجار بھی ہمراہ تیزی کے ساتھ چلی

بھاٹن چلی مدھرات بینان
بھاٹن بھی چلی جسکا بیان شہد سے زیادہ میٹھا

چھیپین چلے سو چھیپ رنگائے
چھیپین بھی چھینٹ کے کپڑے پہن کر

چلی جگت سون نائون باری
نائین اور بارن بھی ایک انداز کے ساتھ چلی

تیلی چلی پھلیل تل نہئین
تیلن پھلیل تیل سر مین ڈال کے چلی

جھنہ لگ موندی بین کلین
جہان تک نوجوان دوشیزہ و باکرہ تھین وہ بھی چلین

۱۷۹

نشنی ڈومن ڈھارن سہاین پرکا

نشنیان اور ڈومنیان اور ڈھارن او شہنائی بجانے والیان اور پرکیتا

نرت ناد بنود سون بست کھیلت سنار

ناچتی گاتی بجاتی ہنسیان کرتی کھیلتے کودتے سب رتین ہمراہ تھین

کنول سہای چلی پھلواری

بمشمش پدماوت کی بھی گلزار بنی ہوئی ہمراہ تھین

آپ آپ منہ کرنہ جوہارو

سب قسم کی عورتیں آپس میں ملاقات کرکے صاحب سلامت کرتی تھین

چہی منوراجہ جومک ہوئی

ہر ایک منور اجھومک کی خواستگار تھی

پھاگ کھیل پن واہب ہوئے

پھاگ کھیل کے پھر ہولی جلا لین گے

آج چہاڑ پن دیوس نہ دوجا

آج چھوڑکے دوسرا دن نہین

بھا آیس پدماوت کیرا

پدماوت کا حکم ہوا

پس ہکنہ ہو یہ رکھوارے

پھر ہماری نگہبانی بڑی ہوگی

پھر پھولن کی اچھا بارے

پھل اور پھول کی باتی کی امید پہ

یہ بسنت سب کنہ تیوہارو

کہ آج بسنت سب کا تیوہار ہے

پھر او پھول لیو سب کوئی

پھل اور پھول باتی کی سب کو امید تھی

سنت کھیہ او ڈھاوت جھولے

خاک سنت کی جھولی او ڈھاوین گے

کھیل بسنت لیہ وی پوجا

بسنت کھیل لو اور پوجا کرلو

پھیرنہ آئے کرب ہم پھیرا

پھر کون پھیرا کرنے کو آئے گا

پن ہم کہان کہان یہ باغ

پھر ہم کہان اور کہان یہ باغ

پن رے چلب گھر آپن پوج بسیسر دیو

آخر کو اپنے گھر چلنا ضرور ہے بشیشر دیو کو پوج کے

جسکا ہوے کھیلنا آج کھیل جنس لیو

جسکو کھیلنا منظور ہو آج جنس لو کھیل لو

کاہو گہے آنب کی دارا
کسی خواص نے پکڑی آنب کی ڈالی
کوئی نارنگ کوئی چپار چہر بنجے
کوئی نارنگی توڑتی اور کوئی چیرونجی جہاڑتی
کوئی واریون کوئی داکھ ہری
کوئی توڑتی انار اور کوئی انگور اوکھیڑتی
کوئی جیپھر کوئی لونگ سپاری
کوئی جوز بوا اور کوئی لونگ وسپاری
کوئی بجور کوئی نریر چوری
کوئی بجور کوئی ناریل ریزہ ریزہ کرتی
کوئی ھرپا کوئی چور کروندا
کوئی ہرفار یوڑی اور کوئی کروندا توڑتی
کاہو گہی کیلا کی کہورین
کسینے یے کیلے کے گو دسے

کوئی برہ چانپ ات چہارا
اور کوئی دردفراق جامن کیطرح جہاڑتی تھی
کوئی کٹہر بدھر کوئی نیوجے
کوئی کٹہل اور بڑہل اور چلغوزہ توڑتی
کوئی سوسدا پھل ترنج جنبیری
کوئی شریفا کوئی ترنج کوئی لیمو توڑتی
کوئی کمرکھ کوئی کودا چہاری
کوئی کمرکھ اور کوئی کوا جہاڑتی
کوئی املی کوئی مہو کھجوری
کوئی املی کوئی مہوہ کوئی کھجور توڑتی
کوئی انار کوئی بیر کسوندا
کوئی انار کوئی بیر کسوندا
کاہو ہاتھ پری بنکورین
کسیکے ہاتھ مین نیکو لیان پڑین

کاہو پائین نیرین کاہو گنہ گئے دور
کسیکو ہر شے نزدیک مل گئی اور کسیکو دور جاکے
کاہو کھیل بھیا بکھ کاہو انمرت مور
کسیکے حق مین یہ کھیل زہر ہوگیا اور کسیکو فائدہ زہرہ

چن چنئے سب پھول سہیلین
پھر چننے لگین سب طرح کی پھول سہیلیان

جو جنہ آہس پاس سب بلین
جسکی خواہش تھی نزدیک ہوں رخصت کے لئے

کوئی چنپا کوئی کونڈ نواڑی
کسینے چنپا کے پھول لیے اور کسینے کیوڑے و نواڑی

کوئی کیتک مالت پھلواری
کسینے کیتکی اور مالتی کی پھلواری سے

کوئی صدبرگ کوند کوئی کرنان
کسینے پھول گیندے کے لیے اور کسینے کند اور کرن کے

کوئی چنبیل ناگیسر بانان
کسینے چنبیلی اور ناگیسر اقسام کی واسطے پوجا کے

کوئی سو گلال سو درسن کو جا
کسینے گلال کے پھول اور کسینے سو درسن کو زہ

کوئی سون جرد پھل پوجا
کسینے سونے لیے زرد پھول چنبلی کے پائے پوجا کو

کوئی مولسر پہپ پکوری
کوئی مولسری سرخ گود مین لیے ہوئے

کوئی روپ منجری او گوری
کوئی روپ منجری اور گوری لیے

کوو سنگار ہار تنہ پانہان
کسیکے پاس ہار سنگار کے پھول تھے

کوئی سیوتی کدم کی چھانہان
کوئی سیوتی اور کدم کے سایہ مین کھڑی تھی

کوئی چندن پھولنہ جن پھولے
کوئی مثل گل صندل شگفتہ تھی

کوئی اجان برداتل پھولے
کوئی نا معلوم درخت کے نیچے پھولی کھڑی تھی

کوئی پھول پاو کوو پاتی جہک ہاتھ جنہ آنٹ
کسینے پھول پائے اور کسینے پتے جسکے ہاتھ جوڑا اور جسکے انٹی مین

کوئی سین ہار چیر ار جھانی جہان چھوی تا کانٹ
کوئی عاجز تھے کہ ڈوپٹہ اوسکا الجھ گیا اور جہان چھوتی کانٹا لگتا

پھر پھولن سب ڈار بھرائین
پھل اور پھول کے واسطے سب ڈالیون سے بھر دین

جھونڈ باندھ کے پنچم گائین
اور حلقہ باندھ کے پنچم گانے لگین

باجنہ ڈھول ڈنڈا و بھیرین

بجتے تھے ڈھول اور ڈنڈا اور بھیرویں

سینگی سنکھ وپ سنگم باجے

تری اور سنکھ اور دف ساتھ بجتے تھے

اور کہا جت باجن نہ بھلے

اور کہاں تک کہون جتنے باجے تھے اچھے تھے

رتھن چڑھین سب وپ پہائین

رتھوں پہ چڑھے سب حسین عورتین

نول بسنت نول دے بارین

نیا بسنت اور نئی وہ لڑکیاں

کہتہ چلنہ کہن جاچہ ہوئی

ایکدم چلتین اور ایکدم ٹھہر جاتین

سندر تور جہانج چینہ بھیرین

سندل اور تار اور جھانجھ چارو طرف

بنسکار مہور سُر ساجے

بانسلی اور منہ چنگ سر سنوارتے تھے

بھانت بھانت سب باجت چلے

قسم قسم کے سب بجتے جاتے تھے

لے بسنت مڑھ منڈپ سدھائین

بسنت لیکر مڑھ منڈپ کی طرف چلین

سیندر رنگا کرنہ دھمارین

سیندور مٹھیون مین لیے دھمار کھیلین

ناچ کود بھولا سب کوئی

اونکا ناچ اور کود دیکھکر سب از خود فراموش تھے

سیندر کھیہ اوٹھی تس گگن بھیو سب رات

سیندور کی خاک ایسی اڑی کہ آسمان تک سرخ ہوگیا

رات سکل مہ دھرتی رات برکھ بن پات

سرخ ہوگئی ساری زمین اور سرخ ہوگئے پتے درختان صحرائی کے

یہ بدھ کھیلت سنگل رانین

اس طرح سے کھیلتن ہوئی پدماوت

سکل دیوتا دیکھے لاگے

تمام دیوتا پدماوت کو دیکھنے لگے

مہادیو مڑھ جاے تلانی

مہادیو کے مڑہ مین جا پہونچی

دشت پاپ سب تنکے بھاگے

دیکھتے ہی گناہ اون کے بھاگے

ای کیلاس سنین امیرین
حسن و جمال حوران بہشتی مین کنتے تھے
کوئی کہے پر منی آئین
کوئی کہتا تھا پر منیان آئین
کوئی کہے پھول کوئی پھلواری
کوئی کہتا تھا گل اور کوئی کہتا گلزار ہے
ایک مروپا ورسیندر ساری
ایک تو حسن و جمال او سیپہ سرخ ساریان
مُرچہ پری جانوت جو جوہی
بیخبر ہو گئے جہان تک سب جمع ہوتے تھے

کہان تین آی نوٹ ٹھبنین رین
کہان سے آگے وہ زمین نوٹ پڑین
کوئی کہے سس اوجہت ترائین
کوئی کہتا تھا سارے بڑے اور چھوٹے ہین
بھولے سبے دیکھہ سب باری
غرضکہ سب دیوتا لڑکیون کو دیکھکر دیوانے ہو گئے
جانہ دیا سکل مہ باری
گویا چراغ تمام روے زمین پر روشن تھے
مانہہ مرک دیارنہ موھی
جسطرح ہرن کو صحرا کے ساتھ محبت ہوتی ہے

کوئی پرا کھبنور ہوی باس لینہہ جن چانپ
کوئی دیوتا بھنورا ہو کر خوشبو لیتا مثل گل چنپا کے
کوئی تپنگ بہیا دیپک ہی ادہجرتن کانپ
اور کوئی مثل پروانہ تھا چراغ پر اور کوئی نیم سوختہ بدن کانپتا

پدماوت گئی دیو دوارو
بالآخر پدماوت دیوتا کے دروازے پر پہنچے
دیوہ سانسو بہاجیو کیرا
دیو کو اندیشہ اپنی جان کا ہوا
ایک جوہار کینہہ اوو دوجا
ایک سلام کیا پھر دوسرا کیا

بھیتر منڈپ کینہہ پیسارو
اور اندر منڈپ کے داخل ہوئی
بہاگون کہنہ یدہ منڈپ گھیرا
اور اپنے دل مین کہا کسطرح بھاگو منڈپ گھر لینے
تیرے آے جہ حالیس پوجا
تیسرا سلام کرکے سامان پوجا پیشکش کیا

پھل پھولن سب منڈپ بھراوا
پھل اور پھول سے سارا منڈپ بھر دیا
پھر سیندر آگے بھی کھرے
سیندور لگا کے آگے کھڑی ہوئی
اور سہیلی سبے بیاہین
اور یہ بات کہی کہ سب سہیلیان بیاہی ہین
ہون نرگن جین کینھہ نہ سوا
مین گنہگار ہون جس سے کچھ خدمت نہین ہو سکتی

چندن اگر دیوا کھنوا دا
اور صورت نہا کے چندن اگر سے غسل دلوایا
پرس دیوا ڈہا ئیہ پرے
دیو کی پوجا کر کے پاؤن پہ گر پڑی
موکون دیو کتھون پرنا ہین
اور مجکو اے دیو ابتک کوئی بر یعنی شوہر نہ ملا
گن نرگن دا تا تمھے دیوا
تم سب نیک و بد کر کے دینے والے مالک ہو

بر سنجوگ مومرد وہ کلس جات ہون مان
شوہر سے مجھے ملاقات کرا دو سونے کا کلس بانٹے جاتی ہون
جہٰ اچھا پوجی بیگ چڑھاو آن
جب دن امید میری بر آئیگی جلد کے کلس چڑھاؤنگی

ایچھ ایچھہ بنتی جب جانین
بقدر اپنی آرزو کے جسقدر عاجزی ہو سکے
او تر کو دیئے دیو ہر گیو
جواب کون دے دیو تو مر گیا
کاٹ ہیا را جیس پر یوا
نیچ کر کے چھوڑ دیا جیسے پر ندے کر
بھی جیو بن سب نا دت اچھا
یہان سبے جتنے افسونگر اور پنڈت تھے

پھر کر جوڑ ہٹا اٹھی ٹھاڑے
پھر ہاتھ جوڑ کے بیدار دیوکے آگے کھڑی ہوئی
سیدا کوٹ منڈپ سونہ کھولو
ایک آواز غیب منڈپ سے نکلی
مر بچا اسے ادر کو دیوا
مہادیو تو مر گیا اور دیو کی کیا حقیقت
پکھیین پور کال بھی کوجا
زہر ہو گئین پوریان اور موت ہو گئی کوئی ہے

۱۵۴

۱۸۵

جو دیکھی جن بسھر ڑسا
جسنے پدماوت کو دیکھا مثل مار گزیدہ ہو گیا
بھل ہم آے مناوادیوا
کیا اچھی دیو سے جنے آکر منت مانی
کو ایچھا پروے دُکھ کھووا
کون آرزووں کی پوری کری اور دکھ کھوئی

دیکھ حیرت پدماوت ھنسا
اور اوسکا تماشا دیکھکر ھنسا
گا جن سوی کو ماین سیوا
گویا خود وہ سوتا ہے ہمارے خدمت کون دیکھیے
جہان من آے سوتن تن ہووا
جس کا جہان جی چاہتا ہے تن تن کے سوتا ہے

چہنہ دھر سکھن اوٹھاو نہ سیس بکل نہ ڈول
چارو نطرف سے سہلیان اٹھاتی تھین سر پشیان اوسکا ب ہلتا تھا
دھر کوئی جیو نہ جاین کہ رے بھت کو بول
جسم مین [illegible] کے جان نہ معلوم ہوتی تھی منہ سے کون بولتا

تب [illegible] سکھین سیانین
اوسوقت ایک سہیلی عقل آئی
پورب بار جوگی کوئی چھاے
پورب کے دروازے پر جوگی آکے ٹھرے ہین
جن ہو نہ جوگ مناپ کھیلا
گویا اونھون نے نیا جوگ اختیار کیا ہے
او نہ منہ ایک جو گرو کہاوا
وہ نہین جو ایک گرو کہلاتا ہے
کنور بتیسون لکھن راتا
سردار ہے اور بتیسون لچھن مین سرخرو

کوتک ایک نہ دیکھو رانین
اور کہا ایک تماشا اور نہ دیکھا تمنے اے رانی
نجنون کون دیس ہت آئے
مین نہین جانتی کس ملک سے آئے ہین
سدھ ہوے نسری سب چیلا
فقیر کامل ہونے کو نکلے ہین سب چیلے
جن گردی کانھون پوراوا
اوسکو گویا گرو کھلا کے کیسنے دیوانہ بنا دیا
بتیسن لکھن کہی اک باتا
یہ معلوم ہوتا ہے کہ انداز سے بہت بات کرتا ہے

جانہ آہ گوپی چند جوگی
گویا کہ ہے گوپی چند جوگی

وہی پنگلا کی کجھری آرن
وہ ہمراہ پنگلا کجلی بن گیا تھا

کی سو آہ بھرتری جوگی
یا کہ ہے بھرتری آلودہ فراق

اہی سنگل سو دنہ کنھ کارن
اور یہ سنگلدیپ مین معلوم نہین کیون آیا

نینہ مورت نینہ مندرا ہسم نہ دکھیا او دھوت
یہ صورت اور یہ حلقے کانون مین ہمنے نہین دیکھا ایسا جوگی

جانہ ہونہ نہ جوگی کوئی راجہ کے پوت
جوگی نہین ہے یہ معلوم ہوتا ہے کسی راجہ کا بیٹا ہے

سن سو بات رانی سین چڑھی
یہ بات سنکے رانی رتھ پر سوار ہوئی

لے سنگ سکھن کنیھ تھان پھیرا
سہیلیون کو ہمراہ لیکر اوس جگہ آئی

نین کچور پیم مد بھرے
آنکھین اوسکی پیالی ہین شراب محبت سے پُر

جوگی دِشٹ دشٹ سون لیہان
جوگی کی نظر کو اپنی نظر مین لے لیا

جو مدھیت پرانتہ پاسلے
جو شراب مطلوب تھی وہ حاصل ہوئی

پرامانت گورکھ کو چیلا
مست ہو کر گرا گورکھناتھ کا چیلا

کہان اس جوگ سو دکھون مُڑھی
اور اپنے دل مین کہا کہان ہے ایسا جوگی ڈھونڈ رہی تھی جا دیکھون

جوگ آہی جن اچھرن گھیرا
جہان جوگی حورون کے حلقے مین تھا

بھئی سو دِشٹ جوگی سون جوڑی
نگاہ کو متوجہ کر کے جوگی سے چار چشم ہوئی

نین روپ نینہ جیو دیہان
چشمان حسین پیاو نے چشمان رتن سین کو جان بخشی

سُدھ نہ رہی وہ ایک پیالے
ہوش باقی نرہا ایک ہی پیالہ نوش کرکے

جیو تن چھاڑ سرگ کنہ کھیلا
جان تن کو چھوڑ کر آسمان پر چلی گئی

۱۸۶

کنگری کہی جو ہت بیراگی

کنگری جو ہاتھ مین بیراگی لیے تھا

فرتنہ بار وہی دھن لاگی

مرتے وقت بھی وہی دھن لگی تھی

جہ دھندہ جاکر من لیسی سپنہ سوجہ سو دہند

جو جس کام مین سماتا ہے خواب مین بھی وہی کام سوجھتا ہے

تنہ کارن پیسی تپ سادہنہ کرنہ پیم من بند

اوسی کام مین فقیر ریاضت کرتے ہین اور محبت مین دل کو قید کرتے ہین

پدماوت جس سنا بکھانون

پدماوت نے جیسی کیفیت سنی تھی

سس کرا وکھیں لس ٹھانون

ہزار حصہ بڑھکر مثل آفتاب کے دیکھی

میلس چندن مکہ ہن جاگا

صندل او سپر چھڑکا کہ شاید جاگ اوٹھے

ادہکو سوت سیر تن لاگا

بخلاف اسکے زیادہ تر سوگیا اور بدن سرد معلوم ہوا

تب چندن اکھر ہے لکھی

اوسیوقت صندل سے حرف اوسکے سینے پر لکھے

بھیک لیے تم جوگ نہ سکھی

کہ بھیک مانگنے کا طریقہ تم جوگی نے سیکھا

بار آے تب گانون سوئی

دروازے پر آیا تب سو گیا تو

کیسین بھگت پراپت ہوئی

پھر روزی کسطرح نصیب ہو گی

اب جو سور آہ سس راتا

اب جو تو آفتاب ہو تو رات کو چاند ہو کر

آیہ چہر گنگن پن ساتا

آسمان ہفتم پر چڑھ آ یعنی بالاے فلک

لکھ کے بات سکھین سون کہی

یہ سب باتین لکھکر سہیلیون سے کہا

اہی ٹھانون ہون بارت ہی

اسی جگہ مین برت یعنی روزہ رکھتی ہون

پرگٹ ہون تو ہوی اس بھنگو

اگر ظاہر ہون تو خلائق ایسی مبتلا ہو

جگت دیا کر ہوے پتنگو

جیسے چراغ پر پروانہ

جا سون ہن چلہ ہیرون سو فی بھٹانون جی دے

جسکی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھون اوسی جگہ وہ جان دے

یہ دکھ کبھون نہ نسرون کو ہتھیا اس لے

اس ایذا کے اندیشہ سے کبھی نہین نکلتی کہ کون یہ خون ناحق سر لیجے

کینہ پیان بھنہ رتھ ہانکا

وہان سے کوچ کرکے بھون سنے رتھونکو ہانکا

پربت چھار سنگل گڑھ تاکا

پہاڑ کو چھوڑ کر سنگلدیپ کا قلعہ تاکا

بل بھی سبھی دیوتا بلے

قربان بہادت کے ہو گئے جتنے دیوتا زور آور تھے

ہتھیارن ہتھیا کے چلے

ہتھیارن خون ناحق کرکے چلی

کو اس ہیتو ہوے گہ بانہین

کون ایسا دوست ہے کہ موئے کی بانہہ پکڑے

جوئی جیو انہین تن ناہین

ایسا مردہ کہ اوسکے تن مین جان نہین ہے

جو لہ جیو آپن سب کوئی

جبتک جسم مین جان ہے سب اپنے یگانے ہین

بن جیو سبھی نرا پن سوئی

اور جب باقی نرہے جان سب غیر ہو گئے

بھائی بند او لوک پیارا

بھائی بند اور دوست و آشنا

بن جیو گھر سے نہ راکھی بارا

بغیر جان کے ایک گھڑی اپنے گھر مین نہین رکھ سکتے

بن جیو پنڈ چھار کر کورا

بغیر جان کے جسم خاک اور کوڑا کرکٹ ہے

جیہار ملا دے سو فی ہتھ لورا

جو شخص زندگی مین اپنے کو بحکم موتوا قبل ان تموتوا خاک کے تودے میں ملا دے

تہ جیو بن اب مر بہارا جا

تو ایسا شخص ہے بیجان را جیہ مردہ ہے

کو اب اوٹھے کرب ہون کا جا

اب کون اوٹھے اور اوسکا کام کرے

پڑی کیا بھین لوٹی کمان ارمی جیول ہیون

جسم زمین پر پڑا لوٹتا ہے کہان ہے وہ جسپہ قربان ہوا ہین

کواو ٹھای پیاری یا جہ پیاری جیون

کون مجکو اوٹھا کے بٹھائے بغیر پیاری معشوق کے

سو پدماوت مندر پیٹھی

پدماوت اب محل مین داخل ہوگئی

نس سوتی سن کتھا بہاری

رات کو داستان سنتے سنتے وہ خوش و خرم سوئی

دیو یوج ہون آیون کالی

اور کہا کہ کل ہی مین مہادیو کو پوج کے آئی ہون

جن سس اوی پرب دس لینہان

گویا ماہتاب طالع ہوا مشرق کیطرف سے

پن چل سور چاند پہ آوا

پھر آفتاب چل کے ماہتاب کے پاس آیا

دن اور رات جانہ بھئی ایکا

دن اور رات دونون گویا ایکسا ہوگئے

تس کچھ کہی نہ جاسے نکھیدا

اسکی کچھ بیان مین نہین آسکتی تعبیر

ھنست سنگاسن آئی بیٹھی

اور ھنستی ہوئی تخت پر آکرا جلاس کیا

بھابہان اوسکھن ہنکاری

صبح ہوتے ہی سہیلیون کو پکارا

سپنان ایک نس دیکھون آئی

رات کو میننے ایک خواب دیکھا اے سکھی

اورب اودیکھ پچھم دس کینہان

اور آفتاب مغرب کی طرف سے نکلا

چاند سورج دہنہ بھیو مراوا

چاند اور سورج دونون مین ملاقات ہوئی

رام آسے راون گڈہ چھیکا

رام نے آکے راون کا قلعہ گھیر لیا

ارجن بان راہ کا بیدھا

ارجن نے تیر سے کسوف و خسوف کو مجروح کیا

ھنستی لنک سب لوسی ھنو ید ھانسی ہار

گویا ساری لنکا کو لوٹ لیا اور ہلاک کیا ساری گھرکو

جاگ و ٹھون اس دیکھت کہو سکھی سپن بچار

بس یہی دیکھتے دیکھتے جاگ اوٹھی کہو سہیلیو تعبیر اس خواب کی سوچکر

۸۹

سکھین سو بولین سپن بچار و
سکھیون نے مضمون خواب کو سوچ کر جواب دیا
پوج منایہ بہت نبالی
او نکی پوجا بہت عاجزی سے کی
سوبج پرکھ چاند تمہ راتین
سو تعبیر یہ ہے کہ سورج شوہر ہے اور تم چاند ہو رانی
پچھون کھنڈ گر راجا کوئی
پچھم کی طرف سے کوئی راجہ
پچھ ہین جوجھ لاک بترامان
پھر کچھ لڑائی ہو گی تمھاری خواہش مین
چند سورج سون ہوے بیاہو
پھر چاند کا سورج کے ساتھ بیاہ ہو گا
جس او کھا کنہ انرودھ ملا
جیسے اوکھا کو انرودھ ملا

کالہ ہو گئی دیو کے بار و
کہ کل جو تم مہادیو کے گھر گئی تھین
پرسن آے بھیو تمہ رانی
اونکو یہ بات بہت پسند آئی اور خوش ہوئے
اس بر دیو ملا دے انین
ایسا شوہر دیو نے تمسے لاکر ملا دیا
سو آوے پر تھم کنہ ہوئی
آئے گا اور تمھارا شوہر بنے گا
راون سون ہویہ سنگرامان
راون سی جنگ عظیم واقع ہو گی
بار نہہا نسب بید جب راہو
دروازہ توڑیگا اور برج مین سوراخ کردیگا
میت نجاے لکھا پر یلا
مٹ نہین سکتا تقدیر کا لکھا

سکھ سہاگ ہے تمہ کنہ پان پھول رس بھوگ
اب اے رانی تمھارے واسطے سب چین اور سہاگ ہوگا اور پان پھول
آج کالہ بہا چاہے اس سپنے کا سنجوگ
اور آج ہی کل مین یہ بات ہونے والی ہے یہی تعبیر خواب ہے

اور بیتی بپتا بھول

کے بسنت پدماوت گئی
بسنت کر کے جب پدماوت گئی

راجہ تب بسنت سدھ بھی
تب راجہ کو بسنت کی خبر ہوئی

جو جاگا نہ بسنت نہ باری
جو ہین جاگا نہ بسنت پایا نہ وہ باغ و بہار

نا سو کھیل نہ سو کھیلنہاری
نہ وہ کھیل پایا نہ وہ کھیلنے والے

ناو ہنکی وہی روپ سہائین
نہ اوس مقام کی وہ رونق اور زیبائش ہے

گئین ھر سے اپن دشٹ آئین
سارا سامان گم ہو گیا پھر کچھ نظر نہ آیا

پھول جھرے سو کھی پھلواری
جہان پھول جھڑتے تھے اب وہ گلزار خشک ہو گیا

دشٹ پری اکھٹی سب جھاری
اب نظر آتا ہے کہ سب درخت خشک ہو کر جل گئے

کہین یہ بسنت بسنت اوجارا
اب دل مین کہتا ہے کسنے یہ سامان بسنت کا اجاڑا

گا سو چند اتھوا لے تارا
چاند گیا اور تارے کو لیکر غروب ہو گیا

اب تہ بن بھا جک اندھ کوپا
اب بغیر اوسکے سارا جہان اندھا کوان ہو گیا

وہ سکھ چھا نہہ جرون ہون دھوپا
وہ تو آرام سے سایہ مین ہے اور مین دھوپ مین جلتا ہون

برہ دوان گو جرت سر اوا
آتش جدائی کو کہ سخت گرم ہے کون بجھاوے

کو پریتم سون کری مراوا
اور کون میرے دوست کو مجھسے ملاوے

ہیے دیکھ جو چندن گھورا ملکے لکھا بچھورے
جو دل ایسا کہ جسمین صندل گھلا تھا اوسمین اب جدائی لکھ گئے

ہاتھ مینج سر دھن سو روے جو نچنت اس سوے
ہاتھ مل کے اور سر دھنکے روئے گا جو شخص ایسا بیخبر سوئے گا

جس بچھرہ جل مین دھیلا
جیسے پانی کی جدائی سے مچھلی کو مشکل پڑ جاتی ہے

جل ہت کاڑھ اگن منھ میلا
یعنے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی سے نکال کے آگ مین ڈالدیا

چندن انک داگ ہوی پرے
صندل کے حرف داغ ہو گئے

بجھنہ نہ تی اکھر پر جرے
اپنے حروف کسیطرح سر دھونگے ایسے جلے ہین

جنہ سر آگین ہوی ہوی اوسرے

جیسے ... ذات ... ہے

سب تن واگ سنگھہ بن داگی

اوسکا سارا بدن اوس عشق سے بغیر سپرائی کے ہو جاتا ہے

جیسے مرگ ہوں کھنڈ جیرا

اسہوے ... شد سے بن جاتا ہے

اوتی جسرے بیٹھہ تنہ جیالا

اور وہ شخص جلتا ہو جو اوسکی کھال پر بیٹھتا ہے

کنت تی انگ لکھی جنہ سووا

اسواسطے ... جس سے سو گیا

تگ آیکت نہ کرت پچھووا

اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ملاقات نہو گی

جیس دو کھنت کون ساتکو تلا

جیسے تکلیف کھنٹ ... تلاکے ہجر مین

ماودھونلہ کام کندلا

اور مادھونل نے کام کندلا کے فراق مین

بھیو انگ نل جیس دماوت

جیسے راجہ نل پر فراق دماوت مین گذری

نیان موند چھپے پدماوت

اوسیطرح رتن سین سے پدماوت نے آنکھ چرائی

امی بسنتا چھپ ہا ہوی پھولن کے بھیس

اے بسنت تو پوشیدہ ہوگیا پھولون کے بھیس مین

کنہ مدھ پانون بھنور ہوی کون بسج کرون ادیس

اب کسطرح سے بھنورا ہوکے پاون اور کون تدبیر کرون

روی رتن مال جن چورا

روتا تھا رتن سین سطرح کہ جیسے مالا اوسکا چور لیگیا

جہان سوگندھ ہوی تہان گورا

جہان کھڑا ہوتا تھا وہان انگشت نما ہوتا تھا

کہان بسنت سو کوکل نیان

اور کہتا تھا کہان وہ بسنت ہے اور کوکلا کی آواز ہے

کہان کسم آل بیدھے نیان

اور کہان کسم ہے کہ بھنورا اوسپر آنکھ ڈالے

کہان سو مورت پری جو دیکھی

اور کہان وہ صورت ہے جو دیکھی تھی

کاڈھہ لیس جیو ہیئین پیٹھیتی

اور کہان وہ ہے جسنے دل مین گھس کے جان نکال لی

کہاں سو درسن پرتس جنہ لہا
کہاں وہ دیدار جسکی قدمبوسی کی آرزو ہے
پات بچھو ہی رو کھ جو پھولا
پتے جدا کرکے جو درخت پھولا
ٹپکنہ مہوا انس تس پر چین
جسطرح مہوا ٹپکتا ہے ایسے آنسو گرے
مور بسنت سو پدمن بارے
میرا بسنت تو پدماوت کے دم سے ہے

جو سو بسنت کر لیہ کنت
جسکو بسنت سے غرض ہے اسکو کریل سے کیا مطلب
سو مہوا روو ہی اس بھولا
وہ مہوا ایسا رونے لگا ایسا بھولا
ہوی مہوا بسنت جیون جھرین
مثل مہوے کے حال ہوا جیسے بسنت میں جھڑتا ہے
جنہ بن بھیو بسنت اجارے
جس بغیر میں مثل بسنت کے خزاں دیدہ ہوں

پاوا نول بسنت پن بہارت بہو جوپ
پھر دیدار ہوا بسنت کا بہت آرزو اور بہت ارمان نکلتا
ایس نہ جانان انت بن پات جھڑنہ ہوی کو سب
یہ نہ جانا کہ آخر کو پتے جھڑ کر پھر نئی کونپل نکلے گی

ارے پلچھ بسواسے دیوا
اب رتن سین مہادیو کو الزام دیتا ہے کہ او ناپاک دیو
اپنین ناو چڑھائے جو دیے
مناسب ہے کہ اپنی کشتی جو چڑھنے کو دی
سہل جان پک ٹیکون توا
میں نے مجھکو مبارک جان کر تیری قدم پکڑا تھے
پامن چڑھ جو چھی بچا پارا
پھر پیر چڑھ کے جو شخص چاہے کہ پار اوترجاوے

کت مین آئے کینھ تو رسیوا
کسقدر میں نے آکے تیری خدمت کی
سو تو پار اوتاری کھیے
وہ تو کے کہ پار اوتار دے
سو اکا ر سنیر تو بھا مورا
سو تو میرے حق میں ایسا ہوا جیسا بوتے کے حق میں
سو اپین بوڈی سنجھ دھارا
سو ایسا شخص منجدھار میں ڈوب جاتا ہے

پاہن سیو اکہان پسیجا
پتھر خدمت سے کہان پسیجا ہے
باورسوئی جو پاہن پوجا
دیوانہ ہے وہ شخص جسنے پتھر کو پوجا
کاہ نہ پوچی سوئی نراسا
ایسیکی پرستش کرے جسکو کسیکی امید نہین

جرم نہ پلہوی جو نت بھیجا
عمر بھر سرسبز نہوگا اگرچہ ہمیشہ تر کیا جاوے
سنکٹ کے بھار لئی سرد وجا
مشکل کے وقت دوسریکا بوجھ کون اُٹھاتا ہے
موین جیت من جاکر آسا
مرگ اور حیات مین سبکے دلون کو جس سے امید ہے

سنگ تریندا جنہ گہا پارجبی تتہ ساتھ
شیر کی دم جسنے پکڑی پار ہوجائے گا اوسکے ساتھ
تی پی بوڑی وارہ بھیڈ پونچ جنہ ہاتھ
اور وہ اسی وار ڈوب گئے جنکے ہاتھ مین بھیڑ کی دم ہے

دیو کہاسن پوری راجا
مہادیو نے یہ بات سنکر کہا اے دیوانے راجا
جو پہلین اپنی سرپر لئے
جو افتاد پہلے اپنے ہی سر ہو
پدماوت راجا کی بارسے
پدماوت تو راجا کی لڑکی ہے
جیس چاند گوہن سب تارا
وہ مثل چاند کے ہے اور ہمراہی مثل ستارونکے
چمکی دسن بیچ کی نیا مین
[illegible] مانند بجلی کے چمکتے ہین

دیوی الکمن مارا گاجا
دیو کو تو پہلے ہی بجلی نے مارا
سوکا کا ہوکے دہر ہار کرلے
وہ دوسرے کی دستگیری کیا کرے
آہی سکہن سون منڈپ کہار
سہیلیون کے ساتھ آکر اوسنے منڈپ کھولا
پہیون جہلای دیکہ اجیارا
مین اوسکی روشنی دیکھکر از خود فراموش ہوا
نین چکر جیم کات ہوا مین
اور آنکھون کے چکر جیساکے گھومتی ہین

ہون تنہ دیپ پتنگ ہو پرا
مین اوس چراغ کا خود پروانہ ہو گیا ہون
پھیر نہ جانون وہ نہ کا ہیئن
مین پھر نہین جانتا کہ وہ کہان گئین

جیو جسم لینہ سرگ دہرا
جی میرا ملک الموت لیکر آسمان کو چلا گیا
وہ کیلاس کہ گنہ اپیئن
آیا کیلاس گئین یا ور کہین چلی گئین

ابہون مرون نسانسی ہئی نہ آوی سانس
ابہی تک مین بن سانس کے مر رہا ہون مرے دل مین سانس نہین آتی
رو گیہا کی کو چالے بید جہان آیاس
مریض کی کوئی بات کیا کرے جہان طبیب خود فاقہ سے ہو

ان ہون دوس ڈیون کا کا ہو
پھر تن سین نے اپنے دل مین کہا کہ مین کسکو الزام دون
ہیتو پیارا میت بچھوے
پیارے دوست نے دوست سے مفارقت کی
کائین کینہ جو کا یا پوکہے
پہ کیا مینے کیا جو اپنی تن آسانی اختیار کی
پھاگ بسنت کہیل گئی گوری
وہ گوری تو پھاگ اور بسنت کہیل کے چلی گئی
اب اس کا وچار سر سلون
اب خاک اپنے سر پر کیا ڈالون
کت تپ کینہ چھاڈ کی راجو
کسقدر ریاضت راج چھوڑ کے بننے کی

سنگلے کیا میا نہ تا ہو
جسکو سنگلے کوئی فکر ہے اوسکا خود جسم قابو مین نہین
ساتہ نہ لاگ آپ کا سوئے
مین خود ہمراہ کیون نہ گیا آپ سے سو گیا
دو کہن موہ آپ ترو کہے
خود میرا قصور ہے اوسکی کون تقصیر
مے تن لائی آگ وہون ہور صحی
اور میرے جسم مین آگ لگا گئی مثل ہولی کے
چہاری ہو تون پھاگ تن کہیلو
خود خاک ہو کر ہولی اوسکے ساتھ کھیلو نگا
آہر کیون نہ بہا سدہ بہا کا جو
کہ عمر گذر گئی اور کام پورا نہوا

پایون نہ ہوی جوگی جستی

دیکھو دیکھے جوگی جتی ہوا پھر بھی اوسکو نہ پایا

اب سر چڑیا عون جو جس ستی

اب اوسکے سر چڑھکے جلو لگا شل ستی کے

آی پر سیم پھیر گیو ملا نہ آے بسنت

دوست آکے پھر گیا بسنت مین آکے نہ ملا

اب تن ہوری کھال کی جا کروں بھسنت

اب بدن مین آگ لگا کر جلا کے خاک کرونگا

کلتون نکنہ جیس سر ساجا

ققنس پرندہ نے جیسا چتا سنوارا

سگل دیوتا آے تلا نین

سارے دیوتا آکے موجود ہوئے

برہ اگن بجر آگ اسو جہا

عشق کی آگ سخت آگ اسو جیسے ہے

تنہ کی جرت جو اوٹھی بجا کے

اوسکے جلنے سے جو شعلے اوٹھتے ہین

اب کے گھرے چنک بے چھو ٹھنہ

اب کی بار جو ایک چنگاری چھوٹی

دیوتا سبھے بھسم ہوی جاہین

سب دیوتا جل کر راکھ ہو جاینگے

دھرتی سرگ ہوی سب تاتا

زمین و آسمان سب گرم ہو جائینگے

تس سر بیٹھہ چرے اچھے راجا

ویسے ہی چتا مین بیٹھکر راجہ نے جلنے کی آرزو کی

دہنہ کس ہوے دیو استھا نین

کہ آیا دیو کے مکان مین کیا ہوتا ہے

جرے سو رنہ بجھائین بوجھا

اسمین جو شخص مردانہ ہو وہی جلتا ہو کر پہچانا

تینون لوک جرنہ تنہ لاگے

اوسنے تینون لوک جلنے لگتے ہین

جرنہ پہار ہین سب چھوٹنہ

تو پہاڑ جل جاینگے اور پتھر سب ریزہ ریزہ ہونگے

چھار سمیٹے پاوب ناہین

اور راکھ کر سمیٹنے سے بھی کوئی نہ پائیگا

ہی کوئی نیہ راکھہ یدھا تا

پھر تیرے سوا آپ انکو کون بچاے گا

ط [illegible]

محمد چنگ پریم کی سن ہہ ٹنگن ڈرای

اے محمد چنگاری محبت کی جسکا حال تیر کا سنکر زمین و آسمان ڈرتے ہیں

دہن بر ہمن ا ودہن ہیا جنہ یہ آگ سمای

زہے وہ عاشق اور زہے وہ دل جسمین یہ آتش گنجایش کرتی ہے

ہنونت بیر لنک جین جاری

ہنونت بیر جینے لنکا جلائی

بیٹھے تہان بھا لنکا تا کا

اوہین پہاڑون پر بیٹھکر لنکا کو دیکھا کئے

تہیکی آگ اوہو ین جرا

اوسی آگ مین پھر وہ بھی جل گیا

جای تہان یہ کہا سندیسو

اوس جگہ جا کے یہ پیغام کہا

جوگی آی بیوگی کو نے

کہ کوئی جوگی عاشق تن آیا ہے

جرے لنگور سو راتی اوہان

وہ لنگور جو سرخ تھے سب جل گئے

تنہ بجر اگ جرے ہون لاگا

اوسی سخت آگ مین مین جلنے لگا ہون

پربت اڈہی اہار کہو ارمی

نگر پہاڑون کو جینے دیوتا کے استہان تھے پہاڑ رکھے

چھٹہین مانس وہی اوٹھ ہا کا

چھٹے مہینے اوٹھکر وہان جا کر سب کو ستایا

لنکا چھاڑ پلنکا پرا

لنکا کو چھوڑ کے کہان جا پڑا

پاربتی اوجہان مہیسو

جہان پاربتی اور مہادیو موجود تھے

تمہ ترہی مندپ آگ تنہ بولی

اور تمھارے منڈپ مین اوسنے آگ بولی ہے

تکس جو بھاگ بھئی کل مو ہان

اور جو نکل کے بھاگ گئے اونکو منھ سیاہ ہوگئے

بجر انگ جرا وٹھا تو بھاگا

جب سخت جسم میرا جلنے لگا تو اوٹھکے بھاگا

راون لنکا مین وہی وی مو وادہی آسے

راون کی لنکا کو جینے جلایا وہ بھی میرے جلانے پر آمادہ ہے

لنکمن بہاڑ ہوت ہی راوٹ کو گرا کہی پاسے

تمام اور بہاڑ راکھ ہوا جاتا ہی کون ایسا ہی جو اُسکے قدم پکڑ کے بچا لے

لکھمن پہونچا آی بھیسو

اوسیوقت بھیس آکے مہیس پہونچا

کا تھر کیا ہڑا اور باندہے

اور ہرن کی جھال پہنی اور ہڈیوں کی مالا پہنے ہوئے

سیس ناک سوہی کنٹھ مالا

شیش ناگ کی مالا گلے میں ڈالے ہوئے

پہونچی رودر کنول کے گٹا

پہونچے مین کنول گٹے کی مالا لپیٹے

چنو گھاٹ اوڈ و نور و ہاتھا

کھٹے اور ڈمرو ہاتھ میں

او ہنونت بیر سنگ آوا

اور ہنونت بیر بھی مہادیو کے ساتھ آئے

او تہ کمن نہ لاوہ آگے

تیرے ساتھی یہ بات کہی کہ آگ نہ لگاؤ

باہن بیل کشتی کر بھیسو

بسواری بیل جذامی کے بھیس مین

منڈ مال او ہتیا کاندہے

آدمیوں کے سروں کی مالا گلے مین ڈالے ہوئے

تن بھبوت ہست کر چھالا

بدن بھبوت اور ہاتھی کی کھال اوڑھے ہوئے

سس ماتھین او سر جٹا

چاند ماتھے پر یعنی تلک اور سر پر زلفین

گورا پاربتی دہن ساتھا

اور گورا پاربتی جی ہمراہ تھین

دہرین بھیس جس بندر چھاوا

بندر کے بچے کا بھیس بدلے ہوئے

تا کر سبت جرہ جنہ لاگی

قسم ہے تجھکو اوس شخص کی جسکی لاگ مین جلتا ہے

کی تپ کری نہ پارہ کی رہی نسایہ جوگ

یا تو ریاضت کا نباہ کر یا جوگ برباد کر دے

جیسے جیو گنس کا ڈہ کہہ سو موہ بیوگ

جیسے جو کہ دل جلتا ہے میرا حال فراق بیان کرو

۱۹۰

کہس کومہ باتن ملبھاوا
کہا کہ مجھکو باتون مین الجھادیا

ہتیا کیسر نہ ڈراوا
خون ناحق کا تجھکو خوف نہ آیا

جرے دیہ دُکھ جرون اپارا
جسم ایذا سے جلتا ہے سخت آگ مین جلتا ہون

تسترسدون جای اکبارا
ایکبار کی رہائی پاؤن اگر جان نکل جاسے

جس بھرتھری لاگ نیکلا
جیسے بھرتری کا حال تھا پنگلا کی آگ مین

موکنہ پدماوت سنگلا
میرا وہی حال ہے سنگلدیپ کی پدماوتی کیواسطے

مین پن تجا راج او بھوگو
مین نے راج اور آسایش کو ترک کیا

تن سوناون لیہون تیج جوگو
بجز دینے نام کے ریاضت جوگ کی اختیار کی

یہ مڑہ سیئون آی نراسا
مین نے اُسکے مندھی کی خدمت مین امید کی

کی سو پوج من پوج نہ آسا
اور بہت پوجا کی لیکن میرے دلکی امید نبرآئی

مین نہ جیو داہی پرداوہا
تو نے میرا جی جلے پر جلایا

آدہا نکس رہا گھٹ آدہا
آدھی جان نکلگئی اور آدھی جسم مین رہی

جو اوہجر سو ملنپ نہ لاوا
جو نیم سوختہ ہوا وسے کب دیر لگتی ہے

کرت ملنپ بہت دُکھ پاوا
توقف مین زیادہ ایذا متصور ہے

اپیا پول کہت ملہ اوٹھی برہ کی آگ
اتی باتین کہی یقین کر آتش مہاجرت کی زیادہ بھڑک لگی

جو ہیس نہ امین بجھاوت سکل جگت ہت
اگر مہادیو آب حیات سے نہ بجھاتا تو ساری دنیا مین آگ لگجاتی

پاربتی من اپنا چاوو
پاربتی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا

دیکھون کنور کیر ستہاؤ
کہ دیکھون راجہ کے مزاج مین کتنی ہمت ہے

دنهه یه بیچ کر جیپنه لوچا

دیا عشق مجازی رکھتا ہے یا حقیقی

بھی سروپ جانه اچھیرا

اپنی صورت اور لباس بین کر غل پر پہنچ گئے

سهنه کنور موسون اک باتا

اور کہا سنو اے کنور میری ایک بات

اوبه ور دپ دینه ہی تو کنه

اور خدا نے حسن تمکو بھی دیا ہے

تب ہون تو کنه اندر بٹھا لے

اور مین تمکو اندر تک پہنچا دون گی

اب تج جرن سرن تب جو کو

وه بات یہ ہے کہ اب دور کر دو چلنا اور رونا اور تپاک رہو گے

تن من ایک کر مارک دجا

ظاہر و باطن اوسکا ایک ہے یا دوسرا

بھس کنور کر اچھر دہرا

اور تب شہر کے کنور کا دامن پکڑا

جس رنگ موه نه اور ه راتا

جیسا میرا رنگ ہے اور کیسا سرخ ہوگا

تسان سو سبد جای سیو لو کنه

اگر میری بات سنو گے تو شیو لوک یعنی جلو دیکھا چکے

کی بد من تن اچھر پالے

پھر پد منی کیا تمکو حور ملے گی

موسون مان جرم بھر بھو گو

اور تمام عمر میری صحبت مین عیش سے بسر کرو

ہون اچھر کیلاس کی جنه سر لوج نه کوی

مین حور بہشتی ہون جسکا مقابل کوئی نہین

مو تج اچھر کیلاس کی جنه سر لوج نه کوی

مجھکو چھوڑ کر جو اوسکو یاد کرو گے ملیگا تو کیا فائدہ تجھے ہوگا

بہلنه رنگ تو ه اچھیرا تا

راجا نے جواب دیا کہ فی الحقیقت تو حور بہشتی سے بہتر ہے

مه وه سنو ر مو مین اس لہا

اوسکی یاد مین اگر مین مر جاؤن تو بھی فائدہ ہے

مه دو سر سون بہا وه نه باتا

لیکن مجھکو سوائے اوسکے دوسرے سے عشق نہین

نین جو دیکھیں پوچھیں کہا

جو چیز آنکھون سے نظر آوے اوسکے پوچھنے کی کیا حاجت

ابھین تاہ جیو دیے بناوا
ابھی تک جی نہیں بھی نہیں پایا کہ یہ سامان نظر آیا

جو جیو دیون دہلی آسا
اگر جان پر اوسکی امید مین کھیل جاؤن

ہون کیلاس کا دہلی کرون
مین بہشت لیکے کیا کرون گا

وہ کی بار جیو نز باروں
اوسکے دروازے پر جان نثار کرونگا

تا کر چاہ کے جو آئے
اسکی خوشخبری جو مجھے آکر کہے

تو وہ اس اچھرتھا وہ منا وا
کہ تجھ ایسے حور لی پیری کی آرزو کی تجھ پیری فرشتگی

مجنون کا ہوی کیلاس
پیر مین نہین جانتا کہ بہشت کیا حقیقت رکھے

سو کیلاس لاگ جہ مرون
وہی میرے واسطے بہشت ہے جسکے لیے مرتا ہون

سر اوتار تیو چہاور وارون
اور سر اوتار کر قربان کر دون گا

دو و جگت تہ دیون بدہائے
دو نو جہان اوسکو بیار کیا دیمین دیدون

وہ تہ مور کچھ آسا ہون وہ آس کریون
اسکو میری کچھ غرض نہین مجھکو البتہ اسکی امید ہے

تہ نراس پریم کنہ جیو تدیون کا دیون
پس ایسے محبوب بے پروا کو سواے جی کے اور کیا دون

گورین ہنس ہیلیس سون کہا
یہ بات سنکر گوری نے ہنس کے مہادیو سے کہا

پچہین یہ وہ کارن پتا
اور فی الحقیقت محبوب کی واسطے تپ کر رہا ہے

پچہین پریم پیر یہ جاگا
فی الحقیقت درد محبت سے یہ جاگ رہا ہے

پچہین یہ برہانل دہا
کہ فی الحقیقت یہ آتش مفارقت محبوب مین جلرہا ہے

پرل پریم نہ اچہی چہپا
عشق صادق چھپانے سے نہین چھپتا

کسین کسوٹے کنچن لاکا
کسوٹی پر کسنے سے سونا معلوم ہوتا

بھرن پیر تیل دیکھ نینان
بھرن ... پانی آنکھوں میں بھر رہا ہے
نہ دوجے سر لاگ وہ سیکھا
انہنے اس جامہ میں اسکی لاگ سیکھی اپنے فقیری کا جامہ
مہادیو دیوتن کے پتا
مہادیو دیوتاوں کے باپ
ایہو کینہ تس میا کر ہیو
انپر ایسی ہے مہربانی کرو

پرگٹ دو دو پیم کے بیان
پس ظاہر ہیں یہ دونوں محبت کی باتیں
چھی نہ اور وہ آوی ریکھا
دوسری کی خواہش نہیں وہی فریفتہ ہے
تمھرے سرن رام رن جیتا
تمھاری قدم کی برکت سے رام نے فتح پائی
پرود آس کہ ہتیا لیہو
آیا اسکی امید پوری کرو گویا خون ناحق سر لیوے

ہتیا دوی کی چرہا یہ کاندہیں او تنکی ایرادہ
دوی ہتیا تمھاری کندھے چڑھے اور اوسکے اوپر
تیسر ہولیہ کے ماتھی جو رہی کی سادہ
تیسرے اسکی بھی ہتیا سر پڑ گی یعنی ناحق کا سر لیا تمھارے عادہ ہوگی

سنگے مہادیو کی بھسکہا
مہادیو کی یہ گفت و گو سنکے
سد ہنہ انگ نہ بیٹھی ماکھے
کاملوں کی بدن پر کبھی نہیں بیٹھتے
سد نہ سنگ ہوے نہی چھایا
انہ کا اس کے ساتھ سایہ نہیں ہوتا
جوجب سدہ گسائیں لکھیا
جبکہ دنیا میں خدا نے کامل کیا ہے

سدہ پرکھہ راجیں من لکھا
راجا کو یقین ہوا کہ یہ شخص کامل ہے
سد ہنہ پلک نہ لاگی آنکھی
کاملوں کی آنکھ پلک نہیں لگتے
سدہ ہوے نہ بھونکہ نہ مایا
مرد کامل کو نہ بھوکہ ہوتے ہی نہ دولت کی طمع
پرگٹ گپت رہی کو چیہان
وہ اپنی ظاہر کو چھپاتا ہے پھر کون پہچانے

۲۰۲

بیل چڑھا کستی کر بھیسو

بیل کی سواری اور جڑاؤ کا بھیس دیکھکر

چیلنہی سوی رہی تہ کہو جا

وہی پہچانتا ہے جسکو اوسکی تلاش ہوتی ہے

کی جیو غت سنت سوں ہیرا

جسنے تلاش اوسکی کی گویا جی سے گذرتا ہے

گرو راجین ست آہ مہیسو

راجہ نے اپنے دلمیں کہا کہ سچ یہ مہادیو ہے

جس بکرم اور اجا بھوجا

جیسے بکرماجیت اور راجہ بھوج نے تلاش کر لیا

گیو ہیرا سے جودہ بہا ہیرا

پس سب تکلیف دور ہوجاتی ہے جب اس سے ملاقات ہوتی ہے

بن گرپنتھ نہ پاوی بھولا سو جو بھیٹ

بغیر مرشد کے راہ نہیں پاتا ہے اور جسنے راہ پائی سب کچھ بھول گیا

جوگی سدہ ہوی تب جب گورکہ سوں بھیٹ

جوگی کامل تب ہوتا ہے جب گورکھ سے ملاقات ہوتی ہے

۲۰۳

تنکہن رتن سین تھبرا

رتن سین بغور دریافت مہادیو کے چشم پر آب ہوکر

ماتا پتا جنم کت پالا

اور کہا ماں باپ نے مجکو اسی واسطے پالا تھا

دھرتی سرگ ملی ست دوؤ

زمین و آسمان دونوں ملے تھے

پدک پدارتھ کرہت کھووا

بیل و گھر جو ہاتھ مین تھے سب کھو دیئے

گگن میگھ جس برسنہ بھلے

آسمان سے پانی جسطرح برستا ہے

چانڈ وہار پاسے لی پڑا

اور بیقرار ہوکر پاؤں پر گر پڑا

جو اس پھاند پیم گیں گھالا

جو ایسا پھندا محبت کا گلے مین ڈالا

کت نزار کر دینہہ بچھوڑ

کسنے جدا کر کے آپس سے علٰحدہ کر دیا

ٹوٹہنہ رتن رتن لس رووا

اور جب رتن سین روتا تھا تو جواہر گرتے تھے

دھرتی پور سلل ہوی چلے

اوسطرح زمین آنسوؤں سے بھر گئی

سایر او بت سکھ کی پائے
تب اب ستدی ہوئی کے پاکے بنے لگے
بوند پان ہوی ہوی سب کرئے
پانی کی بوند ہو ہو کے سب گر پڑے

چڑہے پان پاہن ہی پھاٹے
پانیکی ملیانی سے اور پتھر کا دل پھٹ گیا
نیم پھاند کو جن پر سے
محبت کا پھندا کسی کے گلے مین نہ پڑے

کس رودی جبن جیو جری گری رکت او مانس
او سیقدر روتا تھا جیسا جی جلتا تھا اور خون اور گوشت گرتا تھا
رون رون سب رووت سوت بھر آنس
ہر بال بدن کا روتا تھا اور ہر بُن موسی اشک جاری تھے

رووت بوڈا او نھا سینا رو
جب اجودہن مین ایسا رویا کہ سارا جہان ڈوب گیا
کس نہ رووبہت تمین ر دوا
کیا نہ رو بہت تو رو چکا
جو دکھ سہے ہوی سکھ اوکان
جو رنج اٹھاتا ہے اوسیکی واسطے راحت ہے
اب تون سدہ بہیا سدہ پائے
اب تو کامل ہوا اور خبر پائے
مون بات ابون اپدیسے
اب کی ایک بات نصیحت کے راہ سی کہتا ہون
جولہ چور سیندہ نہ دیئے
جب تک چور سیندہ نہ دے

مہادیو تب بہو میارو
تب مہادیو کو او سپر رحم آیا
اب ایسر بہادار دکھ وا
اب خدا نے تیرا رنج دور کیا
دکھ بن سکہ نہ جای بیولوکان
بغیر رنج اٹھائے عیش بہشت کے حاصل نہین ہے
درپن کیا چھوٹ کیے کائے
دل آئینہ ہوا اور زنگ چھوٹ گیا
لاک پنتہ بھولے پردیسے
راہ بھولی ہوتی تجکو یاد ہو جاتیگی ای مسافر
راجا کیر نہ موتسی سے
راجا کا مال نہیں مولنس سکتا

چڑھی توجای پار وہ کھوندی	پڑی تو سندہ سیس سون چھوندی
جب چڑھ کی اس خندق کی پار جاے	اور سینده دیکھے سر کے بل اوسمیں پیٹھی

کہون سو توہ سکل گڈھی کھند سات چڑ ہاو

مین تجھسے کہی دیتا ہون کہ قلعہ سنگلدیپ کا سات درجہ بلند ہے

پھر انہ کوئی جیت جی سرک پنتھ دی پاو

کوئی شخص تا زندگی پھر کے نہ آے گا آسمان یعنی قلعہ کی راہ مین قدم رکھ کر

گڈھ تس بانک جیس تور کایا	پرکھ دیکھ اوہی کی چھایا
قلعہ ایسی خم و پیچ کا بنا ہوا ہے جیسا تیرا جسم	غرض اوسکی سایہ پر بن جاتا ہے
پای ناہ جوجھ لٹھ لینہیں	جین پاوا تین آپ چینہین
کسینے اسکو فتح نہین کیا ہرچند بتکلف لڑا	ہان اُسنے پایا جسنے خود کو پہنچانا
نو پوریں تنہ گڈھ منجھ ارا	اوتہان پھرنہ پانچ کوتوارا
نو درجے ہین اُس قلعہ کے درمیان مین ہین	اور وہان پانچ کوتوال پہرا کرتے ہین
دسون دوار گپت ایک ناکے	اگم چڑہاو بات سنتہ بانکے
دسوان دروازہ پوشیدہ ایک گلی بیچ ہین	چڑہاو دوان کا دشوار اور راہ بہت ٹیڑھی ہے
بھیدی کوئی جای وہ گھاٹے	جو لی بھید چڑے ہوی چاٹے
جو کوئی بھیدی ہو وہی اُس گھاٹ جا سکے	اور جسنے بھید پایا وہ چیونٹی کیطرح چڑھ سکتا ہے
گڈھ تر کنڈ سرنگ تنہ پاتہان	تی دی پنتھ کہون توہ تہان
قلعہ کے نیچے ایک کنڈ اوسمین ایک سرنگ ہے	وہ راہ تیرے پاس ہے وہان جا
چور بیٹھ جس سیندہ سنوارے	جوا کھیت جس لای جواری
چور بیٹھ کے جسطرح سیندہ سنوارتا ہے	اور جو ہرکا داؤ جیسے جواری لگاتا ہے

جس مرجیا سمند و منس ماری ہاتھ اوب سیپ

جیسے غواص سمند مین غوطہ مارتا ہے تب سیپ ہاتھ آتی ہے

ڈھونڈہ لئی جو سرگ دواری جڑتے سو نگلہ سیپ

اسی طرح جو آسمانِ بلندی کا دروازہ ڈھونڈھ لیتا ہی وہ سنگلدیپ چڑھ سکتا ہے

دسون دوار تال کا لیکھا

دسوین دروازی کا تالاب کا حساب ہے

جائی سو جائی سانس من بندھ کے

اس راہ مین وہ شخص جاوے جو سانس اپنی روک کر

دن من ناتھہ مارکی سو انسا

تو اپنے دل کو قابو مین رکھ سانس روک سے

پرگٹ لوک چار کھہ باتا

ظاہر مین موافق رسم زمانیکے بات کہو

ہون ہون کہت سبہہ مت کھو

مین مین کہکر ساری عقل کھو دی

جیتہ جوری مری ایک بارا

زندگی مین جس نے ایک بار آپ کو مارا

آپہنہ گرو سو آپہنہ چیلا

آپ ہی مرشد اور آپ ہی مرید ہے

اولٹ دشٹ جو لاد سو دیکھا

اولٹ کر نگاہ کو جو دیکھی اوسکو منزل مقصود نظر آئے

جس و منس لینہ کا نہہ کالندی

جسطرح کنہیا نے کالندی ندی مین غوطہ لگا کر سانپ کو مارا

جو پی مرہ آپ کرنا نا

اگر اس حالت مین مر بھی جائیگا تو مرتبہ فنا کا پائیگا

گپت لاو من جاسون راتا ہے

اور باطن مین اسی کا خیال رکھہ جس سے تجکو عشق ہے

جو تون ناتھہ آہ سب سوئے

اگر تو آپ کو نیست نابود سمجھے تو سب کچھ ہے

پُن کو میچ مرے کو مارا

پھر موت کون اور کسکی مار سے مرتا ہے

آپہنہ سب او آپ اکیلا

آپ ہی سب کچھ اور آپ ہی تنہا ہے

آپہنہ میچ جیون پن آپہنہ تن من آپہنہ سوے

آپ ہی موت ہے اور آپ ہی زندگی آپ ہی جسم اور آپ ہی دل اور

۲۰۶

اپنہ آپ کری جو چاہی کہان کو دوسر کوی

آپ ہی آپ جو چاہی وہ کرے دوسرا کہاں اور کون ہے

سدہ کو تکارا جنہ پادا

کمال اندیش راجہ نے پایا

جب شنکر سدہ دیکھہ کو تکیا

جب مہادیو نے فتح کا مژدہ دیا

سبھی پدمنی دیکھین چڑہین

سب پدمنیان دیکھنے کو چڑہین

جس گھر بھیرا چور ست کہنین

جیسے گھر سے واقف چور ہوتا ایسی عقل والی

گپت چور چورہی سو سانچا

جو چور پوشیدہ رہی وہی سچا ہے

چہور چہور گڈہ لاگ کیوارا

ہر در قلعہ مین پٹ لگے تھے

جوگی آی چھینک کر میلے

کہ جوگیون نے آگے قلعہ گھیر لیا

او بھی سدہ گیس مناوا

اور جب کمال حاصل ہوا تو کتس مناوا

پری ہول جوگن گڈہ چھنکا

تو سب جوگی ہل پڑے اور قلعہ گھیر لیا

سنگل گھیر لیہن اوٹھ مڑہین

سنگل کو گھیر لیا مکان سے اٹھ کر

تتہ جڑہ سیندہ جاہ گرہ دہین

اس عقل پر نقب جاہا قلعہ مین دینا

پرگہٹ ہوی جیو نہ بانچا

اور جب ظاہر کیا پھر جان کہاں بچی ہے

اور اجا سون بھئی پکارا

جب جال نقب ظاہر ہوا تو راجہ سے پکار ہوگئی

بجہوں کون کہان ہت کیلی

نہین معلوم کون کہاں سے آیا ہے

بھئی رجائس دیکھو کو بھکھاراس ڈیٹھہ

حکم ہوا کہ ہر پسین کا کہ دیکھو کون ایسا فقیر ڈیٹھہ ہے

بیگ برج تتہ آدہ جن دوی جای بیٹھا

جلد برج پر آئے دو شخص قاصد

۲۰۶

اوتر لبیٹھہ دوی آئی جھار کے
پھر دو قاصد نے اوترکی صاحب سلامت کی

بھنی رہا اُس آگین کیسا
پھر حکم دیا کہ یہاں سے چل کے آگے دیکھو

اس لاگہ لکیکین سکہ وہنین
ایسا معلوم ہوا کہ گویا کوئی تعظیم کرتا ہے

ایہان اندراسن راجا پتا
اور یہاں اندراسن پر راجہ بیٹھا ہے

جھہ بچار تو بچ لیا سہہ
حکم ہوا کہ اگر بچارے ہو تو اپنا کام کرو

جوگی ہہہ تو جگت سون مانگہ
اور اگر جوگی ہو تو تو جگت سے بھیکھ مانگو

ایہان دیوتا اس گئے ہاری
یہ وہ مقام ہے کہ دیوتا یہاں ہار گئے

کی تمہ جوگی کی بچاری
اور کہا کہ آیا تم جوگی ہو یا بچارے ہو

گڈہ ترجھا دو دور ہوی میلہ
قلعہ چھوڑ کے دور جاؤ

آیہ مرہ ہاتھہ جیو لینہین
گویا مرنے کیواسطے آئے ہیں جان ہاتھ پر رکھ کے

جہین رسا سور ڈر چھپا
جس وقت غصہ کرتا ہے سورج خوف سے چھپتا ہے

بھر بیپار لیہہ جو چاہہ
اپنا سوداگری مال جو درکار ہو وہ بھر لو

بھگت لیہہ لی مارگ لاگہ
اور بھیکھ لیکر اپنے راہ پکڑو

تم پتنگ کو آہ بھکھارے
او تم مثل پتنگے کے ہواے فقیر ہو

تمہ جوگی بیراگی کہت نہ مانہہ کوہ
تم جوگی بیراگی ہو ہمارے کہنے کا برا نہ مانو

لیہ مانگ کچھ بھکیا کھیل اُنت کنہ ہوہ
کچھ بھیکھ مانگ لو اور دوسری جگہ چلے جاؤ

آن جو بھکہ مون آیون لیے
رتن سین نے کہا کہ ہم تو بھیکھ ہی لینے کو آئے ہیں

کس نہ لہون چورا جا دیے
اگر راجہ دیگا تو کیون نہ لینگے

۲۰۸

پدماوت راجہ کی باری

پدماوت جو راجہ کی لڑکی ہے

کھٹیسر لین بار بھا مانگون

کھیترنے کے دروازی پر مانگنے کو آیا

سوئی بھگت پر ایت پوچا

اسی بھیکھ سے میری آرزو بر آئیگی

اے بھٹ ایہان جیو نہ ٹھانون

میرا جسم یہان ہے اور جان دوسری جگہ

جس بن پران نسے بڑ چھوچھا

جیسے بغیر جان کے خالی جسم ہو

تمہ سو بسیٹھ راجا کی اورن

تم قاصد راجہ کی طرف سے ہو

ہون جوگی تنہ لاگ بھکھاری

مین جوگی اوسی کے لاگ مین فقیر ہوا

بھگت دی لے مارگ لاگون

بھیکھ دو تو اپنی راہ پکڑون

کہان جاون اس بارہ دوجا

اور کہان جاؤن دوسری ایسی سرکار کون ہے

جسم ہون ہے جیون نہ ناون

خاک ہو جاؤن گا مگر اوسکا نام لینا نہ چھوڑونگا

دھرم لاگ کہیہ جو پوچھا

تو خالی جسم کو پوچھنا شرم کی بات ہے

ساکھہ ہوہ دیجہ بھیکھ نہورا

مثل شاخ میوہ دار کے جھک کر بھیکھ دو

جوگی بار آو سو جنہ بھکھیا کی آس

جوگی دروازی پر جس بھیکھ کے امید پر آئے

جو نراس دوڑھ آسن کت کو نہین گنہ پاس

اگر یہان سے بے نیل مقصد گئے پھر کہان اور کسکے پاس جائینگے

سن بسیٹھ من اپنی ریسا

قاصد یہ بات سنکر اپنے دل مین غصہ ہوا اور کہا

جوگی ایسی کہے نہ کوئی

کوئی جوگی ایسی بات نہین کہتا

جو بسیت لھن جایہ بسیا

کر ایسا ہو کہ جوگی کی ساتھ لھن بھی بس جاے

سو کہ بات جوگ تہ ہوئی

ایسے بات کہی تو یہ جوگی کیسے ہین

اوہ بڑراج اندر کر پاٹا
وہ بڑا راجہ ہے اندر کا سا اوسکا تخت ہے

دھرتی پرین سرگ کو جاٹا
تم ہو تو زمین پر اور آسمان پے جانے کا قصد کرتے ہو

جہ جہ بات جاسے تنہ چلی
رہتا ہین ہماری اوسکے سامنے کوئی بات نہ چلے

چھوٹنہ ابہنہ مہت سنکلی
ابھی سنگل کے ہاتھی تیرے چھوڑے جائین

اوچھپ تھنہ سو جیبر کے کوٹا
اور ہم تیرے جیسے بہتیرے چھپے ہین

بسری بھگت ہوے سب کھوٹا
بھیک مانگنا ہر طرف کا بھول جاؤگے

جہاں لگ دِشٹ نہ جائے پساری
جس جگہ تک نظر کشادہ نہین کی جاتی

تہاں پسارس ہاتھ بھکھاری
وہان پر بھیک منگے نے ہاتھ پھیلایا ہے

آگین دیکھ پاو دھر ناتھا
آگے چل کے پاؤن رکھو اے جوگی جی

تہان نہ ہیر ٹوٹ جہان ماتھا
ایسی جگہ بلند پہ نظر نہ کرو جہان سر ٹوٹ جائے

وہ رانین جہ جوگت منہ تہی راج او پاٹ
وہ رانی جس قسم کی ہے ویسا اوسکا ملک اور تخت ہے

سنہر جاہی راجگھر جوگھہ بندر نکاٹ
وہ اپنے راجہ کے گھر جائے جوگی ذلیل کے گھر گیا تجکو بند رنے کاٹا ہے

جو جوگی ست بندر کاٹا
جوگی کو فی الحقیقت بند رنے کاٹا

ایکی جوگ نہ دوسر باٹا
تو سوا اسے جوگ کے دوسری راہ نہ چلے

[illegible] سادھنا اوے سادھین
[illegible] سے سنور جاتے ہین

جوگ سادھنا آپہ دہاوہین
اور جوگ اپنے آپ کو جلانے سے سنورتا ہے

[illegible] پہنچی جوگ کرسا تھو
[illegible] نام کو پہنچاتا ہے

ڈِشٹ جاہ اگمن ہوئی ہاتھو
نگاہ سے زیادہ اوسکا ہاتھ آگے بڑہتا ہے

بہتہ رہی جیوری سنگل کے ہاتھی

راجہ نے جواب دیا ہمارا زور سنگل ہاتھی تک ہے

ہست ناست تنہ کرت نبارا

ہاتھی کو نیست و نابود کرتے اوسکو دیر نہین لگتی

جو رگری گرہ جانونت بھئے

جتنے پہاڑ پر قلعہ ہین سب پر اونکا قبضہ ہے

انت جو چلنان کو وہ نہ چینہان

مضمون آخر فنا کو جو کسینے نہ پہچانا

پھرے گرو ہست بڑ ساتھی

اور مجکو گرو بڑی ہاتھی کا ساتھ میسر ہے

پربت گری پاے کی چھارا

پہاڑ کو ایک دم مین پامال کرکے خاک کر ڈالے

جو گرہ گرب کرنہ تی سنے

اور جس قلعہ والے سنے غرور کیا اوسکو مٹا دیا

جو آوا سو آپن کینہان

جو آیا اوسنے خود بیٹھی اختیار کی

جو کہ کوہ نہ چاہے تب تو موہ رس لاگ

جوگی غصہ کو دوست نہین رکھتا ہی بات مجکو بری لگتی ہے

جوگ تنت جیون پائین کرکھا کرو تنہ آگ

جوگ فی الحقیقت مثل پانی کے ہر اوسکے ساتھ آگ کیا کرسکتی ہے

بسٹہہ جاے کہی سب باتا

وکیل نے جاکے جو یہ سب باتین کہین

ٹھا نو ہنہ ٹھا نون کنور سب ناکھے

ہر ایک جگہ کے کنورون کو طلب کرکے کہا

ابہون بیگ کرو سنجوو

اب بھی جلدی کچھ تدبیر کرو

مترنہ کہا رہہ من بوجھے

مشیرون سنے غوض کرکے جواب دیا

راجا سنت کوہ بھارا تا

گندھرب سین کا منھ غصہ سے سرخ ہوگیا

کین البلہ یہ جوگی راکھے

کسنے ابتک اس جوگی کو رکھا ہے

تس مارہ ہتیا گن ہوو

اور ایسا اوسکو مارو کہ خون ناحق کا بیشبہ

پت نہوی جو کنہ سون جوجھے

کچھ بزرگی کی بات نہین ہے جو گنہ سے لڑنا

دی ماری تو گاہ بھکاری
انکو ماری تو کیا نام ہوگا خود فقیر ہین
نا بہل موہین نہ مارین مو کہو
انہون نے ہمکو مارا یا ہنوز انکو بچا دکی مو رشتین
رہے دیہہ جو گڈہ تر میلی
رہنے دو انکو اگر قلعہ کے نیچے پڑی ہین

لاج ہوے جو ما نے ہاری
اور بڑی شرم کی بات ہوگی جو انسے مغلوب ہوے
دہون بات تہ لاگے دوجھو
دونو بات مین تمکو الزام ہوگا
جوگی کت آچھے پن کھیلے
جوگی کتنے آئے اور پھر چلے گئے

اچھی دیہہ جو گڑہ ترین جن چالہ یہ بات
بہتر ہو اگر قلعہ کے نیچے رہین اس بات کا ذکر نہ کرو
تنہہ محمد پاہن بھکہ کرنہ اس کہکے مکھ دات
جو پتھر کو بچای نزاکی کہا سے کنکے منہ مین ایسے دانت ہین

گئی بسیٹھ پن بہر نہ آئے
قاصد جب سے گئے پہر کے نہ آئے
بجھون سرگ بات دہون کاہا
نہین معلوم کسی نے قلعہ پر جاکر کچھ ذکر کیا
پنکھہ نا کا پاہون نپایا
جسم مین پر اور پاؤن مین قوت نہین
پاوسنور رکت نینہ بہر چووا
پدماوت کو یاد کرکر اشک خونین بہاتا
پرمی جو آنسو رکت کی ٹوٹی
آنسو سرخ جو آنکھون سے گرے

پدماوت اردو

راجین کہا بہت دن لائے
راجہ رتن سین نے کہا کیا سبب بہت دن لگے
کاہو نہ آئے کہی پہیر جاہا
کسی نے آکر پھر کچھ خبر نہ کہی
کہ نہ بدہہ ملون ہوون کنہ جاہا
کس طرح سے جاکر ملون اور کس انداز سے پہونچون
روی ہنکار سن پا پچھے سوو
بعد رونے کے پھر ہیرامن کو پکارا
رنگ سے چلے جنون بیر بہوٹی
تو یہ معلوم ہوا کہ بیر بہوٹیان چلی جاتی ہین

وہی رکت لکھ نبی پاتی
اسے خون سے لکھکر جو خط توتے کو دیا
باندھے کنٹھہ پرا جس کا تھا
توتے کی گردن مین خط لٹکا دیا تو اوس مکان پر گیا

سوا جو لینہ چونچ بھی راتی
اور اوسنے چونچ مین لیا تو چونچ سرخ ہوگئی
برہ کہ جرا جا ہی کہان نا تھا
عشق کا جلا ہوا داغ مٹانے سے نہین مٹتا

مس نیان لکھنین برن وہی لکھا اکتھہ
سیاہی چشم اور قلم مژگان سے رو رو کے حقیقت اپنی لکھی
اکھر دسیے نہ کوئی چھوئی سو دنیچہ پہ پیوا استھہ
حروف ایسے جلتے تھے کہ کوئی چھو نہ سکے وہ خط توتے کو دیا

او ملکھ بچن سو کس پر یوا
اور زبانی توتے سے یہ بات کہی
پن رے سنوار کس اس دو وچے
پھر دوسری بات سنوار کے یہ کہنا
سوا جین تیسے بل لاگا
سو اتنیک اس سبب سے زور برقرار ہے
بہلنہ ایس ہون تہ بل مے نیہان
اچھا مہادیو نے مجکو بھتا زور دیا
جو تہ میا کینہ پک دھارا
جو تمنے از راہ مہربانی اپنے قدموں سے سرفراز کیا
جو اس جا کر آسا بجھے
جس کسی کو جس کے ساتھ امید ہوتی ہے

پھلین مور بہت سے سیوا
کہ پہلے میری طرف سے کلمات عجز اور خاکساری کہنا
جیہ بل وسینہہ دیوتن یوجے
کہ جو طاقت دیوتی دی تھی وہ موجود ہے
بل جیو نہ رہا تن سو جاگا
کہ اگرچہ جان مین زور نہین جسم مین تو زور ہے
جنہ تمہ تہان بھاو بل کینہان
پس جہان تم ہو وہان زور کی کیا کمی
دشٹ دکھاے بان بکھ مارا
اور نظر دکھاتے ہی تیر سا ملا را
دکھ منھ آیس نہ بارہی دکھے
وہ اوسکو حالت تکلیف مین اور اذیت سے نہین پاتا

نین بھاں بھاں نہ مانہ سیکھا

آنکھوں ... [illegible] ... نین باقی

الگن دور لیستھ پی بھیکھا

پیشتر ہی سے دوڑ کر بھیک لے لی

نینہ نین جو بیدھ سکے تہ کنسہ دی بان

جن ست آنکھیں دو پار ہو کے سوراخ پڑ گئے وہ تیر نکالنے سے نین نکلے

تیں جو اکھ کتھ لکھی تہ ستھ گھٹہ پران

سینہ پر جو حرف تم نے لکھے اوس سے اور کاہش جان ہے

رکت جو چوا الجھیج دینایئن

اشک سرخ جو کرے سارا زمانہ تر ہو گیا

سکھی نجان دکھی کر جیو و

تندرست بیمار کا راز کبھی نہ جانے گا

پریتم تھر سے اس نستا

معشوق بیدرد ہمیشہ سے ہوتے آتے ہیں

جا سون کھون ہوی جر راکھا

جس سے لہو ان جل کے راکھ ہو جاسے

نین سپار سب بھرئیے

آنکھوں کے پانی سے تالاب سب بھر گئے

رکت لکھے اکھر کیسے سیا مان

لہو سے حرف لکھے سیاہ ہو گئے

تب دکھ دیکھ چلا پی سوا

تب پیو دکھ دیکھ کے تو تالے چلا

نینہ ... بات ... کہنہ تاتی

[illegible] ... کہ دن

[illegible] ن سوکا می رکت پیو و

[illegible] ... اشک خون ٹپکتا ہے

جینہ نہ پیر تنہ کا کرپنتا

جسکے ... درد نہیں ... کو کیا فکر ہے

[illegible] ... کی بھاکھا

[illegible] ... جیون کرون

[illegible] ... جب ... رہیے

[illegible] ... چلا کر سے

[illegible] ... ستہ نا مان

[illegible] ... کر کے

[illegible] ... کوف چھوڑا

[illegible] ... پینہ ستہ تھا

اب سُتھہ مرون جھچو تجھہ کہے پاتی پیم پیاری ہاتھ

اب یہ مقام مرجانے کا ہر کر خالی خط معشوق کے ہاتھ مین جاتا ہے

بھینٹ ہوت دُکھہ روی سناوت جیو جات جو ساتھ

ملاقات ہوئی تو سارا دکھ رو کے سناتا اور جان اوسکے ساتھ کرتا

کنچن تار باندھ گین پاتی

سونے کا تار باندھ کے گلے مین خط لٹکایا

لے کا سوا جہان دھن راتی

تو تا اوس جگہ لے لیا جہان پدماوت تھی

جیسین کنول سُرج کی آسا

جسطرح سورج کی اسید کنول کو رہتی ہے

تیر کنتھہ یہ دری پیاسا

اوسیطرح باوجود نزدیکی شوہر کے پدماوت تشنۂ دیدار تھی

بسرا بھوک سیج سکھہ باسو

سب کھانا پینا اور پلنگ پر آرام سے سونا فراموش ہوا

جہان بھنور سب تہان ہلاسو

جہان سب بھنورے ہین وہین خوشی ہے

تب لگ دھیر سنان نہ پیوو

تب تک احوال بیقراری رتن نہین سناتا

سنان تو گھڑ رہے نہ جیوو

اور جب سنا تو ایک گھڑی جی قرار نہین کرتا

تب لگ سکھہ ہی پیم نہ جانان

اوسوقت تک آرام ہے جبتک محبت کا اثر دل مین نہین ہوتا

جہان پیم کا سُکھہ بسرا مان

اور جب محبت کسی کی ہوئی آرام فراموش کرو

اگر چندن سٹھہ وہی سر یرو

اگر اور صندل حالت محبت مین جسم کو زیادہ جلاتا ہے

اوبھا اگن گیا کر چیرو

اور لباس جسم کا آگ کا کام کرتا ہے

کتھا کہانی سُن سٹھہ جرا

قصہ کہانی سُنکے زیادہ جی جلتا ہے

جانہ گھیو بیسندر پرا

گویا گھی آگ مین پڑا

برہ نہ آپ سبھاری میل چپیر سرو کھہ

معشوق اپنے حال کو سنبھالنے نہین دیتا میلے کپڑے ہوگئے سر خشک پڑا ہے

پیو پیو کرت رات دن پپیہا مکھہ نکسے سوکھ
پیو پیو کرتے ہوئے رات دن کے پپیہے کا منہ خشک ہوگیا

تکلمن گا ہیرامن آئے
اوسی وقت ہیرامن تین میں کا منہ لیکر پدماوت کے پاس آیا

مرت پیاس چھپانہ جس پائے
پیاس کی مارا ہوا سایہ کی جگہ پاکر تسکین پانے والا

بھل تہ سوا کینہ ہے ہیرا
پدماوت نے ہیرامن کو دیکھکر کہا اچھا ہوا تو آگیا

گاڑھو نہ جانہ پریتم کیرا
معشوق کی طرف کی مشکل کسیطرح رفع نہین ہوتی

باتنہ جانون کٹھم پہارا
باتین رنج محبوب کی سخت تر پہاڑ سے ہین

ہرو پین ملا ہوے نرارا
لیکن جس سے دل ملا پھر جدائی متصور نہین

مرم پان کر جان پپیاسا
قدر پانی کی پیاسا ہی جانتا ہے

جو جل مہ تاکنہ کا آسیا
اور جو شخص پانی ہی مین رہتا ہو اسکو پانی کی کیا غرض

کا رانی تہ پوچھہ باتا
ملکہ رانی کیا بات پوچھتی ہو

جن کوی ہوے پیم کراتا
عجبث کوئی ہو محبت کا فریفتہ

تمہرے درسن لاگ بیوگی
تمہارے دیدار کے واسطے یہ مجبور تکلیف اٹھاتا ہے

اہا سو مہادیو مڑھ جوگی
اور مہادیو کے مندر مین پڑا ہے

تم بسنت لے تہان سدھائے
تم بسنت کے واسطے وہان سدھارین

دیو پوج پن اونہ آئے
دیو پوج کے اپنے گھر آئین

دشٹ پانس تس مارہ کھاہی رہا تہ ٹھانو
ایسا گناہ کا تیر تنے مارکہ کھاتے اوس جگہ رہگیا
دوسر بار نہ بولاے پدماوت نانون
دوسری بار نہ بولا کہ تمھارا نام منہ سے نکالتا

روونہ روُن بان دکہ چھوٹے

اوسکے روئین روئین مین وہ تیر ہو گیا ہے

سوتنہ سوت رہر رکہہ چھوٹے

اور ہر ایک سام سے لہو جاری ہے

نینہہ سے چلے رکت کی دھارا

انکھون سے خون کی دھار جاری ہے

کنتھا بھیج بھیو رتنارا

کپڑے بھیگ کر سرخ ہو گئے

سورج لوڑا اوبٹھا پرہاتا

سورج مین جو سرخی وقت صبح نمودار ہے وہ بھی اوسیکے خون مین ڈوبا ہے

اومجیٹھ ٹیسو بن راتا

مجیٹھ اور ٹیسو جنگل کا بھی اسی سے سرخ ہو

بھیو بسنت راتی بن تپے

بسنت بھی سرخ اوسی سے ہے اور جنگل کے تپے

اور راتی سب جوگی جتے

اور جوگی جتی سب سرخ اوسی سے ہین

پہم جو بھیج بھیو سب گیرو

زمین جو بھیگ کے سب گیرو ہو رہی ہے

اور راتی تنہ پنکہہ پنکھیرو

اور جتنے پرندے جانور ہین سب سرخ ہین

راتی ستی اگن سب کایا

ستی جو سرخ آگ مین جل جاتی ہے اوسکی سرخی ہے

گنگن میگھ راتی تنہ چھایا

آسمان پر بادل جو سرخ ہے اوسکے عکس سے ہے

انیگر بھا پاہن تس بھیجا

شنگرف ہو گیا پہاڑ ایسا بھیگا

پی تمھارا نہ روُون پسیجا

لیکن تمھارا روان نہ پسیجا

ہتان چکور کو کلا تنہ ہی میا پیٹھہ

چکور کو کلا کے دل مین بھی محبت ہوتی ہے

نین رکت بھر آہ تنہ پھر کینہ نہ دیٹھہ

آنکھون مین خون بھر آیا اور تمنے پھر نگاہ نہ کی

ایس بسنت تمھین سے کھیلہ

ایسا بسنت تمھین کو کھیلنا آتا ہے

رکت پرائین سیندور میلہ

کہ خون بیگانہ سے سیندور لگایا ہے

تنہ تو کھیل مندر کنہ آئین

تم تو بسنت کھیل کے اپنے مکان پر آئین

کہیں مری کو بار رہنہ بارا

اوسکا مقولہ یہ ہے کہ بار بار کون مرے

پیپر تج تپا اک جو لائے

اونے چاہا کہ جیو تروکر یونگا بناکر اوسین جلجاکر

آکے بجھاسے دیکھ پنتھ تہان

مہادیو نے آکے آگ بجھاکے ایسی راہ بتادی

الٹا پنتھ پیم کے بارا

راہ محبت کا دروازہ اولٹا ہے

اب دھس لینہ چہے تنہ آسا

اب وہ چاہتا ہے کہ تم تک رسائی کرکے کامیاب ہو

وہ کا مرم جس جان کسائین

اوس پر جو حال گذرا خدا ہی خوب جانتا ہے

ایکہ بار ہو نون جر چھار ا

ایک ہی بار جل کے خاک ہو جاؤن

مہادیو گورین سدھ پائے

پر مہادیو اور گوری مانع ہوئی

مرن کھیل کر آکم جہان

کہ جان پہلے ہلاک ہونا متصور ہے

چڑھے سرگ جو پڑی تپارا

اگر چڑھے تو آسمان پر جای اور گرے تو تپال کو جائے

پاوی سائنس کہ مری نساسا

اور آرام پکڑلے یا بے آرامی سے مرجائے

پاتی لکھ سو پٹھائی لکھا سب دکھ روے

خط لکھکر بھیجا ہے اور سارا دکھ رو روکے لکھا ہے

دھون جیو رہے کہ نسری کہار جالس ہوے

آیا جان رہے یا نکل جاے کیا حکم ہوتا ہے

لکہکے سورین چھوڑ دئی پاتی

... نزدیک ہوکر تو تنے خط آگے رکھا

گیدین جو باندھا کنچن تاگے

گردن میں جو سونے کا تاگا ہے خط باندھا تھا

جانہ دتپ چھوٹ تس تاتی

گویا بتانے گرم کی طرح وہ خط گرم تھا

راتے سیام کنٹھ جر لاگے

اوسکا نشان سرخ و سیاہ گردن میں پڑ گیا

۲۱۸

اگن سوانس مکھ نسری تاتی
آگ سانس کے ساتھ منھ سے گرم نکلتی ہے
روی روی سوی کہے سوباتا
رو رو کے توتے نے جو باتین رتن سے بیان کین
دیکھ کنٹھ جر لاے سو کیرا
جس حال مین توتے کی گردن سے خط جلنے لگے
جیر جیر ہاڈ بھئے تے چونان
جس کی ہڈیان جل جل کے چونا ہوگئین
دین تہ لاگ کیا سب جاری
اوسنے تیری لاگ مین سارا جسم اپنا جلا دیا

ترور جبر نہ تہان کو پاتی
درخت جلے جاتے ہین پتے کا کیا حساب ہے
رکت کے آنس بھیو مکھ راتا
لہو کے آنسوؤن سے منھ سرخ ہو گیا
سوکس جبر یرہ اس گھیرا
اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو دائرہ عشق مین پڑا ہوگا
تہان مانس کو رکت بہونان
وہان گوشت اور لہو کا کیا حال ہوگا
تپت مین جل رہی پیاری
اور مانند ماہی بے آب کے بیقرار ہے

تہ کارن وہ جوگی بھسم کینہہ تن واہ
تیرے واسطے تو اوس جوگی نے اپنا تن جلا کے خاک کر دیا
تون اس نٹھر تجھہ ہی بات نہ پوچھے تاہ
اور تو ایسی بیدرد ہے کہ اوس کی بات بھی نہین پوچھتی

کہس سوا مو سون سن باتا
کہا پدماوت نے توتے سن میری بات
پی سو مرم نہ جانین بھورا
لیکن راز محبت کا بھولا آدمی نہ جانے گا
ہون جانت ہون ابہون کاچا
مین جانتی ہون وہ ابتک کچا ہے

جہون تو آج ملون جس راتا
اگر مین چاہون تو آج کی رات ملاقات کر سکتی ہون
جانے سوئی جو مرکے ہورا
حال محبت وہی جانتا ہے جو آپ کو فانی کر دیتا ہے
تا تجہہ پریت رنگ ٹھرا جا
کیونکہ ہنوز محبت کے رنگ مین وہ ثابت نہین

نانجب جب وملیا گر باسا
جو شخص ابھی تک . تند طبیعت کے خوشبو دار نہیں ہوا
نانجنہ ہوت بھنور کر رنگو
جو شخص ابھی تک محبت کے رنگ میں نہیں ہوا
نانجنہ آیا جب رنگ کے ہوئی
جو شخص ابھی تک بے رنگ نہیں ہوا
نانجنہ پیم آوت اک بھیو
جو شخص محبت میں اوس کے مانند نہیں ہوا

نانجنہ رب ہوری جپ ہوا کاسا
جو شخص آفتاب ہو کر آسمان میں نہیں چڑھا
نانجنہ دیپک ہوئے پتنگو
جو شخص ابھی تک شمع کا پروانہ نہیں ہوا
نانجنہ آپ جیے مر سوئے
جو شخص راہ محبت میں ہلاک نہیں ہوا
نانجنہ ہیں نانجنہ ڈر گیو
جس شخص کا خوف ابھی تک دل سے نہیں گیا

تنہ کا کہئے رہن کہن جو ہے پریم لاگ
ایسے شخص کو رہنے کے واسطے کیا اجازت ہوں جسکو محبت کی لاگ ہے
جنہ وہ سنین لئے دہی کا پانی کا آگ
جسکو عشق کامل ہوتا ہے اوسکے واسطے کیا پانی کیا آگ

پیت دھن کنگ بانہہ میں مانگے
تب مادت نے قلم دوات طلب کی
تنہ تن کن جیسے سہاگا
جیسے سونے کے واسطے سہاگا درکار ہوتا ہے
ہون جوگی مڑہ منڈپ بھوری
پھر ہے جوگی جب منڈپ میں گئی تھی
[illegible] ردیکھ کے نبہان
[illegible] مصری آ [illegible] دیکھ کر

او تر لکھت سنچی تن آنکے
اور زیبا کا لکھتے وقت محرم بھیگ گئی
چہ نرمل نگ ہوئے سو لاگا
اور جو نگ اچھا اور سچا ہوتا ہے وہی لگتا ہے ایسا خط لکھا
تہوان کس نہ گا نہہ مت جوری
اوسی جگہ کیوں نہ تونے عقد باندھا
سکھن لج کا بولوں نیاں
اور میں سہیلیوں کی شرم سے بول نہ سکی

کھیل مسین مین چندن گھالا
بطریق کھیل کے مین نے چندن بھی تجھپر ڈالا
تبہی ن نجاگا گا تون سوئی
تب بھی تو نہ جاگا ایسا بیہوش ہوکے سو رہا
اب جو سس ہو چڑھے اکاسان
یعنی جو آفتاب ہو کہ آسمان پر چڑھے

بمھہ جاگس تو دیون جے مالا
کہ شاید تو جاگے تو تجھے مالا دون
جاگین بھینٹ نہ سوئین ہوئی
جاگے سے ملاقات ہوتی ہے نہ سوئے سے
جو جیو دیے سو آوے پاسان
اور جو جان دے وہ قریب پاتا ہے

تب لگ بھگت نلی سکا راون ہے اک ساتھ
اسوقت تک بھیک نہ لے سکا راون اور سیتا کا جب ساتھ
کون بھروسین اب کہون جیو پرائین ہاتھ
اب کس بھروسے پہ بات کرون جان دوسرے کے ہاتھ ہے

اب جو سور گگن چڑھ آوس
اب جو آفتاب آسمان پر چڑھ آئے
بہتنہ آیس جیو پر کھیلا
بہتون نے اسی طرح جان مجھپر گنوائی
بکرم دھسا پیم کین بارن
بکرماوت نے جو در محبت مین دخل کیا
سندہی بچھہ مک دھاوت لاگے
راجہ بھوج بھی مگدھاوت کی لاگ مین
راج کنور کنچن پور گیو ؤ
راج کنور بھی کنچن پور گیا

راہ ہوہ تو سس کنہ پاوس
اور راہ یعنی ستارہ تب ماہتاب یعنی مجکو پاتا ہے
تون جوگی کنہ ما نہ اکیلا
تو جوگی کون ہے کہ تنہا ہے
سپناوت کنہ گیہ تپا ان
تو سپناوت کے واسطے تحت اشٹ گیا
گگن پور ہوئی گا بیرا گی
گگن پور تک بیراگی ہوکے گیا
مرگاوت کنہ جوگے بھیو
مرگاوت کے عشق مین جوگی ہوا

سادھ کنور کھنداوت جوگو

سو نے بھی کنداوت کے عشق مین جوگ سادھا

پدماوت کنہ سر سر ساندھا

پدماوت کے واسطے راجہ سر نے چبوترہ لگریا اوپر کھا باندھا

مدھ مالت کنہ کینہ بیوگو

بھنوری نے مالتی کے واسطے بیوگ اختیار کیا

اوکھالاک ازودھ پر باندھا

اور اوکھا کی لاگ مین ازودھ نے

ہون رانی پدماوت سات سرگ پر باس

مین رانی پدماوت ہون اور ساتوین آسمان پر میرا مقام ہے

ہاتھ چڑھون سو تھکی پر تم کرے اپناس

اوسکے ہاتھ لگون گی جو اپنے آپ کو پہلے فنا کر دے

ہون پن ہون ایس مت رانی

مین تمھارے خلاف آنے سے خوش ہوئی

تہون جو پریت بنا ہے آنشا

تو گرحقہ محبت کا بنیاد کیا چاہتا ہے

ہو و پتنگ ادھر کہ دیا

پروانہ کو دیکھ کہ شمع کو دیکھ کے جل جاتا ہے چراغ کو پکڑ لیتا ہے

رات رنگ جم دیپک باتی

سرخروئی مثل فتیلہ چراغ کے حاصل کر

پپیہا ترک ہوہ پکار پیاسا

پپیہا ہوجا کہ جس طرح سے پکار رہا ہے

سارتن ہے کے جس چڑھی

سارس کی جوڑی ... فراق مین تکلیف اٹھاتا ہے

آدھی بھینٹ پریتم پاتی

آدھی ملاقات خط محبوب سے ہے

بھنوز نہ دیکھ کیت مہ کانٹا

تو بھونرے کو نہین دیکھتا کہ کیت کے اشتیاق مین کانٹے پر نظر نہین کرتا

لیہ سمند دھس ہوے مرجیا

اور سمندر مین غوطہ واسطے گوہر کے غواص لگاتا ہے

ہین لاد ہوہی سیپ سواتی

اور مثل سیپ کے امیدوار سواتی کا رہ

پپیہہ پان سوات کی آسا

اور سوات کی امید مین پانی نہین پیتا

رہین ہوہ جل چکی چکوری

اور مثل چکوی چکوا کے ہو کہ رات کو جدائی سہتا ہے

ہوہ چکور دشٹ سسی پانہان
چکور ہو کر نظر طرف ماہتاب کے کر

اورب ہوہ کنول ودھ مانہان
اور کنول ہو کر اسید پر آمد آفتاب رکھ

ہونون ایسی تہ راتی سکس تو پریت نباہ
مین بھی تیری محبت مین اوسیطور سے ہون تو بھی محبت کا نباہ کر

راہ بیدہ ارجن ہوی جیت دریدی بیاہ
راہ ستارے کو جب ارجن نے بیدھا تب دریدی سے بیاہ ہوا

راجا ایہان تیں تپ جھورا
راجہ کا یہان یہ حال ہوا کہ آتش تپ فراق مین جلکر خشک گیا

بہا جرہ چھار کر کورا
بلکہ جل جل کے راکھ کا ڈھیر ہو گیا

جیو گنوا ی سو کیو بہو ہے
جی گنواہ کے گذر گیا محبت کی راہ مین

بہا بن جیہ جیو دنہیں اوہی
بغیر جان کے ہو گیا جی دیا تو اوسیکو دیا

کہان نیگلا شکھ من ناری
کہان نفس پنگلا و نفس سکھ من یعنی باعتدال

سن سمادھ لاگ کی تاری
خوب دھیان کرکے اور خیال کرکے سن

بوند سمند جیس ہو میرا
قطرہ پانی کا جیسے سمندر مین ملکر

گاہر آے نتس ملے نہ ہیرا
گم ہوجاتا ہے اور پھر ڈھونڈھے نہین ملتا یہ حال ہوا

رنگہ پان ملا جس ہوئی
رنگ پان مین جسطرح سما رہا ہے

آپہ کھوے رہا ہوی سوئی
اسیطرح اپنی آپ کو کھو کر تجھ مین وہ ملگیا

سوین آے دیکھا بہا انسو
توتے نے جو آکے دیکھا تو راجہ کو قریب مرگ پایا

نین رکت بھر آے آنسو
اوسوقت آنکھو نین اشک خونین بھر آیا

سدا پریتم گارہ کریے
وریداوت سے کہا کہ معشوق ہمیشہ ظلم کرتے ہین

وہ نجھول بھولا جیو دیے
لیکن اوسکو تم نہ بھولو بھولین اور اوسنے جان دی

سو رسچیون آن کے او نکھ میلا نیر

پھر سیرامن نے سچیون اصل یعنی شخان پدماوت راجہ سے بیان کین

گرو پنکھ جس جھاری انبرت ساکھیر

اور جسطرح گرو ریچھارتا ہے اوسطرح آب حیات چھڑکا

مواجیا اس پاس جو پاوا

مردہ زندہ ہوا ایسی ہوا وسنے خوشبو پائی

دیکھیں جاگ سوا شہر نا وا

راجا جو جاگا تو دیکھا کہ توتا سیدھے مین ہے

گرکا سبد سرون وہ میلا

گرو یعنی پدماوت کی باتین راجہ کے کان مین ڈالین

تا ال کینہ آپ بھا کیوا

مجھکو بھنورا ٹھرایا اور آپ کیتکی بنی

پون سوا انس تو سون من لائی

جو دم آتا ہے تیری یاد بھرا ہے

جس تہ کیا کینہ اک وا ہو

جسطور سے تنے اپنے بدن کو جلایا ہے

پتنگ نت چھالا لکھ و نیھان

واسکا جواب خط کا لکھکر دیا

بھری سانس پیٹ جیو آوا

یعنی یہ باتین پدماوت کی سنکر ایکدم سرد بھری اور شکم مین جان آئی

پاتی دینہ لکھ بچن سناوا

پھر توتے نے خط پدماوت دیکر منھ سے اوسکی باتین

کینہ سو وشٹ بیگ چل چیلا

اور کہا کہ تیرے نگاہ و لطف کی ہر جلد چلو اے چیلے

سون نچھوا کر سیج پر لیوا

اور میا بجی بنا کر بھیجا ہے حالانکہ جانور ہون

جو وہی مارگ وشٹ بچھائی

تیری ہی جو باہر اور تیری راہ مین آنکھین بچھائی ہے

سو سب گرگنہ بھیو اگاہو

اس سب حال کی گرو کو خبر ہے

بیگ چل او چھون سدہ گینھیا

اور کہا ہے کہ جلد آ مجھکو منظور ہے کہ مجھکو کامل کرو

او واس کہہ بیگ چل آوہ جیو بسی تمہ ناون

اور یہ بھی کہا ہے کہ جلد آؤ جان تمہارے نام مین بس رہی ہے

نینہ بھیتر پنتھہ ہی ہردے بھیتر ٹھانون

آنکھون کے اندر راہ ہے اور دل کے اندر جگہ تمھاری

سُن پدماوت کی اس میا — بھا بسنت اپنی نی کیا

پدماوت کی ایسی مہربانی سنکر راجا — مثل بسنت کے تر و تازہ ہوا اور سر نوسی زندگی ہوئی

سوا کا بول پون ہو ہی لاگا — اٹھا سوہی ہنونت اس جاگا

اور توتے کی گفتگو نے مثل ہوا کے سرد اثر کیا — اور خواب سے مثل ہنونت کے جو چھ مہینے سوتا تھا بیدار ہوا

چاند ملن کنہ دیکھین آسا — سہنہ کرا سورج پرکاسا

جب توتے نے چاند یعنی پدماوت کی وصل کا امیدوار کیا — پس راجا نے ہزار حصہ سورج سے بڑھکر طلوع کیا

پاتی لیسنہ لی سیس چڑھاوا — دشٹ چکور چاند جس پاوا

پھر خط پدماوت کا لیکر سر پر رکھا — اور نگاہ مثل چکور کے چاند یعنی پدماوت پر لگائی

آس پیاسا جو جنہ کیرا — جو جھچکار ہی سون ہیرا

جو شخص جسکی امید کا پیاسا ہوتا ہے — اگر وہ جھچکار بھی دے تو اسکی جانب دیکھتا ہے

اب یہ کون پان مین پیا — بھے تن پانکہ تپنک مر جیا

پھر راجا کہتا ہے کہ یہ کیسا پانی مینے پیا — کہ پہلے تن میں پرچم آئے اور پروانہ مردہ زندہ ہوا

۲۲۵

اُٹھا پھول ہردی نہ سمانان — کنتھا ٹوٹک ٹوٹک بہرا آن

ایسا خوشی سے پھولا کر دل کے جامہ مین نہ سمایا — اور گودڑی پارہ پارہ ہو کر جسم سے باہر ہو گئی

جہان پریتم وی بسنہ یہ جیو بل تنہ بات

جہان معشوق کا مقام ہے یہ جی اوسکی راہ مین قربان ہے

جو سولا می پاؤ سون ہم تہان چلین لِلاٹ

اگر وہ پاؤن سے بلا دے تو ہم سر سے چل کے راہ طے کرین

جیسے کہ مقولہ
بلبل شیراز
کا ہی
...

جسنہ بیٹھہ ملا مہیسنہ سیئے

جو راہ مہادیو نے نشان دی تھی

جہان وہ کونڈ بکھم اوکاہا

جہان وہ کنڈ سخت گہرا تھا

باورا اندھہ پریت کرلا گو

دیوانہ اندھا محبت کی لاگ مین

نیہس دھنس سوانس مین مارا

جب غوطہ مارا سانس کو روکا

چیلا پری نہ چہاڈ نہ پا چھوڑا

چیلے بھی راستہ کے ہمراہ تھے چھپا نہ چھوڑا

جب دھس لینہہ سمند مرجیا

جب غوطہ لگایا جیسے غواص لگاتا ہو

تب لینہہ سو سرگ دوارے

تب پایا اوس مکان کا جو مثل آسمان تھا

گیو سمند اوہی دھس لیتے

گیا اوسی راہ یعنی سمندر مین غوطہ مارا

جای پرا جن پائی تھاہا

وہان جا پڑا اور اوسکی تھاہ نہ پائی

سو نہ دھستے کچھ سوجھہ نہ آگو

سامنے دھنسا کچھ آگے کا خیال نکیا

گرو مچھندر ناتھہ سنبھارا

تب گرو مچھندر ناتھ نے سنبھال لیا

چیلا منجھہ گرو جس کا چھورا

چیلا یعنی ہمراہیان مانند مچھلی کے او گرو یعنی ارجمند

اگھرے نین پری جن دیا

اور اُسوقت آنکھین مثل چراغ کے روشن ہوتین

بجر چو موندی جای اگھارے

پتھر جو اوپر ڈھکا تھا یعنی دل کا سو کھل گیا

بانک چڑھا وسو گڑھ کر چرھت گیو ہوی بھور

چڑھا و قلعہ کا جو بہت کج پیچ کا چڑھتے چڑھتے صبح ہو گئی

بھی پکار گڈھ اوپر چڑھے سیند دی چھور

تمام قلعہ پر شور و غل ہوا کہ چور نقب دیکر چڑھے ہین

جب سنان جوگ گڈھ چڑھی

جب گندھرب سین نے سنا کہ قلعہ پر جوگی چڑھے

پوچھے پاس پنڈت جو ڑھی

تب پنڈتون کو بلا کے یہ سمجھانے کا طلب کیا

جوگی گڈھ چور سیندھ دے آوت

اور پوچھا کہ جوگی چور نقب لگا کے قلعہ پر آوین

بول سبد ستھ جس پاوت

تو کہو اس فعل کی کیا سزا پاوین

لکھی بید پڑھ پنڈت بیدی

پنڈت بید پڑھنے والون نے بید پڑھ کے کہا

کہتین

جوگ بھنور جس مالت بھیدی

جوگی جو مثل بھنورے کے مالتی کی بھید مین آئے

جیسے چور سیندھ سر میلنہ

جسطرح چور نقب مین سر ڈالتا ہے

تس یہ دوؤ جیو پر کھیلنہ

اوسی طرح یہ دونو یعنی بھنورا اور جوگی جی پر کھیلتے ہین

پنتھ نہ چلنہ بید جس لکھی

اوس راہ نہین چلتی جیسے بید مین لکھی ہے

سرگ جای سولی چڑھ سکھی

آسمان پر جانا سولی چڑھ کے سیکھے ہین

چور ہوی سولی پے موکھو

یعنی جو چور ہو اوسکی سولی پر چڑھنے سے نجات ہے

دئی جو سولی تنہ نہ دوکھو

اور جو شخص اوسکو سولی پر چڑھائی اوسکو کچھ گناہ نہین

چور پکار بیدہ گھر موسا

اور جو چور بالنقب دیگر گھر لوٹ لے

کھولی راج بھنڈار منجوسا

اور راجہ کے خزانہ کا صندوق کھولے

جس یہ راج مندر کنہ دیکھہ رین ہو سیندھ

جسطرح سے راجہ کے خزانہ مین رات ہوتی ہے آنھون نے نقب دی

تس انیکھنہ مو کہ ہوی مارہ سولی بیندھ

اوسی طرح انکی نجات اسی مین ہے کہ سولی پر چڑھا کے مار جائین

اہی جو منتری بولی سوئی

اوسوقت جو راجہ کے مشیر تھے بولے

ایس جو چور سدھ پی کوئی

ایسا جو چور ہو اوسکو مرد کامل سمجھا جاتا ہے

سدھ سنک رین دن ہوہین

مرد کامل کو اندیشہ رات دن پھرنے کا نہین

تا کہ جہان تہان اسپ بندہ

اوسنے جہان کا ارادہ کیا وہان پہونچا ہے

سدھ نہ ورپی نہ اپنی جیوان

مرد کامل اپنی جان کا اندیشہ نہین کرتا

سدھ جامی بیجی بدھ جہان

مرد کامل جس جگہ جسطور سے جا سکتا ہے

چڑھے جو کونپ کنگن ار پر این

جس حال مین ایسے غلہ کے اوپر جو مثل آسمان کے ہے

جبنک گڈھ جو چڑھے راجا

شغال کی لڑائی کے واسطے اگر راجہ چڑھے

سدھ امر کایا جس پارا

مرد کامل کا بدن مثل سیماب کے

کھرگ دیکھ کے ناوی گیوان

تلوار دیکھکر سر جھکا دیتا ہے

اورہ مرن نپکھ اس کمان

دوسرے کو ایسی مرنے کے پر کمان میسر ہین

تھوری ساج مرے پی ناہین

باوجود اندک سامان کے تو او سکا مرنا سہل نہین

سنکھ ساج کی چڑھے تو جہا جا

تو شیر کا سامان کر کے چڑھنا سزاوار ہے

جرنہ مرنہ پر جاسے نہ مارا

ہرچند جلے مرتا نہین اور نہ مارے سے مرتا ہے

ترجمہ

چھپرنہ کاج کشتن کر ساجا چڑھنہ رسائے

قریب کام کشتن کا ہے اور راجہ چڑھتا ہے غصہ سے

سدھ گڈھ جنہ وشٹ کنگن مہ بن چھڑ کچھ نہ بسائے

اور مرد کامل اور گڈھ کی نظر آسمان پر رہتی ہے بغیر چڑھے کچھ بس نہین

آوہ کرہ کدرس ساجو

حکم دیا گندھرپ سین نے لشکر آراستہ کرو

ہوہنہ سجوبل کنور جوجھ گی

بڑے زور آور جو کنور ہین مقابلہ کو طیار ہون

چوبس لاکھ چھترپت ساجے

چوبیس لاکھ راجہ طیار ہو سے گئے

چڑھنہ بجامی جہان لگ راجا

اور نقارہ بجا کے جہانتک راجے چڑھائی کرو

سب در چھینک دھرنہان جوگی

اور جوگیون کی ساری جماعت کو گھیر لین

چھپن کوٹ دَر باجن لاگے

اور چھپن کرور فوج کے نقارے بجے

۲۲۸

بائیس سہس سنگلی چالے
بائیس ہزار ہاتھی سنگلدیپ کے چلے
جگت برابر دی سب چانپا
سارے جہان کو لشکر نے دبا دیا
پدم کور رتھ ساجی آونہ
پدم کرور رتھین سنوار کے آئین
جن بھئیں چال چلت تہان پرا
گویا زلزلہ جہان مین وہ چلین آگیا

گر پہاڑ چپئے سب ہالے
جتنے پہاڑ تھے سب ہلنے لگے
ڈرا اندر باسک ہیے کانپا
اندر ڈر گیا اور باسک دل مین کانپنے لگا
گرہ ہوے کیہنہ کنگن کنہ دھانہ
اونکے صدمے سے قلعہ خاک ہو کر آسمان کو اڑ گیا
گرنبہ پیٹھ ٹوٹی ہیے ڈرا
کچھوا کہ ساری زمین پر پیٹھ لیے ہے اوسکی پیٹھ ٹوٹ گئی اور دل مین ڈرا

چھتر تھنہ سرگ چھای گا سورج گیو انوپ
چھتریونکی کثرت سے آسمان چھا گیا اور سورج غائب ہو گیا
دنہ رات اس دیکھی چرچا اندر ہوی کوپ
دن رات دکھائی پڑا اور راجہ اندر غصہ مین آکر سوار ہوا

دیکھہ کنک اومینت ہاتھی
لشکر کو دیکھکر اور مست ہاتھی
ہوت آو در بہت اسو جھو
اتنا لشکر بہت اندھا دھند ہر چلا آتا ہے
راجا تون جوگی ہوے کھیلا
پھر ہمراہیون نے کہا کہ راجہ اب تو جوگی ہوا
جہان گاڑھ تھا کر کنہ ہوئی
جس جگہ آقا کو کچھ مشکل آپڑے

بولے رتن سین کے ساتھی
راجہ رتن کے ہمراہی کہنے لگے
اس جانب کچھہ ہو یہ جوجھو
یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لڑائی ہو گی
اہی دیوس کنہ ہم بھیے چیلا
اور اسی دن کے واسطے ہم چیلے ہوئے
سنگ نہ چھاڑے سیوک سوئی
جو اوسکا ساتھ نہ چھوڑے وہی خادم ہے

جو ہم مرن دوس جی تا کا
جو ہمنے مرنے کہ دن جی مین تاک لیا تھا

آج آے پوچے وہ وقت کا
سو آج وہ وقت آکر برابر ہوا

پر جیو جاے جاو جن بولا
پر جان جاتی رہے ہم کچھ بول نہین سکتے

راجہ سنت سمیر نہ ڈولا
اور راجہ مثل پہاڑ کے وقار سے خاموش ہے

گرو کیرجو آیس پاونہ
اگر آپ کا ہم حکم پائین

ہمہ سونہ ہوے چکر چلاؤ
تو ہم بھی مقابل ہو کر اپنے چکر چلائین

آج کرنہ رن بھار تہہ ست بچالے راکھ
آج ہم بھی معرکہ مین عظیم جنگ کرین گے راستی قائم رہے

ست گروست کو تک ست بھرے پن ساکھ
راستی مرشد کی راستی کا تماشہ دکھاتی ہے اور راستی پھر گواہی دیتی ہے

۲۳۰

گرو کہا چیلا سدھ ہو ہو
گرو یعنی راجہ نے کہا اے چیلون تامل کرو

جا کت بھیم نامی کے وتیجے
جسکے نامی کے مرتبہ کے تسلیم کیجیے

بہ جیبن بھیم پان جاسوئی
[illegible] ست دلیس ہوا ہے وہ تو پانی ہو جاتا ہے

[illegible] کہا [illegible] پھیم مولن جو جھا
[illegible] مین اپنی جان دے چکا

یہ ست بست جو جو تہہ نہ کرپیے
[illegible] ستی تا تی ہے [illegible] نہ کیجاے

ہیر پنتھ

پیسم بار ہوے کرو نہ ہوو
درحالیکہ دروازہ محبت پر پہونچ غصہ نکرو

رنگ نہ ہوے او بھر جو تیجیے
لطف کی بات نہین اوس سے سرکشی کرنا

جہ رنگ ملے وہی رنگ ہوئی
اور جسکے رنگ مین ملے وہ بھی رنگ ہو جاے

کت تپ مرنہ سدھ جنہ بوجھا
کچھ کون راہ عبادت مین مردہ ہوا اور وہ کامل ہو گیا

لھرک دیکھ پانین ہوی ڈھے
چاہیے کہ تا دار دیکھکر پانی کی طرح بہ جاے

پانہ کاہ کھرگ کے دھارا

پانی کا کیا کر سکتی ہے تلوار کی باڑھ

پانین ستی آگ کا کریے

پانی کے ساتھ آگ کیا کر سکتی ہے

لوٹ پان سو ئی جو مارا

پانی اوسی پر پڑ اولٹ پڑتا ہے جو مارتا ہے

جاہی بجھاے پان جو پرایے

پانی ہے جو آگ پر پڑتا ہے تو اوسکو بجھا دیتا ہے

سیس دینھ مین اگمن پیم بار سر میل

سر تو مین پہلے ہی دیچکا ہون یعنی دروازۂ محبت پر

اب سون پریت بناہون چلون بسدھ ہوکے کھیل

سون ایا اوس محبت کا نباہ کرتا ہون تاکہ اوس راہ مین کامل ہو جاون

راجین چھینک دہرنی سب جگی

راجہ گندھرپ سین نے سب جگیون کو گھیر لیا

تاجیے ڈر کہ دھرت ہی کوئی

پھر جیلون سے کہا کوئی دلمین اندیشہ کرتا ہے

ناگ پھانس انہ میلے کون

کمند ناگ کی اوسنے میری گردن مین ڈالی ہے

جین جیو دینہ سو لیو نراسا

جسنے جان دی وہی لے لے وہی ناچاری ہے

کرکنگری تنہ تنت بجاوا

ہاتھ مین کنگری لیے رتن سین وہان بجاتا تھا

بھلتہ آن گین میلی پھانسی

خوب ہی ہماری گردن مین پھانسی ڈالی

جیوآن

دکھ اوپر دکھ سکے پیو گے

ایذا پر ایذا سہی بھجرہ یعنی رتن سین نے

تلجیے مرن جیون نس ہوئی

کچھ مرنے کا خیال نکرو زندگی کیا چیز ہے

ہرکھ نہ بسموا بکچھ جیو ان

اب نہ خوشی ہے نہ غم زندگی کا کون حساب

بسرے نا جولہ تن سنو انسا

لیکن مین بھولونگا نہین جبتک بدن مین سانس باقی ہے

نیہ گیت بیراگین گاوا

اور محبت کا راگ بیراگی گاتا تھا

میے نہ سوچ ایس رس نانسے

دلمین کچھ خیال اور خوف نکیا اور غصہ کو مارا

مین گین پچاندو ہی دن میلا
مینے چالیس او سیری گردن مین ڈالی

جنہ دن پیم پنتھ ہوئی کھیلا
جس دن کہ راہ محبت مین قدم مارا

پرگٹ گپت سکل مہ پور رہا سونانون
ظاہر اور باطن سارے عالم مین اوسیکا نام ہے
جہان دیکھون وہ دیکھون دوسر نہ کہان جانون
جہان دیکھتا ہون اوسی کو دیکھتا ہون دوسرا نہین ہے کہان جاؤن

جبلگ گر مین اہا نہ چینھان
جب تک مرشد کو مینے پہچانا نہ تھا
جب چینھان تب اونہ کوئی
جب پہچان لیا تب جانا کہ اور کوئی نہین ہے
ہون ہون کسے دھوکہ انترائین
مَین مین کہا کیا دھوکا یہی ہوا
مارے گرو کہ گرو جیاوا
وہی مالک مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے
سورین سیل ہست گر پرو
کون سولی ہکو دے سکتا ہے گرو ہاتی سا موجود
گرو ہست پر چڑھے سو دیکھا
گرو کو ہاتی پر چڑھے دیکھا ہے
اندھ مین جیس جل ڈھاوا
اندھی مچھلی پانی مین جسطرح جاوے

کر لنست کرمنجی

کوٹ انتر پٹ بیچ ہت وںچھان
کروڑدن حجاب دل پر پڑے ہوئے تھے
تن من جیو جو ین سب ہوئی
تن اور دل اور جان اور جو باقی سب وہین ہی ہے
جو بھا سدھ کہان پرچھائین
جب صاحب فہم ہوا تو معلوم ہوا کہ اوسکا شریک نہین
اور کو مار مرے سب آوا
اور کون مار سکتا ہے آپ سب نے کرائے ہین
ہون ناجانون جانے گرو
اب مین کچھ نہین جان سکتا گرو جانے
جگت جو نانست نانست دیکھا
اور سارا عالم نیست و نابود معلوم ہوتا ہے
جل جیون جل دشٹ نہ آوا
پانی ہی مین زندگی ہے اوسکی اور پانی نظر نہین آتا

گرو مورین سرد یے ترنگہ ڈھاٹھہ

گرو ہمارے نے ہمارے منھ مین مثل گھوڑے کے باگ دی ہے

بھیتر کرین دلاوے باہر ناچے کاٹھہ

اندر سے کل ہلاتی ہین باہر کاٹھ ناچتی ہے یعنی مقلب القلوب

سو پدماوت گر ہون چیلا

وہ پدماوت گرو ہے یعنی مرشد اور مین چیلے

تج وہ بار نہ جاون دوجا

اوسکا دروازہ چھوڑ کر دوسرے کے در پر نجاؤنگا

جیو کاڑھ بھین مین ہر نون للاتو

جان تن سے نکال کر زمین پر پیشانی رکھون

کو جھپ لے سو چھواوے پایا

کون ایسا ہے جو اوسکی قدمبوسی حاصل کراوے

جیو چاہ سو اوسک پیارے

جان سے بڑھکر وہ مجھکو عزیز تھے

مانگین سیس دیون سین گیون

اگر وہ میرا سر مانگے تو گردن اوسکے آگے رکھون

اپنی جیو کرلو یہ منو ہے

مجکو اپنی جان کی کچھ پرواہ نہین ہے

جوگ تنت جنہ کارن کھیلا

جسکے واسطے پورا جوگ مین نے اختیار کیا

جنہ دن سلے جاترا پوجا

جس دن ملے ساعت اوسکی پوجی کے

انوکنہ دیون ہیئے منھ پالو

اور اوسکو اپنے دل مین بیٹھنے کی جگہ دون

تو اوتارد یے نے کا یا

نیا اوتار دینا جسم سر و سے نکلتے

مانگے جیو دیون بلہارے

اگر وہ جان مجھ سے طلب کرے تو اوسپر قربان کرون

اوسک کوون جو ہارے جیو ان

زیادہ جھک جاؤں جو وہ میرا جی ہارے

پیم بار ہوی مانگون اوہی

اوسکے دروازے محبت تک رسائی کا طالب ہون

ورسن وتہ کا دیا جس مون سو بھکاری پتنگ

اوسکا دیدار مثل چراغ کے ہے اور مین محتاج اوسکا ہون مثل پروانہ

جو کروت سر ساری مرت نہ موروں انگ

جو آرے سے سیرا سراو تارے اور مر جاؤں تب بھی بدن نہ موڑوں

پدماوت کنولا سس جوتی

پدماوت جو مثل کنول کے نازک اور مانند ماہتاب کے روشن تھی

برجا پتین ھنسی اور وجو

۔۔۔ پدما بجنے باکچا ورگی ہنسی اور رونے کا نام

جبھین سورج گہن لاگا آہو

جب سورج یعنی رتن سین کو گہن لگا یعنی تکلیف ہو گئی

پدماوت جو بسمو بھیو

چونکہ آتش غم فراق پدماوت تیز ہو گئی

پھٹ ڈھار سکھی نہی انسو

۔۔ بوجہ خوف بدنامی سے آنسو نہ گرا سکی

جن دن ماجھ ریج ہی آگی

جیسے رسے دن مین رات ہو گئی

رانا بدن گیو ہوے ستیا

بدن جو سرخ تھا وہ سفید ہو گیا

ھنسی پھول روئی تب موتی

ہنسے تو پھول جھڑین اور روے تو موتی گرین

لامی دوت ہوئی نت کھوج

خفیہ مخبر لگا کے ہر وقت تفتیش حال کرتا تھا

تہین کنول من بھیوا کاہو

تب پدماوت کو فورا خبر ہوئی

سرور ہر کھ سوکھ سب گیو

تالاب خوشی کے سب سوکھ گئے

گھٹ گھٹ مانس گیت ہوی مانسو

اور اندر ہی گھٹ گھٹ کے گوشت گھل گیا

بکست کنول کیو کمبلائی

او سیطور سے کنول پھولتی ہے کمھلا گیا

بھنونت بھنور رہ گئی چھپا

بھونرا جو بسنے والا تھا وہ بیجان ہو گیا

جہنہ جو چتر کیہنہ دھن رو ں رو ں انگ سمیپ

جسوقت پدماوت تصویر راجہ کی یاد کرتی تو ہر موے جسم

سہس سال دکھہ آہ بھر مرجہہ پریں کامیپ

۔۔ ہزار زخم ہجر کے پڑ گئے تھے سب بھر جاتے تھے اور حالت غشی رفع ہو جاتی

۲۳۴

پدماوت سنگ سکھین سیانین
پدماوت نے جو سہیلیان ہوشیار تھین
جانا مرم کنول کر کوئین
اور سب بھید کنول یعنی پدماوت کا ظاہر ہو گیا
برہا کٹھن کال کے کلا
اور اپنے دل مین کہنے لگین کہ ہجر سخت ہے بصورت مرگ
کال کاڈھ جیو لئے سدھارے
موت مین تو یہ ہوتا ہے کہ ملک الموت جان لیکے چلی جاتی ہین
برہ آگ پر میلی آگے
ہجر آگ مین آگ لگاتا ہے
برہ بان پر بان لپارا
ہجر تیر پر تیر مارتا ہے
برہ سال پر سال تو میلا
ہجر سوراخ پر نیا سوراخ کرتا ہے

گن کے نکھت پرس جانین
اونھون نے شمار کرکے ستارہ ہیچ کا جان لیا
دیکھ تجھا برہن کی روتین
اوسیوقت اوسکا درد و رنج دیکھکر رونے لگین
برہ نہ سہی کال پر بھلا
سو اسکا صدمہ اوٹھانا مشکل ہے اس سے تو موت بہتر ہے
برہ کال مارے پر مارے
اور ہجر کی موت ضرب پر ضرب لگاتی ہے
برہ کھاؤ پر کھاؤ بجاگے
ہجر زخم پر زخم ڈالتا ہے
برہ روگ پر روگ پیاڈ
ہجر بیماری پر بیماری پیدا کرتا ہے
برہ کال پر کال دھیلا
ہجر موت پر موت سخت دیتا ہے

تن راون ہوئی جر گھجا برہ بھبھیون ہوت
بدن راون ہو کر جل بجھا اور ہجر مہابیر ہو گیا
جاری اوپر جاری بجی نہ کی بھسمنت
جیسے ایرا و جلاتا ہے ایکبار جلاکے خاک نہین کردیتا ہے

کوئی کھود کر پہ سنہ کایا
کوئی سہیلی گل نیلوفر جسم پر ملتی

کوئی ملیا کر چپ کھنڈ
اور صندل بدن پر چھیرا

کوئی مکھ سیتل نیر چواونہ
کوئی منھ میں آب سرد ٹپکاتی

کوئی انچل سوں پون ڈلاوتی
اور کوئی آنچل سے جھلتی تھی

کوئی مکھ انبرت آن نچووی
کوئی منھ میں آب حیات نچوڑتی تھی

جن کچھ دیکھہ ادھک دھن سوی
یہ سب چیزیں اوسکے حق میں برابر لگیں اور بجائے بخشش قاتل ہوئی

جو وہ سوانس گہنہ کہن سنکھے
منھ جلہ سہیلیاں سانس ڈھونڈھتیں

کب جیو پھیرے پران اوپکھے
اور کہتی تھیں دیکھیے کب جان میں جان آتی ہے

یہ وہ کال موے بین پیٹھا
پھر کہتیں ہیں کہ جو موت ہو کر دل میں سما گیا ہے

جیو کا ڈولے ہاتھ بیٹھا
اور جان نکال کر ہاتھ پر لے بیٹھا ہے

کہن اک موں باندہ کہن کھولا
ایک لحظہ منھیاں بند کرلیتی پھر ایک لحظہ کے کھولدیتی

کہس جیبھ مکھ باسے بولنہ
زبان بند ہوگئی منھ سے بولا نہیں جاتا

گنہ جیہہ سے بان مارا
یہ وقت یہ معلوم ہوتا کہ بجلی نے تیر مارا ہے

کنپ کنپ نادرے پکارا
کانپ کانپ کر پکار اوٹھی بیقراری سے مرتی تھی

کتہون برہ نہ چھادی بپہاسں کہن گراس
اسوقت جبنے چھپا نہیں چھوڑتی جیسا چاند کو گہن لگا ہے
کہت تہون دس رووتہ اندھیر دھرت آکاس
سہیلیاں ہر چہار طرف تھی پھرتیں زمین اور آسمان اونکی نظر میں تاریک ہوگیا

[illegible] جی چاند ام گہن گراسی
[illegible] مثل ماہ حسرت زدہ کی بیقرار رہی

پین بدھ جوت ہیین پرکاسی
بعد اسکے خدانے کچھ روشنی دل پر ظاہر کی

[illegible] دیہ برہ جس انسا
[illegible] مہینہ بہ ماس [illegible]

بہی ادھار جیین کی آسا
اوسوقت کچھ کھلایا اور امید زندگی کی ہوئی

بھو نہ سکیں چھوٹ ما سس راہو

پھر تعریف کرنے لگیں سب سہیلیاں کہ خدا نے چاند کو گھن سے رہا کیا

توں سس بدن جگت اجیارا

پھر کہا کہ تم مثل چاند کے ہو اور دنیا میں تمہاری روشنی ہے

توں گج گونی گرب کھیلی

تم تو فیل مست کی چال غرور سے چلتی تھیں

توں ہر لنگ ہرائی کیہر

تمنے تو اپنی کمر کے آگے چیتے کی کمر کو شرمندہ کیا تھا

توں گوکل بیتی جگ موہا

تو نے خود کو کلا کی سی آواز سے جہانکو فریفتہ کر رکھا تھا

تھری جوت جوت سب کا ہو

اور عرض کیا کہ تمہاری ہی روشنی سے سبکی روشنی ہے

کین ہر لینہہ کینہہ اندھیاری

کسنے دھوکا دیکر جیت لیا اور اندھیرا چھا دیا

اب کس اس ست چھاڑ دو سیلے

ابکس واسطے ست چھوڑ کے ویسے کو ایسا ڈھیلا کردیا

اب کس ہار کرس ہے ہیر

ابکس واسطے ایسی ہار مان گئی

کو بیادھ ہوے گہے بچھوہا

اب کس صیاد بیدردنے ابکو ایسا گرفتار کر لیا

کنول کری توں پدمن کی کس بھو بہان

تو تو پدماوت غنچہ کنول ہے رات گذر گئی اور صبح ہو گئی

ابھوں نہ سفیت کھولس جو رانہا جگ بھان

اب کیوں شگفتہ نہیں ہوتی کہ آفتاب زمانے کا بر آمد ہوا

بھان ناؤں سن کنول بگاسا

آفتاب کا نام سنکر کنول شگفتہ ہوا

سر دچند مکھ جیبھ او کھیلی

پدماوت نے کچھ منہ میں طراوت پاکے زبان کھولی

برہ نہ بول آد مکھ نائیں

بوجہ شدت مہجوری آواز منہ سے نہ نکلتی تھی

پھر کے بھنور لینہہ مدھ باسا

اب پھر بھنورے خوشبو لینے کو آنے لگی

کھنجن نین اوبھی کی کیلی

مثل کھنجن کے جو اسکی آنکھیں ہیں ایسے حرف تماشا

مرمر بول جیو برپائین

کمال ضعف سے نرم نرم بولنے لگی

دکھوں برہ وارن ہے کانیا

ہجر و فراق سے اندر تسکین ہوئی مگر دل کا تپا گیا

او وہ سمن جیئں ترنگ ڈے کھاوا

[illegible] نہ تو ہر نیم سے دکھائی دیتا تھا

[illegible] لہر لہر پہ دھاوا

[illegible] دیا ہی کا بت سی لہریں کھا رہا تھا

سکھی آن نکھ دیہہ تو مرلوان

[illegible] سکھی زہر لا دے تو جا کے مر جاؤں

وارن / قربان

کھوسہ

کھول نہ جاوے برہ دکھ چھپانا

ملال دل فرقت زدہ کا کھول نہ سکتی تھی

چکہ کو ٹنہ مکھ ایک نہ آوا

آنکھیں پھرتی تھیں پر منھ سے بات نہ نکلتی تھی

بھنور پرا جیو تھاہ نہ پاوا

گرداب میں جان پڑ گئی تھی اور تھاہ نہ ملتی تھی

جیو نہ نیٹ مرن کا ڈر توں ن

جان شکم میں باقی نہیں ہے مرنے سے کیا خوف کروں

کہنہ اٹھے کہن بوڈی اس مے کنول سکیت

ایک لحظہ تسکین باقی تھی ایک دم میں غرق بحر غفلت ہو جاتی اس طرح دل نازک ششدر تھا

ہیرامنہ بُلا دو سکھی کہن جیولیت

جبکہ ہوش آتا تو ہیرامن کو یاد کرتی اور سہیلیوں کی بات گوارا ہوتی

[illegible] ہیرامن [illegible] کرو جیائیں

[illegible]

[illegible] آوا

[illegible] طبیب [illegible] آئے

[illegible] کھولی

[illegible]

[illegible] ڈھی

[illegible]

ہیرامنہ بلا لے آئیں

اور ہیرامن کو اپنے ساتھ بلا لائیں

روگین روگ مرت جیو پاوا

بیمار مرض موت نے جان تازہ پائی

پرہا میں کوکل جسم بولی

اور پاہین فراق کی مثل کوکلا کے کرنے لگی

کیسر برن ہیر ہئین کاڈھی

کیسر برت یعنی ہیرامن نے وہ سب دل سے نکال ڈالا

کت کنولہ بھا پیم انکورو

ہیرامن نے کہا کہ اے پدماوت تجھکو کیا عشق نے گھیرا

پورین چھپا نہ کنول کی کر

ای گلبرگ تو سایہ کے بیٹھنے والی

پر کہ گنبھیر نبولنہ کا ہو

وہ مرد ایسا باوزان ہے کہ کسی سے بولتا نہیں

جو پی گمن لسنہ دن ہورو

جو تیرے آفتاب سے چہرے کو گہن لگ گیا

سکل تھا سن اس منہ تہری

اوسکا حال یعنی اوکا سکے تمنے اپنی عیش کو پہونچی

جو بولن تو اور بنا ہو

اور جو بولتا ہے تو تنہاہ کی بات بولتا ہے

اتنا بول کہت مکہ پن ہو سے گئی اچیت

اتنی بات کہتے ہی ہیرامن سے پدماوت غش مین آگئی

پن کی چیت سبنھارے وہی بجت مکہ پیت

پھر کون تھا جو ہوش مین لاوہی ہیرامن بکتا رہا

اور دکدہ کا کہون اپارا

درسوزش ہے انتہا کا کیا ذکر کرون

ہوی ہنونت بیٹھ ہے کوئی

ہمایر ہوکے کوئی دل مین سما گیا تھا

لنکا نبجھے آگ جو لاکے

لنکا مین جو آگ لگی تھی بجھ گئی

جتہ اگن کے اوٹھنہ پہارا

گویا آگ کے پہاڑ اوٹھے تھے

کٹ کٹ مانس سراگ پرودا

معلوم ہوتا تھا کہ گویا بوبیان کاٹ کے بیچ مین پروئی گئین

ستی سو جب کٹھن اس جہارا

مثل ستی کے جلتی تھی اوس آتش سخت مین

لنکا داہ لاگ تن ہوئے

کہ مثل لنکا کے بدن کو جلاتا تھا

یہ نہ بجھے تس پانچ بجاکے

پر یہ آتش فراق نہ بجھی ایسی سخت تھی

وہی سب لاگنہ انگ انگارا

کہ انھون نے سارے جسم مین انگارے ڈالدیے

رکت کی آنس مانس سب دوا

اور اشک خونین او سرگوشت سے ٹپکتے تھے

۲۴۰

کھن یک مارنس آس ہو بجا

ایک ساعت یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی گوشت بھونتا ہے

یہ ری دکدھ ہت اتم مریجی

اس سوزش فراق سے مرجانا بہتر ہے

کھنہ جیاے سنکھ ہوے کو بجا

اور ایک ساعت یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ گوشت کھانے شیر گرجتا ہے

دکدھ نسہی جیو پر دیجی

یہ سوزش سہی نہین جاتی جان دینا اس سے بہتر ہے

جنہ لک چندن ملیکر اوسار سب نیر

جہانتک صندلی اور ملاگیر تھے اور تمام دنیا بھر کے پانی

سب مل آے بجھاوہ نہ بجھے نہ آگ سریر

اگر سب ملکر آکر بجھاوین تو یہ جسم کی آگ ہرگز نہ بجھے

ہیرا مس جو دیکھس نارے

ہیرامن نے جو نبض پدماوت کی دیکھی

کہس نہ ہت کس ہوہ دہیلے

پھر ہیرامن نے کہا کہ تم کسی بات کا اندیشہ نکرو

پریت بیل جن ارنجھے کوئی

محبت کی بیل مین خدا نکرے کہ کوئی اونجھے

پریت بیل ایسین تن واوھا

محبت کی بیل ایسا بدن کو جلاتی ہے

پریت بیل سے امر ہوئی

محبت کی بیل سے زندۂ جاوید ہوئی گئی ہے

پریت بیل سنگ برہ اپارا

محبت کی بیل کے ساتھ فراق بے انتہا ہے

پریت بیل اپنے ہیے بارے

تو یہ معلوم ہوا کہ تم محبت اسکے مزرعہ دل مین لگا ہے

ارجھی پریتم پریت کی بیلے

تم محبت کی بیل مین الجھی ہو

ارجھا ہو مینہ تہ چھوٹی سوئی

اور جو کوئی اوجھا وہ بعد مرگ البتہ چھوٹا

پلت سکھ یا ڈھت دکھ بارا

کہ ابتدا مین تو آسایش معلوم ہوتی ہے اور آخرکار اوسکی ترقی

دن دن بڑھے کہین نہوئی

کہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے کمی نہین ہوتی

سرگ پتار جسکہ تہ جھارا

کہ آسمان سے تحت الثری تک اوسکے شعلہ کی جلتا ہے

پریت اکیل بیل جنہ چہاوا
اس اکیلی بیل محبت کا یہ قاعدہ ہے کہ جب پڑہ چہا جاتی ہے

دوسر بیل نہ پیسرے پاوا
دوسری بیل اسکے مقابل نہیں ہو سکتی

پریت بیل ارجہی جب تب سو چہان سکھ ساکھ
محبت کی بیل مین جب کوئی الجھ جاتا ہے تو اوسکو عیش و عشرت سے کام نہیں رہتا

ملی پریتم آگے داکھ بیل رس چاکھ
اور جب معشوق سے وصل ہو جاتا ہے تو لذت انگور کی رس کی چکھتا ہے

پدماوت اوٹھ سے نکلے کایا
پدماوت مین ہیرامن کی باتون سے کچھ طاقت آئی

تہ ہت دیکھون پریتم چھایا
کہڑی ہو کر کہا کہ مجھ مین کچھ محبوب کی چہانہ دیتی ہے

کہت لاج اور ہی نہ جیو
کہنے سے تو شرم آتی ہے اور دل مین جان نہیں

اک دس اک دوسر دس سیو
ایک طرف آگ اور دوسری طرف محبوب ہے

تمہ سو مورکھ سیوک گردیوا
تم ہمارے کشتیبان اور مرشد ہو

اوترون ماتھن برہ کھیوا
پار اوتر جاؤن اسطرح ہیری ناؤ کو کھیو

سور اوے گڈھ چڑہت بہلانا
سورج نکلتے ہی قلعہ پر چڑھتے وقت بھول گیا

گہنے گہا کنول کبہلانا
گہن مین گرفتار ہو گیا اور دل نازک اوسکا پژمردہ

اوہٹ ہوی مرون نہ جہورے
روشنی آفتاب کے چھپ جاتی ہے کہ نہ جہور دل اور مردن

ہیسٹھ مرون جو نیر نہ دوری
اور اس سبب سے زیادہ مرتی ہون نزدیک ہے نہ دور

گہٹ منہ نکہت بکت بچامرو
دل مین سمجھے تو تم ملاقات کی ہو گئی

ملنہ نہ ملنہ پر آتش پھیرو
اب یہ سوچ پڑا ہے کہ ملے یا نہ ملے

دامنہ نلنہ جو ہنس ملاوا
دہوپ اور تل سے جو عشق نے ملاقات کروائی

تب ہیرامن نانون کماوا
اسیطرح تو مجکو محبوب سے ملاوے تب ہیرامن تو کہلاوے گا

مور سجیون دورات سالی سکتی بان
مول سجیون تو اتنی دور ہے اور سخت تیر نے دلمین سوراخ کر دیے
پران مکت اب ہوت ہنہ بیگ دکھاوہ آن
جان میری اب آخر ہوتی ہے جلد لا کے دکھلا دو

ہیرامن بھین دھرا للاٹو
ہیرامن نے زمین پر پیشانی رکھکر دعا دی

تم رانین جگ جگ سکھ پاٹو
کہ اے رانی تم ہمیشہ خیر و عافیت سے تخت پر بیٹھو

جنکے ہاتھ جبری او مری
جسکے ہاتھ جبڑ اور سول ہے

سو جوگی اب نا ہنین دوری
وہ جوگی اب کچھ دور نہین ہے

تیا تمہارا راج کریبو گی
اب تمہارا راج کا بھوگ ایسا ظالم ہے

پوجی بپر ماروی جوگی
کہ برہمن کو تو پوجتا ہے اور جوگی کو قتل کراتا ہے

[illegible] نیتھہ کتوار بیٹھا
[illegible] دروازہ و بر مسر راہ پر کتوال بیٹھے ہین

پیمک لبدھ سرنگ پیٹھا
تمہاری محبت کا آلودہ یعنی راجہ سرنگ مین اُتر گیا تھا

[illegible] ست رین گدھ ہوی کا بھور
لیکن رات جو قلعہ پر چڑھا تو جب اُٹھتے ہی صبح ہو گئی

آوت بار دھرے اچہ رو
پھرتے وقت چور چور کہکر کوتوال نے گرفتار کیا

اب لے [illegible] دلی دو سوری
اب [illegible] سولی پر چڑھانے کو لے گئے ہین

تنہ سو آگاہ تھا تمہ پوری
اس سے پیشتر اوسکی مصیبت سے تمکو اطلاع دی

[illegible] کا یا وہ جوگی
[illegible] ورنہ خالی جسم ہے

کیا کی روک جان پی روگی
جسم کا مرض مریض ہی خوب جانتا ہے

روپ تمہار جیو کی آپن [illegible] کیا وا ایسیر
[illegible] رانا ئم رہے [illegible] کی جان کئی بدن [illegible] طاقت کمالی

۲۴۱

ہیرامن جو بات یہ کہی ‏— سرج کی گہن چاند پن گہی

ہیرامن نے جو یہ بات کہی — سورج یعنی راجہ کا حال سنکر پدماوت کو گہن سا لگ گیا

سرج کی دکھ جو سسے ہوئے دُکھے — سوکت دکھ مانی کر مکھے

سورج یعنی راجہ کا دکھ سنکر جو پدماوت کو ملال ہوا — تو اپنی تاریخی چہرے کے رنگ کو بھول گئی

اب جو جوگ مری مہ نیہا — مہ وہ ساتھ دہرت گنگیہا

اور کہا کہ اب جو وہ جوگی میری محبت مین قتل ہوتا — تو میرا اور اوسکا ساتھ زمین اور آسمان مین ہوگا

رہے تو کرون جرم بھر سیوا — چلے تو یہ جیو ساتھ پرلوا

اگر وہ جوگی قائم رہا تو عمر بھر اوسکی خدمت کرونگی — اور جو اگر گذر گیا تو یہ جان بھی اوسکے ساتھ طائر ہوجائیگی

کون سو کرے گھر گر سوئی — پرکایا پردیس جو ہوئی

کون اوس وقت مین مرشد ہو کر ہاتھ پکڑیگا — جس وقت مین کہ یہ لباس مستعار سفر مین ہوگا

پلٹ سو پنتھ کون بدھ کھیلا — چیلا گرو گرو ہوئی چیلا

راہ اولٹی ہوگئی کہ یہ کون طور واقع ہو گیا — چیلا گرو ہو گیا اور گرو چیلا ہوا

کون سو کھنڈ اس رہی لکائے — آوی کال ہیر پھر جائی

کونسے مقام مین وہ ایسا پوشیدہ ہو رہا ہے — کہ موت آتی ہے اور جستجو کرکے پھر جاتی ہے

آپ ہیرائی رہا تہ کھنڈ ہوی کال نہ پاوے پیر

آپ ایسے مقام مین غائب ہو گیا کہ موت نے اوسکا نشان بھی نہ پایا

چیلا سدھ سو پاوے گُر سون کری اچھید

چیلا وہی کمال پاتا ہے جو مرشد کے ساتھ رخنہ دوئی کا نہیں رکھتا ہے

گرو کرے جو کرپا کہے سو چیلا بھید

اور مرشد جو توجہ کرتا ہے تو چیلا بھی راز کی بات کر سکتا ہے

ان رانی مهه گرو چیلا
بتحقیق رانی تم گرو اور وہ چیلا ہے
مهه چیلا کنه پرسن بهئین
کہ تمنے چیلے کو پسند کرکے
روپ گرو کر چیلین دیکھا
جب گرو کا حسن چیلوں نے دیکھا
جیو کاڈھ لی مهه آپسین
چیلے کی جان نکال کے تم پوشیدہ ہوگئین
گیا جو لاگ دهوپ او سیو
جسم کو جو دھوپ اور چھاؤن لگتی ہے
بهوگ تمھار ملا وہ جائے
اب تمھارا کمال اوسین جاکے مل گیا
مهه وکی گهٹ وه مهها نهان
تم نے اوسکے دل مین گھر کیا اور وہ تمھارا نشیمن

مهه بوجهه کے سدھ نوبلا
لیکن مجھسے پوچھو تو اوسنے یہ کمال پیدا کیا ہے
درس ورتی منڈپ چل گئین
خود وہ پیار دکھانے کو منڈپ پہ گئین بیٹھین
چت سمائے ہوئے چیتر بیٹھا
تو تمھاری تصویر اوسکے تصور کے سامنے رہتی ہے
وہ بھا کیا جیسو مهه بهئین
وہ تو تیرا جسم رنگیا اور تم بهه تن جان ہوگئین
کیا بجان جان پی جیو
تو جسم کو کچھ خبر نہین رہی جان تو تیری ہو گئی
وہ کی تهجا سو مهه کت آئے
اور اوسکا درد تم مین آگیا
کال نه چهانپے پاوے چهایا نهان
مرت اوسکے سایہ تک بھی نہین پہونچ سکتی ہے

اس وہ جوگی امر بهیا یه کایا پردیس
اب وہ جوگی زندہ جاوید ہوگیا جسم دوسرے کا اور ملک دوسرا ہے
آوی کال گرو تهه دیکھی پھر ہو کری آدیس
مرت آتی ہے اور گرو کی صورت دیکھتی ہے اور سلام کرکے چلی جاتی ہے

سن جوگی کے امر کرنی
سنکے جوگی کی زندہ جاوید ہونے کا حال

چهوری پره بهجا کی مرنی
آخر ہوگئے دور مفارقت اور اندوہ کی عمر

کنول کرے بہوی بکسا جیو تو
غنچہ کنول یعنے پدماوت کا دل شگفتہ ہوا

جن رب دیکھ چھوٹ گا سیو تو
گویا کہ آفتاب کو دیکھکر جاڑا چھوٹ گیا

جو بھا سدھ کو مارے پارا
جو شخص کہ کامل ہو گیا پھر کون اوسکو مار سکتا ہے

نیمبو رس تے جی ہوی چھارا
کہ وہ سیماب کو آب لیموں سے کشتہ کر سکتا ہے

کہہ جاے اب مور سندیسو
ای ہیرامن اب میری طرف سے جاکر پیغام کہو

تجھہ جوگ اب بھیہ نریسو
کہ اب جوگ چھوڑدو اور ذرا بہادر ہو

جن جانہ تہ سین ہوں دوری
یہ جانو کہ میں تمسے دور ہوں

نینہ ماںجھ گڑھی ہے سوری
میری آنکھوں میں وہ سولی گڑی ہے

تہ پرسیت گھٹے گھٹ گیرا
جہاں تمھارا پسینا گر گیا وہاں پر

مرکھٹ جیو کھٹ نہ بیرا
میری جان نکلنے کو کچھ دیر نہ لگے گی

تہ کنہ راج پاٹ میں ساجا
یہ سب راج پاٹ تمھارے واسطے آراستہ ہے

اب تم مور دہوں جگ راجا
اب تم میرے دونوں جہان میں مالک ہو

جوری جیوہ مل گل رہیں مرہ تو ایکے دو و
اگر جیتے جی رہنگے تو باہم دست بغل رہینگے اور جو مر گئے تو دو ایک ہو جاینگے

تہ پی بیچے جن ہو دکچھ مہ جی ہوے سو ہو و
بہتر تا زندگی کچھ صدمہ نہو اور میری جان پر جو کچھ ہو سو ہو

پاتہہ تپا آئی جہان سوری
یہ جوگی یعنی رتن سین کو سولی کی جگہہ پر لائے

جرکے آے سب سنگل پوری
یہ حال دیکھکر سنگلدیپ کی خلقت وہاں جمع ہو گئی

پہلے گرو دی کنہ انان
پہلے گرو یعنی رتن سین کے سولی دینے کو حاضر کیا

دیکھ روپ سب کوو پچھتانان
اوسکا منہ دیکھکر ایک عالم افسوس کرتا تھا

لوگ کہنہ یہ ہوسے نہ جوگی
سب لوگ باہم وہاہی گفتگو کرتے تھے کہ یہ جوگی نہین

کاہون لاگ بھیو ہی تپا
کسی کی لاگ میں ایسے جوگ اختیار کیا ہے

جس مارے کنہ باجے تورو
جسوقت کہ راجہ کے قتل کر تری بجی

چمکی دسن بھیو اجیارا
جسوقت ہنسی مین دانت کھلے ایک بجلی ہو گئی

جوگی کیر گرہ لیے کھوجہ
سب یہین ہی کہتے تھے کہ اس جوگی کا سراغ لگاؤ

راج کنور آہی کوئی بھوگی
بلکہ کسی راجہ کا بیٹا عاشق کسی کا معلوم ہوتا ہے

ہیئن سومال کرے کہہ جپا
دل کو مالا بنا کر منھ سے اوسکی یاد کرتا ہے

سوری دیکھ ہنسا منصور
تو راجہ سولی کو دیکھ کے ایسا ہنسا جیسے منصور

جو جنہ ٹہان بیچ اس مارا
جو جس جگہ کھڑا تھا بجلی کا سا مارا اوسی جگہ رہ گیا

مگ یہ ہوہی نہ راجہ بھوجیہ
شاید کوئی راجہ کلان ہو

۱۳۴۳

سب پوچھینہ کہ جوگی جات جنم او ناؤن
آخر سب پوچھنے لگے کہ جوگی جی تمہاری کیا ذات اور کہاں کی پیدائش اور کیا نام ہے

تھان ٹھانون رووی کرھنسا سو کہنہ بھان تو
جو مقام رونے کا ہے وہان تم ہنسے اسکا سبب بیان کرو

کا پوچھہو اب جات ہماری
راحہ سے جواب دیا کہ ہماری ذات کیا پوچھتے ہو

جوگی جات کون ہو راجا
جوگی کی کیا ذات ہے اے لوگو

ٹبج بھکھاری لاج جنہ کھوئے
تو بھیک مانگتے ہین کہ اپنی شرم وحیا کھو دی ہے

ہم جوگی او تپا بھکھاری
ہم جوگی اور فقیر بھیک کے مانگنے والے ہین

گارنہ کوہ مار نہ لاجا
جسکو نہ گالی سے غصہ آتا ہو نہ مار کی شرم

تہکے کھوج پرو جن کوئی
ایسے کے سراغ مین ناحق کوئی پڑے

جاکر جیو مری پر بسا
جسکا جی مرنے پر آمادہ ہے

سوری دیکھ سو کس نہ چھنسا
وہ سولی دیکھ کے کیون نہ پھنسے

آج نیہ سون ہوی بنیرا
آج عشق سے ہمکو جدائی ہوتی ہے

آج چھم تج گنگن بسیرا
آج زمین کو چھوڑکے آسمان پر ہمارا مقام ہے

آج کیا پنجر بند ٹوٹا
آج قفس قالب کا ہر بند ٹوٹ گیا

آج پران پریوا چھوٹا
آج مرغ روح نے قید سے رہائی پائی

آج نیہ سون ہوے نرارا
آج محبت کے باعث ہماری اور جانکی جدائی ہے

آج پیم سنگ چلا پیارا
آج محبت کے ساتھ جان عزیز جاتی ہے

آج ادھو سر پہنچے گئین لکھ رات
آج وعدہ ہمارا برابر ہوا اسقام شکر کا ہے کہ سرخرو جاتا ہون

بیگ ہوہ مارہ جن چالہ یہ بات
سو اب جلد مجکو قتل کرو اور کچھ حال میرا نہ پوچھو

کہنہ سنور جنہ چاہس سورا
وقت سولی دینے کے راجہ نے کہا جسکو یاد کرنا ہو یاد کرے

ہم تہ کرنہ گیت کر بھنورا
ہم اب تیرا وہ حال کیا چاہتے ہین جو گلتای کے عشق مین بھنورا

کہس دی سنورون ہر پھیرا
راجہ نے کہا اوسی کو یاد کرتا ہون ہر بار

موی جیت اہون جنہ کیرا
کہ موت و حیات مین جسکا کہلاتا ہون

او سنورون پدماوت راما
پھر یاد کرتا ہون پدماوت کو

یہ جیو نہ چاو زنہ ناما
جسپر یہ میری جان قربان ہے

رکت کی بوند کیا جب اہین
جبتک ایک قطرہ لہو کا جسم مین باقی ہے

پدماوت پدماوت کہین
پدماوت پدماوت کہے جا سے گا

بھبہنہ تو بوند بوند سنہ ٹھالون

کہ تہ بدن مین خون باقی نہین تو ہر قطرہ مین اوسکا مقام ہے

رؤن رؤن تاسون اودھا

ہر ہر بال تن اوسیکا بندھا ہوا ہے

ہاڑ ہاڑ مہ سبد سو ہوئی

ہر استخوان تن سے اوسیکی صدا ہے

پر ہنہ توسولی لے لے ناؤن

اور اگر گر پڑا تو اوسیکا نام لیکے گر پڑیگا

سوتہ سوت بیدھ جیو سودھا

ہر مسام مین جاؤ بنا او سی کے ساتھ گرفتہ ہے

نس نس ماہنہ اوٹھے دھن سوجی

ہر رگ و پے سے اوسی کی دھن اٹھتی ہے

کھا ہی برہ ناگر کود ماس کی کھان

اوسکا فراق تو کھا گیا مغز اور گوشت کے کان کو

ہون پن سانچا ہوی رہا وہ کے رپ سمان

مین تو ایک قالب بیجان ہون اوسیکا حسن دل مین بسا ہے

جوگنہ جوہ گاڑہ اس پرا

جوگیون پر جب ایسی سخت مشکل آ پڑی

وہنہین پاربتی سون کہا

تب مہادیو نے پاربتی اپنی اہلیہ سے کہا

آج جھپے گڈہ اوپر تپا

آج قلعہ پر جوگی جیسے چھپے تھے

جگ دیکھی کا کوگت آجو

جگ آج دیکھیگا اونکی حالت دیکھے گا

پاربتی سن پاینہ پر ہی

پاربتی یہ سنکر مہادیو کے پاؤن پر گر پڑی

مہادیو کر آسن ٹرا

تب مہادیو کا آسن اپنے مقام سے ٹلا

جانہ سور گہن اس گہا

معلوم ہوتا ہے کہ گویا سورج کو گہن نے گھیر لیا

راجین سور تن چھپیا

چونکہ جوگیون کو راجہ نے گرفتار کیا اب آفتاب بھی چھپ گیا

جہان پتیا ماری گتہ ساجو

جہان جوگی کے قتل کا سامان ہے

چل مہیس دیکھین اک گھڑی

اور کہا کہ اے مہادیو چلو ایک ساعت کو ہم دیکھین

۳۴۸

بھیس بھاٹ بھاٹن کر لینھان
مہادیوا ور پاربتی نے اپنا بھیس بھاٹ اور بھاٹنی کا کر لیا

اوہنونت بیر سنگ لینھان
اور ہنونت بیر کو اپنے ساتھ لیا

آہی پت ہوی دیکھے لاگے
پوشیدہ آکر دیکھنے لگے

دُنہ مورت کس ستی بھلاگے
کہ آیا کیا شکل ہے شکل ستی کے قایم رہنا پاتا ہے

کٹک اسو جھ دیکھ کی آپن راجا گرب کریئے
نجع بیشمار اپنی گندھرپ سین دیکھکر اپنے دل میں مغرور ہوا

دن کہ دسا ند یکھے دینہ کا کنہ جی دیے
ہرگز نظر بخدا نہین کرتا آیا یہ کسکو جان سونپے گا

آسن سولین رہا ہوی تپا
یہان آگے جو مہادیو نے دیکھا تو جوگی آسن مارے بیٹھا ہے

پدماوت پدماوت جپا
اور پدماوت پدماوت جپ رہا ہے

من سمادہ تاسون دھین لاگی
دل مین اوسکا دھیان اور اوسکی دھن لگی ہے

جنہ درسن کارن بیراگی
جسکے دیدار کی آرزو مین بیراگی بنا

رہا سمای روپ وہ ناؤن
اوسیکے حسن اور اوسیکے نام مین سما رہا ہے

اور نسوجھ بار جھ جاؤن
دوسرا دروازہ نہین سوجھتا کہ وہان جاوے

او بھیس کنہ کرون ادیسو
بہیہ خیال کیا کہ مہادیو کو سلام کرون

جنہ یہ پنتھ دینھ اپدیسو
جسنے مجکو اس راہ کی ہدایت کی

پاربتی پن ست سراہا
پاربتی نے اوسکی راستی کی تعریف کی

او پھر مکھ مہیس کر چاہا
پھر مہادیو کا منھ دیکھا

تہین مہیس بھتی جو مہیسی
ر... کے دل مین جو مہربانی آئی

کت سر ناو نہ پی پردیسی
تو پھر کسطرح اس مسافر سے سر جھکاتا

۲۴۹

مر ہون لیسنہ تمہارا ناؤن

پاربتی نے کہا کہ مرتے وقت بھی تمہارا نام لیتا ہے

تو جیت کیسنہ رہی یہ ٹھاؤن

تم اگر توجہ کرو تو یہ قائم رہ سکتا ہے

مارت ہین پردیسی راکھہ لیہ یہ بیر

اس مسافر کو ناحق قتل کیے ڈالتے ہین اس بہادر کو رکھہ لیا چاہیے

کوئی کاہو کر ناہین جو ہو چلی نہ تیسر

اسوقت مین کوئی کسیکا نہین کوئی پاس بھی نہین پھٹکتا ہے

لی سندیس سوا گا تھان

اس اثنا مین ہیرامن پیغام پدماوت کا لیکر

دیکھہ رتن ہیرامن رووا

رتن سین کو دیکھکے ہیرامن رونے لگا

دیکھہ رووَن ہیرامن کیرا

ہیرامن کا رونا دیکھکر

مانکہ سب ہنسان سون روئی

سب لوگ خدا سے دعا مانگنے لگے

کہ سندیس سب بپت سنائے

پھر ہیرامن نے پیغام کہکر پدماوت کی مصیبت بیان کی

کاڈھ پران بیٹھی لیہ ہاتھان

پھر کہنے لگا کہ پدماوت جان اپنی ہاتھ پر لیے بیٹھی ہے

سن سندیس راجا تب ہنسا

یہ پیغام سنکر رتن سین ہنسا

سو رہی دینہ رتن کو جہان

وہان آیا جہان رتن سین کو سولی دینے کو لیگئے تھے

راجا جیو لوگن ہٹھ کھووا

اور کہا ای راجا لوگون نے ہٹھ کرکے تمہاری جان مفت کھوئی

رووہ سب راجا مکھہ ہیرا

جتنے حاضر تھے راجہ کا منھ دیکھکر رونے لگے

کی اُکار چھراوے کوئی

اور کہنے لگے کہ کون اسوقت مین سعی کرکے چھڑاوے

بکل بہت کچھہ کہی بجائے

رتن سین ایسا بیقرار ہوا کہ بیان سے باہر ہے

مری تو مرون جیون اک ساتھان

اور کہتی ہے مریگا تو مرجاونگی اور جیا ساتھ اوسکا دونگی

پران پران گھٹ گھٹ مہہ بسا

اور کہا ہان جان مین اور دل دل مین بسا ہے

ہیرامن او بھاٹ دسوندھی ہی جی پر اک ٹھان

ہیرامن اور دسوندھی بھاٹ ایک جگہ ہم صلاح ہوکر

چل سو جاوا ب دیکھت نے جہ بیٹھا راون

دیکھتے بھالتے اوس جگہ پہنچے جہان گندھرپ سین بیٹھا تھا

رت

راجا راہا دِسٹ سکے اوندھی

راجا اوس جگہ آنکھ جھکائے بیٹھا تھا

کنس میل کی ہاتھ کٹاری

اور کہا کٹاری ہاتھ مین لیکر

کانہ کوپ کی مارا کنسو

پھر کہا کنھیا نے غصہ کرکے کنس کو مارا

گندھرپ سین جہان رن باڈھا

جس جگہ گندھرپ سین غصہ مین بھرا بیٹھا تھا

ٹھاوھ دیکھ سب راجہ راؤ

سب راؤ راجہ کو وہان کھڑا دیکھکر

بولا گندھرپ سین رسائی

گندھرپ سین نے غصہ کرکے کہا

جوگی پان آگ تون راجا

بھاٹ نے کہا جوگی پانی ہے اور تو آگ ہے اے راجا

سہ لنکا تب بھانٹ دسوندھی

بھاٹ نے یہ بات گوارا نہ کی

پرکلا اچھین سپٹھ پٹاری

کہ مرد جو ہوتے ہین وہ پٹاری مین نہین چھپتے

گوکل مانجھ بجایہ بنسو

گوکل مین ہی بانسلی بجی خبر مشہور ہوئی

جای بھاٹ آگے بھا ٹھاڈھا

بھاٹ بھی اوسی جگہ جاکے کھڑا ہوا

بائین ہاتھ دیہہ بر تھیاو

بائین ہاتھ سے سلام کیا اور آشیرباد کہی

کیس جوگ کس بھاٹ اسائی

کیسا جوگی اور کیسا یہ بھاٹ بے ادب ہے

آگہ پان جو جھہ نہین چھاجا

آگ اور پانی مین لڑائی زیبا نہین

آگ بجھای پان سون جو جھہ نہ راجا بوجھ

آگ پانی سے سرد ہوجاتی ہے لڑائی نکر اے راجا اب بھی سمجھ

توڑین بار کہیں پیرے لینہین بھیکھیا دیہ نرجوجھہ
تیرے دروازے پر کھپر لیکر آیا ہے اوسکو بھیکہ دے قتل نکر

جوگی نہوے آہ سو بھوجو
یہ جوگی نہین ہے راجہ بھوج ہے
بھارتہ ہوے جوجھہ جوا ودھا
جو تم اوسکو مارو گے تو جنگ عظیم برپا ہوگی
مہادیو رن گھنٹ بجاوا
اوسی اثنا مین مہادیو نے لڑائی کا گھنٹا بجایا
باسک پہن تیار سون کاڈھا
اور باسک نے تحت الثری سے اپنا پہن نکالا
چھپن کوٹ بیسندر را
چھپن کرور آتشہا نے روشن ہوئے
چڑھے اٹر لے کشن مراری
اور سب ہتھیار باندھ کے سر کشن بھی آئے
تینتیس کوٹ دیوتا ساجا
تینتیس کرور دیوتا بیچ سبھا کے آئے

جوگن بھیس بھوج کی کھوجو
یہ جوگی اپنی مراد پانیکے سراغ مین ہوا آئے
ہونہ سہای آے سب جودھا
سب اوسکے مددگار ہوکر لڑنے کو آئینگے
سنگے سبد برنہہ چل آوا
اوسکی آواز سنکر برنہہ لوگ موجود ہوگئے
اشٹو کلی ناک بھا ٹھاڈھا
اور آٹھون ہاتھی بھی وہان قایم اور موجود ہوئے
سوا لاکھہ پربت ٹھہرا
اور سوا لاکھہ پہاڑ لڑ کر آموجود ہوگئے
اندر لوک سب لاگ گوہاری
اور سب اندر لوگ بھی کمک کو جمع ہوگئے
اوچھپا نوے میگھہ دل گاجا
اور چھپانوے کرور فوج میگھہ کی بجلی کے آئے

نوتی ناتھہ چل آوتہ اوچوراسی سدھ
نوے ناتھ مثل جگناتھ و بیجناتھ و پشپ ناتھ وغیرہ آئے اور چوراسی سدھ
آج مہا بھارتھہ رن چلے گنگن گرڑ اوگدھ
اسواسطے کہ جنگ عظیم کا آج دن ہے آسمان پر گدھ اور کرگس موجود ہوئے

بھجی اگیا کو بھاٹ او بھاؤ

راجہ گندھرپ سین نے کہا بھاٹ سے ادب سے

کو جوگی اس نگرین مورین

کیسا جوگی میرے ملک مین آیا ہے

اندر ڈرے نت ناوی ماتھا

راجہ اندر مجھسے ڈرتا ہے کہ ہمیشہ سر جھکائے رہتا ہے

برہما ڈری جیتر مکھ جا سو

برہما مجھسے ڈرتا ہے جسکے چار منھ ہین

دھرت ڈری او منڈپ میرو

زمین ڈرتی ہے اور منڈپ اور پہاڑ

میگھ ڈرے بجلی جسکے دیٹھی

ابر ڈرتا ہے اور بجلی جسکے نگاہ سے

چاہون تو سب مانگون دھر کیسا

چاہون تو تمھاری جٹا پکڑ کے بھکوا دون

بائین ہاتھ دیے بر بہاو

جسنے بائین ہاتھ سے سلام کیا

جو دی سیندھ چڑھی گڑھ چورین

جو نقب دیکر قلعہ پر چوری کرنے کو چڑھا

کشن ڈری سیس جین ناتھا

کرشن مجھسے ڈرتا ہے جسنے سیس ناگ کو ناتھا

او پاتال ڈری بل باسو

اور تحت الثریٰ مین راجہ بل اور باسک چھپتا ہے

چندر سور او گگن گنبھیرو

چاندا و سورج اور آسمان سب ڈرتے ہین

کرنھ ڈری دھرت جیہ پیٹھی

کچھوہ ڈرتا ہے زمین جسکی پیٹھ پر ہے

او گو رکھست انیک نریبا

اور مردون بہادر کی کون گنتی ہے

بولا بھاٹ نریس سن گرب چھپا جیون

بھاٹ نے کہا کہ اے راجہ سن غرور کسیکو سزاوار نہین ہوا

کبنھ کرن کی کھوپری بوڑت بانچا بھیون

کنبھکرن کی کھوپری مین ڈوبنے بچا نہین ہے

راون گرب برودھا رامون

راون نے غرور کیا اوسکو رام چندر نے سزا دی

او ہین گرب بھیو سنگرامون

اوسی غرور سے راون نشٹ ہو گیا

چوپائی

تس راون اس کو پرونڈا
ایسا راون کہ اوسکا کون مقابل زور مین تھا

سورج جاسی تو پوت رسوئی
سورج اوسکی رسوئی پکاتا تھا

سوک سونیاسن مسیارا
چندر دستانہ اوسکو مشعل دکھاتا تھا

میچ اسے کے پاوں باندھا
موت کو وسنے پیچھے سے باندھا تھا

جو اس بحیر سے نہ ٹارا
جو ایسا کوہ گران تھا کہ ٹالے سے نہ ٹلتا تھا

ناتی پوت کوٹ دس اہا
وہ راون ایسا تھا جسکے نواسی اور پوتے دس کروڑ تھے

جنہ دس سیس بیس بھوجونڈا
جسکے دس سر اور بیس بازو تھے

بیندر نت دھوتی دھوئی
اور آگ ہمیشہ اوسکی دھوتی دھویا کرتی تھی

پون کرے نت بار بہارا
اور ہوا اوسکے دروازے جاروب کشی کرتی تھی

رہا نہ دوسر سپنہ کاندھا
دوسرا کوئی شخص خواب مین بھی اوسکا مقابل نتھا

سو او مووودی تپسی کر مارا
وہ تو مر گیا دو فقیر یعنی رام و لچھمن نے اوسکو مارا

رووو نہار نہ ایکو رہا
اوسکا رونے والا ایک بھی باقی نرہا

اوچھ جانکی کا ہو جن کوئی گرب کرے
حقیر کسیکو سمجھکر کسیکو غرور کرنا نہ چاہیے

اوچھی پاردئی ہے جیت تہر جوے
حقیر کی طرف خدا ہے جسنے زبردست پر بڑے کو فتحیاب کیا

آوجو بھاٹ اوہاں ہٹ اگین
جب گندھرب جنم مین آیا اوسکا بھاٹ آگے آیا

بھاٹ آد ایسر کے کلا
کہ بہت ... مشکل ہے

بنئے اوٹھا راجہ رس لاگین
اور تعریف اوسکی غصہ کے وقت کرنے لگا

راجہ سب راکنہ ار کلا
راجہ کو اوسکے مقابل مین عار چاہیے

بھاٹ منچ اپنین پے دیا
بھاٹ اپنی موت تاک کر آیا ہے
بھیور جائیں گندھرپ سینی
اوسوقت فرمایا گندھرپ سین نے
کہا اوں پاٹین اس امرسے
اور کیا یہ اوٹ پٹانگ بکتا ہے
جات کلاکت اوگن لاوس
بھاٹ کی ذات کتنی بے شعور واقع ہوئی
بھاٹ ناؤن کا مارون جیوا
تیرا نام بھاٹ ہوا اب کیا تجھے مارون

تاسون لون کرے رس ریسا
اوسپر کون غصہ کرنے کا مقام ہے
کہا منچ کین چڑھے نیسنی
کہ یکسواسطے موت کے زینہ پر چڑھا ہے
کرس نہ نڈر بھینٹ جو کرسے
آیا عقل سے اور اس سے ملاقات نہیں ہوئی
بائین ہاتھ راج برنجاؤس
جسنے بائین ہاتھ سے راجہ کو سلام کیا
ابھون بول نایکی گیوان
اب بھی عاجزی اور فروتنی سے بات کر

تو ین رے بھاٹ وے جوگی تا انہ کہان کے سنگ
تو تو بھاٹ ہے اور وہ جوگی ہے تیرا اوسکا کہاں کا ساتھ ہے
کہان چڑھے اس پاوا کہان بھبوت بھنگ
کیونکہ اسنے قلعہ پر چڑھنے کا حوصلہ پایا اسکی عقل کہان گم ہو گئی

جو ست پوچھس گندھرپ راجا
بھاٹ نے کہا کہ اگر راست پوچھتا ہے اے راجہ
بھاٹ کاہ میچ سون ڈرنان
بھاٹ کب موت سے ڈرتا ہے
جنبو دیپ چیتاور دیسو
ہندوستان میں چیتوڑ ایک ملک ہے

ست بے کہون پری نہ کاجا
تو سچ کہنے سے بجلی نہیں گرتی ہے
ہاتھ کٹار پیٹ ہن مرنان
بھاٹ کا کام یہ ہے کہ جب کوئی مشکل آپڑے کٹار پیٹ میں مار کر مرجائے
چتر سین ہڑ تہان نرسیو
چتر سین وہان کا ایک بڑا حاکم ہوا تھا

رتن سین یہ تا کر بیٹا

رتن سین یہ اوسکا بیٹا ہے

کھانڈی اچل سمیر پہاڑ

تلوار اوسکی ایسی ہے مثل سمیر کے باوقار ہے

دان سمیر دیت نہ کھانگا

سمیر کو اگر بخشدے تو بھی کچھ کمی نہو

داہن ہاتھ اٹھایون تاہی

داہنا ہاتھ اوسکے واسطے مینے اوٹھایا ہے

کُل چوہان جاے نہ میٹا

ذات کا چوہان ہے یہ بات چھپانے سے نہیں چھپتی

تری نہ چھولاگے سنسار

اگر زمانہ ایک طرف ہو تو جگہ سے نہ ٹلے

جو وہ مانگ نہ اورہ مانگا

جس نے اوس سے طلب کیا ہی دوسرے سے نہ مانگا

اورکو اس پر نہچا نون ہی

اور کون ایسا ہے جسکو اوسکی طرح سلام کرون

نانون مہا پاترمہ تہک بھکاری ڈہٹہ

میرا نام مہاپاتر ہے اوسکا مین فقیر شوخ دیدہ ہون

جو کہر بات کہین رس لاگی کہر پے کہی نستیھہ

جو کھری بات کہنے سے غصہ آتا ہے تو قاصد کا کام کھری بات کہنا ہے

سکھن لس بہیس من لاجا

جسوقت یہ گفتگو ہولی مہادیو کو شرم آئی

گندہرپ سین تو آے راجہ مہا

گندہرپ سین تو بڑا راجہ ہے

اسے جو بات ہوی بھل آگین

مگر جو بات آیندہ کے واسطے بہتر ہو

راج اور یہ موے نہ جوگی

یہ راجہ کا بیٹا ہے جوگی نہیں ہے

بہات گران ہوی نبو اراجا

تبہاٹ کی طرح راجہ تعریف کرنے لگا

ہون مہیس مورت سن کہا

مین مہادیو کی شکل ہون میرا کہنا سن لے

کہی جہی کا بہار س لاگین

وہ کہنا چاہیے وہ سنکے غصہ کا کیا مقام ہے

سن پدماوت بھیہ بیوگی

پدماوت کا حال سنکے فقیر ہوگیا ہے

۲۵۶

جنبودیپ راج گھر بیٹا
ہندوستان کی راجہ کا بیٹا ہے
لوتریں سُورین جای وہ اِنان
تمہارا اوتارا جاکے اوسکو آیا ہے
پن یہ بات سنی شیولوکان
پھر چرچا اس کا شیولوک مین ہوا

جو مے لکھا سو جاے نہ میٹیا
پیشانی کی لکھی بات مٹتی نہین ہے
او جا کر پرودک تین مانان
اور اُسکی طرف سے تمنے غصہ دل مین مانا
کرسو بیاہ دھرم پد لوکان
سو تم ہر یاد رہے کے ساتھ اسکی شادی کی ڈنڈورا بجےگا

کھیر لہین بھیک پے مانگے مونیہ نہ چھاڈی بار
جتنے کھیر لیکے بھیک مانگی مرتے تمہارا دروازہ نہ چھوڑے گا
بوجہ دیکھو جو کنک کچہ رین بھیک دیہہ نہ مار
اگر تم سمجھو کہ یہ سونیکے کٹورنی ہے تو بھیکھ دو اور مار و نہین

اوہٹ موہ رہی بھاٹ جلھاری
گندھرپ سین نے کہا دور ہوا ی بھاٹ بھکھارے
کو موہ جوگ جگت ہوی پارا
کون ایسا عالم مین ہے جو میری مقابل ہوسکتا ہے
جوگی جتی آوجت کوئی
جوگی یا جتی ہو جب میرے سامنے آیا
بھیک لیہ پھر مانکو آگین
بھیکھ لے اور آگے چل
جس جیہہ انجہ چھون تنہ دیہاں
اب بھی ... جو کچھ جوگی مانگین دلا دون

کاتون موہ دیس اس گاری
کیا سمجھ کے تو نے ایسی گالی مجکو دے
جاسون ہیرون جای تپارا
جسکی طرف نگاہ کرکے دیکھو تحت الثری کو پیلا جاے
سنت تراس مان بھاسوئی
میرا حال سُن کے خوف مان جاتا ہے
یہ سب رین رہی گڈھ لاگین
یہ سب جوگی رات بھر میرا قلعہ گہیرے رہے
نانہ دیہدہ سون جیو لیہان
نہین تو ... زیر ... لے سب جان دینگا

جنے اس سادھو ہی جوگ کھووا
جو شخص ایسا پورا جوان سنیئے مین ہو
سرزمین گن گندھرپ دیوا
دیوتا اور منترالوار بانچ گندھرپ ان کو دیوتا جانتے ہین

سو پتنگ دیپک مثل رووا
وہ پروانہ چراغ کی طرح رووے گا
تنہ کو گنی کرنہ نت سیوا
اور سب اہل ہنر کو اوسکی ہمیشہ خدمت کرتے ہین

سو سون کو سر برکری اری سن جھوٹی بھاٹ
سو سپر امقابلہ کون کرسکتا ہے سن سے اے جھوٹے بھاٹ
چھار ہوے جو چالون کج ہستنگے ٹھاٹ
جسوقت مین سوار ہوتا ہون ہاتھیون کی صفین خاک ہو جاتی ہین

جوگی دھر سیلین سب پاچھین
جوگی جسقدر تھے اون سب کو پیچھے کر دیا
متر نہ کہا سنو ہو راجا
مشیرون نے کہا سنئے راجا
ہم جو کہا تمھ کرہ نہ جوجھو
ہمنے جو کہا تھا کہ آپ جوگیون سے نہ لڑین
کمن اک مہ جھرمٹ ہو بیتا
ایک لمحہ مین دونو لشکر غت پٹ ہو اپہنچے ہین
کی دھیرج راجا تب کوپا
یہ بات سنکے راجہ نے تسلی کی اور آپ غصہ مین آیا
ہست پانچ جو اگمن دھائی
پانچ ہاتھی جو گندھرپ سین کے طرف سے پہلے آگے بڑھے

اوری مال آئی رن کا چھین
جب بہادر لوگ رن مین کمر باندھ کے آئے
دیکھو اب جوگن کی کاجا
دیکھو اب جوگیون کے کام
ہوت آو ورجگت آشو جھو
آپ نے نہ مانا اب دیکھئے اونکا لشکر اندھا دھند چلا آتا ہے
درمہ چڑہین جو رہے سو جیتا
لشکر کے مقابلہ مین جو باقی رہا وہی غالب ہوا
انگد آئے پاورن رو پا
اوسوقت انگد بیٹا بالکا جوگیونکی طرف سے آیا
تے انگد دھر سوند بہرائی
اونکی سونڈین انگد نے پکڑکے اور گردش دیکے پھینکدیا

۱۵۸

دیسنہ اوڈائی سرگ گنہ گئی
ایسا اونکو اُڑایا کہ آسمان کو چلے گئے

لوٹ نہ پھرے تنہ کی بھئی
لوٹ کے آتے جہان گئے وہین کے ہو رہے

دیکھت رہی اچنبھو جوگنہ ہستی پھر نہ آئی
جوگی تعجب سے دیکھا کئے کہ ہاتھی پھر کے نہ آئے

جوگنہ کراس جو جب بھم نہ لاگے پائی
یہ طور لڑائی کا دیکھکر جوگیونکی خوشی سے زمین مین پاؤن نہ ٹھہرتے تھے

کہنہ بات جوگنہ ہسم پائے
راجہ کے لشکر کے لوگ کہنے لگے جوگیونکی بات بننے پائی

کہن اک ماجھہ چھت منہ دھائے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک لحظہ مین وہ ہلا کرین گے

لہانسئے

جولہ دھاونہ اس کا کھیلنہ
جبتک یہ ہلا کرین ایسی بات کرنی چاہیے

بستنہ کیر جوہ سب پیلنہ
کہ جتنے ہاتھی ہین جمع کرکے پیل دو

جبنہ گج پیل ہوسے رن آگین
جب ہاتھیونکا حملہ رن مین پیشتر ہوگا

تس بگ میل کرہ سنگ لاگین
تب البتہ بگ میل کا ساتھ خوب ہوگا

ہست کی جوہ آئے اگساری
ہاتھیونکی جوڑ جب پہلے مقابل ہوئی

ہنونت توہ لنگور پساری
تب مہابیر نے لنگور چھوڑ دیے

پنچ

جوہ سوسین جیت رن آئے
جب فوج ہاتھیونکی جمع ہوکر رن مین آئی

سبے لپیٹ لنگو چلائے
سب کو لپیٹ کے لنگوروں نے پھینک دیا

بہتک ٹوٹ بھئی نو کھنڈا
بہت سے ہاتھی ٹوٹ کے نو حصے ہو گئے

بہتک جای پری بر ہمنڈا
اور بہت سے آسمان پر جا پڑے

بہتک بھوان سونہ انترکھا
ور بہت سے ہاتھی زمین اور آسمان مین معلق رہے

ابی جو لاکھہ بھئی تے لیکھا
جو ہاتھی کہ لاکھوں تھے اور کا یہ حساب ہوا

بہتک پہری سمند مہ پرت نیاو کھوج

بہت سی جاگی سمند مین گرہ کر گزروقت اُنکا پتہ نہ لگا

جہان گرب تہان پیرا جہان ہنسے تہنہ رُوج

جہان غرور ہے وہان رنج ہے جہان خندہ ہے وہان گریہ ہے

پہر آگین کا دیکھے راجا

پہر آگے کیا دیکھتا ہے راجہ

السیر کیہ گھنٹ رن باجا

کہ مہادیو کا بھی گھنٹا رن مین بجا

سنا سنکہ جو بشن اپورا

ایک جانب بشن کا سنکہ بڑی آواز کا سُنائی پڑا

آگین ہنونت کیہ لنگورا

آگے دیکھا تو مہابیر لنگور دنکی فوج لیئے کھڑا ہے

لہین پہنہ سرگ برہمنڈا

پہر دیکھا تو مہادیو اور بشن اور ہنونت مین سماکی خلقت بھرا

سرگ پتار لوک مرتمنڈا

اور آسمان سے تحت الثریٰ سارا عالم بھرا ہے

بل باسک او اندر نرنڈو

زور آور باسک اور اندر بہادر

راہ نکہت سورج او چندو

اور راہ ستارے اور سورج اور چاند ساتھ ہین

جہا لونت دانو راکس بجّری

جہان تک قسم قسم کے شیطان تھے

اہتو بجر سے رن جبری

اور جتنی بہت پتھر کی تھی سب رن مین جمع ہوے

جنہ کر گرب کرت ہت راجا

جن کے گو نہر گندھرپ سین مغرور تھا

سو سب بھکہ پہیرے ہوی ساجا

وہ سب دشمن ہو کر سامان اپنا کرنے لگے

پہران مہادیو رن کھرا

پہر ان مہادیو رن کھڑے تھے

راجا نامی گین پاین پرا

وہان راجہ گندھرپ سین جھکا کر پاؤن پر گر پڑا

کہہ کارن رس تیجیے ہون سیوک او چیر

اور عرض کیا کس واسطے آپ غصہ کرتی ہین مین تو آپکا خادم اور غلام ہون

جنہ چاہے تہ دیجیے بار گسائین کیر

جسکو چاہیے حوالہ کیجیے لڑکی تو حضور کی ہے

تو نہیں اوٹھ کینہ بیسٹھے

اسوقت مہادیو نے شرط قاصد کی ادا کی

تون گندھرپ راجا جگ پوجا

پھیر کہا تو گندہرپ سین راجا عالم کا مسجود ہے

ہیرامن جو تمھارے پروا

ہیرامن جو تمھارا پرندہ ہے

بلاے پوچھو وہ دیسو

اُسی کو طلب کرکر اُس ملک کا حال پوچھو

ہمرن کہت ریس نہ مانون

ہمارے کہنے سے غصہ نہ کرو

جہان بار تہان آو براو کان

جہان بارینی لڑکی ہو وہان اوسکا براتا ہے

جو پہلین من مان نہ کاندھے

جو پہلی میری بات ہی تیرے دل نے قبول نکی

پھل گروانت ہوے میٹھے

اور کہا پہلے جو شی تلخ معلوم ہوتی ہو آخر کو

گن چودہ سکھوے کو دوجا

چودہ علم تو تعلیم کرتا ہے دوسرا کون آیا ہے

گیا چیتور اوکینھس سیوا

چیتور گڈھ گیا اور رتن سین کی خدمت مین رہا

او پوچھو جو گنہ جس بھیوا

اور یہ پوچھو کہ جوگی نے کیون بنایا بھیس کیا

جو وہ کہے سوئی پرواون

تو تا جو کہے اُسی کو یقین کرو

کرے بیاہ دھرم سٹھہ توکان

اب بیاہ کردو تجکو بڑا ثواب ہوگا

پرکھے رتن گانٹھہ تب باندھے

اب جو جواہر کو پرکھا تو گانٹھہ مین باندھا

رتن چھپاے نا چھپے پارکھ ہوے پرکھیہ

جواہر چھپائے نہین چھپتا پرکھنے والا پرکھ لیتا ہے

گھال کسوٹین کسئین کنک کچورین بھیکھ

کسوٹی مین ڈال کر گلایا چاہے تب سونے کی کٹوری کا حال کھلے

ہیرامن جو راجین سنان
ہیرامن کا جو نام راجہ نے سنا
اگیان بھئی بلا وہ سوئی
یہ حکم ہوا کہ ہیرامن کو حاضر کرین
ایک کت سہسک دس دھائے
ایک کے لیتے دس ہزار دوڑے
کھولا آگے آن منجوسا
ہیرامن کا پنجرہ راجہ کے آگے لا کے کھولا
استت کرت ملا یہ بھاتی
تعریف کرکے بہت طرح سے بعجزی پیش آیا
جانہ جرت اگن جل پرا
گویا جلتا ہوا آگ کا پانی مین پڑا
راجین مل پوچھی ہنس باتا
راجہ نے بہت آمیزش کے ساتھ ہنسکے باتین کین

روس بجھان ہے منھ گنان
تب غصہ فرو ہوا اور دل مین اندیشہ کیا
پنڈت ہو تین دکھ نا ہوے
پنڈت ہو کر الزام نہ اُٹھانا چاہیے
ہیرامنہ بیگ لے آئے
ہیرامن کو جلد لیکے آئے
ملا نکس ہے دن کا روسا
پنجرے سے نکل کے بہت دنکا روٹھا ملا
راجین سنان ہے بھئے ساتی
راجہ نے سنکے بہت دل کو تسلی دی
ہوی پھلوار رہس ہے بھرا
گلزار ساشے پھولا دل مین خوشی سمائی
کس تن پیر بھیو ملھ راتا
اور پوچھا کہ تیرا بدن زرد کیون اور منھ سرخ کس واسطے ہوا

چتر بید مہ پنڈت پڑھی ساستر بید
چارون بید کے تم پنڈت ہو اور شاستر بید پڑھے ہو
کہان چڑھے جوگی گڈھ آن کینھ گھر بھید
کہاں جوگی قلعہ پر چڑھے کسنے لا کے گھر کا بھید بتایا

ہیرامن رسنا رس کھولا
ہیرامن نے ان مشیرین بیان کھولی

دئی اسیس او استت بولا
دعا دی اور بہت مدح کی

سوہنین مقابل

اندر راج راجیسر مہا
اندر راج اور بڑے صاحب سلطنت ہو

پی جنہ بات ہوی بھل آگین
پر جو بات آیندہ کو اچھی ہوتی ہے

سو اسو بھل انبرت پی کھوجا
تو تمالطیت آب حیات کی تلاش مین تھا

ہون سیوک بتہ آد گسائین
مین آپکا خدمتگار ہون اور آپ قدیم سے میرے سردار

جین جیو دینہ دکھاو لیو
جسنے جان دی اوسنے وہ ملک بھی دکھایا

جو وہ سنو رین ایکی تو نہین
جو اوسکے تعریف آگے آپکے سامنے بیان کی

سن نہیے رس کچھ جا ہی نج کہا
سنو جب دل کسیکا غصے مین ہوتا ہے تو کچھ کہا نہین جاتا

سیوک نڈر کہے رس لاگین
خادم جو نڈر ہو کر کہتا ہے تو غصہ آتا ہے

ہوہ نہ بکرم راجہ بھوجا
اور راجہ بھوج بکرماجیت نہین ہو سکتا ہے

سیوا کرون جیو جب پائین
سو مین خدمت کو حاضر ہون جبتک زندگی ہے

سو پی جیہ منہ بسی نرسیو
سو اسی مین وہین کا بہادر حاکم بس رہا ہے

سوئی نپکہ جگت بت موہن
اسی سبب سے پر نڈر دون مین سرخرو ہون

۲۶۲

نین ہین او سرون سبھے تو ر پرساد
آنکھ اور زبان اور کان سب آپ کا تبرک ہے

سیوا مورہی نت بولون آسرباد
میرے خدمت یہی ہے کہ ہمیشہ دعا گوئی کرتا رہون

جو اس سیوک جہ تپ دسا
جو ایسا خادم جسنے یہ مشقت اختیار کی

تتہ سیوک کی کرمہ وو سو
ایسے خدمتگار کی قسمت کا قصور ہے

تہک جیبھ انبرت پی بسا
اوسکی زبان سے جو بات نکلتی ہو وہ آب حیات ہوتی ہے

سیوا کرت ٹھاکر ہی سو
کہ خدمت کرنے مین آقا [illegible]

اوجنہ دوس ندوسر لاگا
اور جس جگہ الزام باوجود بیقصوری کے لگا
جو پنکھی کہوان بھتہ رہنان
اور جو پرندہ کسی جگہ قرار نہین پکڑہ سکتا
سپت دیپ دیکھون پھر راجہ
ہفت اقلیم پھر کے مینے دیکھاے راجا
تہان چیتور دیکھون گڈھ اونچا
وہان جا کے چیتور مین ایک قلعہ بلند دیکھا
رتن سین یہ تہان نریسو
رتن سین یہ وہان کا حاکم بڑا ایسا ورہے

سیوک ڈرا جیو لے بھاگا
تب خادم ڈرا اور اپنی جان لیکے بھاگا
تا کے جہان جائے جو دھنان
پھر وہ ایسا مقام تاکتا ہی جہان اوسکا گذر ہوسکے
جنبو دیپ جا ہی پن باجا
ہندوستان مین جا کے آخر مینے قرار پکڑا
او پنچ راج سر توہ پہونچا
اونچا راج مین نے دیکھا کہ اور راجون سے اونچا ہے
آیون لے جوگی کر بھیسو
اوسکو جوگی کے بھیس مین کر کے لے آیا ہون

سواسوکھل کے آئین ہے یہ گن مکھہ رات
راجہ نے کہا تو نے خوب تو اوسکو لیکے آیا تیرا اور سرخروئی کی بات ہے
کیا بیت اس تا ہین سنورون بکرم بات
تیرا زرد بدن دیکھکر بکرماجیت کی بات یاد آئی

پہلی بھیو بھاٹ ست بھاکھے
پہلے تو بھاٹ نے سچ سچ بیان کیا
راجا بھان سچ پس مانان
راجہ کے دل کو یقین ہوا
کل پوچھا جوہان کلیتا
ذات پوچھے تو جوہان دریافت ہوگئے

پن بولا ہیرامن ساکھی
پھر ہیرامن نے گواہی دے
باندھا رتن چھور کے آنان
تو اوسکو سولی سے کھول لیا
رتن نہ باندھے ہوے ملینان
جواہر نہ باندھنے سے بے آب ہو جاتا ہے

ہیرا دسن پان رنگ پاکے

مثل ہیرے کے دانت اوپر پان کا رنگ

مندراسرون مین سون چاپے

کانون مین حلقے جو مچھلی سے پوشیدہ ہورہے تھو

بہت سبن بیج برتا کے

وقت تبسم کے مانند برق کے تابان تھے

راج مین اگھری سب چھائے

سرداری کی باتین جو پوشیدہ تھین ظاہر ہوئین

آنان کاتر ایک تکھار و

اُس وقت واسطے آزمایش کے ایک کترکھوڑا طلب کیا

پھیرا ترمی چھتیسو کھُری

رتن سین نے گھوڑے کو چھتیس ۳۶ طرح سے پھیرا

کہا سو پھیر بھیا اسوار و

رتن سین سے کہا پھیر وتب وہ سوار ہوا

تبن سراپا سنگل پوری

اُس وقت ساری سنگلدیپ باشندونے تعریف کی

کنور تبتیسو لکھنان سہس کران جس بھان

سردارزادہ تبتیسون چھن مین یہ ایسا ہزار کرنونسے آفتاب کیطرح

کاہ کسوٹی کسے کنچن بارہ بان

کیا کسوٹی پہ کوئی کسے ایسے سونے کو

دیکھ سورج بر کنول سنجو گو

دیکھکر سورج یعنی برمقابلہ مین کنول یعنی پدماوت کے

ملا سو نبس انس اجیارا

ایسے اچھی قوم مین اثر روشنی کا شامل ہوا

انز دھ کون جو لکھے جے مارا

انزودہ کی تقدیر مین جو جو مارا اوسکا لکھا تھا

آج مرے انز دھ کون اولکھا

آج انزودہ کو دکھاے

است است بولا سب لگو

مبارک مبارک سب کہنے لگے

بجا بردگ اوتلک سنوارا

اب مفارقت دور ہوئی تلک کو سنوارا

کہ میٹے بانان سرتارا

تقدیر کا لکھا کون مٹاسکتا ہے سرتار گیا

دیوانزر دمیسنہ مرد و کہا

دیوانزر نے ... کہا

سرگ سور چھیتن سرور کیوا
آسمان پر آفتاب اور زمین پر تالاب کنول کا
پچھون کا بار پورب کی باری
پچھم کا لڑکا اور پورب کی لڑکی
مانش ساج لاکھ من ساجا
آدمی لاکھ طرح کا سامان کرے

بنکھنڈ بھنور بہونی رس لیوا
بنکھنڈ مین بھنورا بن کے رس لینے والا
لکھی جو جوری ہوے نہ نیرا
جسکی جو جوڑی ہے وہ جدا نہین ہوسکتی
سوئی ہوے جو بدھ اپراجا
ہوتا ہے سب جو خدا چاہتا ہے

گئی جی باجن باجت جیہ مارن رن ماتھہ
جو باجے جی مارنے کو گئے تھے رن مین
پھر باجن تے باجے منگل چار اونا تھہ
پھر وہ باجے بجے شادی کی ہو کر

بول گسائین کرین ماتان
بولا اے گسائین فرمانا آپ کا مانا
مانا بول ہر کہ جین باڑھا
مانا آپ کا جس طور منظور ہوا
دونون سلے منا وابھلا
دونون سلے اور آپس کی خیر منائی
لیسن اوتاری جو بہت جو گو
[illegible] وقت کا تھا اوتارا
رتن جیت جوا یکی کا ہا
رتن سین کے ملنے جو ایک کا خیال تھا

کہ سوجگت اوتر کہنہ آنان
اب کس طرح جواب دے سکتا ہون
اوبروگ بہا ٹیکا گاڑھا
اور بروگ کا ٹیکا گاڑھا ہے
پرکھہ آپ آپ کنہ چلا
جتنے لوگ تھے آپ آپ کو چلے
جو تپ کرے سو مانی بھوگو
جو ریاضت کرے اوسکے ثمرہ مین آسایش کرے
مارے لیسنہ دوسر کہا
نوبت یہان پہنچی اور دوسرے کا نام نہ لیا

جو اس کوئی جیو پر کھیوا

جو شخص اس طرح جان پر کھیل جاوے

دن دس جیون جو دکھ دیکھا

دس دن جینے کیلئے واسطے تکلیف اُٹھائی

دیوتا آئے کرہی تہ سیوا

اوسکی مدد اور خدمت اوسکی کرتے ہیں

بہاجگ جگ سکھ جہان نہ لیکھا

پھر ہمیشہ اوسکے واسطے چین اور آرام ہے

رتن سین کون برنون پدماوت کو بیاہ

رتن سین اور پدماوت کے بیاہ کا اب بیان کرتا ہون

مندر بیگ سنوارہ مندر تور اُچھاہ

مکان جلد آراستہ کرو تو منڈوا چھایا جاوے

تن چتور من راجا کینہان

بدن چتور گڑھ ہے اور دل راجہ ہے

گرو سوا جنہ پنتھ لگاوا

گرو تو تا ہے جسنے راہ پر لگایا

مایا علاو دین سلطانو

مایا علاؤالدین پادشاہ ہے

ناگمتی یہ دینا دھندھا

ناگمتی دنیا کا کار بار ہے

مین یہ جان لیت اس کینہان

مینے یہ جان کے ایسا پوشیدہ کیا

پیم کتھا یہ بہانت بنائے

محبت کے قصہ بہت قسم کے بنائے ہین

ہیا سنگل بدہ پدمن چینہان

ہیا سنگلدیپ ہے اور عقل پدمنی ہے

بن گر پنتھ ڈھونڈہ گن پاوا

بغیر گرو کے کسنے راہ ڈھونڈہ پائی

راگھو دوت سوئی شیطانو

اور راگھو چغلخور شیطان ہے

ڈسا سوئی جو وہ جیت تندھا

جسنے اس سے دل لگایا اوسیکو ڈس لیا

بوجھی سوئی جو آپن چینہان

اسکو وہی جانے گا جسنے خود کو پہچانا

مورکھ کہین کہانے گائے

گنوار کہتے ہین کہانی گائی

آپن جیبه او آپن بولی پنی اپنی زبان اور اپنی اپنی گفتگو ہے	مورکھ مارین بولی ٹھٹولی گنوار بولی ٹھٹولی مارتے ہین

عربی ہندی پارسی بنگالی جیت آہ

عربی ہو یا ہندی یا فارسی یا بنگالی دل ہی تو ہے

جہ مان مارگ پریم کا سبے سراہین تاہ

جسمین راہ محبت کی راہ ہو سب اوسکی تعریف کرتے ہین

لگن دھرے اور رچا بیاہو

روز و تاریخ بیاہ کا مقرر کیا اور شادی پھیلی

باجن باجے کوٹ پچاسا

باجے پچاس کروڑ طرح کے بجنے لگے

جہ دن کانت دیو مناوا

جس دن کے واسطے ہمیشہ دیوتا منایا کیے

چاند سورج من ماتھین بھاگو

سب سہیلیان اپنی اپنی پیشانی پہ نصیب رکھتی تھین

کچ کچ مانک مانٹر و چھپاونہ

... لعل جواہر منڈھے ہوے تھے

... باتے چھپایی

... تب چارو طرف لگائے

... سے چہ دوارا

... رکر آراستہ کیا

سنگل نیوت پھرے سب کاہو

سنگلدیپ مین سب کو نیوتا گیا

بھا انند سگرے کیلا سا

سارے کیلاس یعنی سنگلدیپ مین خوشیان تھین

سوی دیوس پدماوت پاوا

وہی دن پدماوت نے پایا

اوگا لونہ سب بخت سہاگو

اور سب سہاگ کے گیت گاتی تھین

او بھین رات بچھاو بچھاونہ

اور زمین پہ سرخ فرش بچھاتے تھین

مانک دیا برنہ دن راتی

لعل کے چراغ دن رات روشن تھے

چاہوت نگر گیت جھنکارا

بھتان تک آبادی تھی سب جگہ گیت گائی جاتے

ہاٹ باٹ سب سنگل جہان دیکھی تہان رات

بازار اور راہ سنگلدیپ کی جہان دیکھو سرخ بن رہی ہے

دھن رانی پدماوت جاکز ایس برات

زہے رانی پدماوت جسکی ایسی برات تھی

رتن سین کنہر کاپر آئے

رتن سین کے واسطے لباس آیا

کنور سہس سنگ اپے سبھاگی

کنور ہزار صاحب اقبال دسج دھجکے ساتھ آئے

اب لگ تم سادھا تپ جوگو

اور یہ بات کہی کہ اتبک تمنے تپ جوگ سادھا

منجن کرہ بھبوت اتارہ

اب غسل کرو اور بھبوت اوتارو

کاڈھ مندرا پھٹک ابھاؤ

پھٹک ناچیکے حلقے کانون سے نکالو

چھوڑہ جٹا پھلائل لیہو

بال کھولو اور پھلیل ڈالو

کاڈہ گنتھا چرکٹ لاوا

گدری میلے بدن سے اوتارو

ہیرا موتی پدارتھ لائے

ہیرا موتی اور لعل جسمین جڑے رہتے

نیو کری راجہ پہنہ لاگی

رتن سین کے پاس آکر بہت عاجزی کرنے لگے

لیہ راج مانہ اب بھوگو

اب یہ راج لو اور خوشیان مناؤ

کرہ اشنان چتر سم سارہ

اور غسل کرکے بدن کو شستہ شوریدہ کرو

پہرہ کنڈل کنک جڑاؤ

اور حلقے سونے کے جڑاؤ پہنو

جہارہ کیس مکٹ سر دیہو

زلفون مین کنگھی کرو۔ تاج سر پر رکھو

پہرہ راتا دگل سہاوا

اور سرخ دگلہ خوش پہنو

پالوز کجہ دیہ یگ پیرن اوا بانگ کہار

کھڑاؤن پہ ہو کر دو پاؤن سے گھوڑا تیز و چالاک سواری کو آیا ہر

باندھ مَوُر چھتر سر بیگ ہوہ اسوار

سر پر اچھا تاج رکھو اور جلد سوار ہو

ساجا راجا باجن باجے

رتن سین بادشاہ نغمہ سنکر جیا اور باجے بجنے لگے

مدن سہای دوؤ دل کاجے

شوق نے دونون جانب کے لوگون کو آمادہ رغبت کیا

اور اتا سونی رتھ سا جا

رتھ ڈولی پوشش سرخ کی سنواری گئی

بھئی برات کو ہن سب اچا

دولہ سوار ہوا ہمراہ برات کے ساتھ ہوئے

باجیت کا جبت بھا اسوارو

باجے بجتے رستے خوشیان کرتے سوار ہوا

سب سنگل نے کینہ جہارو

سب سنگلدیپ کے لوگون نے جھک جھک کے سلام کیا

چہو دس سے کہت ترائین

چہار طرف مشعلین روشن جیسے مثل چھوٹے ستارے

سورج چڑھا چاند کی تائین

سورج سوار ہوا چاند کے بیاہنے کو

سب دن تپا جیسے ماہنان

اتنی مدت جیسے دن تپتا تھا مفارقت کا

تیس رین پائے سکھ چھاہنان

ویسی ہی شب سکھ برات کی چھاون مین پائے

وپر چھیتر رات تن چھپا دوا

وپر سے سرخ چھتر لگا تھا

اندر لوک سب سیوان اوا

اندر لوگ کے سب لوگ خدمت کے آئے

آج اندر اچھیر سون ملا

جیسے کہتے کہ آج اندر حور سے ملا

سب کیلاس ہوی سو ہلا

ساری کیلاس یعنی سنگلدیپ مین خوشی ہو رہی تھی

دھرتی سرگ چہون دس پورہے سیا

زمین اور آسمان مین چارون طرف مشعلین روشن تھین

باجت آئے مندر کنہ ہو نہ منگلاچار

باجے بجتے ہوئے اب مکان مین ملے اور شادی کی رسمین ہونے لگین

چاند بیاہ گیا

پدماوت دہورا ہر چڑھے
پدماوت سب سے اونچے کوٹھے پر چڑھی
دیکھ برات سکھن سون کہا
برات دیکھ کے سہیلیون سے کہا
کین سو جوگ لے اور نباہا
کہ اس جوگی نے خوب جوگ اور نباہا
کون سدھ سوا ایس اکیلا
کون ایسا کامل ہے کہ یکہ و تنہا
کاسون پتین بچا اس ہارے
کس باپ نے ایسا قول ہارا
کاکہ دئی ایس جیو بہان
کسیکو خدا نے ایسا دل دیا ہے
دھن پورکھ اس نوہی نا ہین
نیک ہے وہ مرد کہ کسی کے زیر کرنے سے زیر ہوا

دہوندھ کس رب جا کہہ سس ہے
اسواسطے کہ دیکھون کہ ویسا آفتاب ہے جسکے دیکھے
نیہ مہ کون سو جوگی اہا
ان سب مین جوگی کون ہے
بھیو سور چڑھ چاند بیاہا
اور سورج چڑھ کے چاند کے ساتھ بیاہ گیا
جین سر اسے پیم سون میلا
محبت معشوق مین سر سے قدم کرکے چلا
او ترنہ ذیہ دیہ نتہ بارے
کہ اوسکو جواب نہ دیا اور لڑکی حوالے کردی
جین جیو مار جیت رن لینیا
جسنے اپنی جان مارکے معرکہ جیت لیا
اوسپرس ہو دلیس پر آہین
اور مستقل ہوکر لہ بیٹھ - مین - ؟

کو برونڈ بیر اس مہ دیکھے کر چاؤ
کون ایسا زبردست بہادر ہے مجکو اوسکی دیکہنے کی بڑی آرزو ہے
پن جا یہ جنوا سنہ سکھی رے بیگ دکھاؤ
پھر وہ جای گا فرودگاہ مین اے سہیلیو جلد دکھا دو

سکھین دکھا ونہ چمکنہ بانہون
سہیلیو نے بتلایا کہ وہ جسکے بازو چمکتے ہین

توجس چاند سورج تور تا ہوت
توجیسی چاند ہے ویسا ہی سورج تیرا شوہر ہے

۲۷۱

چھپا نہ رہے سورج پرکاسو
پوشیدہ نہیں رہتا ہے سورج کا نکلنا
وہ اُجیار جگت اپرانہین
اوسکے حسن کے روشنی زمانہ پر غالب ہے
جس رب دیکھہ اوٹھے پرچھاہا
جب طرح سے صبح کے وقت سرخ نکلتا ہی
اوہی مانتھہ بھاڈولہ سوئی
جو سکے ... میں ماتھے سے ہی وہ لعل ہے
سہسنہ کران روپ برمہ گرہا
ہزار حصہ حسن اوسکا خدانے بنایا ہے
من مانتھین درسن اجیارا
پیشانی ذرے دیکر یہی روشنی نمایان تھی

دیکھہ کنول من بھیو بگاسو
دیکھتے ہی پدماوت کا دل شگفتہ ہوا
جگ اجیار سوتہ پرچھانہین
ایک عالم اوسکی سایہ سے روشن ہے
اٹھا چھتر دیکھہ سب راتا
چھتر، تن سین کا اوسی طرح سرخ سب دیکھتے تھے
اور برات سنگ سب کوئی
اور برات کے ساتھ سب لوگ ہین
سونے کے رتھہ آوے چڑھا
سونیکے رتھہ پر چڑھا ہوا آتا ہے
موہ نرکھہ نہ جاے نہارا ۳۷۳
کہ سامنے ہو کر کوئی دیکھے تو دیکھا نجاے

روپونت جس درپن دھن توں جاکر کنت
اے پدماوت جیسا تیرا جمال مثل آئینہ کے ہے ویسا ہی تیرا شوہر ہے
چاہے جیس منوہر ملا سو من بھاونت
جیسا تو فریفتہ چاہتی تھی ویسا ہی تو نے دلچسپ شوہر پایا

دیکھا چاند سورج جس ساجا
دیکھا چاند ... نے رتن سین کو سنورا ہوا
بلسے نین درس مدھ ماتی
شوق ... دیدار مین مست ہو گئین

سہسن بھاو مدن تن گاجا
ہزار طرح سے شوق نے خواہش بدن مین جوش مارا
ہلسے ادھر رنگ رس راتی
خوش ہوئے لب رنگ رس سرخ سے

ہلسا بدن اوپر رب آئی
خوش ہوا بدن روشنی سورج کی آئی
ہلسی کنچ کسنی بند ٹوٹے
خوش ہوئین پستانین محرم کے بند ٹوٹ گئے
ہلسی لنک کے راون راجو
خوش ہوا شہر لنکا کہ راون کے راج مین
آج چاند گھر آوا سورو
آج چاند کے گھر سورج آیا
آج لنک جورا ہتھہ کاموں
آج لشکر جمع کیا فوج شہوت نے

ہلسا ہیا کنچک نہ سمائی
خوش ہوا دل محرم مین نہ سماتا تھا
ہلسی بھج بلیان کر چھوٹے
خوش ہوئین کلائیان کر چوڑیان ٹوٹ گئین
رام لچھمن ور ساجہ ساجو
رام لچھمن نے لشکر آراستہ کرکے گذر کیا
آج سنگار رہوی سب چھور رو
آج بناو سنگار سب چھوڑ چھوڑ ہو جائیگا
آج برہ کر ہوی سنگرامون
آج جدائی سے جنگ عظیم ہو گئی

انگ انگ سب ہلسے کوئی کتہون نہ سمائے
عضو عضو بدن کا سب خوش ہوا کوئی کسی جگہہ نہ سماتا تھا
ٹھانو ٹھانو ہوی مرجھاگت آئے
ہر مقام مین صورت عشق کی فریفتگی سی ظاہر ہوئی

سکھی سنبھار پیا دینہ پانی
سہیلیون نے سنبھالی کے پانی پلایا
ہم توتوہ دکھاوا پیو
ہمنے تو تجھکو تیرا شوہر دکھایا
سنہ سکھی سب کہین بیاہو
پدماوت نے کہا سنو سکھی سب تو بیاہ کہتے ہین

راج کنور کاہی کمھلائے
اور کہا کہ ای صاحبزادی کیہہ سے تم تینی فقیر ہو گئی
تون مرجھان کیس بھا جیو
تو کیون مرجھائی کیسا جی سے ہے
منہ کنہ جیس چاند گنہ راہو
مجھکو یہ بیاہ ایسا ہے جیسا چاند کو تئین گہن

تم جانو آوے پیو باجا
تم تو جانتی ہو کہ شوہر بن سنور کے آتا ہے
جیت براتے آو اسوارا
جتنے براتی اور سوار ہو کے آئے ہین
سو آگم دیکھت ہون جھکی
سو پہلے ہی دیکھنے مین رُکے تھے
ہوی بیاہ پُن ہوہی گونان
اب تو بیاہ سے پھر گونا ہو گا

یہ دھم دھم ہو کنہ سب باجا
یہ سب دھمدھم میرے واسطے بجتا ہے
یہ سب ہوری چالنہارا
یہ سب میرے لیجانے والے ہین
آپن رہن نہ دیکھون سکھی
اب اپنا رہنا یہان نظر نہین آتا اے سکھی
گو تب تہان بھر نہین اونان
جانا بھی وہان ہوگا جہان سے پھر نہ آنا ہوگا

اب سو ملن کت ہے سکھی پڑا بچھوا اوٹ
اب ہمارے تمہارے ملاقات کہان اے سکھی جدائی ایسی لوٹ پڑی ہے
تیس گانٹھ پیو جور بہ جرم تھو یہ چھوٹ
ایسی گانٹھ شوہر سے جڑی ہے کہ عمر بھر چھوٹنے کی نہین

آی بجاوت بیٹھ براتا
باجے بجتے آئے اور برات بیٹھے
جہنہ سونی کر چیتر سنوارے
جس مکان مین سونے کی تصویرین لگی تھین
مانجھ سنگھاسن پاٹ سنوارا
درمیان شہ نشین کے تخت مرصع آراستہ کیا
کنک کھنبہ لاگی چہونہ پاتے
سونے کے کھنبے چارون طرف لگے تھے

پان پھول سیندر سب راتا
پان پھول اور سیندور سے سب سرخ تھے
آن برات تہان بیٹھارے
اوسی جگہ لاکے برات بٹھائے
دولہ آن تہان بیٹھارا
اور دولہا کو لاکے وہان بٹھایا
مانک دیا برہنہ دن راتے
جواہرات چراغ کیطرح دن رات چمکتے

بھوا چل وہو جوگ نگھیرو
تے بے جنبش قلب تصویرات کے
آج دنی ہون کینہ سُہاگا
آج کے دن مجھے مزدا سنے نزی اقبال کیا ہے
آج سُور سِس کے گھر آوا
آج آفتاب ماہتاب کے گھر آیا

پھول بنجہ تھر جلیں بھیرو
پھوے بنچھے تے ایک جگہ شکل سمیر پہاڑ کی
جس دُکر کینہ نیگ سب لاگا
جیسا کچھ دُکھ دیکھا وہ سب نیگ لگا
چاند سورج وہنہ بچیو مرلا وا
چاند اور سورج دونون مین ملاقات ہوئی

آج اندر ہوی آیون سین برات کیلاس
رتن سین نے کہا آج اندر ہے آیا ہون کیلاس مین برات لیکر
آج ملی مُہ اچھر پوجی من کی آس
آج مجھے حور ملی میرے دل کی آرزو بر آئی

۲۷۵

ہوی لاگ جیونار پسارا
اب اوس جگہ کھانا کھانے کی طیاری ہوئی
سون تہار من مانک جڑے
سونے کے تھال جواہر کے جڑے ہوئے رکھے گئے
رتن جڑاؤ کھورا دین
جواہر کے جڑے ہوئے کٹورے اور کٹوری
گروں ہیر دار پتھ لاگے
آبخوروں مین ہیرے موتی لگے ہوئے
جانہ نکھت کرنہ اجیارا
گویا ستارے روشن تھے

کنک تہر پہ رکھے پہو ارا
سونے کے تہروں مین پیڑے رکھے گئے
رای رنک سب آگی دھرے
راو اور راجہ سب کے آگے لاکے سب دھرے
جن جن آگین سو سو جورین
ہر شخص کے آگے سو سو جوڑیاں رکھین
دیکھ بوہے پُرکہ سبھاگے
جنکو دیکھکر سب مرد فریفتہ ہو گئے
چھپ گیے دیپک اوہ مسارا
کہ اونکی روشنی دیکھکے چراغ اور مشعل پوشیدہ ہو گئے

بھنی بل چاند سورج کی کلا
چاند کی روشنی اور سورج کی روشنی بڑھ گئی
جتنہ مانس کنہ جوت نہوتی
جو آدمی کہ حسن سے جدا تھے

بھا او دو وت تیسے نرملا
ایسی روشنی کہ بہت شفاف تھی
تتہ بھی جوت دیکھ وہ چھپ گئے
وہ روشنی دیکھ کر اون کی منہ پر زردی آگئی

پانت پانت سب بیٹھے بھانت بھانت جیونار
برابر برابر سب بیٹھے اور انواع اقسام کے کھانے کھلائے
کنک تہر دو نین کنک پتر پیوار
سونے کے برتن اور دوسرے سونے کے پتر کے پیڑے

پھلنہ بھات پروسی آن
پہلے خشک کھانے کو رکھا گیا
چہامتہ انڈا آن جو پہسے ۲۷۶
[illegible] مانڈے جو پکی ہوئی آئے
پھین پور سہارین لورین
[illegible] قسم کی پوریاں اور سہاری کے قسم کے
[illegible] آن جو کھندمین کھندرین
[illegible] اور بیسن کی کھنہ [illegible]
پاپڑ [illegible] ان آمین نیو سانگہ
[illegible] طرح طرح کے
پین بانوں پرکار جو آئے
[illegible] کے کوانڈ آئے

اوگھی
روغن

جتنہ باس کپور بساتان
خوشبو میں گویا کافور رنگ سے بسا ہوا
اوجیر دیکھ پاپ گئے دھوئی
اون کی سفیدی دیکھ کر ہر ایک کے گناہ دھوئے گئے
اک تو تاتین او ستھ کونرین
ایک تو گرم اور دوسری بہت نرم
پہرین اگوتر سو کنہ منڈین
بڑی دال ماش کی اور کنہ منڈین قسم صدہے
دودہ دہی کی مونڈا باندا
دودھ اور دہی کے لڈو بنائے ہوئے
ننہ اس دیکھ نہ کبھوں کھائے
نہ ایسے دیکھی نہ کبھی کھائے

پن چادر بچھاور آئے
پھر شیر برنج اور فیرینی آئی

گھرت کھانڈ کا کہون شہائی
اور گھی اور شکر کی شیرینی کا کیا بیان کرون

جیونت اوہک سباسک منہ منہ پرت بلائے
منم قسم کے کھانے خوشبودار کھائے کہ منھ مین پانی ڈھلگیا ئین
سہس سواد سو پاوی ایک کور جو کھائی
ہزار طرح کا مزا پاوے ایک نوالہ جو کھاوے

جیون آو امین نہ باجا
جسوقت کھانا آیا اور مین نہ بجی
سب کنورنہ پن کھانیچا ہاتھو
سب کنورون نے پھر اہتھ کھینچا
بنوکرنہ پنڈت بچو انان
منت اور عاجزی کرنے لگے پنڈت درمیانی
یہ کیلاس اندر کر باسو
یہ پہلا مقام اندر کے رہنے کا ہے
پان پھول اچھی سب کوئی
جہان کے لوگون کی غذا صرف پان پھول ہے
بھوکہ تو پن انبرت ہی سو کھا
بھوک تو یہان کسیکو نہین ہے مشک امرت غذا ہے
نیند تو نہین جن سیج سیتی
زمین پر سند نہین آتی سفید بستر پر آسوتے ہین

بجن

بن باجہ نہ جیوین راجا
اور بغیر باجے کے راجا کھانا نہ کھاتا تھا
ٹھاکر جیوین تو جیوین ساتھ
باین دلیل کہ سردار کھاتا تو ساتھ والے کھائین
کاہی نہ جیونہہ جہما نان
کسواسطے آپ کھانا نہین نوش فرماتے
جہان نہ ان نہ پانچھ مانسو
یہان نہ غلہ ہے نہ مچھلی ہے نہ گوشت
تمہ کارن یہ کینہ رسوئی
تمھارے واسطے یہ رسوئی طیار کی گئی ہے
دہوپ تو سیرک نیہی رو کھا
وہ ایسی غذا ہے کہ دھوپ بھی لگے تو سرد ہے
چھاڈہ کا چتر ائے ایتے
ایسی دانائی کیا ترک کردی ہے

کون کاج کہ کارن بلگ بھیوسن جان

کون وجہ ہے اور کسواسطے ہیزہ ہوئے مہمان یعنی آپ اب

ہوی رجانس سوی بیگ ویسنہ ہم ان

جو حکم ہو آپ کا تو فوراً احساھر کردین ہم اوس چیز کو

تمہ تیڈرٹ مانہ ...

... او تارا

بابا آدم کو جو خدا اسنے پیدا کیا

سوتمہ برج نیک کا گیہان

سو تنے جہان کے یہ رسم کیا کی ہے

نین بین ناسک دو سرو تان

آنکھین اور زبان او ناک اور دونون کان

جیون دیکھاین سرا فی

کھانے اقسام کے دیکھکر آنکھین سیر ہوئین

ناسک ببی باسنان پائے

ناک نے تو سب طرح کی خوشبوئی پائی

تہہ کنہ ہوی ناد تی تو کھو

اوس شخص کو ہوتی ہے نغمہ سے تسکین

پیہہ ناد ہے لہوا اوسکے بیدہے

ناد سنگ جیو گیان سنچارا

تو نغمے کے ساتھ جان جسم مین سمائے تن

جیون سنگ بھی ناد کہ دو نہیا

کھانا کھاتے وقت تو راگ غذا رکھی ہے

یہ چادر تہ سنگ جیون او نا تن

یہ چارون عضو زندگی کے ساتھ ہین

جیبہہ سواد بہگت رس جانے

کہ اوسکے کھانے سے زبان کو لذت حاصل ہوئی

سرونہ کا سنوورت پہنائے

کانون نے کیا لذت مہمان ہونیکی حاصل کی

تب چار نہ کر ہوی سنتو کہہ

جبہہ چارون عضو کو قرار ہو

سو کہو نجات

اوسب سنہ سبد ایک جنہ پر اچھہ سوچہ

اور سب تو نین سے ایک بات یہ سنو جسکو کچھ سوچ پڑا ہے

پنڈت ناد سنہ کتہ پوچھیہ کہو سو تم کا بوجھ
پنڈتون سے راگ سننے کو پوچھتے ہین کہو تمنے کیا سمجھا

راجا اوتر سنہ اب ہوئے — تہ ڈولی جو بید نہوئے

نہوتا

نادبید

خدا در بید اور مستی اور سلوک جو چار چیزین ہین
ناد ہیتین من اوپجی کایا — جہان مد تہان بیدتہ چہایا
جسم آدمی مین ان
نغمہ سے دل کو جسم مین بالیدگی ہے
جہان شراب ہے وہان شریعت کا کیا دخل ہے
ہوی المذ جو جہ سو کریے — جو نہ بید انکس سر دہرے
جو شخص مستی سے بری ہے اوس سے لوگ لڑتے ہین
اور جسکو بید نہین اوسکے سر پر انکس دہرتے ہین
جوگی ہوی ناد سو سنات — جہ سن کام جری جوگنان
جوگی وہی ہے جو راگ سنتا ہے
جسکو سننے شہوت جو گئی ہے
کئی جو پریم تنت من لاوا — گہوم مانت سن اوہ وہ بہاوا
جس شخص نے محبت کی طرف پورا دل لگایا
بغیر گہومنے اور مستی کے اوسکو کوئی نہین
کئی جو دہرم پنتھ ہوی جا — تا کہ پن جو جہا جا
جو دہرم کی راہ گیا وہ راجہ ہے
پھر اوسکو جو سنے گا تو آفرین کہے گا

جس مد پین گہوم کو ناد سنین پن گہوم
جسطرح شراب پینے سے کوئی گہوم جاتا ہے راگ سننے سے بھی گہوم جاتا ہے
تہ تین برج نیک ہے چڑہے مس دوم
اس سبب سے راگ سننا بہتر ہے کہ اس سے کیفیت دوبالا ہوتی ہے

بھُسی جو نار بھر اکھنڈ وانی
بہد زراعت پانے کھانا کھلانیسے شربت بلایا گیا
پھیرے پان پھر اسب کونی
پھر پان سبکو تقسیم ہوئے پھر سب لوگ خوصت ہوئے
مانڈ و سونک کنگن سنوارا
پھر سونے کا منڈھا آسمان سے ملا ہوا سنوارا گیا
ساجا پاٹ چھتر کے چھانہان
پھر تخت چھتر کے سایہ مین سنوارا
کنچن کلس نیر بھر دھرا
پھر سونے کی گھڑے مین پانی بھر کے دھرا
گانٹھہ دُلھن دولہ کی جوری
پھر دولہا دولھن کے گانٹھ جوڑی گئی
بیٹھ چہو مین پنڈت تہ ٹھانٹ
پنڈت بسملہ بید پڑھنے لگے

پھر ارگجا کنہ کسنہ بانی
پھر عطر کے بدہنین قسم قسم کے لگائے گئے
لاگ بیاہ چار سب ہونی
پھر شادی کی رسمین ہونے لگین
بند ھنوار لاگ سب بارا
اور ہر دروازے پر بند ھنوار لگائی گئی
رتن چوک پوری تہ مانہان
پھر جواہرات سے اوس پر چوک بھرا گیا
اندر پاس آئی اپچھرا
پھر اندر کے پاس جو پری یعنی راجہ کے پاس پدماوت کو لائی
ڈوہون جگت جو جای نہ چھوری
کہ دونون جہان مین وہ گرہ نہین کھل سکتی
اکیناں تولا راس لی ناتون
اور کیناں اور تولا راسونکا نام لینے لگے

چاند سورج دُونہ مل دوؤ سنجوگ انوپ
چاند اور سورج دونون شفاف اور دونونکا اتفاق بیمثل ہے
سورج چاند سون بھولا چاند سورج کی روپ
سورج چاند کو دیکھکر از خود فراموش ہوا اور چاند سورج کو دیکھکر

دوہون ناتون لی گانونہ بارا
دونون کا دھرے کے لڑکیان گانے لگین

گرہ سوچہ من منگل چارا
اور پدمنیان منگل چار کرنے لگین

۲۸۰

چاند کی ہاتھ دینسی جی مالا
پھر پدماوت سے کے ہاتھ مین سجے مالا دیا
چاند آن سوریج گین گھالا
اور پدماوت نے رتن سین کے گلے مین ڈالا

سوریج لینہ چاند پہراۓ
رتن سین نے لیکے پدماوت کو پہنا دیا
ہار نکھت ہیر نہ سون پاۓ
پھر ہار سہیلیون کو جو قریب تھین تقسیم ہوئی

پن دہن کہیر انچل چل لینہا
پھر پدماوت نے آنچل بہر کے پانی لیا
جوبن جرم کنت کنہ دینہان
اور عمر بھر کا حسن شوہر کو دیا

کنت لینہ دینہون دہن ہاتھا
شوہر نے لیکے اہلیہ کے ہاتھ مین دیا
جوری گانٹھ دہون اک ساتھا
پھر دونون کے گرہ ایک ساتھ جوڑے گئے

چاند سوریج دوی بہانور لینہین
پھر پدماوت اور رتن سین دونون کے پھیرے ہوۓ
نکھت موتی نیوچہاور کینہین
سہیلیان موتی قربان کرنے لگین

پھر نہ دو دوست پہیر کو ٹیکی
پھر دولہا دولہن کے سات بار قبیلے کے لوگ پھرے
سانہتہ پہیر گانٹھ سوا ایکی
اور سات بار پھر کے ایک گرہ دی

بہی بہانور نیوچہاور راج چار سب کینہ
بعد پھیروں اور خیرات کے راج کی رسمین سب بجا لاۓ
داۓج کہون کہان لگ لکہ نہ جاۓ تت دینہ
پھر جہیز کا کیا حال بیان کرون کسقدر دیا اندازہ تحریر سے باہر ہے

رتن سین جو داۓج پاوا
رتن سین نے جو جہیز پایا
گندہرپ سین آی لگنہ لاوا
گندہرپ سین آکے اوس پر مہر کر دی

اتس جنت آن کچہ گنتا
یہا انسان کچھ اندیشہ کرتا ہے اور ہوتا اور ہے
کری گوسائین من منہ چلتا
جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے آپ کچھ نہین اندیشہ کرو

اب تہ سنگلدیپ گسائین
اب تم سنگلدیپ کے مالک ہو
جس تمہار چتور گڈہ دیسو
جیسا تمہارا چتور گڈہ ملک ہے
جنبودیپ دور کا کاجو
ہندوستان دور ہے وہاں کیا کام ہے
رتن سین بنواکر جورے
رتن سین نے بہت سے نہایت عجز سے ہاتھ جوڑے
تہ گسائین مین چھار چھندرا
آپ میرے مالک ہین کہ میں صرف خاک چھپائی

ہم سیوک آئین سیوکائین
اور ہم خادم ہین خدمت کرنے کو
تس مہ اہان ہمار نریسو
ویسے تم یہان ہمارے سردار ہو
سنگل دیپ گرہ تت راجو
سنگلدیپ مین ہمیشہ راج کرو
اہنت جوگ جیسہ کہنہ مورے
اور یہ بات کہی کہ آپکی مدح کے قابل میری زبان ہین
کی مانس ات دینہ بڑاے
سر مانس سے مجکو آدمی بنایا اور یہ بزرگی دی

جو تمہ دینہ سو پاوا جیون جرم سکھ بھوگ
جو کچھ آپ نے عنایت کیا وہ مینے پایا جبتک جیونگا عیش سے بسر کرونگا
نا ہنت کیہ پاے کی ہون جوگی کہ جوگ
ورنہ مثل خاک پاے کے تھا اور ایک جوگی نالایق تھا

دہوراہر پر دینہو باسو
دہور ہرہ جو ایسا بلند مکان ہے وہ رہنے کو دیا
سکھی سہس دس سیوا پاین
اور دس ہزار سہیلیان خدمت کو پائین
ہوی منڈل سس کی چہو پاسا
جیسے چاند کے چارو طرف ہالہ پڑتا ہے

سات کہنڈ جہوان کیلاسو
جیسے سات درجہ مثل بہشت کے ہین
جنہ چاند سنگ نکہت تراین
جیسے چاند کی ہمراہ چھوٹے بڑے ستارے ہین
رس سورہ لی جرہین اکاسان
اسی طرح چاند سورج کو نیچے آسمان پر چڑھتا ہے

۲۸۴

چل سورج دن انتھوی جہان
آفتاب غروب ہوجاتا ہے جب شام ہوتی ہے
کندھرپ سین ہو راہر کینھان
گندھرپ سین نے جو دھور ہرہ دیان
ملین جانہ سس کین چھوپا نہان
مسلیان جانہ یعنی پدماوت کے پاس جا چھپیں
اب جوگی گرپایا پوسوئے
اب جوگی نے گرد پایا یعنی پدماوت

رس نرمل تون پاوس تہان
چاند شفاف رتن سین محل میں ملا
وینہ نہ راجہ جوگہ دیہان
راجہ کو نہیں دیا فقیر کو دیا
سورج نہ چاہی پاوی چھا نہان
رتن سین پدماوت کے ساتھ خلوت نکرسکا
اُترا جوگ بھسم گادہوئے
جوگ اوترگیا اور خاک بدن کی دھوگئی

ساٹ کھنڈ و نہو راہر سات رنگ نگ لاگ
سات درجہ کا دھور ہرہ تھا اور سات رنگ کے نگ لگے تھے
دیکھت کا کیلاسنہ وشٹ پاپ سب بھاگ
بہشت کے دیکھتے ہی جتنے گناہ تھے سب بھاگ گئے

سات کھنڈ سا تو کیلاسا
سات درجے سات بہشتیں تھیں
ہیرا اینٹ کپور گادا
الماس کی اوسکی اینٹیں تھیں کافور کا گارا
چونان کینہ اوٹ گجموتی
اور چونان گجموتی جلاکے بنایا تھا
بس کرمین سین ہاتہ سنوارا
بس کرمین معمار لگانے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا

کا برنون جس اُتم پاسا
کیا بیان کروں کہ کیسا لطیف مکان تھا
ملیاگر چندن سب لاوا
اور بچاے چوب کے ملیاگر اور صندل لگا تھا
موتہنہ چاہ اوہک تہ جوتی
موتی سے بڑھ گئے اوسکی آب وتاب تھی
سات کھنڈ ساتہ چوپارا
سات درجے اور ساتوں چوپالین

ات نرمل نہ جای لیکھا
ایسی شفاف گچکاری تھی کہ منھ سامنے نہ کیجاتی
بھُئین گچ جانہ سمند ہلورا
زمین کی گچ ایسی تھی گویا سمندر لہرین مارتا ہے
رتن پدارتھ ہوی اجیارا
ہیرے اور لعل جو لگے تھے اونکی روشنی سے

جس درپن منہ درسن دیکھا
جیسے آئینہ مین چہرہ نظر آتا ہے
کنک کھنبہ جن رچا ہنڈورا
سونے کے ستونون نے گویا ہنڈولہ بنایا
بھولی دیپک او سیارا
چراغ اور مشعل ان کو دیکھنے والی بھول جاتے

تہان اچھر پدماوت رتن سین کے پاس
وہان پدماوت حور رتن سین کے پاس تھے
ساتو سرگ ہاتہ جن آی او ساتو کیلاس
ساتون آسمان گویا ہاتھ آئے اور ساتون بہشتین

پن تہان رتن سین پگ دھا
پھر اوس جگہ رتن سین نے قدم رکھا
تپری گڈہ گڈہ کہانبین کامین دیا
ور تپلیان تراش تراش ستون بنائے تھے
کاہو ہاتھ چندن کی کھوری
کسیکے ہاتھ مین صندل کی کٹوری تھی
کوئی کنگہہ کیسر لے رہین
کوئی کسی جگہ زعفران لیے ہوئے تھے
کوئی لیین کمکمان چووا
کوئی ہاتھ مین قمقمہ لئے کھڑی تھی

جہان نورتن سیج سنوارا
جس جگہ نورتن سے پلنگ کو سنوارا تھا
جن بھیو سیو اسب ٹھاڑہین
گویا آب حیات نے خدمت کو سب کھڑے تھین
کوئی سیندر کوئی اگہی سندہور
کوئی سیندور لیے اور کوئی سیندردان لیے تھے
لاوی انگ رہس جن چھین
اور ہر ایک کی جسم مین خوشی سے لگاتے تھے
دہنہ لب چھپے ٹھاڑہی مکہ جووا
اس خیال پر کہ آیا کب طلب کرین منھ تاکا کرتی

کوئی بیڑا کوئی لینھے بیری
کوئی ہاتھ میں بیڑا لئے ہوئے تھے اور کوئی گلوری
کاہو ہاتھ کستوری میدو
کیکے ہاتھ مین مشک وعنبیر تھا

کوئی پرمل ات سگند سمیری
کوئی خوشبودار چیزین لیے جس سے ہوا سرد آتی
بھانتہ بھانت لاگ سب بھیدیر
کوئی اور طرح طرح کی چیزین قرینے سے لیے تھی

پانتہ پانت چہوندس سب سوندہی کرہاٹ
قطار قطار چارہ طرف سب خوشبوئین بازار کے لیے موجود تھین
مانجھہ رچیا اندراسن پدماوت کنہ پاٹ
درمیان مین اندر آسن کی تخت پدماوت کا بچھا تھا

سات کھند اوپر کیلاسو
سات درجہ کے اوپر مثل بہشت مکان تھا
چار کھنبہ چار نہ دس دھرے
چار ستون چارو طرف لگے تھے
مانک دیا جرے او موتی
مونگے اور موتی کے چراغ روشن تھے
اوپر راتا چندوا چھاوا
اور اوپر سرخ چندوا چھایا ہوا تھا
تہ ماپالنگ سیج سو داسی
او سمین پلنگ اور سیج سونے کیو اسطے بچھا تھا
دُہنہ دس کندوا او گل سوئین
دونو طرف پلنگ پر تکئے دھرے تھے

ستوان نار سیج سکھ
وہان پدماوت کا پلنگ بچھا تھا
ہیرا رتن پدارتہ جڑے
جسمین ہیرا اور جواہر ہر قسم اور لعل جڑے تھے
موہی اجیار رہا تہ جوتی
جسکی جوت سے روشنی نمایان تھی
اوسمین سرنگ بچھاو بچھاوا
اور زمین جو سرنگ فرش بچھا تھا
کیسہ بچھاون پھونہ پاتی
اور فرش جو لونگا بسا ہوا بچھا تھا
کاچی پاٹ بھرین دہن وین
اوسمین ریشم مانند روئی کے دہنک کر بھرا تھا

۲۸۴

پھولن بھرے ایس کہ جوگو — کو تہ پوڑھ مان رس بھوگو

اوسنے عجب کہتے جو پھول بھرے مین اسکی لایق کون ہے — کون اسپر سوے گا اور آرام کرے گا

ات سکوار سیج سو داسی چھوین نیادی کوی

ایسی نازک سیج بچھائی کہ کوئی چھونے نہین پاتا

دیکھت نوی کہنہ کن پاو دہرت کس ہوی

جو کوئی دیکھے اوسکو تو بار نگاہ سے نہ خوش کرے پاون دھرنا کیسا

راجین تپت سیج جو پائے — گانٹھ چھور ہن سکھن چھپائے

راجہ نے بدولت جوگ کے ایسی سیج پائی — گانٹھ کنول کے پدماوت کی سہیلیون نے چھپائی

اہی کنور ہمرے اس چارو — آج کنور کر کرب سنگارو

اور یہ بات کہی کہ ای کنور ہماری یہ رسم ہے — آج کنور کا ہم سنگار درست کرینگے

ہردا و تار چڑہاوب رنگو — تب نس چاند سورج سون سنگو

لہدی اوتار کے رنگ چڑھاینگے — تب رات کو چاند اور سورج یکجا ہو وینگے

جن چاتک مکھ ہت کی سوائے — راجہ چاک جو ہت تنہ بہائے

جیسے پپیہا امید آب نیسان کی رکھتا ہے — اسی طرح راجہ کی آنکھ پدماوت کیطرف رہتی ہے

جوگ چہر اجن اچھرن ساتھا — جوگ ہات کر بھیو بیہاتھا

جوگ گویا حورون کے ساتھ چھوٹا — جوگ ہاتھ سے بسطرح گیا یعنی برباد رات اوسوقت ہو گیی

وہی چتر کر لی اپسین گین — منترا مول چھین لی لین

وہ سہیلیان عقلمند بقین ہمراہ لیکر پوشیدہ ہو گئین — دوست جانی نے بھا کو چھین لیگئین

بیٹھو کھوتی جرے او بولے — لابہ نہ پاو مول بھی ٹوٹے

بیٹھی تب بڑی اور بوٹی کھوکے — نفع نہ پایا اصل مین نقصان ہوا

کہای رہا ٹھگ لاڈو تنت منت بدّہ کھوی

رتن سین کا یہ حال ہو گیا کہ گویا ٹھگ کے لڈو کھائے عقل زائل ہو گئی

بہا دھورا ہر سکھبند نان ہنس آوی نہ روی

محل جنگل ہو گیا نہ وہاں ہنسی خوش آتی تھی نہ رونا

اس تپ کرت گیو دن بہار — چار پہر سبھی جگ چار

وہ سارا دن تپ کرتے ہوئے گران گزرا — اور چار پہر ایسے گذرے جیسے چار جگ

پہری سانجھ پن سکھیں سو آئین — چاند رہا پن جو ترائین

شام ہوتے ہی پھر سکھیاں آئیں — اور راجہ سے پوچھنے لگیں پدماوت کہاں ہم اوسکے ساتھی ہیں

پوچھ گرد کہاں ری چیلا — بن سسہر کس شور اکیلا

پھر راجہ سے پوچھا گرو تھا، کہاں ہے اسے چیلے — بغیر چاند کے سورج اکیلا کیوں ہے

دہات کمای سکھی تون جو گے — اب کس اس نردہات بیوگے

کشتہ بنانا تو نے اسے جوگی سیکھا تھا — اب کیوں ایسا مفلس ہو گیا کیمیا بنانا بھول گیا

کہان سو کھوی بیر دلو نان — جنہ تھین ہوی روپ اوی سونا

کہان سو گیا وہ درخت اکسیر بنانے کا — جس سے چاندی اور سونا بنا تا تھا

کس ہرتا رتھنہ پادا — گندہک کہان کرکتا کھاوا

کہان گیا وہ ہرتال اور پارہ — اور گندھک جس سے جوڑا بنا تا تھا

کہان چھپایہ چند ہمارا — جنہ بن رین جگت اندھیارا

کہان پوشیدہ ہو گیا ہمارا چاند — جسکے بغیر سارا جہان تاریک ہو رہا ہے

نین کوڈیا ہیہ سمند گرو سو تنہ منہ جوت

آنکھیں کوڑیا اور دل سمندر ہے اور گرو اسمیں جوت ہے

۲۸۷

من مرجانہ ہوی پرے ہاتھ نہ آوی نوت

دل غواص نہو تو موتی کیونکر ہاتھ نہ آوے

کا پوچھو تمہ دھات تجھو ہین

تن مین جواب دیتا ہی کہ تم دہات کا حال کیا پوچھتے ہو

چو گر گینھہ انتر پت اوہین

جس گرو نے دہات بتائی وہ پوشیدہ تھے

سدھ کو تجھا جو مو سون کہا

تمنے گزشتہ زمانے کا حال مجھسے پوچھا

بھیو انگ ست ہین نہ رہا

سب رانگا ہوگیا دل مین کچھ قوت نرہی

سون روپ جا سون کھر ہوان

سونا روپا جس سے دکھ رفع ہوتا ہے

گیو بھروس تانب کا بولون

کیا بھروسا اوسکی بتی کا رہگیا تانبا کیا بتاؤن

جہہ لونان پروا کے جاتی

جہان درخت کیہا کا ہے

کو گہ سندیس آن کو پاتی

کون وہان پیغام لیجائے اور کون خط لائے

کی جو یار ھر تار کر تجی

[illegible]

گندھک دیکھہ اجہنہ جیو دیجے

گندھک دیکھکے ابھی جان دینے کی نوبت ہوئی

تہ جو را کے سور [illegible]

[illegible]

پن تجھو سے سو لینہ کلنکو

پھر جدا ہوکر اوسنے لیا الزام

[illegible]

سیس دیون بلہاری اوے

سر دیدون اور قربان اوسکے ہوجاون

[illegible] کی بھرک اتیگہ ہوا کھراگن منہ دنیہ

[illegible] اسے جو تم آگ مین جلاؤ

پیتر کیا جیون ہو کے تجن جو کتھ چاہہ کینھہ

[illegible] جو تم کیا چاہو

کابسا ہی جو گرُ اس پوچھا
کب ذو چھپتا ہے جو گرونے ایسا پوچھا

چپکا جو بوا ھبرن جون جوجھا
چپکا بوہ کے قلعہ مین امیرن لپیرا جون مارا گیا

بکہ جو دیھا ابرت دکھرائی
زہرا وسنے مجھکو دیا تو مجھکو ابرت معلوم ہوا

تنہ ری بچھو ہنہ کو پتیائی
تجھ ایسے بھید، دکا کون اعتبار کرے

مری سو جان ہوی تن سونا
اگر یہ جان مرجاسے تو بدن سونا ہو

پیر نجانین پیر ہو نان
نہ شخص ہمارا، دکیا جانے جو اوس سے محفوظ ہے

پارہ پاو جو گندھک پیا
پارہ تو گندھک سے مقابل نہین ہو سکتا ہو

سو ہر تار کتہ کم جیا
سو ہرتال کی کیا حقیقت جو جیتا ہے

سدہ کو نکا جانپہ ناہین
ہم سدہ کو نکلا نہین جانتے

کون دھات پو چھنہ تنہ پاہین
کس کشتہ کا حال پوچھتے ہو جو تمکو ملے

اب تہ باج رانگ ہاڈو لوان
اب بغیر اوسکے مثل رانگ کے جو نہ گلایا ہو

ہوی سار تو برسے گے پولان
فولاد ہو تو تپتیا کا سرق ملاذن

ابرک کے تن انیار کینیاں
پہلے تو ابرک کیا تھا پھر شنگرف کر دیا

سو تن پھیر اگن منہ دنیاں
اوس تن کو پھر آگ مین ڈال دیا

مل جو پریتم بچھڑنہ کایا اگن جرائے
جو شخص معشوق سے ملکے پھر جدا ہوتا ہے اوسکا جسم آگ مین جلا کرتا ہے

کی سو ملی تن تب بجھے کی ابجہ جھائے
یا تو ملنے سے یہ آگ بجھے گی یا میری جان جاتی رہے تب بجھے

سنکے بات سکھین سب سینن
رتن سین کی یہ باتین سنکے سہیلیان صنعین

جانہ رین ترین پر گسین
گویا رات کو ستارے چمکے

اب سو چاند گنگن منہ چھپا
اور کہا ابھے وہ چاند یعنی پدماوت آسمان مین چھپی

لال کہین کت پاوس تپا
لعل کہئے سے جوگی کب پائے گا

ہمہون نہ جانہ دھون سو کہان
ہم بھی نہین جانتے کہ وہ کہان ہے

کرب کھوج اونبوب تہان
مگر ہم تلاش کرکے اوسکی منت کرین گے

اواس کہب آہ پردیسی
اور یہ بھی کہین گے کہ وہ مسافر ہے

کرمایا ہتھیا جن لیسی
مہربانی کر اور خون ناحق اوسکا نکر

پیہ تمھار سنت بھا چھوہو
شاید تمھارا درد سنکر اوسکو رحم آجاے

دیو منا و ہوہی اس اوہو
لیکن تم بھی دیوتا کی منت مانو کہ وہ ایسی ہو جاے

تون جوگی تب کر من جتا
تو جوگی ہے تیرے نصیب مین ریاضت لکھی ہے

جوگیہ کوان راجکی کتھا
جوگی کو راجاؤن کے قصے سے کیا غرض ہے

وہ رانین جیوان سکھ راجو
وہ رانی ہے جہان رہے گی عیش سے راج کریگی

بارہ ابھرن کری سو ساجو
اور اپنے بناو سنگار مین مشغول رہے گی

جوگی ڈوڈہ آسن کر تہر دھرن بہاونن
جوگی مضبوط آسن کر بتدریج دل مین جگہ کر

جو نہ سنین تو اب سن بارہ ابھرن ناون
اگر تو نے نہین سنے تو اب سن لے بارہ ابھرن کے نام

پرتھم منجن ہوہی سر سیرو
پہلے ابٹن مین او بٹنا لگا کے غسل کرتی ہے

پن پھر ہی تن چندن چیرو
پھر جوڑا صندل لی بھجاتی ہے

ساج مانگ پن سیندر سارا
پھر مشاطہ سر کو ڈھکے اور مانگ نکال کے سیندور بھرتی ہے

پن للاٹ رچ تلک سنوارا
پھر پیشانی پہ قشقہ دیتی ہے

پن انجن دو و نین کریے
پھر دونو آنکھوں مین سرمہ لگا تی ہے

ہین کانن کنڈل پھریے
پھر کانون مین حلقے پہنتی ہے

ہین ناسک پھل پھول امولا
پھر ناک مین کپل بیش قیمت پہنتی ہے

ہین رآتا مکہ کھلے تنبولا
پھر سرخ منھ مین پان کھاتی ہے

گین ابھرن پھر جہان تائین
پھر گلے مین زیور جہانتک تھی وہ پہنے

او پھرے کر کنگن کلائین
پھر کنگن کلائیون مین پہنے

کٹ چھدراول ابھرن پورا
پھر کمر مین کردھنی اور سارا زیور پہنا

پائن پھر کے پایل چورا
پھر پاؤن مین پازیب اور چھڑے پہنے

بارہ ابھرن یہی بکھانی
یہ بارہ ابھرن کا بیان ہو چکا

سے پھر کے پر ہو استھانی
وہ سب بارہ جگہ پہ پہنے

ہین سورہ سنگار جب چار نہ چوک کلین
پھر سولہ سنگار چار مقام پر لائق اور بہتر پہنے

دیرگہ چار چار لگہ سبھر چہہ لین
چار بڑے چار چھوٹے چار بھاری چار ہلکے

پدماوت جو سنواری لینھین
پدماوت نے جو اپنے آپ کو بنایا سنوارا

پونیون رات دلی سس کینھین
چودھوین رات کا چاند خدا نے اوسکو کردیا

کی منجن تن کینہ انہانون
بدن مین اوبٹنا ملکے جو غسل کیا

پھر پوحیر گیو چھپ بھانون
اور لباس فاخرہ پہنا تو سورج [illegible] چھپ گیا

رچ تیراول مانگ سندوری
تب مشاطہ نے مانگ مین سیندور بھرا

بھر موتنہ او مانگ پوری
اور موتی اور جواہرات سین بھرا

چندن چیر پہ پھر بہاتی

صندلی پوشاک اوڑھ لی اور انتظام کی جب بھی

سری جو رتن مانگ پیارا

چیکے پہ ہیرے کا ٹمک جو بٹھایا

ٹمک للاٹ دھرا تس ٹھیجا

ٹمک پیشانی پر جسوقت رکھا تو یہ معلوم ہوا

کانن کنڈل کھونٹ او کھوٹی

کانوں میں حلقے اور بیرمنٹ اور کرنپھول

میگہ گھٹا جانہ بک پانتی

تو یہ معلوم ہوا کہ ابر میں قطار بگلوں کی ہے

جانہ گنگن لوٹ نس تارا

تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے آسمان سے رات کو تارا اترتا

جنہ دوج پر نکھت بیٹھا

کہ گویا چودھویں کے ہلال میں تارا بیٹھا ہے

جانہ پرین چھپین لوٹی

ایسے تھے کہ گویا عقد ثریا ٹوٹ پڑا ہے

پہیر اوٹھا ڈہ کھبی کہہ نجاہی تس بھاؤ

جسوقت زیور سے مرصع ہوکر کھڑی ہوئی اوسکی خوبی بیان نہیں ہوسکتی

مانہ درپن گنگن بھا تو سس تار دکھاؤ

گویا آئینہ آسمان تھا اور چاند کو تارے دکھاتے تھے

بانک نین او انجن ریکھا

بانکی آنکھوں میں سرمے کا ڈورا ایسا ہے

جوجو ہیر پھیر جکہ موری

جوں جوں نگاہ پھیر کے آنکھوں کو گردش دیتی ہے

بھو نین دھنک دھنک لے ہارا بان

بھویں اگرچہ کمان ہیں لیکن قوس قزح اوس سے ہار گئی

کرن پھول ناسک ات سوبھا

لٹکی اس خوبصورتی کی ساتھ حلقہ نتھ میں لٹکتا تھا

کھنجن جان سرورت دیکھا

کہ گویا ممولا پنجے سے ہاتھ کے نکلا ہے

لڑی سرو منہ کھنجن جوری

تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرو میں کھنجن کی جوڑی لڑتی ہے

نین سانذ جن لیجا سے مارا

اور جسکی طرف آنکھ مقابل کرتی ہے قتل کرتی ہے

سس مکھ آئے سوک جن لوبھا

کہ گویا چاند کے منہ پر زہرہ فریفتہ تھا

سرنگ ادھرا و لیسے تنبورا
ایک تو لب سرخ دوسرے پان کی سرخی
کسم گیند اس سرنگ کپولا
کسم اور گیند کے مانند خوش رنگ رخسارے
تل کپول آل پدم بیٹھا
خال رخساروں پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ بھنورا لال پدم پر بیٹھا ہے

سوہی پان پھول کر جورا
گویا پان اور پھول دونوں کو ملا دیا
تہ پر الگ بھونگن ڈولا
اوسپر زلفین مانند کالے سانپ کے جنبش کرتی تھین
بیدھا سوئی جو تہ تل ڈیٹھا
جو اوسکی طرف دیکھ لیتا ہے اوسکو ناگ لیتا ہے

دیکھ سنگار انوپ بدھ برہ چلا تب بھاگ
یہ عمارت کا بناؤ طرح طرح کا دیکھکر ہجر بھاگ چلا
کال کشٹ یہ اونو اسب موری جیہ لاگ
لیکن وہ بھی کہتی تھی کہ یہ سب سامان میری جان کو تکلیف دینے والا ہے

کاپروں ابھرن اوہارا
کیا بیان کروں اوسکے زیور اور ہار کا
چیر چارا و چندن چولا
ڈوپٹہ اور کرتی اور صندلی محرم مین
تہ جھانپے روماول کاری
اس پوشاک سے موئے سینے کو چھپا لیا
کچ کنچکی سری پھل اوبھے
پستانین محرم سے مثل خربزہ کے ابھری تھین
تروں کنول کری جن باندھے
تکووں مین غنچہ کنول کو گویا باندھے ہے

سس بھرین نکھتہ کی مارا
چاند نے ستاروں کا مالا پہنا ہے
ہیر ہار نگ لاگ امولا
ہیرا اور ہار اور نگینے بیش قیمت تھے
ناگن روپ ڈسی ہتیاری
درتہ بشکل ناگن سبکو ڈس کر خون کرتی
ٹلسنہ جنہہ کنت ہی چبھے
اور غایت شادی سے شوہر کے لیئے چبھتی تھین
بسانک جانہ دوی آدھے
زنجور کو دو نیمہ کرتا ہے

۲۹۳

چھدر کمنت کن کیچن تاکا
کر دمنی کر مین سونے کی گھنگروں مین بندھی تھی

چلی تہ اٹھنہ چھتیسون راگا
جسوقت وہ چلتی چھ راگ اور تیس راگنی کی صدا نکلی

چوراپائل اونٹ بچھیا پانیہ پری ہوک
چورنی اور خلخال اور اونٹ اور بچھیا اوسکے پاؤن بعید آرزو پڑے

ہیے لاے ٹک ہم کنہ سمند نہ تمہ جانہ بہوک
کہتے تھے کہ ہمکو بھی خاطر میں لیکے اپنے شوہر سے ملاقات کرو

اس بارہ سورہ دہن ساری
ایسے بارہ ابھرن اور سولہ سنگار پدماوت پر زیبا تھے

چھاج نہ اور اوہی پی چھاجی
کہ ایسے اور کسی پر زیبا نہ تھے اوسی پر تھے

ہو نہ سکی کھر کا بیجے
سہیلیون نے پدماوت سے بہت کہا کہ اب پلنگ کا ہے

جین جیو دینھہ تا جیو دت بجے
جیسنے جان بخشی اوسکو جان دیا چاہیے

سنو سیج دہن من بھی سنکا
پلنگ کو یاد کر کی پدماوت دل مین متحیر ہوئی

کھاڈہ تیوان تیک کرلنکا
کھڑے ہوتے ہی عشق مین اوکر کمر کو پکڑ لیا

ان جہان پو کانون من باہنا
کہ آشنا اپنے شوہر سے ڈرا تھا لیکہ مین دل مین کانپنے لگی

کامین کھب کھب جو باہنا
اوسوقت کیا کہونگی جسوقت شوہر بانہہ پکڑ لیگا

بارہ میس کی پریت بجانی
جب تلک کم عمری محبت کی قدر نجانی

ترنین بھی میمنت بھلانی
اور جب جوان ہوئی اوس مستی مین غافل رہی

جوبن گرب نہ کچھ مین چیتا
جوانی کے غرور مین کچھ خیال نہ کیا

نیہ نہ جانون سیام کہ سیتا
کہ محبت سیاہ ہے یا سفید

اب جو کنت پوچھ سیو باتا
اب جو شوہر راست بات پوچھیگا

کس مکھ ہوئہ پیت کہ راتا
تو دیکھیے میرا منھ زرد ہو جاتا ہے یا سرخ

ہون سو بار ادلھن ہو سو ترن اوتیج

اول تو مین ہنوز لڑکی ہون دوسرے دلہن اور شوہر جو العلم اور تیز ہے

ناجانون کس ہو یہ چڑہت کنت لے سیج

نہین جانتی ہون کیا حال اپنا ہوگا جب اوسکے پلنگ چڑھونگی

سن دھن ڈر ہر دی تپ تائین

سہیلیون نے کہا سنو پیارے تجھکو اسوقت تک دلیری ہے

کون کری جو بھنور نہ رای

کون ایسی کلی ہے جسکا رس بھنورے نے نہ لیا

ماتا پتا جو بیاہی سوئی

ماباپ کا کام یہ ہے کہ جب شادی کر دی

پھر جیوا رچھی جہان رہا

تا برگ وہی جہان چاہے رکھے

تاکنہ بلنب نہ کیجے باری

سو اوسکے پاس جانے مین دیر کرنا چاہیے اے لڑکی

چلہ بیگ آیس بھاجیین

اب جلد چلو جیسا اوسکا حکم ہے

مان نہ کر تھورا کر لاڈو

پھر کہا اب مت ناز کرو تھوڑا ناز کرنا چاہیے

جولہ رہس ملا نہ سائین

جبتک شوہر سے ملاقات نہین ہوتی

ڈار نہ ٹوٹ پہپ گروائی

اور شاخ گرانی رنگ سے ٹوٹ نہین جاتی

جرم نباہ کنتھ سنگ ہوئی

پھر تمام عمر نباہ شوہر سے ہوتا ہے

جای نہ منیا تاگر کہا

اوسکا حکم نہین منتا جو اوسنے کہا

جو پیو ایس سو ئی پیاری

جو عورت خاوند کے حکم مین رہتی ہے وہی عزیز ہے

کنت بلاوے رہی سوتین

جب شوہر نے طلب کیا تو تامل کا کیا مقام ہے

مان کرت رس ماننہ جادو

بہت ناز کرنیسے مالک غصہ مین آجائیگا

ساجن سیے پٹہای آیس جای نہ میٹ

شوہر نے تمہارے لے چلنے کے واسطے بھیجا اوسکا حکم نہ ٹالنا چاہیے

تن من جوبن ساج سب دئی چلی لی بھیٹ

تن اور دل اور حسن جو آراستہ کرکے تحفہ کیواسطے سے چلی

پدمن گون ھنس گئی دوری

پدموت کی چال ھنس دیکھ کے پیچھے رہ گئے

ہست لاج میلنہ سر دھوری

ہاتھی شرم کے مارے سر پر خاک اوڑاتے تھے

بدن دیکھ گھٹ چند چھپانان

پدموت کا مکھڑا دیکھکر چاند گھٹا اور چھپ گیا

دسن دیکھ کے بیج بجانان

اور دانت اوسکے دیکھکر بجلی شرما گئی

کھنجن چھپے دیکھ کے نینان

کھنجن اوسکی آنکھ دیکھ کے چھپ گیا

کوکل چھپے سنت مدھ بینان

اور کوکلا آواز مستانہ سنکر پوشیدہ ہوگیا

گیون دیکھ کے چھپا منجورو

گردن اوسکی دیکھکر مور چھپ گیا

لنک دیکھ کے چھپا سندورو

اور کمر دیکھکر شیر ببر جنگل میں چھپ گیا

بھوںہہ دھنک جو چھپا اکاران

بھوں اوسکی دیکھکر قوس قزح چھپ گئی

بینی باسک چھپا تپاران

اور چوٹی دیکھکر سانپ پتال میں پوشیدہ ہوگیا

نک چھپے ناسکا بسیکے

اور اوسکی ناک دیکھکر پوشیدہ ہوگئی

انبرت چھپا ادھر رس دیکھے

اور آب حیات چھپ گیا لبوں کا رس دیکھکر

پہنچنہ چھپا کنول پونار ی

پہونچا پدموت کا دیکھکر شاخ کنول پوشیدہ ہوگئی

جنگہ چھپان کدل ہوی باری

اور ران دیکھکر کیلا چھپ گیا

اچھرن روپ چھپای جوہ چلی دھن ساج

حوریں سب پوشیدہ ہوگئیں اپنے منہ کو چھپا کر جب پدموت بن سنور کے چلتی ہے

جانوت گرب کھیل جگ سے چھپے من لاج

جتنی عزت والیاں تھیں دنیا میں سب شرم کے مارے چھپ جاتیں

۲۹۶

ملین سو کوہن سکھین ترائین

تمام سہیلیان مثل ستارون کے ہمراہ لیکر

پارس روپ چاند دکھرائی

پارس کا سا روپ جو پدماوت نے دکھایا

سورہ کران ودشت سس کنتھین

سولہ حصے نگاہ جو چاند یعنی پدماوت سنے کی

بھارت است ترائین ہسین

جیسو قت آفتاب وقیا یعنی رتن سین پردہ مین گیا تب

جوگی آہ نہ بھوگی ہوئی

آخر جوگی ہے راجہ نہین ہے

پدماوت نرمل جس گنگا

پھر کہا پدماوت جو مثل آب گنگا پاک و صاف ہے

ابہون جگاو نہ چیلا جاگہ

پھر خواصون نے کہا ابھی ہم جگاتے ہین اے چیلے جاگ

بولنہ سبد سہیلین کان لاگہ گنہ

پھر سہیلیان قریب کان کے منہ لاکر کہنے لگین

گورکہ سبد شدھہ بھار اجا

گورکھ یعنی پدماوت کی آواز سنکر راجہ ہوش مین آیا

گہی بانہ دھن سجیوان آئین

ہاتھ پکڑکے پدماوت کی بستر پر سے لیا

لینہہ چاند سورج پنہ آئین

پدماوت رتن سین کے پاس آئی

دیکہت سورج گیو مرجھائی

دیکھتے ہی سورج یعنی رتن سین مرجھا گیا

سہس کران سورج کی لینھین

ہزار حصہ سورج یعنی رتن سین کو بیہوش کردیا

سورج نہ رہا چاند کی سین

اور کہا سورج چھپ گیا اور چاند کا ہر جا

کھاے کر گتا کیا پر سوئی

سو کہا کہ گزاروں کا کھا کے سو گیا

نانہ جگت جوگی بہاہ منگا

جوگی گدیہ گر کے لائق نہ تھی

آوا گرو پاے اُٹھہ لاگہ

گرو تیرا آیا ہے اُٹھ کے پاؤن کر

گورکہ آہی ٹھاڈ بھا اوٹھہ رہی چیلا

گورکھ آکے کھڑا ہوا ہے اُٹھ اے چیلے

رامان سن راون ہوی کاجا

رامان یعنی پدماوت کان سنکے راون خود مین آیا

انچل اوٹ رہی چھپ ائین

آنچل کی اوٹ مین رانی چھپ گئین

نا ذری مُڑی من پاری
[illegible] اور مُڑی دل مین اپنے پدماوت
[illegible] ٹ ہو جوگی تور چیری
جیسے [illegible] ہوا [illegible] تیری لونڈی ہون
دیکھ بھبھوت چھوت مُلاگا
تیری بھبوت دیکھ کے مجھکو چھوت لگ گئی
جوگی تور تپسی کے کیا
پدماوت نے کہا سے جوگی تیرا بدن [illegible] صفت
یا بھکھاری نہ ہلس بھکیا
[illegible] فقیر تو نے بھیک نہ مانگی

گہ نہ بانہہ رہی جوگ بھکھاری
اور کہا میری بانہہ نہ پکڑ اے جوگی گدیہ کر
آوی باس کرگتا کیر ری
لیکن ابھی تک تیرے پاس سے خشک ٹکڑوں کی بو آتی ہے
کا بنی چاند راہ سون بھاگا
چاند کا بنیا یعنی پدماوت اور گہن سے بھاگا
لاگے چھیپے انگ مور چھیا
اگر تیرا سایہ مجھپر پڑا تو میرا بدن ناپاک ہوجائیگا
مانگے آے سرگ چڑھ سکھیا
قلعے پر چڑھ کے تو نے بھیک مانگنے سیکھی

جوگ بھکھاری کوئی مندر نہ پیسی پار
جوگی [illegible] جیسا منگتا ہو محل مین آنے کا دخل نہیں پاتا
مانگ لیہ کچھ بھکھیا جای ٹھاڑھ ہو بار
کچھ بھیک مانگ سے اور دروازے پر کھڑا ہو جا [illegible]

ان تم کارن پیم پیاری
پدماوت نے کہا خاص کر تمہاری محبت مین اے پیاری
پیم تمہار جو ہیین سماناں
تمہاری محبت جو دل مین سمائی
جیون لت کنہ بھنور بیوگی
جیسے مالتی کے فراق مین بھنورا پھرتا ہے

راج چھاڑ کے بھیون بھکھاری
راج چھوڑ کے مین فقیر ہوا
چیتور سون نسریون ہی آن ناں
چیتور گڑھ چھوڑ کے نکلا اور غیر ملک مین آیا
چڑھا بیوگ چلیون ہوئی جوگی
اسی طرح تمہارے فراق مین مین جوگی ہو کے نکلا

بھنور کھوج جس پاوی کیوا
بھنورا سراغ لگاکر جیسے کنول کا پھول پاتا ہے
بھیون بھکھارنا رتہ لاگی
مین جوگی بھکھاری لاگ یعنی سبب مین ہوا
ایک بار مرنے ملے جو آئے
ایک بار مرکے جو آملتا ہے
کت تے پنچ جو مرکی جیا
کیا وسکو موت آتی ہے جو مرکے جیتا ہے
بھنور جو پاوی کنول کنہ آرت آپس
بھنورا جو کنول کو پاتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے
اپنے منھ نہ بڑائی چھاجا
بادشاہ تجھے کہا اپنے منھ سے بڑائی سزاوار ہیں
ہون رانی تون جوگ بھکھاری
مین تو رانی ہون اور تو جوگی بھیکھ منگا ہے
جوگی سبے چھند اس کھیلا
اور سب جوگی تو چھ کمال بھی رکھتے ہین
پون باندھ اپسوہ اکاسا
جو لیونکو یہ قت ہے کہ جس ہوا کے آسمان کو چڑھتے ہین
ایسین بھانت ستت جگ چھلے
اسی طرح سے ساری خلق کو تو نے ٹھگا ہے

تمہ کارن مین جیو پر کھیوا
اوسی طرح تمھاری واسطے مینے اپنی جان پر تکلیف اٹھائی ہے
دیپ پتنگ ہوی انگیون آگے
چراغ کا پروانہ ہو کے جیسے آگ گوارا کی
دوسر بار مری کت جائی
دوسری بار مرنے کو کب جاتا ہے
بھنور کنول سے ملکے رس پیا
بھنورے نے کنول کے ساتھ ملکے رس پیا ہے
بھنور ہوی نوچھاور کینول دھی دیا
بھنورا قربان ہوجاتا ہے تب کنول عنفے دیتا ہے
جوگی کتہون ہوئے نہ راجا
جوگی کبھی راجا نہین ہوجاتا
جوگ بھوگ کون چھاری
جوگی سے اور بھوگی سے کیا آشنائی ہے
تون بھکھار کنہ مانہ اکیلہ
تو تو صرف گداگر ہے تجھ اکیلے کو کون ...
نسہہ جہان جانہ تہ باسا
سوائے اسکے اور جہان جو ہے بھیکھ آباد ہوتا
یہی بھیس راون سی کیے
اسی فقیر کے بھیس مین راون ستہ دیا

بجنورہ سینج نیر جو آوا

بجنویے کے پاس جب موت آتی ہے

دیپک جوت دیکھہ اجیاری

چراغ کی روشنی نمایان دیکھکر

کیتک باس لیے کند ھاوا

تب کیتکی کی خوشبو لینے کو دوڑتا ہے

آہی نکھہ ہوی پرا بھکاری

پروانہ آکے بھکہ منگا ہوا یہی تیرا حال ہے

رین جو دیکھی چند مکھہ سس تن ہوی الوپ

رات جو چاند کی صورت دیکھتی ہے تو سیاہی بدن کی غائب ہوجاتی ہے

تہون جوگ آسن بھولا ہوی راجہ کے روپ

تو جوگی بھی اپنی بیٹھک سے بھول پڑا راجہ کی شکل مین

ان دھن تون سیس نما نہان

جہت کہا یہ عورت تو مثل ماہتاب کے ہے رات کو

[illegible] چاند کہان جوت اوکلا

[illegible]

[illegible] چھپانہ لیٹھے

[illegible] خوشبو نہین [illegible]

[illegible] بھیو پتنگ کی کرا

[illegible] پروانے کے مانند

[illegible] مہادیو کر بارو

[illegible] مہادیو کے دروازے کا خادم تھا

تہ سون ریت گانٹھ مین جور کے

[illegible] ساتھہ محبت کی گانٹھ جوڑی

ہون و نیر جھکی تو چھانہان

اور مین سورج ہون جسکا تو عکس ہے

سورج کی جوت چاند نرملا

سورج کی روشنی نے چاند کو روشن کر دیا

مالت جہان ہتان جیو دیجیے

جہان مالتی ہوتی وہان وہ جان دیتا ہے

سنگلدیپ آے اوڈیرا

سنگلدیپ مین آکر اوترپڑا

تجا ان بھاپون اہارو

غلہ کھانا ترک کیا ہوا پر ادھار کیا

کرٹے نہ کاٹے چھٹے نہ چھورے

وہ ایسی گانٹھہ ہے کہ کاٹے سے نہین کٹتی اور چھوڑانے سے نہین چھوٹتی

ستین بھیکہ راون کنہ دیھی
ستیا نے بھیکہ راون کو دی

تون اس ٹھر انتر پٹ کینھی
تو ایسی بیدرد ہے کہ اتنک پردہ کرتی ہے

رنگ مھاری راتیون چڑھون گنگن ہوہی سور
میں تمھارے رنگ میں سرخ ہون اور سورج نکلکے آسمان پر چڑھا

جنہ بسس سیتل کنہ تپون من اچھا دھن پور
جہان ماہتاب کی خنکی ہے وہان تپش کیا ہے دل کی امید ای زن پورا

جوک بھکھار کرس بہ باتا
بیراگی نے کہا اے جوگی بھیکہ منگنے بہت باتین بنائی

کھس رنگ دیکھون تہ راتا
دیکھون تو تیرے رنگ کی سرخی

کاپر رنگین رنگ نہ ہوئی
کپڑے کے رنگنے سے رنگ نہیں ہوتا ہے

ہیی اوٹ اپجی سنگ سوئی
دل مین جو رنگ پیدا ہووے وہی رنگ ہے

چاندکی رنگ سُرج جو راتا
چاند جو سورج کے رنگ مین سرخ ہے

دیکھی جلت سانجھہ پربھاتا
سارا عالم رات کو اُسکو روشن دیکھتا ہے

دگدہ برہ نت ہوی انگارو
آفتاب جدائی ماہتاب مین انگارا سا ہو رہا ہے

دیک آنچ وگدھی سنسارو
اوسی کی آنچ سے سارا عالم جلتا ہے

جو مجیٹھہ اوٹی بہ آنچا
مجیٹھ جب آنچ مین بہت جوش کھاتی ہے

سو رنگ جرم نہ ڈولی راچا
تب اسکا رنگ ایسا پختہ ہوجاتا ہو کہ کبھی نہین چھوٹتا

جرے برہ جو دیپک باتی
عشق کی سبب سے جو فتیلہ چراغ مین جلتا ہے

بھیتر جرا اوپر ہوی راتی
تو اندر ہی اندر جلتا ہے اور ظاہر مین سرخ ہوتا ہے

جر پر اس کوہلا کی بھیسو
ڈھاک جلکر کوئلہ کی شکل ہوجاتا ہے

تب پھولا راتا ہو ٹیسو
تب ٹیسو سرخ رنگ ہو کر پھولتا ہے

پان سپاری کھیر تتہ مری کری چک سین

پان سپاری او کتھ ملاتے ہین ریزہ ریزہ کرکے

تب لگ رنگ نہ راچی جب لگ ہے نہ چون

تب تک رنگ رہیگا نہین جب تک چونا اوسمین شامل نہو

دشمنیان کا سرنگ کا چونا | جہ تن نیہ دکھ تتہ دونا

[illegible] سنے [illegible] اسے [illegible] وت کیا خوشرنگی پیوکیا چونا | جس شخص مین محبت ہے اوسمین درد چند سوز ہے

ہوان تتہ نیہ پیر کھا پانون | پیڈسے ہت سن پاس کھانون

مین [illegible] رفی نسبت مین زردپان ہوگیا ہون | بپنڈی تھا عیرسن یاس مشہور ہوا

ست تمار سنا ریونا یہ وہان | جوگ لینہ تن کینہ گروبان

[illegible] عالم مین سنکر | جوگ اختیار کر اور جسم کوشل گودتا پانے خاک آلودہ کیا

[illegible] جو کن گرنی لے بیراگی | نوتی ہوی برہ کے آگی

[illegible] مین [illegible] سکے [illegible] بیراگی ہوا | تو گویا آتش فراق کا مہانی ہوا

جب [illegible] تن چھہ سمجھونا | اوٹ رکٹ رنگ ہر دن اونا

[illegible] سینے بدن کو چھونا | جب خون اوٹھا تب ہلدی کا رنگ آیا

[illegible] پاری کھاسن مارا | سر سروت جن کروت سارا

[illegible] کے میرا دل خشک ہوگیا | اور سر میرا مثل سپاری سروتہ زدہ کے ہوگیا ہے

[illegible] بھی برھین دہی | جانین سوئی جو دکھ امہی

[illegible] آتش فراق مین جیلکر | سو یہ حال وہ جانے جو یہ سوز سہارا کرے

کی سو جان بھو پیر اجنہ دکھ ایس سر پر

[illegible] سنے جو درد عشق سے خبر رکھتا ہو اور جسکے دل کو ایذا پہونچتی ہے

۳۰۲

رکت پیاسی جی آہنہ کا جانہ پر پسیر

اور جو خون کے پیاسے ہون نہ غیر کے درد کا حال کیا جانین

جوگنہ سو چھل چھند اور انہین
جوگ مین بہت کچھ مکر اور حیل کرتے ہین

پرہنہ بھم پر ہوی پر کچھو رد
زمین پر اوسکا قطرہ گرتا ہو تو نرکچھو رہو تک ہے

پرہنہ سمندر کھار جل ہوین
سمند مین گرتا ہے تو پانی کھاری ہو جاتا ہے

پرہنہ میر پر امرت ہوئی
پہاڑ پر گرتا ہے تو انبرت پھل پیدا ہوتا ہے

جوگی بھنور ٹھر کے دو و
جوگی اور بھنورا دونون بڑے بیدرد ہین

ایک ٹھانون یہ کتھر نہ رہا نہین
یہ دونون ایک جگہ قرار نہین پکڑتے

ہوی گرہی پن ہوی اداسی
یہی جوگی کبھی گرہستی ہو جاتے ہین اور کبھی فقیر

بوند سواتی جیس پر انہین
مثل قطرۂ نیسان کے جہان پڑتا ہو تا ثیر بلحد رکھتا ہے

پرہنہ کدل پر ہوی کپور رو
کیلے مین گرتا ہے تو کافور ہوتا ہے

پرہنہ سیپ سب موتی ہوہین
سیپ مین گرتا ہے تو موتی پیدا ہوتا ہے

پرہنہ ناک مکھ بکھ بوی ہو لے
سانپ کے منھ مین پڑتا ہے تو زہر ہو جاتا ہے

کہہ این بسے کہو سو کرو
کون انجام ہوتا ہے جو کوئی تیرے کہی کیا کرے

رس لی کھیل انت کنہ جاہین
جہان رس لیا پھر دوسری جگہ جاتے ہین

انت کال دونون ہو اداسی
آخر کار دونون بیصبری اختیار کرتے ہین

تا سون نیہ جو ڈوہ کرنہ کتھر آجنہ سہدیس
محبت اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جو قائم مزاج ہو ورنہ نکرے

جوگی بھنور بھکھاری دور رہنہ دیس
جوگی اور بھنورا دونون بھکمنگے ہین انسے دوری کی صاحب سلامت رہے

اچھان

جھل جھل نگ نہ موھنہ جوتی

ہر جگہ کا نگینہ روشن نہین ہوتا ہے

بن بن برکھہ نہ چندن ہوئی

ہر جنگل کے درخت سے صندل نہین ہوتا ہے

جنہ انیان سوت مرگیو

اور جسمین عشق پیدا ہوا وہ جل جل کے مرگیا

جل انجن رب رہی اکاسان

پانی کی امید ملاقات پر آفتاب آسمان پر رہتا ہے

جوگی بھنو جو تھر رہا نھین

جوگی اور بھنورا جو ایک جگہ قرار نہین پکڑتے

مین تون پاوا این جیو دٔ

مینے تجھکو اپنی جان کرکے پایا ہے

بھنور مالتہ ملی جو آئی

بھنورا جو گل مالتی سے مل جاتا ہے

جل جل سیپ نہ اپنہ موتی

اور ہر پانی مین سیپ سے موتی نہین پیدا ہوتا

تن تن برہ نہ اپنے سوئی

ہر ایک تن سے عشق نہین پیدا ہوتا

جرم نزار نہ کبھون بھیو

پھر کبھی وہ معشوق سے جدا نہین ہوتا

جو پریت جا نہ اک پاسان

لیکن جو وہ قدر محبت کی جانتا ہے نزدیک رہتا ہے

جہ کھوجنہ تہ پاوتہ ناہین

تو جو شخص اوسکو تلاش کرے وہ نہ پائیگا

چھاڑ سوات جای نہ پیودٔ

پھر آب نیسان چھوڑکر پپیہا کہان جائیگا

سونج آن پھول کت جائی

پھر اوسکو چھوڑکر اور پھول کے پاس کب جاتا ہے

چنپا پریت جو تیل ہی دن دن آگر باس

گل چنپا کو جو محبت تیل کی ہے تو روز بروز خوشبو زیادہ ہوتی جاتی ہے

گل گل آپ ہرای جو نیہہ چھپا دی پاس

آپ گل گل سے غائب ہوتا ہے لیکن خوشبو پر ساتھ نہین چھوڑتا ہے

الیسین راج کنور نہ مانون

پھر پدماوت نے کہا کہ اے راجہ مین یہ نہین مانتی

کھیل سار پانسا تب جانون

میرے ساتھ چوپڑ اور پانسا کھیل تو جانون

کچی بارہ بار پھر لے
تو کچی بارہ ہے جو ہر دروازہ پر پھرتا ہے

پکی تو پھر پھر نہ ہارے
اگر پکا ہے تو ایک جگہ قرار کیون نہین پکڑتا

رہی نہ آٹھ اٹھارہ بھاگھا
یہ گنت دگو آٹھ اور اٹھارہ کی نہ رہے گی

سوُلہ سترہ رہے سو ر کھا
سولہ سترہ رہیگا جو کوئی رکھا چاہے

ستین وھرے سو کھیل ہارا
سات سات کا پانسا پھینک جو کھیل جاتا ہے

دھارا گیارہ جا سن نارا
اور گیارہ کا پانسا پھینک جسمین تیری گوٹ نماری جاے

تون لینہین اچھیں من وا
اور تو نے اپنے دل مین خواہش دو کی کی ہے

او جک سار چھیں پن چھووا
اور چاہتا ہے سارا او چو پڑ کا لے

ہون تو نیسے چیون تہ پانہا
راجہ نے کہا مین تو تیری محبت مین تجھے پاس کیا

دسون داون توری مانہا
دسون داو تیرے دل مین موجود ہین

تب جو پر کھیلون کی ہیا
او سوقت چو پڑ دل لگا کے تیرے ساتھ کھیلون

جو تر ہیل ہوی سو بیتا
جو تو میرے ساتھ بازی ہار جاے

جہ مل بچھرن او مین الت تنت تہ تنت
جس سے ملاقات ہوکے جدائی ہو اور سوز حاصل ہو آخر کو راحت ہمیشگی پاے

تہ مل کنچن کو سہی پربن ملے بچت
جیسے سونا پائے سے آسودگی ہے اور نہ پائے بیقراری ہے

بولوں بچن نار سن سانچا
اب مین پدماوت تجھسے ایک بات کہتا ہون

پرکھ کہ بول سپت او باچا
اور مرد کا قول سچا ہوتا ہے

یہ من لاگیو تہ اس ناری
میرا دل تیرے ساتھ ایسا لگا ہے

دن تہ پاسا او نس ساری
کہ چاہتا ہون سارا دن اور رات تیرے پاس رہون

تمن پر بارہ بار منایون
مین بار بار ہین آرزو کرتا ہون

بھل بھانتی مین رچنی رلپے
مین نے تو اچھی طرح مضبوطی کر لی تھی

پاک اٹھایون آس کر پر تیا
مینے تو اپنی پکی گرہین اُٹھا دین تیری محبت کی امید مین

ملکی جگ نہ ہون نرارا
اب جگ مل کر جدائی متصور نہین

اب جیو جسم جرم تہ پاسا
اب میری جان عمر بھر تیرے پاس ہے

سر سون کھیل نیت جھولایون
کر سے کھیلون اور رجان کا درد لگا لون

مارس لوہ سبے گے کاچے
تو نے سب گرہین کچی کر کے مار لین

ہون جیتنہ ہارا تون جیتیا
سو اب مین جیت کے ہارا اور تم جیتین

کہان بیچ دوئی دن ہارا
اب دو تین کا درمیان مین کیا کام

چرصیون جوگ ایون کیلاسا
کہ تیرے واسطے مینے جوگ مہا اور رنگد لیا

جا کر جیو بسی جنہ سیتے تہ مین تا کر ٹیک
جسکی جان حسین جا بسے اوسکا پھر وہی مددگار ہے

کنک سوہاگ نہ بچھڑ نہ اوٹ ملنہ جو ایک
سونا اور سہاگہ جدا نہین ہوتے گل کے ایک ہو جاتے ہین

سیسے دہن سنکے ست باتا
حضرت مرادت سچ بات سنکر

نسچین بھنور کنول رس رسا
مقرر بھنورہ کنول کے رس کا دھیان ہوتا ہے

جب ہیرامن بھیو سندیسی
جس وقت ہیرامن نے آکے پیغام دیا

نسچین تون موری رنگ راتا
مقرر تو میرے رنگ مین سرخ رو

جو جہ من سو تہہ من بسا
جو جسکے دل مین ہوتا ہے وہی اوسمین بستا ہے

تو نت منڈپ کیون پردیسی
تو تیری واسطے مین منڈپ مین گئی اے پردیسی

٣٠٦

تو روپ تس دیکھون لونان
تیرا حسن میں نے ایسا نمکین دیکھا اور فریفتہ ہوا
سدھ کو تھا دشٹ کمائی
سبی سدھ کو بخا کی تیری نگاہ نے کمائی
بھگت وہی کنہ مین تو دیٹھا
بھیک دینے کیواسطے مینے تجھکو دیکھا تھا
نین پیپ تون آل ہا سو بھی
میری آنکھین جو تل گل کے بن تجنے بھونرا ہوکر بٹھائی

جن جوگی تون میلی لوٹان
کہ گویا اے جوگی تونے جادو کیا دیکھا
پارہی میل روپ بسیانے
کہ پارے مین ملا کے روپا کر دیا تونے
کنول نین ہے بہنور بیٹھیا
تو میرے کنول کی سی آنکھونمین بھنورا ہوکر بیٹھیا
رہا بیدھ تس اوڈس نہ لوبھی
اور ایسا بدھ رہا کہ اوڑ نسکا مارے طمع کے

جا کر آس ہوی اس جا کنہ تنہ پن تا کر آس
جسکی امید کسی کو ہوتی ہے وہی اوسکی امید ہے
بھنور جو وادھا کنول کنہ کس نہ باو رس باس
بھنورا جو عاشق ہوا کنول کا بچھر کیونکر نپائے اوسکی خوشبو

کون موہنی وھون ہت توہے
آیا کونسا سحر تجھمین تھا اے جوگی
بن جل مین تپی تس جیو
بغیر پانی کے جیسے مچھلی تڑپتی ہے وہ میرا حال ہے
جر یون برہ جس دیپک باتی
مین تیری جدائی مین ایسی جلی جیسے چراغمین بتی
ڈار ڈار جیون کوئل کھی
ہر شاخ درخت پر مثل کوئل کے پھراکی

جو تو دہتھا سو اپنی موہے
جو تیرا درد مجھ مین پیدا ہوگیا ہے
پانک بھیون کمت پیو
تیری واسطے مین پپیہا ہوگئی پی پی کہتی ہون
نیتھہ جوت بھتی سیپ سوانی
اور تیری راہ تکتی رہی جیسے سیپ نیسان کی راہ دیکھتی ہے
بھیون چکور نیند بس لیے
اور تیرے واسطے چکور ہوگئی نیند ۔ تو آنکی گئی

موہن پیم سیم تہ چھیو
میری ہی محبت سے تجھکو محبت ہوئی

ہیرا وہینہ جو سورج اود وئے
ہیرے کی چمک نور آفتاب سے ہے

رب پرگاسین کنول بگاسا
آفتاب ہی کے طلوع سے کنول شگفتہ ہوتا ہے

راتا ہیم اگن جیون تیو
اور حرارت عشق سے مثل مانند آگ کے ہو گئی

نانہت کت پاہن کنہ جوتی
ورنہ پتھر میں یہ آب و تاب کہاں

نانہت کت مدھکر کت باسا
نہیں تو بھونرا کہاں اور خوشبو کہاں

اتا سون لون انتریت جو اس پریم پیہ
تم سے کون پردہ ہے جو تم ایسے محبت دل شوہر ہو

نیو چھاور کرون آپن تن من جوبن جیہ
تمھارے اوپر قربان کردون دل اور جسم اور جوانی اور جان کو

ہنس پدماوت مانی باتا
پھر خندہ کرکے پدماوت نے راجہ کی بات مان لی

تون راجا دہنہ کل اجیارا
تو فی الحقیقت راجہ ہے اور تیری ذات عالی روشن ہے

پی تون جنبودیپ بسیرو
پر تو ہندوستان کا باشندہ مشہور ہے

کا جانس سو مان سرکیوا
تو کیا جانے مانسر تالاب کو اور کنول کو

ناتون سنے نہ کو ہو دیٹھے
نہ تو نے سنا نہ کبھی دیکھا

پیچین تون مورین رنگ راتا
اور کہا مقرر تو میرے رنگ میں ڈوبا ہے

اس کی آپ چیہون مرم تمھارا
میں نے تیرا باطنی حال تحقیق کر لیا ہے

کا جانس کس سنگل میرو
تو کیا جانے سنگلدیپ کیسا پہاڑ ہے

سن سو بھنور بہا جیو پر چھیوا
سن کے بھنورا ہو گیا اور جان پر کھیلا

کیسین جیہ ہو چت پیٹھے
کس طرح سے تصور نے دل میں جگہ کی

جولہ اگن کرے نہ بھیدو
جب تک آگ شعلہ زنی نہ کرے
کین سنکر تون ایس لکھاوا
کس دیوتا نے تجھکو ایسی بات لکھائی پڑھائی

تولہ اوٹ چوی نہ مسیدو
اوسوقت تک چویا اور عطر نکلے گا
ملا الکہ تس پریم چکھاوا
جس سے خدا تجھکو ملگیا اور ذائقہ محبت چکھا دیا

جھکی ست سنکھاتی تاکرد سوا میٹ
جسکے ہمراہ راستی ہے اوسکو کچھ خوف کسیکا نہین
سو ست کہ کیسین بھا دھون ساتھ سونیٹ
سو ایسی راستی کرکیون کر حاصل ہوئی کہ باجد گر ملاقات ہوگئی

درسن

ست کہون سن پدماوتی
راجہ نے کہا سچ کہون اے پدماوت
پایون سوا کہین وین باتا
علاوہ برین تمھارے طوطے نے جو کچھ کہا
روپ تمھار سنیون اس تیکا
تمھارے حسن کی تعریف سنکر
چیتر کیون پن سے لے ناون
تمھارا نام لے کے بصورت تصویر ہورہا ہون
ہون بھا سانچ سنت و نہ گھرین
جسوقت سے تمھارا حال سنا صورت تصویر ہو رہا ہون
ہون بھا کاٹھ مورت من مارین
مین ایک کاٹھ کا آدمی اور صورت بیجان ہوگیا

جہان ست پرکھہ تہان سرستی
جہان کوئی شخص راستی اختیار کرتا ہو وہان ستری ہے
بھا نیچو دیکھت مکھہ راتا
اوسکی سرخروئی دیکھکر مجکو یقین ہوا
تا جہنہ چرھا کاہ کنہ ٹیکا
باوجود دیکھنے ٹیکا تمھارا کسیکے تھا نہین چڑھا مجھکو محبت ہوگئی
نینہ لاک ہنی بھا ٹھانون
آنکھین ودھر لگ گئین اور دل مین جگہ ہوگئی
تمہ ہوی روپا ہی چیت بھرین
اور تمھارے حسن نے دل مین جگہ کی
جتنہ جتنہ کر سب ہاتھہ تمھارین
جتنی کلین ہین سب تمھارے ہاتھ مین ہین

تمہ جو ذوالادہ سوئی ڈولا
جو تم مجھکو ملاتے ہو تو ملتا ہوں

موں سو انس جو دنیہہ تو بولا
ورنہ خاموش دم مارے پڑا رہتا ہوں جو کچھ کہا تو بولا

کوئی سووے کوئی جاگے اس ہوں کس نہ گوہ
کوئی سوئے کوئی جاگے مجھے کچھ خبر نہیں ایسا آلودہ و فریفتہ محبت ہوں

پرگھٹ گپت نہ دوسر جہاں دیکھوں تہاں لوہ
ظاہر باطن کوئی دوسرا خیال میں نہیں جہاں دیکھتا ہوں وہاں تو ہی ہے

بے دھن سنگے ست بھاؤ
عشق پدماوت یہ بیان سچا سنکر

رہا جو بھنور کنول کی آسا
بھنورا جو کنول کی امید میں رہا

جس ست کہا کنور توں موہے
جیسا سچ کہا اے راجہ تمنے مجھ سے

جب ہت کہ گا پنکھہ سندیسی
جس وقت سے کہہ گیا پرندہ یعنی ہیرامن پیغام

تب ہت تمہ بن رہی نہ جیو
تب سے بغیر تمھارے بیجان ہوئی

بھیوں چکور سو نیتہہ نارین
تمھاری راہ تکتے میں چکور ہو گئی

برہ بھیوں وہ کویل کاری
مفارقت کی آگ میں جلکر مثل کوئل کی سیاہ ہو گئی

کرجیہ ات چپیہین

ہوں راماں توں راون راوو
اور کہا میرا حال اور تمھارا رامچندر اور راون کا سا ہے

کس نہ بھوگ مانی رس باسا
تو کیونکر اوسکو چین و آرام حاصل ہو

تس من مور لاگ ہیں تو سے
ویسا ہی میرا دل تمھارے ساتھ لگ گیا ہے

سنیوں کہ آوا ہے پردیسی
مینے سنا کہ ایک مسافر آیا ہے

چاتک بھیوں کہت پیو پیو
پپیہا ہو کر پی پی پکارا کی

سمند سیپ جس نین پسارین
سمندر میں مثل سیپ کے آنکھیں پسارے رہی

ڈار ڈار جس پیو پکاری
ہر شاخ درخت پر مثل پپیہے کے پیو پکارا کی

کون سون جنہ پیو سے ملے یہ من رآتا جاس
کون ایسا دن ہوگا جو پی سے ملے گا اور اس سے میرا دل شگفتہ ہوگا

وہ دکھ دیسے مو رسب ہی ان دکھ دیکھوں ناس
وہ دکھ میرے سب دیکھے گا اور سب دکھ اوسکے میں دیکھوں گی

کہ ست بجاو بھی کنٹھ لاگو
یہ سب راست باتیں کہکر باہم ہم کنار ہوئے

جن کنچن او ملا سہاگو
گویا سونا اور سہاگا دونوں مل گئے

چوراسی آسن پر جو گی
چوراسی آسن سے جوگی یعنی لیٹنے پدماوت سے انتفاع لیا

کھرس بندک جیتر سو بھوگی
خریدار ہر ایک قسم کا مزا کھا کر دل خوش ہوتا ہے

کسم مال اس مالت پائی
مثل بزنڈی گل معصفر کے دسلی چھاتیاں تقبض آئیں

جن چنپا کہ ڈار نوائی
گویا چنپا کی ڈالی پکڑ کے اوسکے گل کا مزا حاصل کیا

کری بیدھ جن بھنور لوبھانا
غنچہ کنوار یعنی جسم پدماوت یہ مثل بھنور کے فریفتہ ہوا

ہٹا راہ ارجن سے بانان
اور مثل ارجن کے وقت مراد پر تیر لگایا یعنی دخول کیا

کنچن کری جرے نگ جوتی
سونے کی کلی یعنی عضو نہانی جس پر موتی سے نگ جڑے تھے

برمان سون بیدھا جن موتی
برمین یعنی عضو تناسل سے گویا موتی بیدھے

نارنگ جان کیر نکھ دئی
نارنگی جان کر طوطے نے ناخن دیا یعنی لذت گیر ہوا

ادھر آنب رس جانہ لئی
اور لبونکو آب کا رس جیسا نذر منتفع ہوا

کوتر کیل کرنہ دکھ نسا
تماشا اور کھیل کرتے کرتے دکھ دور ہوا

کندھ گر لنہ جن سر منا
گویا جوڑا سارس کا باہم خوشی کے سے کھیلتے

رہی بسا ہی باسنا چوواچندن میدھ
اسقدر دونوں کے لباس میں چوہا اور صندل اور عطر ملا تھا

جواس پدمن راوی سو جانے یہ بھید

جنکو پدمنی سے صحبت پڑے وہ اس بھید کو جانتے

رتن سین سو کنت سُجانون

رتن سین ایسا شوہر صاحب دانست

گھٹ رس نیپڑت سورہ مانون

کہ جسکے سینے مین تمام علم نیپڑ تو کچ بھیدے مین

تس ہوی ملی پرکھہ او گوری

اسیطرح سے شوہر اور زوجہ مین ملاقات ہوئی

جیسین بھیرے سارس جوری

جیسے کہ سارس کی جوڑیکا مہجوری مین وصل ہو

رچی سیار دو نون اک پاسان

مشغول ہوئے چوپڑ کھیلنے مین دونون ہمدیگر

ہوی جگ جگ اوہین کیلاسان

سنگلدیپ مین سب جیتر اونکی بناتے تھے

پی دھن گہہ دہین گل بانہان

شوہر نے اہلیہ کے گلے مین ہاتھ ڈالی

دھن بھیرے لاگے اُر ناہان

اور اہلیہ مہجور شوہر کے سینے سے لگ گئی

تی چھک رس تو کیل کرہین

پھر تو خوب آسودہ ہو کر آپسمین لہو لعب کرنے لگے

چوک لامی ادھر نہ رس لیہین

چھک دانتو نکا لگاکے ہونٹھونکا رس یعنی بوسہ لیا

دھن نو سات سات او پانچا

پدماوت نو سات اور سات پانچ پانسے سی کھیلنے لگی

پیو رکھہ دس تیرہ کم بانچا

اور راجا دس اور تیرہ کھیلنے لگا ف

لینھہ مدہانس برہ دھن ساجا

جو سامان اور اسباب ہجر کا تھا سب وہ وصل نے لوٹ لیا

او سب رچن جیت ہت راجا

اور راجا سب طرح سے فتحیاب رہا

جنہا وٹ گئی مر گئی تس دونون بھئی ایک

گویا جوش کھاکے مل گئے ایسے دونون ایک ہو گئے

کنچن کسٹ کسوٹی ہاتھ نکو دیٹک

سونیکو جیسے کوئی کسوٹی مین کستا ہے بغیر مدد دیکھے ایک کو ایک نے کس لیا

چتُر نار جیت اَدھک چھوٹی
ہوشیار عورت دل سے ہم آغوش ہوئی

جہان ہم باڈھے کم چھوٹی
جہان محبت کی افراط ہو پھر کیونکر جدا ہون

گُرلا کام کسیر منوھاری
شہوت
مرغولہ مین آیا طوطی خواہش کا دل کی ہوس کے ساتھ

گرلا جنھ ہتہ سون سوناری
غلبہ کیا اور جوش مین آیا سونا ہوشیار سے ہاتھ کے

گرلا ہوی کنت کر توکھو
غلبہ کیا شوہر نے عاجزی سے یعنی بیقرار ہوا

گرلا گہین پا ودھن مونکھو
یعنی غلبہ کرکے پانون عورت کے پکڑے کر جلبھ شوق غالب ہوا

تنھ کرلا سو سہاگ سہاگے
پدماوت بھی ایسی صاحب نصیب تھی خوشی مین آکر

چندن جیس سیام کنٹھ لاگے
صندل کی طرح شوہر کے گلے سے لگ گئی

گیند گوند کی جانھ سیلے
گیند سے نے گویا گل گوند کو کنار مین لیا

گیند ہیہ چاہ ہیہ دھن کو نو بہے
بلکہ گیند سے زیادہ پدماوت نازک تھی

ڈار یون داکہ بیل رس چاکھا
انار یعنی رانیہ نے انگور یعنی پدماوت سے مزہ حاصل کیا

پی کے کھیل دھن جیو نرا کھا
اور پدماوت نے بھی رضامندی شوہر مین جان کو جاتا دیکھا

بھیو بسنت کری مکھ کھولے
ظاہر ہوا موسم بسنت کا غنچہ شگفتہ ہوا

بین سہاون کوکل بولے
تقریر دلکش اور فصیح کو کلا کرسنے لگا

پیو پیو کرت جیبھ دھن سوکھی بولی چاتک بھانت
شوہر شوہر کہتے عورت کی زبان خشک ہوئی اور پپیہے کی طرح بولنے لگی

پری سو بوند سیپ جن موتی ہیں پری سکھ سانت
جسوقت رحم مین قطرہ گرا تو ایسا معلوم ہوا جیسے صدف مین موتی گرا اور دلکو خوشی حاصل ہوئی

بھیو جوجھ جس راون راما ن
جسطرح کہ راون اور رام مین معرکہ ہوا

سیج بدھانس برہ سنگراما ن
اوسی طرح رتن سین نے بھی محبت بستر کو ہلا ڈالا

لینھہ لنک کنچن گڈھ ٹوٹا | کینھہ سنگار رہا سب لوٹا

جسوقت لنکا کو لے لیا سونے کا قلعہ توڑ ڈالا | جو سنگار پدماوت نے کیا تھا گویا سب لوٹ لیا

اوجوبن میمنت بدھا نسا | بچلا برہ جیو لے نانسا

فیل مست جوانی کا باعث بوس و کنار کے ہلاک ہوگیا | اور دور ہوگیا ہجر کا درد جسنے دل کو خراب کر رکھا تھا

لوٹی انگ انگ سب بھیسا | چھوٹی منگ بھنگ بھیے کیسا

بیکل جتنے پڑے تھے سب بدرنگ ہوگئے | سر جو گندھا ہوا تھا کھل گیا اور مانگ میں پریشانی ہوگئی

کنچک چور چور بھئی تانے | ٹوٹی ہار موتی چھہرانے

محرم ریزہ ریزہ ہوگئی اور بند ٹوٹ گئے | ہار ٹوٹ گئے اور موتی بکھر گئے

بارین ٹاڈ سلونی ٹوٹے | باہوں کنگن کلائین پھوٹے

بارین اور تار جو بہت اچھی تھیں ٹوٹ گئیں | بازو بند اور کنگن جو کلائی میں تھے پھوٹ گئے

چندن انگ چھوٹ تس بھیٹے | بیسر ٹوٹ تلک گا میٹے

صندل جو بدن میں لگا وقت ہم آغوشی کے چھوٹ گیا | نتھ ٹوٹ گئی اور قشقہ مٹ گیا

سب سنگار سنوار سب جوبن نول بسنت

ہر طرح کا جو نفیس سنگار کیا تھا مثل موسم بسنت کے

ارگجہ جیوں ہی لاگے مرگجہ کینھوں کنت

اور جو خوشبوئیں لگائیں تھیں اون سبکو شوہر نے مل کچل کر دم دیا

بنت کرے پدماوت بالا | سو دھن سراہی بھر پیالا

دسیدم عاجزی کرتی تھی پدماوت نو خیز | کہ اے شوہر شراب محبت کی صراحی سے پیالہ بھر

پی آیس ماتھے پر لیہون | جو مانگی نے سر دیون

شوہر کا حکم سر پر لونگی | اور جو مانگے جھجک جھجک کے بجا لاؤنگی

بلہسی یعنی ... ن
پدماوت سے رتن سین ۔ ۱۲
قلعہ ڈھانا یعنی ازالہ بکارت ۔ ۱۲
جاگا اور آموختہ ...
بو سہ و کنار ...
دو سری ... رتن سین ۔ ۱۲
... ازالہ بکارت کیا ۔ ۱۲

پی پی بچن ایک سُن مورا
اے شوہر ایک قول میرا سُن
پیم سُرا سوئی پے پیا
جس شخص نے شراب محبت کی پی
جو وا جوا کھہ مد جو اک بارا
شراب انگوری ایک بار پینا چاہیے
ایک بار جو پیکے رہا
ایک بار جو شراب پیکے رہجاتا ہے
پان پھول رس رنگ کر تجے
پان پھول کا مزہ جو اُٹھایا چاہیے

چاکھو پیہ مد تھورا تھورا
شراب تھوڑی تھوڑی پی کثرت سے نقصان ہے
لکھی نہ کو وکہ کاہون دیا
وہ ایسی پیے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ کسنے اتنی پلائی
دوسر بار لیت بسنبھارا
دوبارہ کے پینے میں برداشت نہیں ہوتی
سکھہ جیون سکھہ بھوجن لہا
اوسکو مزہ زندگی اور عمدہ خوش کا حاصل ہوتا ہے
ادھر ادھر سون چکھا لیجے
تو لبون سے مزہ اُٹھا لے

٣١٥

جو تمہ چاہو سو کرہ ناجانون بھل مند
جو تم چاہو وہ میرے حق مین کرو مجھکو نیک و بد مین مقام گفتگو نہین
جو بھاوی سو ہوی موہ تمہ پی چہون انند
جو تمکو میرے حق مین پسند آئے وہی مجھکو منظور ہے تمھاری ترقی خواہ ہون

سُن دھن سیم سرا کی تینیان
سن اے بے پرواہ جو شخص شراب محبت پیتا ہے
جہان مد متان کہان نستارا
جہان شراب ہے وہان پھر قرار کہان
سو پی جان پے جو کوئی
لیکن یہ جان لو کہ جو کوئی اسکو پیے

مرن جیون ڈر رہی نہ ہیین
مرنے جینے کا خوف اوسکے دل مین نہین ہوتا
کی سو گھر ہا کی متوارا
کیا بدحال ہوا اور کیا مست ہوا
پی نہ اگھا ہی جا ہی پر سوئے
آسودگی نہین ہوتی اور سو جاتا ہے

جاگنے ہوی بار اک لاہا

جب ہوا ایک بار مزا شراب کا پڑا

ارب درب سب دی بہائے

کروروں روپیہ اسی شراب میں برباد کیا

راتہنہ دوس رہی سب بھیجا

رات دن شراب ہی میں آلودہ رہتا ہے

بھور ہوت تب پلہہ سرِرو

صبح ہوتے کچھ جسم میں تازگی آئی

رہی نہ وہ بن اوہی چاہا

اوسکے بغیر قرار نہیں پکڑتا اوسیکو بہت دیکھتا ہے

کی سب جاؤ نجاہی پیا

یہ گوارا کیا کہ سب جائے لیکن شراب پینی نجاسے

لابھہ ندیکھہ ندیکھی چھیجا

نہ اپنا نفع دیکھتا ہے نہ نقصان

پاہی گھمر ہاستیل نیرو

نشار نہیں جاتا آب سرد بھی پیا

ایکبار بھر یہ پیالا بار بار کو مانگ

ایک بار پیالہ بھردے بار بار کون مانگے

محمد کم نہ پکارے ایس داوجہ کھانگ

اے محمد کیوں نہ پکارے ایسی جگہ جہان کمی ہو

بھیو بہان اوبھار ب سایں

صبح ہوئی اور طلوع ہوا آفتاب یعنی شوہر آیا

سب لنس سیج ملاسس سورو

اور نزاہ مزاح بدعادت سے کہا کہ شوہر سیج چاند سورج

سودھن یان جون بھی چوے

اے بدعادت تیری انگلیاں چھونا ہو گئی

جاگت رین بھیو بھنسارا

تمام رات جاگی اب صبح ہوئی

چھون دِس آئین نکھت ترین

چاروں طرف ستارے یعنی سہیلیاں جمع ہوئین

ہار چیر ملیان بھی چورو

ہار اور کپڑے سیج اور رچوڑیاں خوب چکنا چور ہوتین

رنگ رنگیل برنگ بھی دو

اے رنگ رنگیلی تیرا رنگ کہان گیا

بھئی لسبنھار اسوت بکرارا

کیسی بیہوش بے اختیار سوتی ہے

۳۱۷

الک سرنگن هسے ڈسن پرے
بال خوش رنگ جو سینے کے اوپر آ پڑے
لڑی مرے ئے ہار پیٹے
تو ڑی جو مڑی ہوئی سینے کے ہار مین الجھی تھی
جنون پیاگ اریل بیچ ملی
گویا تیرتھ پراگ یعنی الہ آباد اریل کے بیچ مین ملا ہے

نار رنگ چھوی ناگن بجھ بھرے
تو پیتانین جو شل ناررنگی کے تھین یہ معلوم ہوا
سرسرجن کالندی بھیے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ سرسرجن کالندی ندی سے ملا ہے
بینی تھئی سور و ما و لے
اور رو ماولی یعنی موے سینہ بینی ہو گئے

نابھی لابھی لے گئے کاسی کنڈ کہاؤ
ناف کی طمع مین جو گئے وہ کاشی کنڈ کہلائے
دیوتا مرہنہ کلپ سرآہینہ دوس نہ لاؤ
وہ کاشی یعنی نماز کا مقام ہر جہان کہ دیوتا اپنا سر دیکے گناہ سے نجات

بس جگا وہنہ سکھین سیانین
پدماوت جو نیند کے نشہ مین چور تھی اوسکو دھنسکر
سنت سورجن کنول بگاسا
آفتاب کا نام سنتے ہی گویا کنول شگفتہ ہوا
جنہہ مانت بسیانین لبے
گویا مستی شب کم ہوئی تھی اوس مین لیسی تھی
نین کنول جانہ دوی کھولی
آنکھین جو مثل کنول کے گویا دونون کھلی تھین
تن سنبھار کیس ادچولی
بدن قابو مین تھا اور زلفین اور چولی پریشان

سورا اوٹھا اوٹھہ پدمن رانین
آفتاب
اور گویا سورج نکل آیا اوٹھو اے رانی پدمنی
مدھکر آے لینہہ مدباسا
بھونرے نے آکے شراب کی خوشبو لی
اتِ بسنبھر بھولے جن اریسے
ایسی بیہوشی سے بھولی ہوئی تھی گویا انسی بھولی
چتون مرگ سوات جن بھولے
وقت کھولنے کے یہ معلوم ہوتا تھا گویا ہرن بھولا ہے
چت اچیت جن بالی بھولی
اور دل بیدل تھا مثل طفل نافہم کے

کنول ماجھہ جن کیسر دیکھی
چہرہ پدماوت کا جو مثل گل کنول کے تھا مانند زعفران

جوبن ہت سو گنوای بیٹھی
جوانی کا جو روپ تھا وہ بالکل گنوا دیا

بیل جو راکھی ائید رکنہ پون باس نہ دیہہ
جو بیل ایسی ہو کہ اندر کی باعث حیات ہوا دم ہلا اوس تک نہ دخل ہو

لاگیو آی بھنور تہہ کرے بیدہ رس لیہہ
اوس بیل کی کلی میں بھنورا اپنا دخل کرکے کامیاب ہو بڑی حیرت کی بات ہے

صنس صنس پوچھنہ سکھی سہیلین
اے سہیلیان صنس صنس کے خواب کا حال پوچھکر

جا ہنہ کمند جیند مکھہ دیکھین
کہنے لگین کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا نیلوفر نے چاند کا منھہ دیکھا

رانی تمہہ ایسے سکوارا
پھر سہیلیوں نے کہا کہ رانی تم ایسی نازک

باس پھول تن جیو تھارا
کہ پھولوں کی خوشبو تمھاری غذا ہے

سہہ نسکو ہردین پرھارو
اور ایسی نازک کہ تمھارا سینہ تحمل ہار کے بوجھہ کا نہ تھا

کیسین سہو کت کرپھارو
تمنے شوہر کا بوجھہ کسطرح اوٹھا لیا

مکھہ کا کنول بکست وزرانی
تیرا منھہ جو مثل گل کنول دن رات شگفتہ رہتا

سو کنبھلان کہو کہہ بھانی
سو کہو کس سبب سے اب پژمردہ ہو گیا

ادھر جو کنول سہت نیت پان
ہونٹھ تمھارے جو مثل کنول نازک تھے پان کا رنگ نہ سہہ سکتے

کیسین سہا لاگ مکھہ بھان
اور کسطرح گوارا کیا جب تیرے شوہر نے بوسہ لیا

لنک جو پگ دیت مرجھانی
کمر تمھاری جو قدم دھرنے کے ساتھ مرجھاتی تھی

کیسین رہی جو راون رانی
راون یعنی شوہر کی صحبت میں کسطرح چین سے رہی

چندن چونپ پون اس ہوئی
صندل کی مانند تمھارے شوہر کی بو باس ہوتی ہے

بھیو چتر سم کس بھا جیوئی
اور تم گویا مثل تصویر کے بے حس و حرکت ہو کیسا ہو جی

۳۱۹

سب ارگج مرگج بھالوچن پت سرونج
جتنا سامان تمھارا پاکیزہ تھا سب پامال ہو گیا اور آنکھیں جو سرونج تھیں بے نور ہو گئیں

ست کھو پدماوت سکھین پرمن سب کھوج
سچ کہو اے پدماوت یہ کیا حال ہے سہیلیاں سب کھوج کرنے لگیں

کھون سکھی آپن ست بھاؤ
پدماوت نے کہا اے سہیلیو میرا سچ حال تو یہ ہے

ہون جو کہت کس راون راؤ
کہ میں جو پہلے کہتی تھی عورت شوہر سے مل کے کس طرح کھیلے

کانپون بھنور رہیپ پہ دیکھین
اور جیسے بھونرے کو پھول پر دیکھتی تھی کانپتی تھی

جن سس گہن تیس مہ لیکھین
اور جیسے چاند کو گہن لگتا ہے ویسا میرا حال تھا

آج مرم مین پاوا سوئے
سو آج وہ مدعا میں نے پایا اور مجھ پہ کھلا

جس پیار پیو اور نہ کوئی
کہ جیسے شوہر پیارا ہوتا ہے کوئی نہیں ہوتا

ڈر تب لگ ہا ملا نہ پیو
خوف تب تک تھا جب تک شوہر سے ملاقات نہیں ہوئی تھی

بھان کی دشٹ چھوٹ گا سیو
جب سورج کی نظر پڑی سردی جاتی رہی

جگمن بھان لیسنہ پرگاسو
جس وقت آفتاب نے طلوع کیا

کنول کری من لیسنہ بگاسو
غنچہ دل کو شگفتگی حاصل ہوئی

ہیین چھوہ اپنا او سیو
دل میں محبت شوہر کی ایسی پیدا ہوئی اور خدمت کو جی چاہا

پیو نہ رسا و لیو پر جیو
کہ شوہر آزردہ نہ ہو جان اگر جاوے اس کے کام آوے

بت جو اپار برہ دکھ دو کھا
درد جدائی کا جو بے حد تھا

جنہہ اگست اودو جل سوکھا
مثل پانی کے کہ جب اگست ستارہ طلوع کرتا ہے سوکھ جاتا ہے

بھون رنگ جانب لیرین حسیت سپند
اے سہیلیو میں بھی بہت ہوشیار تھی جتنی اہرنت سپند

یہی پی لسی جتر ائین سکھین نہ انکو بند
لیکن ساری میری ہوشیاری شوہر کی ملاقات

کی سنگار تا پہنہ کنہ جا لون
اب سنگار کرکے تا پئے کو جاتی ہون کہ سوئی پر چلی گئی

اوہی دیکھون کھٹاو ننہ بھالون
اب مین پی کو ہر جگہ دیکھتی ہون

جو جی منہ توہی پیارا
جو میرے جی مین ہے تو وہی پیارا ہے

تن منہ سوئے نہ ہوی نرارا
اور تن مین ہے تو وہی ہے کہ کسیطرح جدا نہین ہوتا

نین منہ توہی سمانان
آنکھون مین ہے تو وہی سما رہا ہے

دیکھون جہان نہ دیکھون آنان
جہان دیکھتی ہون وہی ہے اور کوئی نہین ہے

آپن رس آپہنہ پی لئے
آپہی لذت ہے اور آپہی لذت لینے والا ہے

اودھر سہس لاگی رس دی
آپہی لب ہوکے ہزار طرح کی لذت دیتا ہے

ہیا تہار ریح کنچن لاڈو
سینہ شل تھالی کے ہے اور پستانین مانند لڈو کے

اگمن بھینٹ دنھیہ کی چاڈو
پہلے ہی مینے از راہ اخلاص کے نذر کئے

ہلسی لنک لنک سون لسی
کمر جب وسے پکڑی تو کمر بہت خوش ہوئی

راون رہس کسوٹی کسی
راون نے خوشی سے کسوٹی پر کسا

جوبن سبھی ہلا دہ جالی
جو کچھ مجھمین حسن اور جوبن تھا سب اسمین جا ملا

ہون ری بیچ ہت گیون ہرائی
اور مین اوسکے بیچ مین غائب ہو گئی

جس کچھ وت بجے دھرن کہنہ آپن لیج سنبھار
جیسے کوئی شخص کوئی چیز امانت رکھدیتا ہے اور پھر لے لیتا ہے

تس سنگار سب لینھس منہ کینھس ٹھٹھار
ویسے ہی سب سنگار میرا اوسنے لے لیا اور مجھے خالی کردیا

ان ری چھیلی تر چھپ لاگی
[illegible]

نیتر گلال کنت سون جاگی
آنکھین تب ہی جو سرخ ہو گیا وسکی وجہ یہ ہے کہ شوہر کے ساتھ جاگی

۳۲۰

چنپے درسن اس تھا سوئی
چنپا اور سو درسن سا تیرا منہ تھا اے پدماوت
سون جر وجس کیسر ہوئی
اب شل سونے اور زعفران کے زرد ہوگیا

بیٹھہ بھنور کچ نارنگ باری
تیرے پستانوں پر کہ شل نارنگی کے ہیں بھونرے
لاگی نکھہ اچھرین رنگ وھاری
نے بیٹھے کے ناخن مارا کہ سارا رنگ جاتا رہا

ادھر ادھر سون بھیج تبنوری
یہ ان پہ تیرے پان کی پیک پڑی ہوئی ہے
الکا ور مر مر گئے موری
اور زلفین پریشان ہو کے بی قرینہ پڑی ہین

رامی منی تہ اور تہین
شل راکمنی یعنی لعل جا تو نے تمکو سرخرو ئی تھی
ال مکھہ لاگ بھین پھل چھین
بھونرے کا منہ لگ کے مانند پھل چھینے کے ہوین

جیس سنگار ہار سون ملی
یہ معلوم ہوتا کہ جیسے ہار سنگار کا پھول ملگیا ہے
مالت ایس سدا رہ کھلی
اور یہ منہ ایسا تھا جیسے مالتی کا پھول

ہین سنگار رس کر انواری
تو تو شل سنگار رس اور نوار ہے
کدم سیوتی بیٹھہ پیاری
اور کدم سیوتی کے تھی لے شوہر کی پیاری

گوندکری سب تجین رت بسنت او پھاگ
تو تو شل گوندکی کلی سی شگفتہ رہتی تھی شل موسم بسنت او پھاگ کے
پھولہ پھرہ سدا اسکھہ آد سکھہ سچل سہاگ
سو ہمیشہ پھولی پھلی رہو اور ہمیشہ عیش کرو سہاگ کے ساتھ

کہ یہ بات سکھین اوٹھہ دھائین
یہ بات کہکے سہیلیاں اوٹھہ دوڑین
چنپاوت کہ جای [illegible]
ا[illegible] ران چنپاوت کو جہکے [illegible]

آج نرنگ پدماوت باری
آج پدماوت بہت بیرنگ ہے
جیو نجانے پون [illegible]
نہایت حرارت سے خواہش [illegible]

ترک ترک گا چندن چولا

تمام چولی اوسکی پارہ پارہ ہوگئی

دھرک دھرک ڈر اوٹھے نہ بولا

اور دل اوسکا دھڑکنے لگا اور منھ سے نہ بولتی تھی

آہی جو کری کنول رس پوری

وہ پدماوت جو مثل غنچے کے رس بھری تھی

چور چور ہوی گئین سو چوری

اوسکی چوڑیاں چور چور ہو گئین

دیکھو جا ہی جیس کمہلانی

دیکھو [illegible]

سُن سہاگ رانی بسانی

سہاگ کا حال سنکر چنپاوت بہت ہنسین

لی سنگ سبھی پدمنی ناری

بس وقت چنپاوت پدماوت کے پاس چلین سہیلیاں ہمراہ لین

آئی جہان پدماوت باری

اور وہان آئی جہان پدماوت اوسکی بیٹی تھی

آئی روپ سبھین جو دیکھا

[illegible] جو سب نے اوسکا منھ دیکھا

سون برن ہوی رہی سو دیکھا

تو معلوم ہوا کہ مثل سونے کے اوسکا رنگ زرد ہے

کسم پھول جس مُردی نرنگ دیکھ سب انگ

[illegible] جیسے [illegible] اوسکا بدن سیاہ رنگ ہوگیا

چنپاوت بھین وارین چوم کیس اور منگ

چنپاوت یہ حال دیکھکر قربان ہوئین اور بال اور مانگ چومنے لگین

سب رنواس بیٹھ چہو پاسان

جتنے محل کے لوگ تھے چاروں طرف بیٹھے

سسِ منڈل جنُ بیٹھ اکاسان

چاند کے گرد جیسے ہالا آسمان پر نظر آتا ہے

بولین سبھی بار کمہلانی

یہ حال دیکھکر سب کہتین کہ لڑکی کیسی [illegible]

کرہ سنگار دیکھ کھنڈوانی

کپڑے اسکے بدلا دو اور شربت پلا دو

کنول کری کومل رنگ بھینین

[illegible] کی سُرخی

آت سکوار رنگ سے کمھینین

ایسی نازنین کہ نزاکت کر سے قدم نہین اوٹھا

چاند جبیں دھن بیٹھ گرہی
چاند سی عورت کو گہن سا لگ گیا

سہس کراہوی سورج بگاسی
شل چاند کے تھی سورج کی کرن کی طرح بگس گئی

جھلکے جھار گہن اس سگے
کہ اسکے شعلہ ملاقات سی گہن سا تجھمن لگ گیا ہے

بھئی نرنگ مکہ جوت نہ رہے
کہ بالکل بیرنگ ہو گیا منہ کی آب و تاب نہ رہی

درب وار کچھ پن کریو
روپیہ تصدق کر کے کچھ خیرات کرو

اولی بار سنا سنہ دیہو
اور دروانے بیٹھ کے ستاسیونکو دو

بھر کے تہار نکھت گجموتی
تھال بھر کے ستارے سے گجموتی

ورتی کینھہ چاند کی جوتی
نچھاور کئے چاند کی روشنی یعنی پدماوت پہ

کینھہ ارگجا مرون اوسکھ دینھہ انہان
اوبٹن خوشبودار بنا کے اور بدن مین لگا کے نہلایا

پن بھئی چاند جو چودس روپ گیو چھپ بھان
اوسیوقت مانند ماہ شب چہار دہم کے چہرہ پدماوت کا ہو گیا کہ جسکے حسن کے آگے آفتاب چھپ گیا

پونہہ چیر آن سب چھوری
تو شکانہ کے واسطے نئے سب طرح کے کپڑے حاضر کئے

ساری کنچک پہر ٹوری
شل دوپٹہ اور ساری اور محرم اور پہونچے

پھندیان اور کنیان راتی
پھندیان اور کنیان سرخ کہ قسم پارچہ سی ہے

چھائل پنڈوا ہی گجراتی
اور چھائل پنڈوا اور گجراتی کہ یہ بھی قسم پارچہ ہے

چکوا چیر مکھونان لونی
چکوا چیر مکھونا بہت طرحدار کپڑا

مونت لاگ او چھاپی سونی
جسمین موتیون کی جھالر لگی اور سونے سے چھپا تھا

سرنگ چیر جھل سنگلدیپی
اور خوشرنگ دوپٹہ نادر سنگلدیپی

کینھہ جو چھاپا دھن وہ چھیپی
جسمین وہ چھاپا پڑا کاریگر چھیپی تھا

پہچا ڈوریا اور بیند رین ۳۲۴
پہچا اور ڈوریا اور بیندرین تیون بچے پر لگائین
سات رنگ سو چتر چتیرین
سات رنگ کی منقش طیار کی گئین
چند نوتا جو کھردوک بھاری
چند نوتا جو کھردوک دو نو قسم لہنگے کے
بن ابھرن بہ کاڑھا آنون بھانت جراؤ
پھر زیور بہت قسم کا لالا اور قسم قسم کی جڑاو چیزین
رتن سین گئے اپنی سبھا
راجہ رتن سین بھی اپنی مجلس مین جا کے
آئے ملے چتور کے ساتھی
وہان جتنے چتور گڈھ کے ہمراہی تھے سب آملے
راجا کر بھل مانہ بھاگے
آپس مین ملکے گننے لگے راجا کا بھلا ساوبھاگ
جو ہم کنہ نہ اہیت نریسو
جو ہمکو نہ ملتا ایسا سردار
دھن راجا تو ین راج بیکھا
دہے راجا تیرا راج ہمیشہ دیکھین
بھوگ بلاس سبھے کچھ پاوا
غذا اور عیش سب کچھ پایا

سیام سیت پیرین اوہرن
سیاہ اور سفید اور زرد اور سبز
بھر کے دیٹھہ جا نہ نہ پھیرن
نگاہ بھر کے دیکھا تو پھر نگاہ نہین پھری
بانس پور جھلل کے سار
بانس پور اور جھلل دو قسم کے کپڑے اور کے سا
پھیر پھیر سب بھر نہ جین جیس من بھا
اولٹ پلٹ کے سب پہنے جس جس کا جی چاہا
بیٹھی پاٹ جہان اٹھہ کھند
اپنے تخت پر ہشت ستون کے مکانین بیٹھے
سبھی ہس کے دیٹھہ ہاتھ
سب نے خوش ہوکے ہاتھ سے ہاتھ ملائے
جین ہم کنہ یہ بھوم دکھا
جس نے ہمکو یہ زمین دکھا
تب ہم کہان کہان یہ دیس
تب ہم کہان تھے اور یہ ملک کہان تھا
جس کی رجائس سب کچھ دیکھ
جسکے راج مین بیٹھے سب کچھ دیکھ
کہان جیبھ تس استت آ
کہان ہے زبان جس سے تیری تعریف ہو سکے

اب لہہ آمی انترپت ساجا
اب تمنے آگے ایسی پردہ پوشی اختیار کی

درسن کنہ نہ تپاوہ راجا
مناسب ہے کہ اپنے دیدار سے نہ ترساؤ

نین سران بھونکہ گی دیکھ درس تراج
تجھکو دیکھ کے آنکھین سیر ہوگئیں بھوک جاتی رہی
نواوتاراج سب بھیو اوسب بھئے نے کاج
اج سب نیا سامان پیدا ہوا اور سب کاج رہ بار نئے ہوگئے

ہنسکے راج رجائیں دنیہان
راجانے ہنسکے جواب دیا
اپنی جوگ لاگ اس کھیلا
اپنے جوگ کی لاگ مین ایسا کھیل کھیلا ہون
اہک مور پر کھارت دیکھ
یہ میرا حال دیکھو کرنے وسے برسات کا موسم ہے
جوتم تپ سادھنا لاگی
جو تمنے جوگ میری لاگ مین سادہا ہے
جو جہ لاگ سہی تپ جو گو
جو جسکے لاگ مین تپ جوگ اختیار کرتا ہے
سوورہ سہنس پدمنی مانگی
سولہ ہزار پدمنی اوسیوقت طلب کرکے
سبک دھور ہر سونی ساجا
سب کے گھر سونے سے سنوار دئے

مین درسن کارن تپ کینہان
کہ مینے تمہارے دیدار کیلئے جوگ اختیار کیا
گرہا آپ کینھ ہمہ چیلا
کہ آپ گرو ہوا اور تمکو لے ہمراہ ہو چیلا بنایا
گرو چینہہ کے جوگ بسیکھ
پس گرو پہچان کے جوگ کو اپنے دیکھو
اب جن ہین ہوہ بیراگی
اب دل مین لیئے اوداس نہ رہو
سو تمکے سنگ مائین بھوگو
وہ اوسکے ساتھ آخر کو عیش پاتا ہے
سبنی دنیہہ کا کہانگے
سبکو تقسیم کردین کچھ کسیکو کسی چیز کی کمی نرہی
سب لیئے اپنی گھر راجا
سب اپنے گھر راجا ہو گئے

۳۲۵

ہست گھوڑا او کاپر سبھہ دنیہہ بڑ ساج
ہاتھی اور گھوڑا اور کپڑے اور بہت بڑا سامان دیا
بھئی گرہست سب لکھپتی گھر گھر مانہ راج
جتنے خانہ دار تھے سب لکھپتی ہوگئے گویا گھر گھر راج ہوگیا

پدماوت سب سکھین بلوائین
پدماوت نے جتنی ساتھ کھیلنے والی تھین سبکو بلا لئے
سیس سبنکے سیندر پورا
سب کے سر مین سیندور لگایا
چندن اگر چتر سب بھرین
صندل اور عود کے تلک تمام نے لگا لئے
جان کنول سنگ پھولین کوئین
کنول یعنی پدماوت کے ساتھ نیلوفر یعنی سہیلیان کھلین
دھن پدماوت دھن تور ناہون
نیک ہے پدماوت اور نیک ہے تیرا شوہر
بارہ ابھرن سورہ سنگارا
بارہ ابھرن اور سولہ سنگار
سس سو کلنکی راہھ پوجا
بلکہ چاند تیرے سا داغدار اور اسکو گہن لگتا ہے

چیر چوپر ہار پہرائین
چیرا اور چوپر اور ہار پہنا لئے
سیس پور سب مانگ سیندورا
سر مین لگا کے پھر مانگ مین لگایا
نین چار چانہ او ترین
آنکھوں مین بھی کھلنے والونکی شکل ستارونکے چمکتی ہیں
اوسو چاند سنگ ترئین اوئین
یا چاند کے گرد ستارے تھے
جنہ ابھرن پہرا سب کاہون
جسنے ایسا زیور اور اس سبکو پہنایا
توہ سوہی پی سس میارا
تو ایسی زیبا ہے جیسے چاند اور شوہر جیسے مشعل
تورین نہ کلنک نہ کوئی سر دوجا
تجھمین داغ کہان اور تیری مقابل کون ہے

کاہو بین گہا کر کاہون ناد مردنگ
کسی نے بین ہاتھ مین لی اور کسی نے مردنگ

سب دن انند بدھاوا ہس کو داک سنگ
تمام دن مبارکبادی گائی اور ناچ کودا ایک ساتھہ ہا

پدماوت کہی سنہہ سہیلی
پدماوت نے کہا سنو اے ہمنشینو

ہون سو کنول تمہ کمدن بیلی
مین تو کنول کا پھول ہون اور تم مثل نیلوفر کے

کلس مان ہون تہہ دن آئی
مین مہادیو کے یہان ایک دن کلس مان آئی ہون

پوجا چلو چڑھاہہ جائی
سو چلو پوجا کرین اور کلس چڑھا دین

منجہہ پدماوت کا جو بیوا ان
اور میان مین جو پدماوت کا چنڈول چلا

جنس پربہات اوٹھی رتھ بہان
تو ایسا معلوم ہوا جیسا صبح کو آفتاب نکلتا ہی

آس پاس باجت چونڈولا
گرد و پیش چنڈول کے باجے بجتے تھے

دند مردنگ جہانجہ ڈپہہ ڈہولا
از قسم دند اور مردنگ و جہانجہہ اور ڈف اور ڈہولکی بجنے لگی

ایک سنگ سب سوندہی بہری
ایک ساتھہ سب ہو کر سب سہیلیان

دیو دوار آتر بہئین کھرے
مہادیو کے دروازے پر آ کے اوتریں

سین سو ہاتھہ دیو انہوا وا
اپنے ہاتھہ سے مہادیو کو غسل دیا

کلس سہس اگ گہرت بہراوا
ایک ہزار کلس گہی کے بھر بھر کے چڑھائے

پوتا منڈپ اگر او چندن
پھر منڈپ کو اگر اور صندل سے لیپا

دیو بہرا ارگج او بندن
اور مہادیو کی مورت مین خوشبوئین ملین

کی پرنام آگین ہئی ٹھڑے بنت کینہہ بہہ بہانت
ذکر الٰہی کر کے آگے ہوئین اور بہت طرح سے عاجزی کی

رانی کہا چلہہ گہر سکہی ہوت ہے رات
پھر کہا رانی نے سکھیون سے کہ اب گھر چلو رات ہوتی ہے

بھئی نس دھن جیسن سس پرگیسی
جب رات ہوئی پدماوت مانند چاند کے طلوع ہوئی

راجین دیکھ بہسم بھر لیے
راجا کے نزدیک اسکو دیکھ کے دنیا آباد ہو گئی

بھئی کنگی سر دسس آوا
ر جہ نے حکم دیا کہ شب ماہ بہت سرد ہے

پھیر گنگن رب چاہی چھاوا
ہما ساجی کو مجھے پر جانے کو چاہتا ہے

سن دھن دھنک بھونہہ کر پھیرے تنو
پدماوت نے گفتگو راجا کی سنکے بھوین چڑھا کے

کام کٹاچھ مکورت ہیرے
از راہ غمزہ گوشہ چشم سے دیکھنے لگی

جانہہ نہ کی پیچ سپے کھایجون
یہ نہ جانو کہ بھوین چڑھائی ہین تھنچ جاؤگے

تپا سپت ہون آج نبا یجون
باپ کی قسم آج نہ بچوگے

کالہہ ہوی رہی سنتھ راماں
کل کی رات نہ تصور کرنا کہ آرام سے گذری

آج کرون راون سنگراماں
آج مانند رام اور راون کے معرکہ ہوگا

سین سنگار مہون ہی بہا
خنج سنگار کی مینے بھی آراستہ کی ہے

گج کت چال انچل کت دھجا
ہاتھی کے شکل رفتار اور آنچل کے مانند نشان ہے

نین سمند رکھرگ ناسکا
آنکھین میری مانند سمندر کے اور ناک شکل تلوار کے

سر بر جو جھ کو موسون جیا
کوئی مجھ سے مقابل نہین کر سکتا ہے

ہون رانی پدماوتی مین جیتا سکھہ بھوگ
مین رانی پدماوت ہون عیش میرے حصے مین ہے

تون سر بر کر تا ہون جن جوگی تہہ جوگ
تو اس سے مقابلہ کر جو تیرے مقابلے کے لائق ہو

ہون آج جوگ جان سبھہ کوؤ
... جوگی ہون کہ مجھکو سب ... جانتا ہے

بیر سنگار جتے مین دو و
رزم اور بزم مین نے دو تو جیت لئے ہین

او ہان تو ہنون بیر گھٹ ما نہان
وہان تو ہنونت بیر دل مین سمائے ہین

ایہان تو کام کنک تہ پا نہان
اور یہان فوج شہوت کی برسر جنگ ہے

او ہان تو ہی چڑ ھکے مہ منڈ وان
وہان تو یہ خیال ہے کہ لعنوری پہ چڑھکے ملڈا لون

ایہان تو آدھرا مین رس گھنڈ وان
اور یہان ہونٹھون مین آبحیات بھرا ہے

او ہان تو کرنپ ترندھ مار ون
وہان یہ ارادہ ہے کہ تیر اور بندھ سکے مارون

ایہان تو بیرہ تمہار سنگھار ون
اور یہان تمہارے فرق کو سیغرکرہنا ہے

او ہان تو نج پیلون ہوی کہیر
وہان یہ قصد ہے کہ ہاتھی ہو تو گینڈا ابہو کے ہٹادون

ایہان تو کامن کرس لو بیہر
اور یہان نزاکت اپنا کام کرتی ہے

او ہان تو لوٹون کنک کہنڈ ار و
وہان یہی عزم ہے کہ فوج سے لوٹ لون

۲۹ — ایہان تو چیت تمہا رسنگا ر ہ
اور یہان نگاہ تمہاری سنگار پر رہتی ہے

او ہان تو کنبھتل گج نالو ن
وہان کمبھ ہتی ہاتھی تام ہے

ایہان تو گج کلسنہ کرلا ون
اور یہان ہاتھی کلسون کے لگا دیئے

پرا نیج تب دھر ہر پیمر اج کے ٹیک
جب کہ حال لاگ کا ہوا تو طرفین مین محبت نے آکے بیچ بچاؤ کردیا

مانو بھوگ چہون رت مل دونون ہوی ایک
چارون موسم عیش و عشرت طرفین ایک دل ہوکے منائین

پرتھم بسنت نول رت آئی
پہلے موسم بسنت کا آیا کہ چیت بیساکھ مین ہوتا ہے

سورت چیت بیساکھ سمائی
یعنی ان دو نو مہینے چیت بیساکھ بسنت اچھی گذرے

چندن چیر پہر دھن انگا
صندلی لباس یہ عورت نے جسم مین پہنا

سیندور دیکھ بہس بھر منگا
اور سیندور خوش ہوکے مانگ مین بھر

کسم ہار اور پرمل باسو

ہار ... سمین نہایت خوشبو آتی ہے

سنور سیتی پھولن واسی

... کو ... نے پھولوں سے بسایا

پھو پنجھ گ وص جوبن باری

... زن نے جوانی کو چمکایا

... ہی بہاگ بھل چاچر جوری

... بہت بہاگ چاچر کے ساتھ کھیلے

... سس سیر تی پیو سو رو

... چاند سرد اور سرا جاشل سوج گر تھا

ملیاگر پھیر کا کیلاسو

اور ملاگر سمین بہت خوشبو ہوتی ہے کیلاس چھڑکا

دھن او کنت ملی سکھ باسی

زن اور شوہر نے نہایت عیش سے آرام کیا

بھنور پہپ سنگ کرہنہ دھمائی

بھونرے نے پھول کے ساتھ بہت دھمار مچائی

برہ جرائی دیکھ جس ہوری

مفارقت کو مثل ہولی کے جلا دیا

نکھت سنگار ہونہ سیج جورو

ستار سنگار کے آپس کی گرمجوشی سے چور چور ہو گئے

جہ گھر کنت ہارت کھلے آد بسنات

جس گھر میں شوہر موجود ہو وہاں اچھا موسم اور ہمیشہ بسنت رہتا ہے

سکھ بہر آنو بہ ویہ ہری دکھ بنجا نہ کت

عیش اس مقام میں پیدا ہوتا اور رنج کا نام کوئی نہیں جانتا

رنگ پھر کی تپن تہ تہان

... میں اس مقام میں گرمی نہیں ہوتی

... رنگ چیر دھن پہنیان

... خوش رنگ لباس ... پہنا

... ست تن سیر سو باسان

... خوشبو ... سے بسر کرتی تھی

جیٹھ اساڑھ کنت گھر جہان

جہاں شوہر ہو اگرچہ جیٹھ اساڑھ کا مہینا ہو

پرمل میدر ہنی تن بھنیان

... نہایت طاہر اور خوشبودار اور نرم تھا

نہر راج کنت گھر پاسان

... اور شوہر کے پاس ہو سے سکھ میں راج کرتی تھی

وبری جوڈ بھان سونارا

بہت خنکی کے ساتھ خوشبو وہان آتی تھی

سیت بچھاون سنور سیتی

سفید بچھونا بچھا تھا اور لحاف توشک نہایت عمدہ تھا

ادھر تنبور کپور بھیو سینان

چرچ لئے

لب پان سے جو ہین کافور بہم سینے کی خوشبو آتی تھی لو وہ گئے

بھا آنند سنگل سب کہون

سارے سنگلدیپ مین ہر جگہ سامان عیش تھا

اگر پوت سکھ نلت ادھارا

اگر سے لیپ کیے فرش معقول بچھایا تھا

بجوگ براس کرنہ سکھ سیتی

بہت عیش و عشرت مین سے کرتی تھی

چندن رچ رچ لاونت بتیانا

کہ وقت بات کرنیکے صندل کی خوشبو آتی تھی

بھاگونت گنہ سکھ رت چہون

سب صاحب نصیب اور الدار موسم سے تھے

داریون داکہ لیتھہ رس رہسہ آنب چھوہار

انار اور انگور کا رس لیتے تھے اور آنب و چھوہارے ٹپکتے تھے

ہر یہ تن سوٹا کر جو اس چاکھن ہار

بڑا اس سے سبز وہ طوطا جو ایسی چیزون کا مزا چکھے

رت پاوس برسے پیو پاوا

موسم پاوس مین اگر شوہر پاس ہو

پدماوت چاہت رت پائی

پدماوت نے بہت مطبوع موسم پایا

کوکل مین پانت بگ چھوٹی

کوکلا بولتا تھا اور بگلے کی قطار نمایان ہوئی

چمک بیج برسے جل سونان

بجلی کی چمک مین پانی کا برسنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سونا برستا ہے

ساون بھادون ادھک سہاوا

تو ساون بھادون نہایت اچھا معلوم ہو

گگن سہاوا بھوم سہائی

جس سے آسمان اور زمین کی رونق ہوگئی

وھن لنسرین جن بر بیہوئی

اوس عالم مین پدماوت برآمد ہوتی تو معلوم ہوتا کہ

دادر مور سبد سٹھ اونا

مینڈک اور مور کی آواز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے

جگ انی پی سنگ نس جاگے

سنسکا رنگ سرخ ہو گیا تھا سات بھر شوہر کے ساتھ جاگے

ستیل بوند اوپچ چھوپارا

ٹھنڈی بوندیں اونچے مکان میں نہایت لطف دیتی تھیں

ملی سمیر باس سکھ باسی

جہاں بو دنسیم ہوا اور مکان بھی راحت بخش

بر ریشم سینھی چولا

ریشمی [illegible] تھی اور اس عالم میں سرخ پوشاک

گرجی گگن چونک کنٹھ لاگے

اور جب بادل گرجتا تھا تو چونک کے شوہر کے گلے لگ جاتی تھی

ہریا سب دیکھے سنسارا

سارا عالم سبز نظر آتا تھا

بیل پھول سیج سکھ دائی

اور فرش پھولوں کا ہو کیونکر دل کو آرام نہ ہو

اودھن پی سنگ رچا ہنڈولا

اور زن شوہر کا ہنڈولے میں جھولتا ایک دفعہ [illegible]

پون جھکوری ہی ہر کہ لاگی مسیتر باس

ہوا کا آہستہ چلنا تو دل کو اچھا معلوم ہوتا اور پھر جب خوشبو شی کے ساتھ آئے

دھن جانی یہ پون ہی پون سو اپنی آس

جو سکا [illegible] وقت نے جانا کہ یہ ہوا ہے یہ سمجھا کہ یاد وصال ہے

[illegible] ور [illegible] وصل پیا ہی

[illegible] زیادہ تر لطیف آیا

[illegible] بھی پونیوں نکلا

[illegible] مثل ماہ شب [illegible] کے تھی

[illegible] رہ کران سنگار بناوا

[illegible] سنگار آراستہ کیا

بھاز مل سب [illegible]رت اکاسو

[illegible] اور صاف ہو گیا زمین اور آسمان

باتوں کنوار کاتک اجیاری

جسکا نام کنوار کاتک روشن ہے

چودہ چاند آوے سنگا

[illegible] برآمد کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ چودھویں چاند نکلا

نکست بھرا سورج [illegible]

ستاروں کی بھر سورج نے [illegible] پایا

سیج [illegible] واسو

بستر کی آرائش [illegible] ہوا [illegible] نے

سیت بچھاون او اُجیاری
سفید فرش بھی ہے اور چاندنی رات ہے
سونین پھول پر تھین پھولی
زر کے پھولوں سے روی زمین شگفتہ ہوگیا
چکھہ انجن دی کھنجن دکھاوا
انکھوں مین سرمہ دیکے کھنجنا نظر پڑا

ھنس ھنس ملنہ پرکھ اُجیاری
ہنس ہنس کے ملاقات ہوئی مرد و زن مین
پیو دھن سون دھن پیو سون بھولے
شوہر زن پے اور زن شوہر کے محبت مین محو ہے
ہوی سارس جوری بن ماوا
سارس کی سی جوڑی ہو کے مزہ اوٹھایا

یہ رت کنتھا پاس جنہ سکھ تنکے ہیہ ماہنہ
اس موسم مین جسکے پاس شوہر ہے اوسکے دلکو راحت ہے
دھن ھنس لاگی پی گلین دھن گل پیکے باہنہ
عورت ہنسکے شوہر کے گلے لگے اور عورت کے گلے مین شوہر کی باہنہ ہے

آئی سسر رت تہان نہ پیو ہے
اب اگرچہ سسر رت یعنی موسم سرد آیا لیکن جاڑا کہان
دھن اوپی منہہ سیو سہاگا
پیدا ہوا اور تن مین سردی مثل سہاگے کے ہوگیا
من سون من تن سون تن گہا
دل سے دل اور تن سے تن مل گیا
جانہ چندن لاگیو انگا
گویا صندل جسم مین لگا ہے
بھوگ کرہنہ سکھہ راجا رانی
راجہ اور رانی نے ایسے اسقدر عیش و عشرت کی

اگہن پوس جہان گھر پیو
جب اگہن پوس مین شوہر گھر مین موجود ہے
دھون انگ ایک مل لاگا
کہ دونون جسم کو ملا کے ایک کو یا جیسا سہاگا سونے کو ملا دیتا ہے
ہی سون ہی بیچ رہا رہنہ رہا
ایسا دل سے دل ملا کہ بیچ مین پردہ بارکا نہ رہا
چندن رہی نیا وہی ستگا
صندل رہے اور رہا ہی نکری یہ محال ہے
دہنہ لیکھے سب سنسار چہدی
کہ اونکے حساب سے ساری دنیا خنک ہوگئی

جو جبہ دھون جوبن سیون لاگا
دونین میں جب معرکہ جوانی کا گرم ہوا
دوی گھٹ مل ایکی ہوی جا نیز
دونو جسم مل کے ایک ہو گئے

بیچ ہت سیو جیو لے بھاگا
تب درمیان سے جاڑا اپنا جی لیکے بھاگا
ایس ملتہ تبھون نہ اگھانین
ایسے ملنے پر بھی آسودہ نہو سکے

ھنسا کیل کرہہ جیون سر ور کند ہنہ کرلنہ دووؑ
ہنس جسطرح ملکے تالاب آپسمین کھیلتے ہین اسطرح دونو آپسمین خوش و خرم کھیلتے تھے
سیو پکار رہی پار رہا جس چکوی کہ بچھو و
جاڑا پکارتا تھا کہ مین جدا ہوا جیسے چکوی چکوا رات کو جدا ہو جاتے ہین

رت ہیونت سنگ پیو پیالا
موسم ہیونت کے ساتھ پیالہ شراب کا پیا
سنور سپیتی سنغہ دن راتی
توشک ور لحاف سے دن رات مجھکو کام ہے
گھر گھر سنگل ہوی سکھہ جہ جہ
گھر گھر سنگار میں عیش و عشرت ہر ایک کو تھی
جہان دھن پرکھہ سیو نہہ لاگا
جس جگہ عورت اور مرد کو اکٹھا ہونے سے جاڑا نہین لگتا
جامی اندر سون کینھ پکارا
جاڑے نے بھاگ کے راجا اندر سے فریاد کی
ہو رت ... اسنگ مین سووا
... ساتھ سوتا ہون

ماہہ پھاگن سُکھہ سیو سالا
گویا پھاگن کے مہینے سردی آسایش کی ہوتی ہے
دگل چیر پہر ہنہ بہو بھانتی
دگلا اور چادر بہت قسم کے پہننے مین آتے ہین
رہا نہ کتہون ... کر کھوج
کسی جگہ بیچ کا نام و نشان باقی نہ رہا
جاہنہ کاگ ... بھاگا
وہان سے تو جاڑا اسطرح بھاگتا ہے جیسے کوئی کو ...
ہون پدماوت دیس نسارا
کہ مجھکو پدماوت نے اپنے شہر سے نکال دیا
اب ورس تین مار بچھو وا
اور اب ... ہوا

اب ہنس کے سس سو رکھنیا

اتنو خوش ہوکے چاندنے سورج سی ملاقات کی

اہا جو بیچ ہت میٹا

جو درمیان مین کسیقدر جاڑا تھا وہ بھی جاتا رہا

بھیو ایندر گرآلیس پر سہاو نہ کبھی ہوی

راجا اندر کا حکم ہوا کہ تسکین او ر دلاسا دو اسکو

کوہ کاہ کی پر بھا کوہ کاہ کی ہوے

کسیکو کسیکے درد و رنج سے کیا غرض ہے کوئی کسیکا نہین

ناگمتی چتور پنتھہ ہیرا

ناگمتی نے چتور مین بہت راہ دیکھی

ناگر نار کا ہو بس پرا

مگر کسی ہوشیار عورت کے بس مین پڑا ہے

سو اکال ہوی لیگا ہیو

طوطا جیسے حق مین ملک الموت ہو میرے شوہر کو لیگیا

بھیو نراین باون کرا

وہ تو نارا ین باون حصہ کا ہو گیا

کرن بان لینھون کی چھیندو

راجا کرن کو بھی تیر عشق کا لگا او ر فریب دیا

مانت بھوگ گوپی چند بھوگی

راجا گوپی چند بھی بہت عیش کرتے تھے

لی گا کنتھہ بھا کر ر الو تبی

اسیطرح سے میرے شوہر کو کو ا یعنی طوطا لیگیا اور غائب کر دیا

بیہو جوگی بن کینھہ نہ پھیرا

شوہر جب سے جوگی ہو کے نکلا پھر نہ آیا

تین بھوہ موسون چت ہرا

کہ اوسکا فریفتہ ہو کے مجھہ سی اوسکا دل پھیر گیا

بیہو نہ جات جات پر جیو

ورنہ جان جاتے پر وہ نہ جاتا

راج کرت بل راجا چھرا

کہ راج کرتے ہوے راجا بل کو چھل لیا

بھرتھہ بھیو جھل ملا انندو

راجا بھرتری کی بھی عیش تاریک ہو گئی

لی الیسوان جلندھر جوگی

اونکو بھی جلندھر جوگی نے لیجا کر پوشیدہ کر دیا

کٹھن بچھو و جیسہ کھ گوپی

او ر سخت جدائی ڈالی جیسا کہ کو پیچند مین ڈالی

سارس جوری کم دھری مارگیو کن کھاگ

سارس کی جوڑی کو کون ہر لیجا کے ہلاک کر گیا

جھرجھر پانجر دھن بھئی برہ کی لاگی آگ

کہ خشک ہو کے عورت کی پسلیاں جدائی کی آگ میں جل گئیں

پی بیوگ اس باورجیو

شوہر کی جدائی میں ایسا ہی دیوانہ ہو گیا

اودھک کام دگدھی سو کا ہان

زیادہ تر جو خواہش سوختہ کرتی تھی وہی خواہش اب

برہ بان تس لاگ ڈولے

جدائی کا تیر ایسا لگا ہی کہ جنبش نہیں کرتی

سنگھ ہیر بار ہین ماری

جو شخص ہر وقت مانند ہار کے ہمراہ رہتی تھی اب

ہمن اک آو پیٹ منہ سوبسا

ایک لمحہ پیٹ میں سانس آتی ہے

یون ڈولا و کہہ بینجہ جیو لا

جو خنکی آ جاتا ہے تو کچھ ہوش آتا ہی

یہان موت کہرا کہا

... ہنرج کے کون روک سکتا ہی

... کی آگ اٹھی کہ

... تو فوراً آگ اٹھتی ہے

پپہا جس بولے پی پیو

کہ پپیہے کے مانند ہر دم پیو پیو کی فریاد ہے

دھرلے سوا گیو پیو ناہان

طوطا جیت لیگیا شوہر کے نام سے

رکت پسیج پسیج تن جوڑے

اور خون اسقدر نکلا کہ محرم تر ہو گئی

دھرہران تجی اب ناری

پیاری جان گنوائی اب عورت یعنی ناگمتی نے

کہنہ جامی جیو ہو ہی نراسا

اور ایک لحظہ جان نا امید ہوتی ہے

پھر کے نار بچہ کہہ بولا

اور ناگمتی منہ سے بولتی ہے

کوئل اوچاتک کہہ بھاکھا

اور پھر کوئل اور پپیہے کی آواز کہاں پا سکتا ہی

ھنس جو رہا سر رین پانکہہ جرنج بھاگ

ہنس جو تالاب میں تھا پر جلے تو بھاگ نکلا

۳۳۷

پات مہادی ہیگین نہا نرو
تحت مہادیو کو دل کی آنکھ سے دیکھو

بھنور کنول سنگ ہوی مڑاوا
بھنورا کنول کے ساتھ ملا رہتا ہے

پپیہا سنوانت سون جیسن پریتی
پپیہے کو آب نیسان سے جیسی محبت ہوتی ہے

دھرتی جیسں گگن سون نیہان
زمین کو جیسی آسمان کے ساتھ محبت ہے

پن بسنت رت آد نویلی
پھر بسنت کا موسم جب نیا آتا ہے

جن اس جیو کرس تو ن باری
ناحق ایسا اپنے جی کو کرتی ہے تو لڑکی

دن دس جل سوکھا کا نسا
دس دن بغیر پانی کے کانس سوکھ جاتی ہے

سمجھ جیو چیت سنبھار و
دل میں سمجھ کے جی کو ہوشیاری سے سنبھالو

سنور نجھہ مالت پن آو ا
جسوقت مالتی کو یاد کرتا ہے فوراً آتا ہے

ٹیک پیاس باندھ جی سیتی
اوسکے باغ سے پیاس پی لگا کے اڑتا ہے

پلٹ پھری برکھا رت میہان
چل پھر کے موسم برسات میں پانی برستا ہے

سو رس سو دھکر سو رن بیلی
بھونرا کہیں ہوتا واسطے لینے رس کے آتا ہے

وہ ترور پن او لٹھ سنوای
درخت کو آگ میں جلاتے ہیں پھر ہرا ہو جاتا ہے

پن سوی سرور سوی ہانسا
پھر وہی درخت ہی اور وہی ہنس ہے

ملنہ جو بچھرے ساجن سے کی بھینٹ کھنت
جسکا شوہر مفارقت کے بعد ملتا ہے تمام تکلیف سہ ہو جاتی ہے

تین مرگسر جسم سہنہ سے اور اپھنت
جسطرح مرگسر انچھتر میں تپتی ہے اور پھر اودراسے سبز ہو جاتی ہے

چڑھا اساڈہ گگن گھن گاجا
اساڑھ چڑھا اور آسمان سیاہ دل گھر کے آیا

ساجا برہ ڈنڈ دل باجا
فراق نے زینت پائی اور باجا مفارقت کا بیچ میں بجا

دھوم سیام دھورین گھن چھائی
بھورے اور کالے اور سفید بادل آسمان پر چھا گئے
کھرگ بیچ چمکے چہندا وران
تلوار بجلی کی ہر چہار طرف چمکنے لگی
اودی گھٹا آئے چہنہ پھیری
گھٹا ہر چہار طرف سے پیدا ہوئی
دادر مور کوکلا پیہو
مینڈک اور مور اور کوکلا بول رہے ہین
پنچھی نخچتر سر اوپر آوا
پنچھی نخچتر سر کے اوپر آیا
اور لاگ بیچ بھیئن لیئے
اور نخچتر لگا اور زمین تخم ریزی کے قابل ہوئی

سیت ودھجا بگ پانت دکھائی
سفید نشان کی بگلون نے قطار دکھائی
بندبان برسہہ گھن گھوران
قطرے تیرون کی شور و زور سے برسنے لگے
کنت اُبار مدن ہون گھیری
شوہر باہر ہین اور مجھکو آتش وصل نے گھیر لیا ہے
گرہنہ بیچ گھٹ رہی نہ جیوُ
جسوقت بجلی گرتی ہے جسم مین جان باقی نہین رہتی
ہون بن ناہنہ مندر کو چھاوا
مین شوہر سے جدا ہون گھر کون چھائیگا
موہی بن کو آدر دیئے
مجھکو بغیر شوہر کے کون عزت دیگا

جہہ گھر کنتا تے گھر سکھ تہ کاروتہ گرب
جسکا شوہر گھر مین موجود ہے وہی صاحب عیش ہے اسیکو عزت اور غرور سزاوار ہے
کنت پیاری باہری ہم سکھ بھولا سرب
ہمارے شوہر تو پردیس مین ہین ہمکو سب عیش بھول گیا

ساون برس مینہہ اتوائی
ساون برستا ہے اور مینہ تلا ہوا کھڑا ہے
لاگ پونربس پیو نہ دیکھا
پونربس نخچتر لگ گیا شوہر کو نہ دیکھا

بھرن پری ہون برہ جرانی
اور مین آتش مفارقت سے خشک پڑی ہون
بھئی باور کہان کنت سیرکھ
مین دیوانی ہون شوہر عاقل کہان ہے

کیت کی آنسن پر نہ بھوین لوٹی
خون کے آنسو زمین پر لوٹے پڑے ہین

سکھن رچایی سنگ ہنڈولا
سکھیون نے اپنے اپنے شوہر کے ساتھ ہنڈولا رچا

ہمی ہنڈول جیسن ڈولے مورا
اور میرا دل تو ہنڈولے کیطرح رہا ہے

باٹ اسوجھ اتھاہ گمبھیری
راہ نہین سوجھتی ناپیدا کنار ہے

جگ جل بوڑ جہان لگ تاکی
سارا عالم جہان تک دیکھو پانی مین ڈوب گیا ہے

رینگ چلین جن بیر بہوٹی
یہ معلوم ہوتا ہے گویا بیر بہوٹیان چلتی ہین

ہریر بھوم کسنبھی چولا
زمین سبز ہے اور کسنب کے رنگ کے کپڑے پہنے ہین

برہ جھولاوی دئی جھکورا
فراق مجھکو پینگ سے کیسے جھلا رہا ہے

جیو باور بھا پھری بنبھیری
میرا دل دیوانہ مثل بنبھیری کے پھرتا ہے

مور ناو کھیوک بن تھاکے
اور میری کشتی بغیر ملاح کے ڈوبی جاتی ہے

پربت سمند اگم بن او بیہر گھن ڈھنکھ
پہاڑ اور جنگل مین سمندر بھرا ہے اور بیہڑ مین گھنا ڈھاک ہے

کم کر بھینٹون کنت تم نا مو پاوں نہ پنکھ
کسطرح ملاقات کرون تم سے اے شوہر نہ میرے پاؤن ہین نہ پر

بھر بھادون دو بھر اتی بھاری
سارا مہینا بھادون کا اتنا ناگوار اور گران ہے

مندر سون پی اتنہ بسا
گھر سونا پڑا ہے شوہر اور رہتا جگہ بسا ہے

رین اکیل کھین اک پاٹی
رات بہ تنہائی چپ کی پٹی پڑی رہتی ہے

کیسین بھرون رین اندھیاری
کسطرح بسر کرون اندھیری رات اونکی

سیج ناگ بھی ... ...
بچھونا ناگ ہو کے ... ...

نین لیا ... ...
ور انکھین اگھور کے ...

چمک بیج گھن گرج ترا سا
جسوقت بجلی چمکتی ہے اور آسمان گرجتا ہے تب جان ملی
برہ کال ہوی جیو گراسا
جدائی نے موت ہوکر جیکو گھیر لیا ہے

برسی مگھا جھکور جھکوری
مگھا نچھتر جسوقت جھکور ریکے ساتھ برستا ہے
مورِ دوی نین چوین جس اوری
میری دونوں آنکھیں مانند اولتی کی ٹپکتی ہیں

دھن سوکھی بھر بھادوں ماہان
عورت خاص بھادون مہینے میں خشک ہی رہ گئی
ابہوں نہ آی نہ سینچس ناہان
ابتک خاوند نے آکے آبپاشی نکی

پُروا لاگ بھوم جل پورے
پوربا نچھتر لگ گیا اور زمین پانی سے بھر گئی
آگ جواس بھئی ہوں جھوری
ورت مدار سا جو اسکے طرح میں خشک لگی

جل تھل بھری اپورے سب دھرتی گگن ملا ایک
اسقدر طغیانی پانی کی ہوئی کہ زمین آسمان ملکے ایک ہوگئے
دھن جوبن اوگاہ منہ دی بوڑت پی ٹیک
عاشقی دریائے عشق جوانی میں ڈوبتی ہے اے شوہر مار اکر

لاگ ... کنوا ... جگ گھٹا
ب ... کی ہیند ... پانی ملک سے گھٹا
اب ہون آوری پریتم لنا
اب بھی اے شوہر گھر میں پلٹ آ

تو ... مین ... پلھوی کیا
... اے شوہر جسم ترو تازہ ہوگا
او ترا چیت بھر کر میا
و ترا او چیت نچھتر آخر ہوا اب بھی آ اور مہربانی کر

... اگست ہست ... تن گاجا
... ... کیا اور ہتھیا نچھتر لگا
تُری پلان چڑھی رن راجا
ایسا زور سے کہ جیسا راجا گھوڑے پر زین رکھکے کر چڑھا

چتر ... امیت مین گھر آوا
چترا ... مین اور دوست چھپلی اپنے گھر مین آئی
کوکل پیو پکارت پاوا
اور کوکلا پیو پیو پکارتا ہے

ولا
دستور ہاڑی برسات
مین مہا ساوی بوا ...
...
۳۴۳

۳۴۱

سوانت بوند چاتک مکھ پری
سوانت یعنی آب نیساں کا قطرہ پپیہے کے منہ میں پڑا
سرور سنور ہنس چل آئے
تالاب کو یاد کرکے ہنس چلے آئے
بھئی نراس کاس بن پھولی
مجھکو ناامیدی ہے کہ کاس جنگل میں پھولی

سیپ سمند موتی نہ بھری
سمندر کی سیپی میں موتی بہت سے بھر گئے
سارس کرلین کھنجن دکھائی
سارس کلیل کرنے لگے اور کھنجن پنچھی نظر آیا
کنت نہ پھری بدیسنہ بھولی
میرے شوہر نہ پھری پردیس میں بھول گئے

برہ ہست تن سالی کہای کری نت چور
ہاتھی فراق کا میرا بدن جیسے ڈالتا ہی اور اوسکا زخم مجھی ریزہ
بیک آئے پی باجہ گاجہ ہوی سدور
جلد آیکے ای شوہر مجھی بچا لو کہ مجھکو شیر فراق کا ہلاک کیے ڈالتا ہے

کاتک سرد چند اوجیارا
مہینے کاتک میں روشنی چاند کی بہت خنک ہوتی ہے
چودہ کران چند پرگاسو
چودہ حصہ چاند روشنی میں طلوع کرتا ہے
تن من سیج کرے اگداہو
میرے تن من کو بستر جلائے دیتا ہی
چہوں کھنڈ لاگے اندھیارو
چاروں طرف عالم تاریک معلوم ہوتا ہے
ابہوں نٹھر آو یہہ بار انچ
اب بھی لے بیدرد آ اس روار سے

جگ سیتل مو برہن جارا
تمام زمانہ خنک ہوگیا اور میں جلی جاتی ہوں
جنہ جرے سب دھرت اکاسو
اور سری حساب سے گویا سب زمین آسمان جلا جاتا ہے
سب کہہ چند بھیو مو راہو
سب کے حق میں چاند اور میں راہ اوسکو ماتی ہوں
جو گھر ناہیں کنت پیارو
شوہر پیارا جو گھر میں نہیں ہے
پرب دیواری ہو سنسارن
تیوہار دیوالی کا ہے ساری عالم میں

۳۴۲

سنگھ جھمک گاونہ انگ میں رہی

ایک پل ساتھ جھوم جھوم کر اور بدن ٹوٹ سے سونگا تیا نہر

جنہ گھر پیو سو منورا پوجا

جسکا شوہر گھر میں ہے وہ منورا پوجا کرتی ہے

ہوون جھرودن بجھری جوری

اور مین جدائی مین جھری جاتی ہون

موکنہ برہ سوت دکھ دوجا

اور میرے واسطے آیا تو فراق ہوئے دور ہوت دکھ

سکھی مانین تیوہار سبگا ہی دیواری کھیل

سب سکھیون نے تیوہار منایا دیواری کا کھیل گاکے

ہون کا کھیلون کنت بن رہی چھار رسیل

مین کیا کھیلون بغیر شوہر کے کہ خود خاک برسر ہون

اگھن دیوس گھٹا نس باڑھی

اگھن کے مہینے مین بھی گھٹا سا گھور رہتی ہے

اب دھن دیوس برہ بھاراتی

اب آگئی کو دن ہجر شوہر مین رات ہوگیا

کانپا بیا جنا وا سیوؤ

دل اوسکی شدت سرما سے کانپتا ہے

گھر گھر چیر رچے سب کاہون

گھر گھر سامان سرمائی کا ہر ایک کے واسطے بنتا ہے

پلٹ تہ پھرا اگا جو بچھوئے

جب سے جدا ہوکے گیا پھر نہ آیا

بجراگن برہن ہوہی جارا

سخت آتش فراق نین دل کو جلا دیا

دوبھر رین جاہی کم گاڈھی

اور رات بھی سخت دشواری سے گذرتی ہے

جیرون برہ جس دیپک باتی

رنج فراق مین ایسی جلتی ہون جیسے چراغ مین بتی

تو پی جاہی ہوہی سنگ پیوؤ

اگر شوہر ہمراہ ہو تو ابھی سردی جاتی ہے

مورروپ سب لی گاناہون

میرا حسن سب شوہر اپنے ہمراہ لے گیا

اہون چھپ کر پھری ہنگ سوئی

اب بھی اگر پھیرکے آئے تو میرا رنگ رہنے جائے

سلاگ سلاگ دگدھی

کہ سلاگ سلاگ کے جل گئے خاک ہوئی

یہ ڈکھ و گدھ بجانے کنتو
یہ ہمارا رنج اور سوز شوہر نہین جانتا
جوبن جرم کرے بھسمنتو
یہ ہماری جوانی جل جل کے خاک ہوتی ہے

پی سون کہو سندیسڑا ای بھنورا ای کاگ
شوہر سے کہو پیغام میرا اے بھونرا اور اے کوے
سو دھن برہن جر گئے تہاک دھوان ہم لاگ
جو وہ عورت یعنی ناگنی جا گئی اوسکا دھوان لگ گیا ہم سیاہ ہو گئے

پوس نباڑے تھر تھر جی کانپا
پوس کے جاڑے سے تھر تھر ہمارا جی کانپتا ہے
سورج جڈا ای لنک دس تاپا
باوجود گرمی ذاتی کے سورج بھی سردی کھاکر

لنکا کی طرف ... سورج ... ہے

برہ بان دارن بھا سیوو
بوجہ افراط و غلبۂ فراق کے جاڑا زیادہ تر دشمن ہے
کنپ کنپ مرون لیے ہر جیوو
کہ ہر وقت کانپ کانپ کے جی نکلا جاتا ہے

کنت کہان ہون لاگون ہیری
شوہر کہان ہے کہ اوسکو گلے سے لگا لون
پنتھ اپار سوجھ نہ نیری
اور جہان وہ ہے وہ دور کی راہ ہے نہ نزدیک کی

سوڑ سپیتی آوے جوڑی
توشک اور لحاف ہر وقت سرد رہتا ہے
جانہ سیج میو ہنچل بوڑی
گویا بستر برف مین ڈوبا ہے

چکئی نس بچھرے دن ملا
چکوی چکوا کا جوڑا رات کو جدا دن کو ملتا ہے
ہون دن رات برہ کوکلا
اور مین دن رات جدائی سے مثل کوکلا کے کوکا کرتی ہون

رین اکیلی ساتھ نہ سنکھی
ساری رات اکیلی رہتی ہون کوئی سکھی ساتھ نہین
کیسین جیے بچھوہی پنکھی
کسطرح زندہ رہے مہجور پرندہ کی یعنی میری

برہ سو جان بھیو تن جاڈا
ہجر ہوشیار اور بدن سرمازدہ ہے
جیت کہای او مونہ نہ چھاڈا
جیتے کہائے جاتا ہے اور مرنے پر بھی نہین چھوڑتا ہے

رکت ڈھرا مانسو گرا ہاڑ بھئے سب سنکھ

خون گرا اور گوشت بھا اور ہڈیاں جلکے سنکھ ہو گئین

دھن سارس ہوی رر ہوی آہی سمیٹ پنکھ

عورت یعنی ناگمتی مثل سارس کے چلاکے مر گئی آ و میرے شوہر ا و میرے سمیٹ

لاگیو ماگھ پری ات پالا

مہینا ماگھ کا لگ گیا اور پالا پڑنے لگا

بیل بیل تن روی جو جھاپو ن

جسقدر چھپاتی ہون اوسقدر رونگٹے بدن

آہی سور ہوی تپ نا ہنا ن

آہی آفتاب ہوکر گرمی اپنی دکھا لے شوہر

اہین ماہ انچی رس مولو

اسی مہینے ماگھ مین رس کی جڑ پھیکتی ہے

نین چو نہ جس ماہٹ نیرو

میری آنکھین مثل مہاوٹ کے پانی کے روتی ہین

ٹپ ٹپ بوند پرہ جن اولا

آنکھون سے آنسو مثل اولے کے ٹپ ٹپ گرتے ہین

لہک سنگار کو پہر نو لا

کسکا سنگار اور کون جوڑا پہنے

[illegible]

برہا کال بھیو چیڈ کا لا

ایک تو فراق تیرے جس مین موت تمہارا دوسرے جاڑا

اہل ہل ادھکون من کانپو ن

اور ہلہلا کے زیادہ دل کانپتا ہے

تہ بن جاڈ نہ چھوٹی ماہنان

بغیر تیرے جاڑا نجاویگا ماگھ کے مہینے مین

تو سو کبھنور مور جوبن پھولو

تو تو مثل بھونرے کے ہے اور میری جوانی مثل پھول کے

تہ بن آگ لاگ سرچیرو

تیرے بغیر وہ پانی آگ ہوکر میری پوشاک جلاتا ہے

پرد یون ہوی مارے جھولا

ٹھنڈی ہوا ہوکر جھولا مارتی ہے

گین نہ ہار رہے ہوی ڈورا

گلے مین ہار نہ رہا ڈورا رہ گیا

تمہ بن کنتا دھن ہر وی تن تن بر بھا ڈول

تمہارے بغیر اے شوہر عورت یعنی مین ایسی حقیر ہو گئی کہ مانند پر کا جنبش کرتی ہون

تہ پر برہ جراسے کی جبی اوڈ اداچھول
اوسیر جدائی جلاکے جاہتی ہے کہ خاک اوڑا دے

پھاگن پون جھکوری مہا
پھاگن کے مہینے مین ہواے تند چلتی ہے

تن جس پیر پات بھاموراا
میرا بدن مثل پتے کے زرد ہوگیا

ترور جھر نہ جھر نہ بن ڈھاگھا
تمام درختونکے پتے اور ڈالے جنگل کے تی جھر گئے

کر نہ بنا پھت کینھہ ہلا سو
ہر ایک جنگل کا درخت اپنی آراستگی دیکھکے خوش ہوتا ہے

پھاگ کرنہ سب چاچرجوری
سارا عالم مل کے پھاگ گاتا ہے

جو پی یہہ جرت اس بھاوا
جو ہمارا جلنا شوہر کو ایسا خوش آتا ہے

راتی دیوس نر بھیے جی مورین
رات دن میرا جی بھی جاہتا ہے

بہ جوگن سیو جاے نہ سہا
پوگنی سردی بسبب ہوا کے نہین سہی جاتی

تہ پر برہ دے جھکجھورا
اوسپر فراق جھکورے دیتا ہے

بھئے انپت پھول پھر ساکھا
اور پھر سر نوسی پھول اور پھل شاخون مین لگے

موکنہ جگ بھادون اودا
اور میری واسطے زمانہ مثل بھادو ہرا اور اودا ہے

موتن لاے دینھہ جس ہوری
اور میرا بدن مثل ہولی کے جل رہا ہے

جرت مرت مہہ روس نہ آوا
تو مجھکو جلنے اور مرنے کا کچھ غم و رنج نہین

لاگیون نہار کنت جو تورین
کہ تیرے اوپر اے شوہر فدا ہو جان

یہ تن جارون چھارکے کہون کی پون اوڈاو
میری جی مین آتا ہے کہ اپنا تن جلاکے اور خاک کرکے ہوا سے اوڑا دون

مک تہ مارگ ہو یپرے کنت ہری جہہ پاد
کہ شاید تیری راہ مین جا پڑے کہ او سکے پانو سے رونڈے

چیت بسنتا ہوی دھماری
چیت اور بسنت مین ہر طرف دہمار ہوتی ہے

مولکمین سنسار او جاری
اور میری حساب سے ایک عالم اوجار ہے

پنچم برہ نج سر ماری
پنچمی تیر فراق مجکو کھینچکر مارتی ہے

رکت روی سگرین بن ڈہاری
کہ مین خون رو کر سارے جنگل مین بہاتی ہون

بوڑا اوٹھی سب ترور پاتا
میرے ہی خون مین ساری درختون کے پتے ڈوب گئے

بھیج مجیٹھ ٹیس بن راتا
مجیٹھ اور ٹیسو کو اوسی کی سرخی ہے

بوری آنب پھری اب لاگی
آنب مین بور آکر پھلنے لگا

ابہون سنور گھر آو سبھاگی
اب بھی یاد کرکے گھر مین آو ای خوش نصیب

سہس بھاو پھولی بن پتی
ہزار طرحکی پتی جنگل مین پھولی ہے

مدھکر پھیری سنور مالتی
لیکن بھونرا مالتی ہی کی یاد مین پھرتا ہے

مو انہ پھول بھئی سب کانٹ
میرے حق مین پھول سب کانٹے ہو گئے

دشٹ بھرے جن لاگہہ چانٹی
وقت نگاہ کرنیکے گویا جیونٹیان لگتی ہین

پھر جو بن بھئی نارنگ ساکھا
جوانی پھر بہارستان کی ہی جیسے نارنگی شاخ مین

سو اب برہ جات ہی چاکھا
سو اوسکو فراق نوش کرنا چاہتا ہے

گھرن پریوا آو جس آی پرہوی ٹوٹ
جیسے کبوتر اتر آکر اپنے گھر پر ٹوٹ پڑتا ہی اوسیطرح تم بھی آو اے شوہر

نار پرای ہاتھ ہی تم بن پاو نچھوٹ
عورت پرائے ہاتھ گرفتار ہے بغیر تمہارے رہائی غیر ممکن ہے

بجا بیساکھ تپن ات لاگی
تب بیساکھ آیا اور گرمی پڑنے لگی

چولا چیر چندن بھا آگی
محرم اور پوشاک صندلی شکل کی لگتی ہے

سورج جرت ہیونچل تاکا

آفتاب نے کمال سوزش سے برف تاک لی ہے

برہ بجاگ سو نہہ رکھہ ہانکا

اور فراق صحبت نے سامنے رکھہ کو ہانکا

جرت بجا سن ہی تی چھانہان

سخت سوزش شوہر کے باعث سے وہ سوکھی ہے یعنی سایہ میں

آی بجھاو انگار نہہ ماہنان

سو تم آکے بجھاؤ کہ انگارون پر لوٹ رہی ہون

تہ درسن ہوی سیتل ناری

تیری ہی دید آنے اہلیہ سرد ہو سکتی ہے

آی آگ سون کر پھلواری

تم آکے اس آگ کو میرے حق مین گلزار کرو

لاگی جرے جرے جس بھارو

مین تمہارے آگ مین ایسی جلتی ہون جیسی بھاڑ

پھر پھر بھو نجس تجیون نبارو

تو ہر طرح بھونیگا مین تیرا اور دانہ کچھ چھوڑونگی

سرور ہیا گھٹت نت جائی

تالاب دل کا دمبدم کم ہوتا جاتا ہے

ترک ترک ہوی ہوی بھرائی

بلکہ دل ٹکرے ٹکرے ہوا جاتا ہے

بھرت ہیا کرہو پیے ٹیکا

جگر پھٹنے کے وقت مددگاری لازم ہے

وشٹ میا کر مردہ ایکا

از راہ مہربانی کے نگاہ ہی نگاہ ملا کر ایک ہو جاؤ

کنول جو بگست مان سرین جل گیو سکھای

کنول جو تالاب دل مین شگفتہ ہوتا ہے بغیر آب وصل تمہارے خشک ہو گیا

ابہون بیل بہر پلہوی جو پی سینچنہ آے

اب بھی بیل پھل پھول سکتی ہے جو اے شوہر تم آکے آبپاشی کرو

جیٹھہ جرون جگ بجھنہ لوارا

جیٹھہ مین جلتی ہون کہ اوسکی لو سے عالم جھنتا ہے

اوٹھنہ بونڈرا پر ہنہ انگارا

اور بگولا جسوقت اوٹھتا ہے انگارے کے برستے ہین

برہ گاج ہنونت ہوی جاگا

برق مہاجرت مانند ہنومان کی جاگی یعنی تیز ہوئی ہے

لنکا داہ کرے تن لاگا

لنکا کو جلا کے اب میرے تن کو لگی ہے

چہار نہ لوّن جھکوری آگے
چوبائی ہواکے زور شور سے آگ برستی ہے

وہ بھی سیام ندی کالندی
جل کے سیاہ ہوگئے کنھیا کالندی ندیین

اوٹھی آگ اوآوی آندھی
آگ اوٹھے اور آندہی آوے

اوجھ بھئی مانس تن سوکھا کاٹ
نیم سوختہ ہوگئی اور گوشت بدن کا خشک ہوگیا

مانس کھای اب ہاڈ ہنلا گا
گوشت کھاکے اب ہڈیان کھانے لگا

لنکا داہ پلنکا لاگے
لنکا کو جلاکے پلنکا کو لگی

برہ کی آگ کٹھن اس مندی
مفارقت کی آگ سخت پوشیدہ کام کرتی ہے

نین نسوجہہ مرون دکھہ باندھی
آنکھونسے نظر نہین آتا دکھہ بھری مرتی ہوان

لاگیو برہ کال ہوے بھوکھا
فراق ہوکے موت ہوکے پیچھے لگا ہے

ابہون آو اوت سن بچاگا
اب بھی آ ادہر سے تو سنگے تکلیف بھاگ جائیگی

پربت سمند میلہ سس دینیر نسکہ یہ آگ
پہاڑ اور سمندر اور ابر اور چاند اور دن آگ نہین گوارا کر سکتا

محمد ستی سراہیی جرے جو اس ہی لاگ
اے محمد ستی قابل تحسین ہے جو شوہر کی لاگ مین ایسی جل جاتی ہے

تپے لاگ اب جیٹھہ اساڑھی
اب جیٹھ کے بعد اساڑھ تپنے لگا

تن تن برہا جھورن کھری
میرا تن مثل تن یعنی گھاس کے خشک ہوگیا ایسی کھڑی ہون

بندہ ناہہ اوکھنڈ نکوئی
بندہن نہین اور نہ کوئی چھپر چھانے والا

بھئی موکنہ یہ چھاجن گاڑھی
مجھکو چھاونی چھانا سخت مشکل پڑا

بھابرکھا دکھہ آگر جرے
باوجودیکہ موسم برسات ہے مین یادہ جلی جاتی ہون

ناگ نہ آو کہون کنہ روئی
نتی بھی چھپر کیواسطے نہین کس سے یہ رو کے کہون

برہن

سانجھ نا نٹھ لگ بات کو پوچھا
روپیہ پاس نہین کون بات پوچھتا ہے
بھئی دبیلی ٹیک ٹھونی
سخت لاغر ہوگئی ہون کوئی سہارا نہین
برسنہ مینھ جو ہنہ نیناہان
مینھ سا برستا ہے جب آنسو جاری ہوتے ہین
کورن کھان بھاٹ نوسا جا
کو رون یعنی ارنڈ کی لکڑی کہان جسکا بنا ٹھاٹ ٹھنے

بن جی پھری موج تن چھو چھا
بغیر جان کے بدن مثل مونج کے خشک ہے
تھا بنہہ نا نہہ اوٹھ سکے نہ تھونی
کوئی تھانبنے والا نہین تھونی نہین اوٹھ سکتی
چھپر چھپر ہوئی بن نا ہنان
اور زمین مین مثل کیچڑ کے چھپر چھپر کرتی ہین چلنے والے
تمہ بن کنت نہ چھاجن چھاجا
بغیر تمہارے اے شوہر چھاونی نہوگی

ابہون دشٹ میا کرنا نہہ تھر گھر آو
ابھی نظر مہربانی کی کرکے اے شوہر بید سد گھر مین آ
مندر اجاڑ ہوت ہی نوکی آہی بساؤ
گھر اوجاڑ ہوا جاتا ہے سر نو سے آکے آباد کر

روی گنوائی بارہ ما لسا
رو رو کے بسر کیے بارھون مہینے
تل تل برس برس پر جائی
ایک ایک تل ایک ایک برس گذرتا ہے
سونہہ آو پیو روپ مراری
سامنے میرے آو ای کرشن کی سی صورت
سانجھ بھئی جھر جھر پنتھ میری
ہر شام کو جھر جھر کے راہ دیکھا کرتی ہون

سہس سہس دکھ اک اک سانسا
ہزار ہزار دکھ درد ایک ایک سانس مین تھے
پہر پہر جگ جگ نسرائی
اور ایک ایک پہر ایک ایک جگ معلوم ہوتا ہے
جا سون پاو سہاگ سونا ری
جسکے باعث سے تیری عورت کا سہاگ پھرے
کون سو گھری کری پیو پھیری
کہ کس گھڑی شوہر پھر کے آتا ہے

ده کوئیلا بھئی گنت سیئھان

جل جل کے کوئلا ہوگئی شوہر کی محبت مین

رکت نہ رہا یہ تن گرا

خون باقی نہ رہا درد مفارقت سی سب نکل گیا

پانی لگی چوری دھن ہاتھان

اب تصور سنگ [illegible] پانی لاگن کے ہاتھ جوڑے

تولا مانس نہ رہا نہ دیہان

تولہ بھر گوشت جسم مین باقی نہ رہا

رتی رتی ہوئی نینہ ڈھرا

رتی رتی ہوکے انکھونکی راہ سے گر گیا

جو رانیہ جو را می ناتھان

محبت اور اتحاد تمام کرکے کہتی ہے

یہ تن پوس دھن دوی کی ہاری چت جنگھ

[illegible] کہتی روروکے آخر کار دیوانہ وار

مانس گھر گھر [illegible] چھکلے پوچھی نسری پنکھ

گھر گھرے آدمیونسے پوچھ کے اب پندونسے پوچھنے نکلی ۳۰۵

کنتھ یہ چھار لینہ بن باسو

[illegible] جنگل مین رہنا اختیار کیا

سوہی کھ [illegible] پانی یہ تن لاگا

[illegible] ہوکر [illegible] لگتا ہے

[illegible] مین سیوا

[illegible] تے ہر [illegible]

[illegible] پانڈک کھی ٹھانو

[illegible] ہنچ بھسانا تباقی ہون

[illegible] سوہی پی گنتھ لوا

[illegible] معشوق کے گلے لگا

بیرن سوت دینھ چلو اسو

دشمن سوت نے چلواسی یعنی جھنجنا لگا دیا

جو ابہون آوے گھر کاگا

کاگا اب بھی کوا آکے بولے تو شگون لون

اب تنہ چھوون کون پرلیم

اب تیرے پاس کس پرندے کو بھیجون

جو چتر وکھہ نہ دوسر ناون

اور چترو کہ پرندے سی بھی کہتی ہون دوسرا نام نہین لیتی کوئی نہین سنتا

کری مرا وسو کے گنجھ کورہا

جو مجھے اور اوس سے ملاقات کرا دے تو بڑا مرد ہے

کوکل بھی پکارت رہی
کوکلا ہو کے پکارتی رہی
پیٹر تلوری او جل ہنسا
درخت پر تا دری نبی اور پانی مین ہنس

مہر پکار لینے لے وہی
اور مہر کی طرح سے دہی کہتی رہی
ہردے بیٹھہ برہ لگ نسا
دل مین مہاجرت نے جگھہ کرکے خراب کردیا

جہہ پنکھی کی پاس ہوی کہے برہ کی بات
جس پرندہ کے نزدیک ہوکر ہجر کا حال کہتی ہون
سوی پنکھہ جر ترور جا می ہو نہ پات
وہ پرندہ اور درخت جل جاتا ہے پتا نہین لگتا

کہک کہک جس کویل روتی
کہک کہک کرکے مانند کویل کے روتی
بھئی کرکھی نین تن راتی
مانند کویل کے منہ سیاہ ہوگیا ہے اور آنکھین سرخ
جہان جہان ٹھاڈہ ہوی بن پاتی
جس جس جگہہ کھڑی ہوتی ہون جنگل کی ہنی ڈالی
بوند بوند منہ جانون جیو
ہر ایک قطرہ مین گویا میری جان ہے
تہنہ دکھہ بھئی پر اس بنا تی
اسی تکلیف سو ڈہاکہ بے برگ ہوگیا
راتی نب بھئی تنہ لو ہون
کندرو سرخ اسی لہو سے ہوگیا

دہنی

رکت آنس گھنگچی بن بولی
اشک خونی نے جنگل گھنگچی سے بو دیا
کو سر آور ہا دکھہ تاتی
کون سرد کری جدائی کا رنج نہایت گرم ہے
تہان تہان ہو نہہ گھنگچی کی راسی
اوس اوس جگہہ گھنگچیو نکا انبار ہو جاتا ہے
گونجا گونج کر نہہ چپہ چپہ
گونج گونج کر مثل کویل کے چپہ چپہ کرتی ہے
لوہو بوڈا او کھٹی ہوی
لہو مین ڈوبے ہوا گھٹا [illegible]
پچہ [illegible] پاک بھئی [illegible]
بلول [illegible] پختہ ہوا اور دل [illegible]

دیکھون جہان سوئی ہوی رانا

جہان دیکھتی ہون وہ جگہ سرخ ہوجاتی ہے

جہان سورسن ہے تو بانا

جہان رتن سین ہے کوئی کیا بات سکے

تاپاوس وہنہ دیسری نہ ہیونت نہ بسنت

نہ اوس ملک مین بھادون ہے نہ ہیونت ہے نہ بسنت

نان کوکل ناپپہرا جنہ سن آوے کنت

نہ کوکلا ہے نہ پپیہا جسکی اواز سنکے شوہر آوے

پھر پھر روئی کوئی نہ ڈولا

تمام جنگل مین پھر پھر کے روئی کوئی نہ ہلا

تین پھر پھر داہی سب پانکھی

تونے پھر پھر کے سب پرندونکو جلا دیا

ناگمتی کہہ کارن روئی

اے ناگمتی کسواسطے روتی پھرتی ہے

من چت ہین نہ اوتری بھور تین

شام سے صبح تک من سے اور چیت سے اور دل سے

کوئی نہ جاے تہ سنگل دیپا

کوئی اوس تک سنگلدیپ کو نہین جاتا

جوگی ہوی نسرا سو ناہون

جوگی ہوکے جب سے شوہر نکلا

نت پوچھون سب جوگی جنگم

ہر وقت جوگی جنگم سے پوچھا کرتی ہون

آدھی رات بہنگم بولا

آدہی رات کو بہنگم پرندہ بولا

کہ کن رین نہ لاوس آنکھی

کس سبب سے رات بھر آنکھ نہین لگائی

کا سون کہون چو کنت بجھوی

جواب یا کس سے کہون درحالیکہ شوہر سے جدا ہون

نین کجل چکھہ رہے نہ مورین

میری آنکھون مین کاجل تک باقی نہین

جنہ سوات کنہ نینان سیپا

جس سوات کی آرزو مین آنکھین سیپی ہوگئین

تب ہت کہا سندیس نہ کاہون

تب سے کسینے اوسکا پیغام نہ کہا

کوئی نہ بات نہ کہی بھنگم

کوئی ٹھیک بات نہین کہتا ہے اے بہنگم

۳۵۲

چار یو چکڑ او جار بھئی سکلس سندیسا ٹیک
ربع مسکون کے نزدیک ویران ہے کس سے سندیسا کہون

کہون برہ دُکھ آپن مبٹھہ سُنہہ ڈنڈ ایک
اپنی مفارقت کا حال بیان کرون جو ایک دم بیٹھہ کے تو سنے

تاسون دُکھ کہیے ہو بیرا
اوس سے دُکھ کہا جاتا ہے اے بھائی

جنہ سنگے لاگے پر پیرا
جسکو سنگے دوسرے کے درد کی قدر ہو

کو ہوئی بھم دنکو لے رہا
کون ہوتا ہے ہم سا جو دنکو کی حمایت کری

کو سنگل ہونچاوے چہا
اور کون سنگل تک حال پہنچاوے

جہان سو کنت گئی ہوی جوگی
جہان شوہر جوگی ہو کے گئے

ہون کنگری بھئی جھور ہوگی
مین کنگری خشک کی طرح ہو ن جھور

وہ سنکے پوری کر بھیٹا
اوسکا حال پورا اسنکے ملاقات کیجیو

ہون بھئی بھسم نہ آد سیٹا
اور مین تو راکھ ہوگئی گو سمیٹنے مین نہین آتی

کتھا جو کہی آسے پی کیری
اگر تو یہہ آکے شوہر کا قصہ بیان کرے

پا لوز ہون جرم بھر جیری
تو مین تیرے پاؤن کی جوتی اور عمر بھر لونڈی ہو جاونگی

وکے گن سنورت بھئی مالا
اوسکے اوصاف یاد کرکے شل مالا کے ہوگئی

ابہون نہ بھوڑا اوڑ کا چہالا
ابھی تک نہ پھرا اور چھالا لاکڑی کی ہوگیا

برہ گردی کہیں کے میتا
ہجر گردہی اور غم دل سے

بون ادھار رہی سو پیا
ہوا کہا کہا کے زندگی کرتی ہوت

ہاڈ بھئی جہر کنگری نسین بھئین سب تانت
ہڈیان خشک ہو کے کنگری ہو گئین اور نسین سب تانت ہو گئین

رُوان رُوان تن دُمن اوٹھی کہو تجھا تہہ بھانت

روین روین سے دُمن اوٹھتی ہی سب بیان کر مصیبت اس قسم کی

پدماوت سون کہو بہنگم
اور پدماوت سے یہ کہنا اے بہنگم

کنت لوبھاے رہی جیہ سنگم
جس نے میری شوہر کو فریفتہ کرکے رکھا ہی

تون گھر گھرن بھئی پیو ہرتا
تو گھر والی بنکے بیٹھی ہی اے شوہر چھیننی والی

موتن جب وہ چھین اوبرتا
اور میرے حصہ مین جپ اور برت ہے

راون کنک سو تو کہنہ بھیو
راون زر کا تو تیرے واسطے ہوا

راوت لنک موہ کے گیو
اور میرے حق میں خاک سوختہ

تو کہنہ چین سکھ سے ملے سریرا
تیرے بدن کو تو چین اور آرام سے ملے

موکنہ ہین وند ڈکھ پیرا
اور میری دل کو ایذا اور دکھ اور درد ہو

ہمون بیاہ تور سنگ ہوئی
ہم بھی بیاہی گئی ہین تیرے شوہر کے ساتھ

آپہ پای جان پر جیو
اپنا پاون جانکے میری زندگی چاہ

ابہون کرمایا جیو پھیرو
اب بھی مہربانی کر اور میرا جی پھیر

موہ جیاو وپھیر پی میرو
مجھکو جلالے اور میرا شوہر دیدے

موہ بھوگ سون کاج نہ پیاری
مجھے کچھ عیش و عشرت سی کام نہیں ہے اے پیاری

سونہ وشٹ کی چاہ نہاری
مین تو فقط خواہان دیدار ہون

سوت نہو ہس آہ تو ن بیرن ثور کنت جیہ ہاتھ
تو میری سوت نہین ہے بلکہ دشمن ہی کہ میرا شوہر تیرے ہاتھ مین ہے

آن ملاؤ ایک بر کیسن تور پای موہ ماتھ
ایک بار جسطرح ہوسکے مجھے ملادے تیرا پاؤن اور میری پیشانی

۳۵۴

رتن سین کی ماسرستی
رتن سین کی ماجو سرستی تھی
اندھری بوڑھی سٹھہ دکھ روا
اندھی اور بوڑھی بہت دکھ روئی
جوبن اہا لینہہ سوکاڈھی
میری جوانی جو تھی سو نکال لی
بن جوبن بھئی آس پرائی
مین تو بغیر جوانی کے دوسرکی امید کھنی لگی
نین دشٹ نہ دیا برانین
اپنی آنکھونکی روشنی سی چراغ نہ روشن کیا
کوری چلا سرون کی ٹھاونت
کون ہے ایسا شخص جو سرون کی راہ پر چلا
تمہ سرون ہوی کا نور سبھی
تمنے بھی سرون بن کے کا نور آراستہ کی

گوپچند جبں میناوتی
جیسے گوپی چند کی ما میناوتی
جوبن رتن کہان ہوی کھووا
میری جوانی ای رتن سین کہان ہوکے کھوئی
بھئی بن ٹیک کری کو ٹھاڈی
اب مین بن سہارے کی ہوگئی کون کھڑا کرے
کہان سو پوت کہانہ ہوی تی
فرزند کہاں ہے جو میری حق مین ستون ہوجا
گھر اندھیار پوت جو نانہین
گھر تاریک ہوگیا فرزند کے نہونے سے
ٹیکہ دیہہ جو ٹیکیون پانون
جو سہارا دے اور اسکے سہارے پر پاون جماون
ڈار لاے سوکا ہی سنبھے
اور مجھکو اچھی طرح ڈال رکھا تھا سو اب کیون چھوڑدیا

سرون سرون کی ررموئی ماتا کانور لاگ
سرون کی ماں سرون سرون کہتی ہوئی بہنگی مین مرگئی
تمہ بن پان نپاوے دسرتھہ لاوی آگ
بغیر تمہارے وہ پانی کیونکر پاوے دسرتھنے تو آگ لگادی تھی

لے سو سندیس بہنگم چلا
اب پیغام ناگمتی کا بہنگم لیکے چلا
اودھی آگ سگرین سنگلا
سارے سنگلدیپ مین آگ سی لگ گئی

بره بجاک بیچ کوٹھیگا
آسمان برق فراق کا دخل ہو بجلی ہان گیا تو شنی کرکہ
گھبر گا گنگن لوک تن چھوٹی
آسمان بھر گیا ایسے شعلے پیدا ہوے
جہان جہان بھم جری بھاریو
جنگل پہاڑ سب تپتی زمین جلی سب بھسم ہو گئی
ادکیت جس لنکا جرے
وہ اور پربت شل لنکا کے جلنے لگے
جای بہنگم سمند ڈپھارا
بہنگم جب سمندر کے کنارے پہونچا خوب چلایا
داوھی بن بہیڑ جل سیپا
جنگل اور بہیڑ اور پانی مین سیپ جلنے لگی

دھوم سوا وٹھی سیام بھئی میگھا
دہوان جو دیسے اوٹھا ابر سیاہ ہوگیا
ہوی سب نکھت گرہ بھین ٹوٹے
اور وے سب ستارے ہوکر زمین پر ٹوٹ گرے
بره کی دگدھ بھئی جن لیھو
اور سوز فراق سے گویا خاک ہو گئی
او اڈ چنگ چاند مہ پرے
اوسکی چنگاریان اڑکے چاند پر جا پڑین
جرے مچھ پانی بھا کھارا
مچھلیان جلنے لگین پانی کھاری ہوگیا
جای بیرھا سنگل دیپا
اب بہنگم سنگلدیپ کے نزدیک پہنچا

سمند تیر ترور اک جای بیٹھ ترو کھ
سمندر کے کنارے ایک درخت تھا اوسی پر جاکے بیٹھا
جبلگ کمہ نہ سند لیا تبلگ پیاس نہ بھوکھ
جسوقت تک پیغام نہ کہلے پیاس اور بھوکھ کہان

رتن سین بن کرت اہیرا
رتن سین جنگل میں شکار کرتے ہوئے
سیتی پرکھہ سمند کی تیرا
ایک بہت بڑا درخت سمندر کے نزدیک تھا

کینہہ اُہی ترور تر پھیرا
اوسی درخت کے نیچے گذرا
اَت اُتنگ اوچھا ہنہ گبہیرا
بہت گھنا اور سایہ اوسکا بہت بڑا

٣٥٦

تروی باندھ کے بیٹھ اکیلا
گھوڑا باندھ کے وہان اکیلا بیٹھا

ساتھی اور کرنہ سب کھیلا
اور ہمراہی ادھر اودھر تماشا کرتے تھے

دیکھت پھری سو ترور ساکھا
رتن سین اوس درخت پر نگاہ کرکے

لاگ سنین پنکھن کے بھاکھا
پرندون کی گفتگو سننے لگا

پنکھن مین جو بھنگم اہا
پرندون مین جو بھنگم موجود تھا

ناگ متی جا سون دکھ کہا
جس سے ناگمتی نے اپنا دکھ کہا تھا

پوچھنہ سبنے بھنگم ناﺎن
سب پرندون نے بھنگم کا نام پوچھکر

اہو میت کاہی تہ سیامان
کہا اے دوست تم سیاہ کیون ہوگئے

کہس میت مانس دو ہی بوجھے
کہا اے دوست جینے دو ایک کی بات ہے

جنبو دیپ تہان ہم گئے
کہ ہم جنبو دیپ مین گئے

نگر ایک ہم دیکھا گڑھ چتور وہ نانون
ایک شہر ہمنے دیکھا جسکا نام چتور گڈھ ہے
سو دکھ کہون کہان لگ ہم دادھے تہ ٹھانون
سو مین وہانکی مصیبت کہاتک بیان کرون مین بھی اوس مین جل گیا

جوگی ہوئے نسرا سو راجا
جوگی ہوکے راجا رتن سین نکل گیا

سون نگر جا ہنو دھند باجا
اوسکے نکل جانے سے شہر اوجاڑ اور اندھیر ہوگیا

ناگ متی ہے تاکر رانی
ناگمتی جو اوسکی رانی ہے اوسکا یہ حال ہے

جرے برہ جس کویل بانی
کہ اوسکی جدائی مین جلکر کویل کی بولی بولتی ہے

اب لگ جربھئی ہوئیہ چھارا
ابتلک شاید جل کے خاک بھی ہوگئی ہوگی

کہی نجائے برہ کی جھارا
اوسکے فراق کے شعلونکی کیفیت بیان سے باہر ہے

ہیا پھاٹ وہ جہین کہو کی
سننے والونکا جگر پھٹتا ہے جب وہ چیخی ہے

چہون کھنڈ چھٹکے وہ آگے
چہار وطرف اوسکے آگ پھیل رہی ہے

برہ دوان کو جرت بجھاوا
ہجر کی آگ جلتی ہوئی کون بجھا سکے

ہون پن تہان سوداہی لاگا
مین جو وہان پہونچا تو جلنے لگا

پری آلس سب جی ہری لوگی
اور جب آفسوگر اوہین تو شعل شعلہ کے سعلوم ہوتی

دھرتی جرت گنگن کنہ لاگی
زمین جل کے آسمان تک وہ آگ جا لگی

جہی لاگ سون ہیرین دہاوا
اور جسکو اس آگ کی خواہش ہے وہ ڈھونڈھتا ہے

تن بھا سیام جیو لی بھاگا
بدن سیاہ ہوگیا جی لیکے بھاگا

کاملہ ہنہہ گرب کی کرہ سمندمہ کھیل
اے بھائیو کیا تم غرور کی راہ ہنستے ہو اور سمندر مین کھیلتے ہو

مت انہہ برہی بس پرہ وہی اگن جل میل
خدا نکرے کہ کوئی فراق کے بس مین پڑے جسکی آگ پانی سے زیادہ روشن ہوتی ہے

سن چیتور راجین من گنان
چیتور گڈھ کا نام سنکے راجا نے دل مین قیاس کیا

کو ترور پر پنکھی بیا
کون درخت پر پرندہ جانور بیٹھا ہے

کو تون میت من چیت بسیرو
پھر راجا نے مخاطب ہو کے کہا کون تو ایسا دوست ہے جو دل سے بسر گیا

رُدر برنہہ شیو باچا توہی
رُدر اور برہما اور شیو کی سی تیری بات ہے

برہہ سندیس مین کاسون سنان
کہ یہ پیغام غیبی مین کس سے سنتا ہون

ناگ متی کر کہے سندیسا
جو ناگمتی کا پیغام دے رہا ہے

دیو کہ دانون پون پکھیرو
دیو ہے یا راکس یا ہوا ہے یا پرندہ

سو جچ بات انت کہہ موہی
سو تو مفصل بات وہان کی کہہ مجھسے

کہان سو ناگ متی تین دیکھے
تو نے ناگمتی کو کہان دیکھا ہے
ہون راجا سو ئی بھا جوگی
مین وہی راجا جوگی ہو گیا ہون
جس تن پنکھی ہون ان بہرون
جیسے تو پرندہ ویسا ہی مین بھی ان کے لئے گردش مین پھرتا ہون

کہن برہ جس مرن سیکھی
جسنے تجھسے اپنی جدائی کا حال کہا عاشق ہو اوسکا مرنا
جہہ کارن وہ ایس ہو سے گے
جسکے واسطے وہ ایسی بیقرار ہے
چاہون کوہ جا ی اوڈ برون
اور چاہتا ہون کہ مین بھی پرندہ کیطرح اوڑ جاؤن

پنکھہ آنکھہ تنہہ مارگ لاگی دونہہ رہا تھہ
میری آنکھ کے پر اوسی راہ مین لگی ہین بلکہ دونون آنکھین
کوہ نہ سندیسی آو نہہ تہک سندیس کہانہہ
لیکن کوئی پیغامی وہان کا نہین آتا جسکے ہاتھ مین بھی پیغام بھیجون

٣٥٩

پوچھس کہا سندیس ہو گو
ہنگم نے پوچھا کیا پیغام بیقرار کا ہے
دہنی سنگہ لاگے پوری
باوجودیکہ دھنی ہمراہ ہے پھر بھی ہمراہی کامل نہین
تیل بیل جس بائین پھریے
تیلی کے بیل کیطرح بائین طرف پھرنا چاہئے
تُری ناؤن داہن رتھہ ہانکا
گھوڑا اور کشتی اور رتھ طرف راست ہانکتے ہین
تو وہ اس تانہہ جو پنکھہ بھلانان
تو ایسا بچہ ہے جو اپنی اصل بھول گیا

جوگی بھیا بجا نس بجوگو
جوگی تو ہوا اور عیش کی قدر نہ جانی
پانی بوڑ رات دن جہوری
پانی مین غرق ہین نہ رات اور خشک ہین
پری بھنور منہ سو نہہ نہ ٹرے
گرداب مین پڑے مگر سامنے سے نہ ٹلے
بائین پھرے کمہار کا چاکا
اور بائین طرف کمہار کا چاک پھرتا ہے
اوڑی سو آو جگت منہ جانان
اوڑنے والا پہلے آتا ہے کہ دنیا مین جانا ہوگا

ایک دیپ کا آیوں تو رین
اور میں تنہا تیرے اس بیب میں کیا آیا
دصتی بھری سو اس اجیارا
صاحب ہمت ایسا روشن ہیرتا ہے

سب سنسار پلے تر موریں
میرے پاؤں کے نیچے سارا عالم ہے
جس جگ چاند سورج او تارا
جسکی روشنی مثل چاند اور سورج اور تارے عالم [illegible]

محمد بائیں ہرن بجی اک سروں اک آنکھ
محمد مصنف کہتے ہیں جب سے بائیں جانب کا ایک کان اور ایک آنکھ بیکار ہوگئی
جب تیں داہن ہوے ملا بول پپیہا پانکھ
تب سے داہنی آنکھ سو دیکھتا اور داہنے کان سے سنتا ہوں پپیہے کی طرح

[illegible]

ہوں ڈھو اچل سو داہن لاوا
میں مثل قطب کے ایک جگہ رہتا تھا داہنی جانب چلا
دیکھوں تو رہی مند گھموئی
تو دیکھا تمہاری مکان بالکل گھموی گھانس ہے
جس سروں بن اندھی اندھا
جیسے بغیر سرون کے ماں باپ دونوں اندھے ہو گئے
کہس مروں کو کا نور لیے
اور یہ پیغام دیا کہ میں مر جاونگی تو کون کا نور لیگا
کے پیاس لاگ تہ ساتھاں
میری پیاس تیری لاگ میں تیری ساتھ گئی
پان نہیئے اک سے چاہا
اب مجھکو پانی کی خواہش نہیں ہے آگ چاہتی ہوں یعنی موت

پھر سمیر چتور گڈھ آوا
تو چتور گڈھ جو مثل سمیر پہاڑ کے ہے وہاں آیا
متا تو ر آندھر بھیے ردی
اور تمہاری کو دیکھا تو روتے روتے اندھی ہوگئی
بش کر رموی توہ چت بندھا
ویسے ہی تیری ماں اندھی ہوگئی
پوت نا نہہ پان کو دیئے
اور بغیر فرزند کے پانی کون دیگا
پان دیہ دسرتھ کے ہاتھاں
سو مینے پانی دسرتھ کے ہاتھ چھوڑا
توہ اس پوت جرم اس لاہا
تجھ ایسے پوت نے اسطرح عمر پائی

بھاگی رھتی ہوہ کر پھیرا
بھاگی تھی کے مانند تیرا آنا و جانا سب ہے

جای سنوار مرن کی بیرا
اٹھو جاکے بات بنا کہ اوسکی مرنے کا وقت ہے

توں سو پوت من تاکراس پردیس لیہہ
تو سپوت تھا ہواوسپر تیرا دل ایسا ہی ایسا پردیس اختیار کر
اب تائین موی ہوہی ہو نیہہ جای کت دیہہ
اب تو شاید تیری ماں مرگئی ہو موے پر جاکے کیا دیگا

ناگ متی دکھہ برہ اپاران
اور ناگمتی کا درد فراق تہہ بے پایان ہے
نگرکوٹ گھر باہر سوناں
شہر اور قلعہ اور گھر باہر سب ویران پڑا ہے
توں کا نور دو پرا بس لوناں
تو بہان کا نور ہو کے بس بین آکے پڑگیا
وہ تہ کارن مر بھے مارا
وہ تو تیرے واسطے قریب مرگ ہوگئی
کہہ چیلن لی موکنہہ کھاؤ
چیلون سے کہتی ہے کہ میرا گوشت کھالو
برہ منجور ناک وہ تارے
فراق کے ہاتھہ سے کہ وہ طاؤس ہے اور ناگمتی سانپ
مانس گرا ماجھہ ہوے پرے
گوشت گرپڑا صرف استخوان باقی ہے

دہرتی سرگ جری تہ جھاران
زمین و آسمان اوسکے شعلے سے جلتا ہے
نیوج ہوی گھر پرکھہ بہوناں
خدا نکرے کہ گھر کا مرد باہر ہو
بھولا جوگ چھراتہ لوناں
جوگ بھی بھول گیا ایسا تجھکو ٹونے نے چھل لیا
رہی ناک ہوی پون دھارا
فقط ناگ رہگئی ہوا کھاکے زندگی کرتی ہے
مانس نہ کیا جو روجی کاہو
لیکن بحالیکہ جسم میں گوشت نہیں باقی ہے پھر کون خوشی کرے
توں سنچار کر بیگ گماری
تو بلی ہو کر جلد للکار کہ وہ چھوڑ دے
جوگی ابہوں بہنچ لی جرے
اے جوگی اب بھی پہونچکے اس سوختہ کو سنبھال لے

٣٦١

دیکھ یرہ دکھ تا کرین سو تجا بن باس
اوسکا رنج فراق دیکھکر مینے جنگل کا رہنا چھوڑ دیا
آیون بھاگ سمند منہ تو وہ بجھا ڈی پاس
اور سمند کو طے کرکے یہان آیا آیندہ تجھے اختیار ہے

اس پن جرا یرہ کر گٹھا
ایسا بھڑ جبالا فراق کا انبار
داوھا راہ کیت گا داوھا
راہ بھی جل گیا اور کیت بھی جلا
او سب نکھت ترائین جرین
اور سب بڑے چھوٹے ستارے جل گئے
جری سو دھرتی ٹھا نو ٹھانو
زمین جا بجا جلتی ہے
یرہ سانس لت نکسی جھارا
آہ گرم فراق سے شعلے نکلتے ہین
بھنور پتنگ جرے او ناگا
بھونرا اور پروانہ اور ناگ جلتے ہین
بن پنکھی سب جیولی اوڈی
جتنے جنگل کے پرند جانور تھے سب جی لیکے اڑ گئے

میگھ سیام بھئی دھوم جو اوٹھا
کہ اوسکے دھوین سی ابر سیاہ ہوگیا
سورج جرا چاند جر اودھا
سورج سارا جل گیا اور چاند آدھا جلا
ٹوٹہنہ لوگ دھرت مانتہ پرین
کہ شعلہ اوسکے ٹوٹ کے زمین پر گرتی ہین
دکھنہ پر اس جرسے تتہ دالون
ڈہاک مین جو سرخی ہے او سی شعلہ کے جلنے کا اثر ہے
دہ دہ پریت ہو کھنہ انگارا
کہ جل جل کے پہاڑ انگارا معلوم ہوتا ہے
کوکل بھیل او سب کاگا
اور کوکلا اور بھوجنگا اور سب کوے
جل پنکھی جل منہ دکھ بوڑی
اور دریا کے جانور جل کے پانی مین ڈوب گئے

ہہون جرت تہان نکسا سمند بجھا یون آگے
مین بھی جلتا ہوا وہان سے نکلا اور سمندر مین آگ بجھایا

سمند جرا پان بھا کھارا و صوم رہا جگ چھاے

سمندر جو جلا تو پانی کھاری ہو گیا اور دھوان تمام جگ مین چھا گیا

راجین کھارے سرگ سندیسی
راجا نے کہا آواز غیب کے قاصد

اوترآو مُہ ٹل پردیسی
اوتر آ اور مجھسے ملاقات کر پردیسی

پاہی بیگ تہ لاوں ہیرن
تیرا پاؤں پکڑ کے چھاتی سے لگا لون

پرم سندیس کہو ہو نیرن
محبت کا پیغام نزدیک ہو کر ادا کر

کہا بہنگم جو بن باسے
کہا بہنگم نے جو جنگل کا رہنے والا تھا

کت گرسی تی ہو نہا ودا سی
کہ تم دنیا سے گئے ہو یہ حال کس مین اندیشہ معلوم ہوتا ہے

جہ ترؤر تر تہ آسن کوو
جس درخت کے نیچے تمنے قرار پکڑا ہے

کوکل کاک برابر دوو
یہان کوکلا اور کوّا دونو برابر ہین

دھرتی منہ بجھ چارا پرا
زمین مین زہر کا چارا پڑا ہوا ہے

ہا ٹرل جان بھم پر ہرا
ہر طُل نے جہان کے زمین کو ترک کیا

پھرون بیوگی ڈار ہنہ ڈارا
مین بیقرار ڈالی ڈالی پھرتا ہون

کرون چلے کنہ پنکھہ سنوارا
اور اپنی طیاری روانگی مین پر آراستہ کرتا ہون

جنہ کی گھرن گھٹت نت جامین
جسکے گھر کا یہ حال ہو کہ زندگانی کی ساعت دمبدم کم ہوتی ہے

سانجھہ جیو ہی دیوسنا نہین
وہان رات کو جان بچی تو دن کو توقع زیست کی نہین ہے

جو لہہ پھیری مکت ہی پرون نہ پنجر ماہنہ
جبتک پھرتا ہون صورت نجات کی ہے پنجرے مین گرفتار نہ ہونگا

جاون بیگ تہل آپن ہی جھیچ بنا ہنہ
چاہتا ہون کہ جلد جاون اپنے آشیانہ مین خیال میرا نباہ ہے

کہ سندیس بہنگم چلا
پیغام لیکے بہنگم روانہ ہوا
گھڑی بیت راجا گھر آوا
ایک گھڑی گذرنے کے بعد راجا گھر میں آیا
پنکھی ناؤں ندیکھا پانکھون
پھر پرندہ ون میں برای نام پرندہ نظر نہ آیا
جس ہیرت وہ پنکھہ ہرانان
جیسے ڈھونڈھتا ہوا اس طائر کو دیکھا غائب ہوگیا
جولہ پران پنڈ یک ٹھاون
جب تک جان اور قالب ایک جگہ ہے
آوا بھنور مندر جنہ کیوا
اب آیا بھونرا یعنی راجا گھر میں گل کنول یعنی پدماوتی
تن سنگل من چتور رہیا
تن تو سنگلدیپ میں ہی اور جان چتور میں بسی

آگ لاگی سگری سنگلا
گویا سارے سنگلدیپ میں آگ لگا دی
بھا الوپ مین دشٹ نہ آوا
چندے غائب رہا کسیکو نظر نہ آیا
راجا روی پھر اکی سانکھون
راجا نے ناچار رو رو کے معاودت کی
دنک ہمنہ اس کرب پیانان
اسیطرح ہم بھی ایک روز کوچ کر جائینگے
ایک بار چتور گڈھ جانون
ایک بار چتور گڈھ ضرور جاؤنگا
جیو ساتھ لے گیو پرلوا
اور جان پریوا یعنی بہنگم ہمراہ لے گیا
جیو لینبھر ناگن جم ڈسا
گویا راجا دشمن کی جان کو ناگن نے ڈس لیا

جیت نار ہنس پوچھی آئیں بچن جم نت
جتنی عورتیں ہمراہ پدماوتی کے تھیں ہنس کے پوچھنے لگیں کہ جو تمہاری
رس او ترا بس چڑھا ناوہ چنت نہ ہنت
سو وہ مزا نہیں بلکہ بالکل اسکے زہر سکتا ہی نہ وہ ہوش میں ہوا

[illegible]

برس ایک تہ سنگل رہے
پھر بارہ برس تک تم سنگلدیپ میں رہے
بھوگ براس کینہہ جس بھی
نہایت عیش و عشرت جسقدر ریاضت کی

بھا اوداس جو سنان سندیسو

بہت اوداس ہوا جو ناگمتی کا پیغام سنا

کنول اوداسی دیکھو بھنورا

پدماوت نے جو راجا کو اوداس دیکھا

جوگی او من پَوَن پراوا

جوگی اور دل اور ہوا بیگانہ ہین

جو جیو کاڈھ دیئے او نہ کوئی

ہر چند اپنی جان نکال کے دے ڈالے

چلا کنول مالت ہی گھالی

اب چلا کنول اور مالتی یعنی پدماوت کو چھوڑ کر جدا

گندھرپ سین آمی سن بارا

گندھرپ سین یہ حال سنکے دروازہ پر آئے

سنور چلا من چتور دیسو

اوسکو یاد کرکے دل چتور مین جا بسا

ٹھر نہ رہی مالت من سنورا

تو یقین کیا کہ مالتی کو یاد کرکے اب ٹھہریگا

کت ٹھر رہے جو چیت اوچاوا

کب قرار ہو جب دل اوچاٹ ہو

جوگی بھنور نہ آپن ہوئی

لیکن جوگی اور بھنورا اپنے نہین ہوتے

اب کت ٹھر آچھی اِل آئی

کیونکر قرار ہو بھونرے کو

کس جیو بھیو اوداس تمھارا

اور رتن سے پوچھا کس واسطے تمھارا جی اوداس ہے

مین کتین جیو لاوا دی نینھ منہ باس

مینے تمسے اپنا جی لگایا اور آنکھون کو ٹھنڈک پہنچائی

جو تم ہوہ اوداسی یہ کا کر کیلاس

جو تم ہی اوداس ہو تو یہ کیلاس یعنی سنگلدیپ کس کا ہے

رتن سین بنوا کر جوری

رتن سین نے از راہ عجز ہاتھ جوڑے

سہس جیبھ جو ہو نہ گسائین

اگر ہزار زبانین ہون اے صاحب

استت جوگ جیبھ نا موری

اور کہا کہ آپکی تعریف کے لائق میری زبان نہین

کی نجا ہی استت جنہ تائین

جہانتک تعریف کیجائے تب بھی نہو سکے

کانچ کرا متہ کنچن کیھان

کانچ کو تمکلا کے تمنے سونا بنایا

گانگ جو نرمل نیر کلیان

گنگا کا پانی بہت شفاف اور پاک ہے

تس ہوں اہاسے ملینے کلا

ایسے ہی مین اپنی خلقت مین مکدر ہون

پان سمندر ملا ہوی سوتی

مین یکبارگی ناپاک تھا سو تا ہو تم سمندر مین جو ملا

تمہ من آوا سنگل پوربن

تمھارا دل پا کے سنگلدیپ مین آیا

تب بھا رتن جوت تمہ دیھان

رتن جب ہوا جب تمنے روشنی دی

نارملین جل جوی ملینان

نالے کا پانی ملنے سے اوسکا پانی میلا ہوجاتا ہے

ملا آسے تمہ بھا نرجلا

تم مین جو آکے ملا تو صاف ہوگیا

پاپ ہرا نرمل بھی جوتی

تو میری گندگی دور ہوکر پاکی اور صفا حاصل ہوگئی

تمہ تین چڑہا راج اوکوربن

تمہارے باعث سے راج اور عزت کو پہنچا

سات سمندر تمہ راجا سرناپوکوی گہاٹ

ساتون سمندر کے تم راجا ہو تمھارا مقابل کوئی نہیں

سبے آسے سرناوتہ جہان تمھارا پاٹ

سب آکے سر جھکاتے ہین جہان تمہارا تخت ہے

او سو بنت اب کرون گسائین

اب منت اور عاجزی سے عرض کرتا ہون

آو آج ہمار پریوا

آج ہمارے گھر سے ایک پرندہ آیا

راج کاج او ضین اپراہین

او راج کا کام سب کا ہو نسے بالا ہے

تبلگ کا یا جیو جب تائین

اور جبتک جان قالب مین ہی تعریف کئے جاؤنگا

پاتی آن دیٹھہ پت دیوا

اور وہان کا خط لاکے دیا ای صاحب

ستر بھا ای اس کو ونا ہین

اور بھائی ایسا کوئی دشمن اس راجکے مقدر نہین

۳۶۵

اپن اپن لرهف سو لیکا
اپنی اپنی حد سب جانتے ہین

لیلهہ مار ایک چھب ٹیکا
ایک کو مارکے ایک چاہتا ہے کہ مین تلک لگاؤن

بھئی اماوس کتنهہ راجو
جو راج ایسا تھا کہ شل ستارے کے روشن تھا وہ

ہم کنہ چند چلا وہ آجو
اور ہمارے واسطے وہ چاند تھا سو آج ہاتھہ سے جاتا ہے

راج ہمار جہان چل آوا
جہان ہمارا راج ہے اور قاصد وہانسے آیا ہے

لکھہ پٹھیے اب ہوی پراوا
وہ خط لایا ہے کہ اب راج دوسرے کا ہوا جاتا ہے

اونہان نیسر دہلی سلطانون
اور وہان سے دہلی کا بادشاہ قریب ہے

ہو یہ بھور اوٹھی جو بھانون
اگر وہ آفتاب اوٹھا تو بھور ہو جای گا

[illegible]

تمہہ جیو کھنو جولہہ گنگن آو جولہہ ہم آو
تم سلامت ہو جبتک ہین یے آسمان اور جبتک ہم پھرا وین

سیس ہمار تہان نت جہان تمھاری پاؤ
ہمارا سر اوس جگہہ پر ہے جہان تمہارے پاون ہین

راج سبھا پن اوٹھی سنواری
پھر جتنے راجا کے صاحب تھے سب اوٹھے

ان بنتی راکھی پت بھاری
اور بنت و عاجزی دعای ترقی دولت کی کئے

بھانیہ ما بجھہ ہوی جن پھوٹی
کہ خدا نکرے بھائیون مین پھوٹ پڑے

گھر کے بھید لنک اس ٹوٹی
گھر کے بھیدی سے لنکا ایسی ٹوٹ گئی

بیروا لای نہ سوکھی دیجیے
درخت لگا کے خشک نہونے دیجئے

پاوی پان دشٹ سو لیجے
ایسی توجہ کی نگاہ رکھئے کہ وہ پانی پای جائے

ان راکھا تمہ دیپک لیسے
تمنے تو اسکو چراغ کی طرح روشن رکھا

پی نہ رہی پا من پردیسے
لیکن یہ مسافر پردیسی اسیطرح نرہے گا

٣٦٧

جا کر راج جہان چل آوا
جسکا راج جہان قدیم سی چلا آتا ہے
ہم دو نہ نین گہال کی راکہنہ
اگر ہم دونون آنکہین نکال کے آگے رکہینگے
دیوس دیہ سین کشل سدہاوتہ
اب تن سین سب کے کہنا ہی کہ دن تیا ولہ ہم بخیریت

اوہی دیس پے تا کنہ بہاوا
وہی ملک اوسکو پسند آتا ہے
ایس بہا کہہ یہ جیبہہ نہ بہاکنہ
اور ایسی مہج اس باتین کرین کہ تشنسو نہو
دیرگہ آو ہوی پن آد ہنہ
اور زندگی دراز ہو کہ پھر ہم آدین

سبہہ بچار پر اس بہاگو نین کرباج
سب کے سوچنے ساعت روانگی کی اور روانگی کا سامان ہونے لگا
سدہ گنیش مناوتہ بدہ پردی من کاج
اور آپس مین کہنے لگے گنیش کی سدہ مناو خدا اوکی نذر دیوی کریں

بنوکری پدماوت باری
اب پدماوت عاجزی کرکے کہنے لگی
مہ اس کہان سو مالت بیلی
مجھہ سا مالتی اور بیلا کہان
او سنگار ہار جس تاگا
اور ہار سنگار مثل تاگے کے
ہون سو بسنت کرون نت پوجا
مین مثل بسنت کے ہون ہمیشہ میری پوجا کرتی تہی
بکچن نبو دُن روس نموہی
اگر کوئی کسیکی بکثرت تعریف کرے تو مجکو غصہ نہین آتا

ہون پی کنول سو گوندہ نیواری
کہ مین مثل کنول اور گوندا اور نیواری کے ہون
کدم سیوتی چنپ چنبیلی
اور مجھہ سی کدم اور سیوتی اور چنپا اور چنبیلی کہان
آچپ کری اس ہردی لاگا
مثل غنچہ گل سینے سی لگا ہوا خوشبو لیتا ہے
کسم گلال سو درسن گوجا
کسم اور گلال اور سودرسن اور گوجا
سن بکاوج جاہی جوہی
بکاولی جاہی جوہی کا حال سنکے در گذر کرتی

ناگیسر جو ہی من توری
تیرے جو دل مین ناگیسر یعنی ناگمتی بسی ہے

پیچ نسنگے بول سر موری
وہ میرے مولسری کے مقابل نہین ٹھیکتی

ہوی صد برگ لینھ مین سرنا
اب مین صد برگ تجھ سے پناہ مانگتی ہون

آگین کر جو کنت تہ کرنا
آگے چل کے کرنا جو تجھے کرنا ہو

گیت نار سمجھاوی بھنور نہ کاڑھین بیدھ
کتنا ہی پدماوت نے سمجھایا لیکن اوس بھنور یعنی راجا کا نہ کانٹا نکلا

کہی مرون پی چتور جگ کرون اُمیدھ
بولا کہ مرون گا تو چتور مین مرونگا اور وہین جا کے اُمید جگ کرونگا

گون چار پدماوت سنان
اب گونے کی رسم پدماوت نے سنی

اوبھا دھک جیو اوسر دھنان
جی مین ایک دھچکا سا پیدا ہوا سر دھننے لگی

گھبر آی نین بھر آنسو
بکثرت آنکھون مین آنسو بھر آئے

چھاڑب یہ سنگل کیلا سو
اس اندیشہ سے کہ اب سنگلدیپ جیسا کیلاش چھوڑنا پڑا

چھاڑیون نیہر چلیون بچھوئے
اب میکا چھوڑ کے سب سے جدا ہو کے چلنا پڑا

یہ ری دیوس ہون ہو تہنہ رونے
اسی دن کیواسطے پیدا ہوتے ہی رونے لگی

چھاڑیون آپن سکھی سہیلے
اب اپنی سکھیان سہیلیان چھوڑنی پڑین

دور گون نج چلیون اکیلے
دور گونا ہوا سب سے اکیلے ہو کے جانا پڑا

جہان نہ رہن بھیو نج چالو
جہان رہنا نہین خاص چلنا ہی ہوا

ہو تہنہ کس نہ ہتان بچالو
پیدا ہوتے ہی موت وہان کیون نہ آلی

نیہر آی کاہ سکھ دیکھا
میکے مین آکے کیا چین دیکھا

جن ہو گیو سپین کر لیکھا
گویا خواب و خیال کا سا حساب ہو گیا

۳۶۹

راکھت پار سو تیا بچھوہا
لڑکی رکھتے ہوئے باپنے بے مہری کی

کت بیاہ کی دکھہ بچھوہا
کہ بیاہ کرتے ہی جدا کر دیا

ہیین آہی دکھہ باجا جیو جانہہ گا چہیک
دل مین آکے رنج نے قیام کیا جی گویا صرف مین ہوگیا

من تو ان کی روپیے ہر بھنڈار کر ٹیک
دس ... دیا چاہیئے ہر کے نام کا عصا کر کے

پُن پدماوت سکھیین بلائین
پھر پدماوت نے سکھیان طلب کین

ملہہ سکھی ہم تہوان جانہین
اونسے پدماوت نے کہا کہ ملو سکھیو ہم وہان جاتی ہین

سات سمندر پار وہ دیسو
سات سمندر کے پار وہ ملک ہے

اگم پنتھہ پر دیس سدھاری
بڑی دور کی راہ مین پردیس جانا پڑا

پیتین بچھوہ کیسنہہ جی ماں نہان
باپنے جب بے مہری جی مین اختیار کی

ہم تہ ایک ملین سنگ کھیلا
ہم اور تم مل کے ایک جگہ کھیلے ہین

تہ اس ہتو سگات پیارا
تمہارے ساتھ ملکے ایسا ہمکو گمان تھا

اُسنلی گون ملی سب آئین
گو ماسنکے سب ملنے کو آئین

جہان جا ہی پُن آون نا ہین
جہان جا کے پھر آنا متصور نہین

کت ری ملن کت آو سندیسو
کون کس سے ملتا ہے اور کون پیغام لاتا ہے

نجہون گسل کہ ہتہا ہماری
ہماری عیش و معیشت کا حال کسیکو نہ کھلیگا

تہان کو ہم راکھی گہ باہنان
پھر وہان ہماری بانہہ پکڑ کے کون کہہ سکتا ہے

گیین رہی بچھوہ آن بیچ میلا
گلے مین جدائی کا طوق آکے پڑا

جبیت جیوہ کرون نرارا
کہ جیتے جی جدائی تمسے نہ کرین گے

کنت چلای کا کرون آیس جای میٹ

شو ہ لیئے جاتا ہے کیا کرون حکم نہین مٹایا جاتا ہے

پُن ہم ملنہ کہ تا ملنہ لیہو سہیلن بھیٹ

پھر ہم ملین یا نہ ملین لو سہیلیو اب سلام

دھن رووت رووہ سب سکھیز

پدماوت کے روتے ہی سب سکھیان رونے لگین

ہمہ ایسی ہیہ رہی نیاہین

تم ایسی ہو مر نور رہنے نہ پایئن

آد تپا جو آہا ہمارا

قدیم باپ یعنی حضرت آدم جو تھے

جیوہ نہ کینہہ نچھوہی اوہون

محبت کی بے مہری اونھون نے بھی اختیار کی

گگ گوہون کر ہیا چرانان

شاید گیہون کا جو دل چاک ہے

آوہم دیکھا سکھین سر کھین

پھر جو ہمنے خیال کرکے دیکھا اے سکھیو

تب تہنہ پی نیہر ناچاہا

اس سبب سے میکا شوہر کو پسند نہ آیا

ہم ہمہ دیکھہ آپ کنہ جھنکین

کہ ہم تمکو دیکھ کے آپکو جھینکتی ہین

پُن ہم کاہ جو آہ پر آہین

پھر ہم کیا ہین کہ پرایا مال ہین

اُوہون نہ یہ دن ہین بچارا

اونھون نے بھی دل مین اس دن کا خیال نکیا

کاہم دوکھہ لاگ اک گوہون

کیا ہمکو ایک گیہون کا الزام لگ گیا

پی سو تپا نا ہین چھو ہانان

اسی سبب سے باپ بے مہر ہوا

ہیہ نیہر پاہن کر لیکھین

تو اس میکے کا حساب مسافرخانہ کا سا معلوم ہوا

جیہ سسر ار اوھک ہی ہا ہا

کہ سسرال خاص رہنے کا مقام ہے

چالنہ کنہ ہم اوتریں چلن سکھا تھان آ گے

چلنے کیواسطے ہم اوتری ہین اور چلنا ہی سکھایا ہے آگے

اب سو چلن چلاوی کو راکھے گہ پاے

اب وہی چلن چلاتا ہے کون رکھ سکتا ہی پاون پکڑ کے

تمنہ باری پیو بھو جگ راجا

اب سہیلیاں کہتی ہین کہ تم لڑکی ہو اور شوہر عالم کا

گرب کرودھ وہی سے چھاجا

غرور اور غصہ اوسیکو سزاوار ہے

سب پھر پھول وہی کی ساکھا

سب پھل اور پھول اوسیکی شاخ سی ہین

جھی سو توڑے جھے سو راکھا

جسکو چاہی توڑے اور جسکو چاہی رکھے

آیس لہی رہو نت ہا تھا

حکم لئے ہوئے اوسکا ہاتھون مین رہیو

سیوا کرہ لای بھین ما تھا

خدمت اوسکی کرو پیشانی زمین مین رکھکر

بر پیپر سر او بہہ جو کینھان

برگد اور پیپل نے جو سر اوپر کیا

پاکرتنہ سوکھی کھر دینھان

تو پاکر ایسے سوکھے پھل اونی دیے

بنور بونڈ سیس بھین لاوا

کدو جو سر زمین مین دھرے ہے

بڈ پھر سپھر وہین پی پاوا

اسی سبب سے بڑا پھل اوسنے پایا

آنب جو پھرے تو بین ترائین

آنب جو پھل سکے نیچے کو جھکا

تب بنرت بھا سب اوپر آئین

تب مرے مین سب سے بالا ہوا

سوئی پیاری پیہ پر سیتے

ایسے ہی اسے پیاری شوہر کی محبت ہے

رہی جو آیس سیوان جیتے

جو اوسکے حکم مین رہی وہ خدمت جیت گئی

پوتھی کاڑھ گون دن دیکھہ کون ہی دن دنہہ چال

پوتھی نکال کے گونے کا دن دیکھو کون دن کدھر کا چالا ہی

دساسول او چکر جو گنی سو نہہ نہ چلئے کال

دساسول اور چکر جوگنی کو سامنے نہ چلا چاہیے

۳۷۲

(دوہا)

آوت سکر بچھون دس راہو
اتیوار اور جمعہ کو طرف پچھم کے راہ رہتا ہے

سوم سینچر پورب نہ چالو
دوشنبہ اور شنبہ کو پورب کا نہین چلا ہے

آوس چلاچہے جو کوئی
اور اگر کوئی خواہ نخواہ چلا چاہے

منگل چلت میل مکھ دھنیان
اگر منگل کو چلے تو دھنیان منہ مین ڈال لے

سوکھہ چلت میل مکھ رائی
جمعہ کو چلے مغرب کو تو رائی منہ مین رکھ لے

ادت تنبول میل مکھ منڈی
اتیوار کو چلے تو پان اور منڈی کھالے

بدھ دہیو کہی چلہو سوجان
بدھ کے دن دہی کھا کے چلے

بیپہے دکھن لنک دس داہو
اور پنجشنبہ کو جوگنی جنوب مین رہتی ہے

منگر بدھ اوتر دس کالو
اور سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو اوتر کی طرف

اوکھد کہون روگ نہین ہوئی
تو اوسکے واسطے علاج بتاتا ہون پھر کچھ اندیشہ نہین

چلی سوم دیکھے درپنیان
اور دوشنبہ کو طرف مشرق کے جاوے تو آئینہ دیکھ لے

بیپہے چلن دکھن گڑ کھائی
اور پنجشنبہ کو جنوب سے چلے تو گڑ کھا لے

بای برنگ سینچر کھنڈی
بائے برنگ سنیچر کے دن کھاوے

اوکھد یہ نہ آن کہو جان
یہی علاج ہے دوسری چیز کی تلاش ضرور نہین

اب سن چکر جوگنی تی بھین بھتر نہ رہا ہنہ
اب چکر جوگنی کا حال سن جسمین زمین پر ٹھہرنا نہ چاہیے

تیسو دیوس چندرمان آٹھو دسا پھرا ہنہ
تیسون دن چندرمان کے آٹھون طرف پھرنا ہے

بارہ[۱۲] اونیس[۱۹] چار[۴] ستائیس[۲۷]
بارھوین اور اونیسوین اور چوتھی و ستائیسوین کو

جوگن پچھون دسا گنائیس
جوگنی پچھم طرف شمار مین آئی ہے

نوسوره چوبیس او ایکا
نوین اور چوبیسوین اور پہلی تاریخ
تین اگیاره چھبیس اٹھاره
تیسری اور گیارھوین اور چھبیسوین اور اٹھارہوین کو
دوی پچیس ستره او دسیا
دوسری اور پچیسوین اور سترہوین اور دسوین کو
تیئیس تیس آٹھ پندراہان
تیئیسوین اور تیسوین اور آٹھوین اور پندرہوین کو
چوده بائیس اونتیس سات
چودہوین اور بائیسوین اور انتیسوین اور ساتوین کو
بیس اٹھائیس تیره پانچ
بیسوین اٹھائیسوین تیرہوین پانچوین کو

پورب دکھن کونا ان تہ تیکا
پورب اور دکھن کے گوشے مین جوگنی رہتی ہے
جوگن دکھن دسا ان بچارا
جوگنی دکھن طرف شمار مین آئی ہے
دکھن پچھون کون بیچ بسا
دکھن اور پچھم کے کونے مین جوگنی بسی ہے
جوگن ہو کہنہ پورب سامہان
جوگنی پورب کے سامنے ہوتی ہے
جوگن اوتر دسا گنہ جات
جوگنی اوتر کے طرف رہتی ہے
اوتر پچھون کون تنہ بانچ
اوتر اور پچھم کے کونے مین جوگنی رہتی ہے

اکیس اوچھ جوگن اوتر پورب کے کون
اکیسوین اور چھٹی تاریخ کو جوگنی اوتر اور پورب کے کونے رہتی ہے
یہ گن چکر جوگنی بانچہ جو چاہو سدھ ہون
اس طرح چکر جوگنی پڑھو اگر خیر و عافیت چاہتے ہو

پریوا نوین پورب پر بہائین
پریوا اور نوین کو پورب جانا منع ہے
تیج اکادس اگنو ماری
تیج اور اکادشی کو دکھن کیطرف جانا منع ہے

دوج دسمین اوتر اندائین
دوج اور دسوین کو اوتر جانا نحس ہے
چوتھ دواداس نیرت باری
اور چوتھ اور دوادس کو نیرت کیطرف نہ جائے

پنچمین تیرس دچھن رہیری

پنچمین تیرس کو دکھن مین کال رہتا ہے

ستمین پونیون بائب اچھین

او ستمین اور پونماسی کو بائب کونے مین

تتھہ تحکیتر سیتھہ بار سے بھجے

ان تیتھون ہندیکا بیان کیا کیا لازم ہی کہ

سگن دو گھڑیا لگن سادھان

شگون دو گھڑیا کا اور لگن کا ٹھیک کرنا

تیکر جوگنی سگے جو جانے

اور چاہیے جوگنی کو لے جو جانتا ہو کہ

چھٹھہ چودس پچھون رہیری

اور چھٹھ اور چودس کو طرف پچھم کے جانا منع ہے

اٹھین اماوس ایسان لکھین

اور اشٹمی اور اماوس کو ایسان کی طرف منع ہے

سو ونہ سادہ پرستھان دھرجے

اگر جانا ضرور ہو تو دن اور ساعت دیکھکر پرستھان

بھدرا اور دسا سور با بچنان

بھدرا اور دسا سول کو دیکھ لینا چاہیے

پر درجیت بچھ گھر ا نے

ساعتونکے دیکھ لینے سی دوسرکی جیت اور

شکھہ سمادہ انند گھر کینھہ پیانان ہیو

عیش اور خوشی کے ساتھ گھر سے شوہر نے کوچ کیا

تھر تھر تن کاپنے جیو دھرک جانی جیو

سارا بدن تھر تھر کانپتا تھا اور جی دھڑکتا تھا

میگھہ سنگھہ دھن پورب بسی

میگھ اور سنگھ اور دھن کو پورب مین ٹھہرنا چاہیے

متھن تولا کینھہ پچھا نہان

متھن اور تولا اور کنبھ کو جانب مغرب

گون کرے گنھہ اگر ہی کوئی

جو شخص سفر کرنے کو گھر سے نکلے

برکھہ کنیان مکر جم دسی

اور برکھ اور کنیان اور مکر کو دکھن مین

کرک مین برچھیک اوترا نہان

اور کرک اور مین اور برچھیک کو اتر جانب

سنکھہ سوم لابھہ یہ ہوئی

تو سامنے چاند کو دیکھتا جا بہت فائدہ ہوگا

وبنے چندرمان سُکھ سر بدا
داہنی طرف چاند پڑے تو بہت آرام ملے گا
آدت ہوے او تر کہنہ کالو
آتوار کے روز سفر کرنے سے اوتر کال پڑتا ہے
بھوم کال پچھم بدھ نیرتیا
منگل کو پچھم مین کال اور بدھ کو نیرت مین
پورب کال سنیچر بسے
اور پورب کو سنیچر کے دن کال رہتا ہے

بائین چندر رایت دکھ ایدا
اور جو بائین طرف چاند پڑیگا تو بہت تکلیف ہوگی
سوم کال بائب نہ چالو
دوشنبہ اور چارشنبہ کو بائب نہ جانا چاہئے
گرو دچھن شکر اگنو تیا
اور جمعرات کو دکھن اور جمعہ کو اگنی مین کال رہتا ہے
پیٹھہ دیے کال چلے سب جیتے
جو ان روزون مین پیٹھہ دیکے چلے تو خوشی ہوگی

دھن نچھترا و چندرمان او تار ابل ہوے
جسکا نچھتر اور چندرمان اور ستارہ قوت پر ہوگا وہی چلے تو جیتیگا
سمے ایک دن گونے پچھین کیتک ہوے
اگر بائین ... سفر کریگا تو کتنی دولت ہوگی یعنی بہت دولت پائیگا

پہلین چاند پورب دس تارا
پہلی تاریخ کو چاند پورب کی جانب رہتا ہے
تیجین اوتر سو چوتھین بائب
اور تیسری تاریخ اوتر اور چوتھی تاریخ بائب مین
چھٹین نیرت دچھین ستئین
چھٹی تاریخ نیرت اور ساتوین دکن مین
نوین چند جو پرچھمین باسا
اور نوین تاریخ کو چاند سارے دن مین پچھم مین رہتا ہے

دوجین بسے ایسان بچارا
اور دوسری تاریخ کو ایسان مین شمار ہوا
پنچین سو پچھم دسان گنایب
اور پانچوین تاریخ کو پچھم کی طرف
بسے جاے آگیو سو آٹھین
جاکے بسے اور آٹھوین کو اگنی مین
دسین چند جو رہے اکاسا
اور دسوین تاریخ آسمان پر رہتا ہے

گیارھوین چند پورب پھر جائے
گیارھوین تاریخ کو چاند پورب کیطرف پھر جاتا ہے
اسون بھرن ریوتی بھلے
اسنی اور بھرنی اور ریوتی یہ نچھتر اچھے ہین
پگھ جیشٹھا ہست ازادھا
پگھ اور جیشٹھا اور ہست یعنی ہتھیا و انرادہا

یہ کاشت سون دو دن ہونے آئے
اور بہت سختی سے دن گذرتا ہے
مرگسر مول منپرس بلے
مرگسرا اور مول اور پنربس صاحب قوت ہین
جو سکھ چاہے پوجے سادھا
مین جو سفر کرے وہ دل کی مراد پاوے

تتھ نچھتر او بار ایک است ساتھ کھنڈ بھاگ
اگر تاریخ اور نچھتر اور دن بہتر دریافت کر کے چلے تو صفت آتی ہیگی
آد انت بدھ سو نہیہ دکھ سکھ انگم لاگ
اول سے آخر تک خوشی کے ساتھ بسر ہو سکتی ہے

۳۷۷

پرلوا چھٹھ ایکادس نندا
پرلوا اور چھٹھ اور ایکادشی کو سفر کرنا بہتر ہے
تیج اسٹمین تیرس جیا
تیج اور اسٹمی اور تیرس کو ہر کام مین جیت ہے
پورن پونوان دسمین پانچین
پندرھوین اور تیسوین اور دسوین و پانچوین بھی بہتر ہے
انت سو ہست نکھت سدھ لیے
اتوار کے دن اگر ہتھیا نچھتر پڑے تو بہتر ہے
بھرن سیوتی بدھ ازادھا
بھرنی اور سیوتی اور بدھ اور انرادہا

دوج ستمی دوادس چھندا
اور دوج اور ستمی اور دوادسی کو طرح طرح کی تکلیف مقصود ہے
چوتھ چتردس توم رکھیا
اور چوتھ اور چتردسی کو بہت دیر مین کام ہوتا ہے
سکر سے تند بدھ بھانا چین
جمعہ اور بدھ کے دان بھی خوشی ہوتی ہے
بیپے پچھ سرون بس لیے
اور جمعرات کو پکھ و سرون نچھتر ہمراہ چند سان کے
بجبی اماوس روہن سادھا
و ر روہنی یہ سب نچھتر اماوس کے ساتھ پڑین تو

راہ چندر بھم سپنت آئین
راہ او ر چاند سی زمین مین دولت آتی ہی

چندر گہن تب لاگ بجائین
اور جب چاند مین گہن لگتا ہی تو نحوست ہوتی ہے

سن رکتا جج اجیات لیجے
اگر کوئی شخص سانس پر اپنا پرن کری

سدہ جوگ گرو پر نان تیجے
تو چاہیے کہ سانس کا اندازہ کری

چھٹین بچھتر ہوے رب اچھین اماوس ہوے
اگر چھٹین بچھتر کے آفتاب اور تتھ اماوس ہووے

پریوا اسر سوان جب ملے سورج گہن تب ہوے
اور پریوا ناظر ہو تب سورج گہن لگتا ہی وہ بھی منحوس ہے

چلہ چلہ جب اپنی کر چالو
جب سب گھڑی ساعت دیکھ چکے تو چلنے کی ٹہری

گھڑی نہ ملے لیت جیو ڈالو
لیکن جب ملک الموت قبض روح کرتا ہی کوئی نہین

سمند لوک [illegible] چڑھے بوانا
[illegible] سوار ہی پالکی چلی

جو دن ٹرے سو لے تلانا
جس دن کو ٹرتی تھی وہ ساعت آیا

رہو نہ [illegible] کہان
او سوقت [illegible] سب [illegible] تھی

کو ونہ پیاک جو کنت چلائی
کوئی نہین روک سکتا ہی جو خاوند لیجانے پر مستعد ہوتا ہی

رہو نہ سب تھیر سنگلا
او سوقت سبکے بھی سنگلدیپ کے لوگ رہتے تھے

لے بجاے کے راجا چلا
راجا رتن سین گاتا بجاتا پدماوت کو لے چلا

بجا راج راون کا گیو
چھوڑا راج جیسے راون نے چھوڑا

بچا دے لنک بھبیکن لیو
یعنی لنکا مین بھبیکن کو چھوڑ کر چلا گیا

پھرین سکھین بنیٹ تج بھیرا
سب سکھیان [illegible] سنگلدیپ کی رہنے والی

انت کنت سون بھیو گریرا
آخر کار شوہر سے ملاقات ہوئی

۳۷۹

کوئی کاہو کا نا نہہ نیانان | نیا موہ باندھا ارجھانان
کوئی کسی کا نہیں ہوتا ہے آخر کو | مگر انسان جبتک دنیا میں ہے اسکا ہوا و ہوس میں پھنسا ہوتا

کنچن کیا سونار کے ربا نہ تولا ماش
وہ جو سونے کا سا جسم پدماوت کا تھا تب انتہا کی نوبت پہنچی
کنت کسوٹی گھال کے چورا گڈھی کی پاش
اس اندیشے سے کہ شوہر گھر میں ڈال کے دیکھے چوڑی کی گڈی بنایا

جو پہنچا رے نیہر سب کوؤ | چلا ساتھ گن اوگن دووؤ
جو پہنچا کے میکے والے سب پھرے | تو اعمال نیک یا بد یہی دونو ہمراہ گئے

او سنگ چلا گون سب ساجا | وہی دئی اس پارے راجا
جو اسباب گونے کا تھا وہ سب چلا | اب وہی خدا پار کرنے والا راجا ہے

داندین سہس چلے سنگ چیرین | سبے پدمنی سنگل کیرین
دانڈی ولے سہیلیوں کے ساتھ چلے | وہ گویا سب پدمنیاں سنگلدیپ کی تھیں

بھل پٹور پہرے و ارسنواری | لاکھ چار ایک بھری پٹاری
اچھی پوشاک ہر ایک پہنے اور بہت کو سنوارے تھیں | ہر ایک خواص کی پوشاک تو چار لاکھ پٹارے بھری تھی

رتن پدارتھ مانک موتی | کاڈھ بھنڈار دینہہ رتھ جوتی
جتنے جواہر لعل اور موتی کے قسم کا تھا | وہ سب جو ہر خزانے [illegible]

پرکھ سو رتن پارکھہ کہا | اک اک نگ [illegible] سنگھے برلہا
وہ سب جواہر پرکھکر [illegible] | کہ یک ایک نگ [illegible] قیمتی اور نادر ہے

[illegible] ہانت ترنگ کیا چلے | اؤ سو ہانت [illegible] سنگلی
[illegible] | دو سو [illegible] عیبو کی ہمراہ رہے

لکھنی لاگ جو لیکھا کہے نہ پار نہ جور

منشدی جو اسباب جہیز کا لکھنے لگے تو میزان دنیا مشکل ہو گیا

ارب کھرب او نیل سنکھ او بد پدم کرور

ہر شی ارب کھرب اور نیلم اور سنکھ اور پدم اور کرور سے بھی زیادہ

چوپائی

دیکھہ درب راجا گربانان

ساجا ترین سیٹھ نے اپنے جب مال و متاع کیطرف نگاہ کی تو

جو مین ہوب سمند کے پاران

اور یہ خیال کیا کہ جب سمندر کے پار ہونگا

درب گربھ لوبھ بکھہ موری

غرور خزانہ کا اور حرص میں زہر کی جڑ ہے

دت ست پی دونون بھائی

سخاوت اور راستی دونون بھائی ہین

جہان لوبھ تہان پاپ سنگھاتی

جہان طمع ہے وہان بداعمالی ہمراہ ہے

سدہنہ درب آگ کے تھاپا

جو درویش ہین ایسی دولت کو آگ قرار دیتے ہین

کاہو چاند کاہ بھارا ہو

یہ دولت کسیکے حق مین چاند ہے اور کسیکو شعلہ ستارہ کی ہے

تس بھولا من راجا لوبھ باپ اندھ کوپ

ایسا بھولا یا دل مین حرص کے سبب سے گویا اندھے کوئی مین جا پڑا

دشٹ مانہہ کوئی اور نہ انان

اور اپنی نگاہ مین کوئی اور نہ سمایا

کوہی موہ جگت سنساران

پھر مجھ سا کون ہے سارے عالم مین

دت نہی ست ہو دوری

اس سے نہ سخاوت باقی رہتی ہے نہ راستی

دت نہی ست ہُن جائی

جب سخاوت نہین رہتی ہے تو راستی بھی جاتی رہتی ہے

پیچ کے مرے آن کے کھائی

جو خزانہ ایسے حالین جمع کرتا ہے تو غیرونکیواسطے ہے

کوئی جرا جار کوئی تاپا

کوئی اوسکو اوس آگ مین جلا کر تاپتا ہے

کاہو انبرت بکھہ بھا کاہو

اور کسیکے حق مین انبرت ہے اور کسیکو زہر ہے

آئے سمند ٹھاڈھ بھا ہو دانی کے روپ

اسی باعث سمند نے آگے کھڑا ہو کر سائل کے روپ مین سوال کیا

بوہت بھری چلالی رانی

اور یہ بات کہی کہ کستیاں کے بھہ خزانہ اور رانی کو

لوبھہ نہ کیجے دتے کیجے دان

بس اب زیادہ طمع نکر اور کچھہ دان دے

درب وان دیئے یہہ کہا

اور خدا نے بھی جسکو زر دیا ہو تو راہ نیک میں خرچ کرنا

دان آہ سب درب کہ چور دو

خیرات سب خزانے کی زکوۃ ہے

دان کری رکھیا منجھہ نیران

زکوۃ دینا باعث نگاہبانی کا ہے دریاؤں میں سے

دان کرن دے دو جگ ترا

خیرات وہ چیز ہے کہ اسکے باعث سے راجا کرن دونو عالم سے تر گیا

دان میر مڈ لاگ اکا ران

سخاوت کے باعث سے پہاڑ کو بلندی حاصل ہے

دان مانگ ست دیکھے دانی

سائل مانگتا ہے اور تمہاری سخاوت دیکھتا ہے سائل

دانہہ پن ہوئے کلیا نون

دان اور پن سے کلیان یعنی صحت اور سعافیت میں رہیگا

دان ٹوکھہ ہوئے دکھہ نربا

خیرات سے عجب ہے اس سے کسیطرح کا دکھہ باقی نہیں رہتا

دان لابھہ ہوئے باکیجے موڑ

خیرات یعنی زکوۃ دینے سے اصل دولت قایم رہتی ہے

دان گھٹے لئے لاوی تیران

زکوۃ ایسی چیز ہے کہ بیڑا پار کر دیگی

راون سجا اگن منہ جرا

اور راون نے دولت جمع کی بخل کرنے سے سب جل گئی

سپت کبیر بوڈ منجھد ھاران

اور کبیر نے جو مال جمع کیا اور کچھہ نہ دیا تو منجدھار میں ڈوب گیا

چارس انس درب جیہہ ایک انس نہ مور

چالیس حصہ جسکے پاس رہے اوسمیں سے ایک حصہ میرا حق ہے

تا ہت جرے کہ بوڈے کے انس ہو سنہ چور

ورنہ یا تو وہ مال جل جائیگا یا ڈوب جائیگا یا رات کو چور موس لیجائیگا

سن سو دان راجین برمانی

راجا کو خیرات کا نام سنکے بہت غصہ آیا

اکین کورا ایس بورے دانی

اور کہا کسنے بہکا کر اس سائل کو دیوانہ بنایا

سوئی پُرکھہ دَرَب جہ ستین
وہی وہ دے جسکے پاس زر ہے
درب تین گرب کرے جو چاہا
دولت سی جو چاہے غرور کر سکتا ہے
درب تین ہاتھہ آو کیلاسو
دولت کے باعث سی بہشت حاصل ہوتی ہے
درب تین نِرگُن ہو گُنونتا
دولت کے باعث سے نادان دانا بن جاتا ہے
درب رہے بھیتن وہ تپے للاران
جسکے پاس خزانہ دفینہ رہتا ہے اوسکی پیشانی چمکتی ہے
درب تین دھرم کرم اوراجا
دولت سے دھرم اور کرم اور راج قایم رہتا ہے

درب تین ہمین سُن باتین اتین
دولت پاس ہو تو ہم سے سن لے اتنی باتین ہوتی ہین
درب تین دھرتی سرگ بناہا
دولت ہی سے دونو عالم مین نباہ ہے
درب تین اچھر چھپاڑتہ باسو
دولت کے سبب سے حورین ساتھ نہین چھوڑتین
درب تین کنج روپ ہوے روپونتا
دولت کے باعث بدصورت حسین معلوم ہوتا ہے
اس من درب دپے گوپا
جیسے سونا چمکتا ہے جلا کرنے سے
درب تین سُدھ بُدھ بل کاجا
دولت سے ہوش اور عقل اور زور اور سب کام درست ہوتے ہین

کہا سمند ری لوبھی کری درب نہ چھاپ
سب باتون کے جواب مین سمند نے کہا کہ ای حریص ظاہر خزانے کو پوشیدہ کر
بھیو نہ کاہو آپن مونڈ پٹارین ساپ
یہ دولت کبھی کسیکی نہین ہوتی گویا سر پر سانپ کا پٹارا ہے

آدھے سمند آے سو ناہین
ہنوز آدھے سمندر کے طی کرنیکی نوبت نہ آئی تھی
لہرین اوٹھی سمند اُلٹانان
سمندر مین لہرین اوٹھنے لگین اور اولٹ پلٹ ہو گیا

اوٹھے باو آندھی اُپراہین
کہ ہوا تند چلی اور آندھی سر پر آپہونچی
بھولا پنتھ سرگ نیراناں
راہ بھول گیا اور آسمان قریب نظر آیا

۳۰۳

آون آگے جو پہنچے کاؤ

کم بختی جب کسیکی آتی ہے تو اوسکا یہ حال ہوتا ہے

بوہت بہی لنک دِس تا کی

اب جہاز بہکر لنکا کی طرف تاک کے چلا

جولی بہار بناہ نہ پارا

جبتک بوجھہ کا نباہ ہوا تب تک سے لے گیا

درب بہار سنگ کاہ نہ اوٹھا

خزانیکا بوجھہ کسی سے نہیں اوٹھتا

گہہ پہان لے پنکھہ نہ اوڑا

پتھر تھام کے اگر پرندہ اوڑنا چاہے تو نہیں اوڑ سکتا ہے

پہن اڈانہہ بہے سو باؤ

کہ تجھہ اگر اوڑین ایسی ہوا مین تو عجب نہین

مارگ چہاڑ کمارگ ہاکی

اور راہ چھوڑکر بے راہ ہانکے اوسکا

سو کا گرب کرنے گھندھارا

اب جو گھنڈ ہار مین پہنچے وہان غرور کیا سو کہا

چین سنیاتا ہی سون دہا

جسنے اسکو جمع کیا اوسی سے آزردہ ہوتا ہے

مور مور چین کینہہ سو بوڑا

جیسے اپنا کہا اوسیکا ڈوب جاتا ہے

درب جو جانہہ آپنان بھولنہہ گرب بنانہہ

دولت کو جو شخص اپنی سمجھکر اپنے غرور پہ بھیجے

جوری اُٹھائے نہ سکنہہ بوڑ چلنہہ چل لانہہ

جو چیز ایسی بھاری ہو کہ کوئی اوسکو اوٹھا نہ لیجا سکے وہ آخر کو ڈوب جاتی ہے

کہیوت ایک بہیکن کیرا

اسی دریا مین ایک ملاح بہیکن بڑا ڈراونا راجا کا

لنکا کرات راکس کا را

وہ ملاح گویا لنکا کا ایک راکس سیاہ تہا

پانچ مونڈ دس باہنین تا ہے

اوسکے پانچ سر تھے اور دس بازو تہے

آدھنجہہ کر کرت ہیرا

مچہلی کا شکار کرتا ہوا آیا ہوتا

آدے چلا ہوے اندھیارا

کہ جدہر ملتا تہا تاریکی چہا جاتی تہی

دھر بھا سیام لنک جب دائے

جسم اوسکا سیاہ دیکہا تہا جیسے [illegible] جسم تہی

دھوان اوٹھے مکھ سوانس سنگھاتا

دھوان اوٹھتا تھا اوسکی سانس کے ساتھ

پھنکرین مونڈ چیونٹ جن لائی

اوسکے سر کے بال جب اٹھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ گویا

و یہ ریچھ کے ریچھ ڈرائی

سر اوسکا شل ریچھ کے تھا بلکہ ریچھ بھی اوس سے ڈرتا

راتین نین نڈرین آوا

آنکھین ایسی سرخ تھین کہ خوف آتا تھا

نکسے آگ کہے جو باتا

آگ نکلتی تھی جب وہ بات کرتا تھا

نکس دانت منھ باہر آتے

اور دانت اوسکے بڑے تھے کہ منہ سے باہر تھے

دیکھت وشٹ دھا جن کھائی

جب وہ کسیکو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا کہ کھا لیگا

دیکھ بھالون سب ڈرکھاوا

دہشت ناک اوسکو دیکھکر سب ڈرتے تھے

دھرتی پاے سرگ سرجان سمراباہ

زمین میں اوسکے پاؤن تھے اور آسمان تک اوسکا سر اور ہزار

چاند سرج او نکھت منھ اس دیکھے جس راہ

رانی اور راجا اور سہیلیون مین وہ ایسا تھا جیسے راہ ستارا

بوہت بھی نمانہ کھیوا

ہمارا اپنی روانی کے آگے ڈانڈ کو نہ مانتا تھا

خفی دنھہ بار بھی دوجی

ہرش اوسکو یہ تھی کہ بہت نون تجھی پیٹ بھریگا

پنچھی بھیکن پاوا

اسے یہ نہی کو بھیکن پائے گا

اچھا تو راون پائی سیتا

... نے سیتا پائی

راکس دیکھ صنا جن دیوا

ملاح راکس کے جو یہ چال تباہی کا دیکھ تو دیو کی طرح ہنسا

آج گرگیر آے بھکہ پوجی

اور راس قوی الجثہ کی نیت اسکے کھانے سے پوری ہوئی

جانو آج اجودھیا چھاوا

تو گویا اجودھیا سی آبادی ہوجائی گی

لنکا لیے رمائن جیتا

اور لنکا آباد ہوئی اور راکھ فتح پائی

پنچھہ دیکھو جسین بگ آوا
وہ ملاح سا جا اور بید مادت ورتبدار ہیون دیکھکر

ٹوٹے ٹوٹے بچھین پاو اٹھاوا
ٹول ٹول کے زمین پر آہستہ آہستہ پاؤن رکھتا تھا

آئے نیر موہ سے کینچہ جو ہارو
پھر نزدیک آکر اوسنے صاحب سلامت کی

پوچھیا کھیم کسل بیو ہارو
اور خیر و عافیت بطور دوستان پوچھی

جو بسوانس کہا نگا دیوا
اور کہا کہ جی مین اندیشہ کسن نکالہی راجا

بڑ بسوانس کرے کی سیوا
بڑا اندیشہ یہ ہی کہ ہماری خدمت کون کریگا

گہان میت کچھ بھولہاو جا ئیہ کہگھات
سو کچھ بات نہین اب یہ کہولے دوست کہ کہان تم بھولاو رکس سمت جاتے ہو

موہ تمہارا اس سیوک لاسے کون بہ باٹ
مین تمہارا ایسا خادم ہون کہ جس راہ کہوگے وہان پہنچادونگا

گاڑھ پرین جیہ باور ہوق
البتہ مشکل کیونت دل دیوانہ ہوجاتا ہے

جو بھل بات کہے بھل ہوئی
سو جو کوئی اچھی بات کہے وہ اچھا ہے

راجین راکس نیر بلاوا
راجہ یہ سنکے تسلی ہوا اور راکس کو نزدیک بلایے

آگین کینہ بیٹھہ جن پاوا
اور اوسکو آگے کیا جسمین راہ بتلائے

بہہ ہنسا اور راکس گنہہ بولا
بہت خوشی سے جب اوسنے راکس سے گفتگو کی

پگ ٹیک بہم سب ڈولا
تو اوسنے زمین پر قدم گاڑا اور تب سویہ معلوم ہوتا تھا

تون کھیوک کھیو کہہ اپراین
پھر راجانے کہا کہ تو ایسا ملاح ہی کہ سب ملاحون میں اچھا ہے

بوہت تیرا اد کہہ پانہین
سنا ہے کہ میرا جہاز تمام کرکنارے لگاوے

تیتین تیر گہاٹ جو پانون
تیرے باعث سے جو مین گھاٹ کا کنارہ پاجاؤنگا

تو نگر ہی تو در پہنانون
تو تونگر ہی اور تو در تجھکو پہنا دونگا

کنڈل سروَن مو یون نگ لائی
اور کانون مین حلقے جڑاؤ ڈال دونگا
تس راکس تو پوریون آسا
ایسی اس مین تیری امید پور کرونگا

مہرا کی سو نیون مہرائی
اور سب مہرا کی سرداری دونگا
رکسا بندگی رہے نہ باسا
کہ تجھمین راکس پن کی بو بھی نہ باقی رہیگی

راجین بیڑا دیہون نہہ جاتی بسوانس
پھر راجا نے خوش ہو کر بیڑا دیا اور کچھ نظر اندیشہ پر نکی
اِک اپنی بھکھہ کارن ہوی پنچھہ کردا س
اور یہ نجانا کہ اپنی بھوکھ کیواسطے ایک مچھلی کا غلام ہوجاتا ہی

راکس کہا گسائین بناتی
راکس نے راجا سے بنتی یہ بات کہی
چھتیان لنک دہی سر رامن
چھین لی لنکا اور آگ لگادی رامچندر نے
اُہون سیو کری سنگ لاگین
اب بھی خدمت کرنیکو ساتھ لگا ہون
سیت بند ہر راگھو جنہہ باندھا
سمندر کا پل جہان رامچندر نے بنایا ہی
دی اب ترت دان کچھہ پاؤن
لیکن امیدوار ہون کہ مجھے تم کچھ انعام پاؤن
ترت چودان پان جنس دیجے
تو سرا جو انعام ایک پان کا بھی ہو سو عنایت کیجے

مچھل سیوک راکس کے جاتی
کہ راکس کی ذات بڑی خدمتگذار ہوتی ہی
سیو کچھا ڈہنہ دہینہ بھی سالمن
اسیر بھی پنچھ خدمتگذاری نچھوڑی کہ سارا جسم سیاہ ہو گیا
مانس بھول ہونہہ نہ آگین
اور آدمی کا یہ حال ہی کہ بھول جاتے ہیں آگے کیسی کام
تِہہ تین ٹرہون بھا رین کاندھا
وہان مین بوجھ کندھی پر لیکر فرشتے کو جا عرض ہون
ترت گہی ڈہنہ باندھہ چڑھاؤن
کہ فی الفور جہاز تمام کر دونو باندھ پر چڑھاؤن
تھوڑا دان بہت پن کیجے
تو تھوڑے انعام مین بہت ثواب ہوگا

۳۸۶

سیوا کرے جو دت بجے دا نون
اور اگر خدمت پہلے کرد یگے دان دیجے گا تو

دان نا نہہ سیوا بر ما نون
دان نہین وہ تو حق خدمت مین شمار ہوگا

دنگی با چا ست نار ہا ہت نرمل جنہہ روپ
درمیان آجا اور کسکے جب قبول قرار نہ ہا تو صاف صورت اتفاق کی

بہہ آندھی اوڈاے کے مار گیوا ندھکوپ
یعنی اوسوقت اس بہت سی آندھی چلاکے اندھیا کرگوین ہین

جہان سمند منجہہ دھار بھنڈارو
جہان سمندر کا منجہہ دہار تھا

پھر کے پان پاتار دوارو
اور وہانکا پانی پتال سے لیکر گھوستا تھا

پھر پھر پان وہی ٹھانون پھرے
اور پانی پھر پھر کے اوسی جگہہ گھوم کے ٹہرتا تھا

پھیر نہ نکسے جو تنہہ پرے
کہ اگر وہان کوئی جاکے پھنس جاتو کبھی نہ نکلے

وہی ٹھاون مہراون پوری
اوسی جگہہ مہراون کا مقام بود و باش تھا

ہلکا زر جمکا تر چوری
زبردست نے جمکاتر کو ریزہ ریزہ کر ڈالا

وہی ٹھانون مہراون مارا
اوسی جگہہ مہراون مارا گیا

پرے ہاڑ جن پڑے پہارا
اوسکی ہڈیان ایسی پڑی ہین جیسے پہاڑ

پڑی ریڑھ جنہہ تا کر پیٹھی
اوسی جگہہ اوسکی پیٹھ کی ریڑھ پڑی ہے

سیت بند اس آوی ڈیٹھی
سیت بند ایسی نظر آتی ہے

راکس آن تہان کے چھری
بہت سے راکس مہراون کے ساتھی لڑنیکو آئے

بوہت بھنور چکر منہ پری
لیکن سب کی کشتیان بھنور کے چکر میں جا پڑین

پھرے لاگ بوہت جس آئی
جہان کشتی اوسمین آئی تو وہان

جس کمہار دھر چاک پھرائی
ایسی پھرتی تھی جیسے کمہار کا چاک پھرتا ہے

راجین کہارے راکس جان بوجھ بورے

راجانے کہا اے راکس جان بوجھکے تو دیوانہ بنتا ہے

سیت بندھ یہ دیکھے کس تہان بیجاس

سیت بند تو یہ نظر آتا ہے وہان کیون نہین لیجاتا ہے

سُن باورراکس تب ھنسا

دیوانہ کا حرف سنکے راکس تب ہنسا

یجا نہ سرگ ٹوٹ بھین گسا

گویا آسمان ٹوٹ کے زمین پر آرہا

کو باورہتھ بورہ دیکھا

اور راجا کہا کون دیوانہ ہے کسکو تمنے دیوانہ دیکھا

جو باور بھیکھ لاگ سُرکھیا

دیوانہ وہی ہے تحقیق جو بھیک کا ہو

باورہتھ جو بھیکھے کنہ آئی

دیوانے تم جو بھوکے کے پاس آئے

توہ نہ سمجھ پنتھ بھلائی

تم اوسوقت نہ سمجھے کہ راہ بھول گئے

نیکھ جو باوررہ دھرماٹی

وہ چڑیا جو زبان نکالکر زمین پر لیٹ جاتی ہے

جیبھ چڑھای نے بھکھے سب چانٹی

زبان پر چونٹی جب چھڑتی ہین سبکو نگل جاتی ہے

مہراون کے ریر جو پرے

یہ پل نہین ہے مہراون کی ریڑھ پڑی ہے

کہو سو سیت بندھ یہ جو سرے

اور تم جو اسکو سیت بند کہو تو تمہارا کیا قصور ہے

یہ سو آہ مہراون پوری

یہ تو مقام مہراون کا ہے

جہوان سرگ نیر گھر دوری

جہان سے آسمان نزدیک اور گھر دور ہے

اب پچھتا در ب جس جورا

اب حسرت کرےگا کہ خزانہ جمع کیا

کرہ سرگ پر ہاتھ مرورا

آسمان پر جاکے ہاتھ ملا کرےگا

جو دجیت مہراون لیت جگت کرھا

جبتک ہے مہراون جیتا ہے زمانہ کا بوجھ تھامے

جو موہا دہ نہ لیگا اس ہوے پراہا

اور جب مرگیا تو ہڈیان اپنی بھی نہ لیگیا پہاڑ سا پڑا ہے

بوہت بھونہ بھوے سب پانی
جہاز کے گھومنے سے سارا دریا چکر مین آگیا

بوڈونہ ہست گھور ما نوا
ہاتھی اور گھوڑے اور آدمی بھنور مین ڈوبنے لگے

تتکھن راج پنکھہ اک آوا
اوسیوقت ایک سیمرغ بھی آیا

پڑا دشٹ وہ راکس گھونٹا
سیمرغ کی نظر جب وس راکس ... پر پڑی

آئے وہی راکس پر ٹوٹا
اوسیوقت آکے وہ راکس پر ٹوٹ پڑا

بوہت ٹوک ٹوک سب بھیے
جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہوکے سب بہ گئے

بھیے راجا رانی دوے پاٹن
راجا اور رانی دو تختہ پر بیٹھے ہوے

ناچے راکس آس تلانے
اوسوقت راکس ناچنے لگا کہ میری امید بر آئی

چھون وس آئے جُرے مس کھوا
تو چارو طرف گوشت کے کھانیوالے جانور جمع ہو گئے

سکھر ٹوٹ تس وہن ڈولاوا
جو مین اوسنے اپنا بازو ہلایا تو پہاڑ ٹوٹنے لگا

تاکس جیس ہست بڈ موٹا
تاکنے کے ساتھ یہ معلوم ہوا کہ بڑا موٹا ہاتھی ہے

گگر لے اُٹھا بھنور جہاں چھوٹا
... بیچ مین پکڑ کے ... جو گرداب تھا ...

ایس نہ جانا دونہ کہان گئے
یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کہان گئے

دونون بہے چلے دوی پاٹن
دونون ... دو ... مین بہ چلے

کایا جیو ملاسے کے مارکین دوی کھنڈ
جسم اور جان کو جدا کرکے دو طرف کر دیا یعنی راجہ اور رانی کو

تن روت وعرتی چلا جیو چلا برہمنڈ
جسم یعنی راجا روتا ہوا زمین کو چلا اور جان یعنی پدماوتی آسمان کو گئی

مُرچھہ پڑی پدماوت رانی
غش مین آگئی پدماوت رانی

کہنہ جیو کہنہ پیو ایس بجانی
... تھی کہ جان کو ...

جان چتر مورت گمہ لائی

...اوت شکل تصو... بے جان کے

چترم نہ پون سہی سکوارا

جو شخص ایسا نا ... کہ ہوا کی برداشت اوسکو ہو

پچھمین مان سمند کی بیٹی

او...ی معلم مین پچھی مان جو سمندر کی بیٹی تھی

کھیلت اہی سہیلنہ سیتے

وہ کھیلتی تھی اپنی سہیلیون کے ساتھ

کس سہیلو دیکھو پاٹا

...بسے اپنی سہیلیونسے کہا کہ دیکھو اس تختہ پر ۵۰

جہ دیکھنہ تریا ہی سوانسا

سہیلیون جو دیکھا تو معلوم ہوا عورت کے شکل

پاٹا پری بہی نس جاتی

ایک تختہ پر بہی ہوتی چلی جاتی تھی

تہ سو پرا دکھہ سمند اپارا

اوسپر ایسی تکلیف شکل سمند رکے پڑی

تا کنہہ کچھہ ہوسے جین بھنٹی

جسکی ملاقات سے دولت حاصل ہو

پاٹا چاسے لاگ بہتہ رہی

اتفاقاً اوسکا تختہ اوسی ریت مین جہان وہ کھیلتی تھی جا پہونچا

مورت آسے لاگ بہہ گھاٹا

کوئی تصویر بہ کے گھاٹ پر لگی سے

پھول موسے پے موسہ باسا

پھول تو مرجھا گیا ہی الا خوشبو نہین گئی

رنگ جو رانی پیم کین جانہو بیر بہوٹ

وہ جو رنگ اوسکا شوہر کے وصال مین سرخ شکل بیر بہوٹی کے تھا

آسے بھئی دودہ سمند مین پے رنگ گیو نہ چھوٹ

باوجودیکہ وہ سمندر سو زان مین بہ کے آئی ہی لیکن اسپر بھی رنگ زائل نہین ہوا

... کہین بتنہہ سے لکھے

...ے جو بتیسون ... کے صحیح دیکھے

... تیری جیبہ ... سر ران

اور ... ہو گیا تھا

کہس نہ مری سبنھارہ سکھی

تو یہ بات کہی کہ ابھی مری نہین ہے سنبھالو اسکو اے سکھی

پون اوڈلے پری منجہ نیران

ہوا نے جو اوڑایا تو درمیان پانیکے جا پڑی

لہر جھکورا اوڈھ جل نت بھیجے
باوجود یکہ ہوا نے اور جھٹکے پانی میں ڈال دیا اور تر ہوگئی
آپ سیس نے بیٹھی کور ان
پچھمنی نے اوسکا سر اپنی گود میں لیکے بیٹھی
پھر کے سمجھ پر اتن جیوو
بعد تھوڑی دیر کے پچھمنی کے جسم میں جان آئی
پان پیا رے سکھین مکھ دھویا
یہ حال دیکھکر سہیلیوں نے پانی پلایا اور منہ دھلایا
تب لکھمین دکھ پوچھہ مروہی
اوسوقت لچھمی نے حال اوسکی تکلیف کا پوچھا

توہ روپ رنگ نہ بھیجے
لیکن تب بھی روپ اور رنگ میں کچھ نقصان نہ آیا
پون ڈولا و سکھنہ جہوں اور ان
اور چاروں طرف سے سہیلیاں ہوا دینے لگیں
مانگس پان بول کے پیوو
تو پانی شوہر کا نام لیکے مانگنے لگی
پدمن جان کنول سنگ گوئین
پدماوتی کے پاس ایسی معلوم ہوتی تھیں جیسے کنول
تریا سمجھہ بات کہہ موہی
اور کہا کہ اے عورت اب تجھے ہوش ہے تو مجھ سے بات کہہ

۹۱

دیکھہ روپ تور اگر لاگ رہا چت مور
تیرا حسن دیکھکر میرا جی لگ رہا ہے
کہہ نگری کے ناگر کاہ ناؤں دھن تور
اب تو مجھ سے کہہ کہ کس شہر کی تو رہنے والی اور تیرا نام کیا ہے

نین پسار چیت دھن چیتی
اوس وقت آنکھ کھول کے پدماوت ہوش میں آئی
آپن کوؤ نہ دیکھس تہان
اپنا جب کوئی اوس جگہ نہ دیکھا
آہین جو سکھین کنول سنگ گوئین
یہی جو سہیلیاں شامل ہوکے کنول کے ساتھ تھیں

دیکھے کاہ سمند کی ریتی
تو دیکھتی کیا ہے کہ سمندر کی ریت میں پڑی ہے
پوچھس کو تم ہو ہم کہان
اوسوقت پوچھا کہ کون تم ہو اور ہم کہاں ہیں
سو ناہین موہ کہاں بچھوین
سو وہ نظر نہیں آتیں کہاں بچھڑ گئیں

کہان جگت من پیو پیارا
کہان زمانے مین ایسا شوہر پیارا ہے جیسا تیرا ہو
تا کر گروی پریت اپارا
اوسکی محبت ایسی بھاری ہے بے انتہا ہے
رہے نہ گروے پریت سو چھپانی
جہان محبت بہت ہوتی ہے وہ چھپائے سی نہین چھپتی
کنول کری کے جوری نا نہان
مین جو مثل غنچہ کنول کے ہون وہ شوہر بسرا چھوڑا تھا

جس سمیر ہیرہ گرو سنوارا
وہ ایسا ہی جیسا سمیر پہار سنگین خدا نے بنایا
چپڑے ہمین جن چڑھے پہاڑا
میرے دل پر ایسا چڑھا ہے جیسا پہاڑ
کیسے جیون بھار دکھ چاپنے
کسطرح سی زندگی ہو کہ بوجھ تکلیف کا مجھکو دبائے ہے
دینہہ بہائے اودھ جل ما نہان
اوسکو پانی میں بہا دیا

آوا پون بچھوہ کا پات پڑا ایکرار
ایسی ہوا فراق کی آئی کہ پتے سارے جھڑ پڑے
تروے تجے جو چور کی لاگے گہہ کے ڈار
پتے کیا بلکہ درخت کو توڑ ڈالا اب کسکی شاخ سے جا لگون

کہین تنجا نہہ ہم تور پیو
سب نے کہا ہم تیرے شوہر کو نہین جانتے
پاہان پر سے آے تون بہی
ایک تختہ پر تو آپ تو بہ سکے آئی
تب سدھ پدماوت من بھئی
اوسوقت پدماوت کو کچھ ہوش آیا
نینہہ رکت سر اہی ڈھارا
[illegible] آنسوان بہانے لگی

ہم تو ان پاے اہا نہ جیوؤ
ہمنے تو تجھکو ایسا پایا کہ جان باقی نہ تھی
ایس تجا نہہ دھون کہان اہی
ہم نہین جانتے کہ تو کہان تھی اور کہان سے آئی
سنور بچھوہ مرچھے گئی
فراق شوہر کا یاد کرکے پھر بیہوش ہو گئی
جنہہ رکت سر کاٹ پیارا
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا جانور کو ذبح کرکے چھوڑ دیا

کہنے جیت کہن ہو بکرارا
ایک لحظہ ہوش مین آتی اور ایک لحظہ بیقرار ہوجاتی
باورہو ہی سُو پری پُن پاٹان
دیوانہ وار تختہ پہ پڑی ہی تھی
تو موہ آگ سے دیے بیچ ہوری
کون مجکو آگ دیگا ہولی بناکر

بہا چندن نیان سب چھارا
جتنے کپڑے و صندل سے تھے خاک آلودہ ہوگئے
دیو بہاے کنت جنہہ گھانان
اور کہتی تھی مجکو برباد جس گھاٹ میرا شوہر گیا
جیت نہ بچھڑے سارس جوڑی
خدا نکرے کہ بچھڑے جی سارس کی جوڑی بچھڑے

جنہہ سر بار رکھیو گا دیہو وہی سر آگ
جسنے تیر جدائی کا مارا اوسکے واسطے آگ دو
لوگ کہے یہ سر چڑھے ہون جرون پیہ لاگ
لوگ تو کہتے ہین یہ سر چڑھی اور مین جاتی ہون شوہر کی لاگ مین

کیا اودہ جیون پی پانہان
جسم میرا منہ تیرے بیکن آنکھ میری شوہر کیطرف ہے
جنہہ آہ درپن مورہیا
گویا میرا دل آئینہ ہو رہا ہے
نین نیر بھیجت سٹھ دو ری
آنکھون کے پانی مین تو تر بتر ہو ان
پی ہردے منہہ بھینٹ نہوئی
خاوند دل مین ہے پر ملاقات نہین ہوتی
سوانس پاس نت آوی جائی
سانس قریب ہے وہ آتی جاتی ہے

دکھیون رتن سو ہرد مین ہاں
دیکھتی ہون رتن کو حالانکہ وہ دل مین ہے
تہہ منہہ پیٹھ دکھاوے پیا
اوسمین بیٹھ کے شوہر اپنی صورت دکھاتا ہے
اب تہ لاگ مرون سٹھ جھوری
پھر بھی شوہر کی لگ مین خشک مرتی ہون
کورے ملاو کہوان کہہ روئی
کون ملاقات کروائے کس سے روکے کہون
سو نہ سندیس کہے موہ آئی
وہ بھی پیغام شوہر کا مجھسے نہین کہتی

نین کوڈیا بھئی منڈرا نھین
آنکھیں کوڑیا ہوکے منڈلاتی ہیں
من بھنورا وہ کنول لبیری
دل بھونرا ہوکے اوس کنول میں لپٹ رہا

تھرک مارلے آؤ نہ نانھین
تھرک مار رہی ہیں پر آتی نہیں
ہوئے مرجیا نہ آئے ہیری
خواہش ہو رہا ہی اور ڈھونڈھے سے نہیں ملتا

ساتھی آہتہ نیا ہتہ ہوسکے نہ ساتھ نباہ
جو ساتھی ال کے تھے اونھوں نے کچھ پاس نباہ کا کیا
جو جیو جارے پیو ملی بھنیسار ہی جی جر جاہ
جو جی جلادے جو شوہر ٹہ تو اسے جی جل جا اور اسے ملاقات کر

ستی ہوے کہنہ سیس اوگھاری
ستی ہونیکے ارادہ پر جو بدہاوت سر کھولا
سیندور بے آگ جن لائی
سیندور مانگ کا ایسا جلتا تھا جیسے آگ لگائی
چھوٹ مانگ سب موت پروئی
چھوٹی مانگ تھی اور بال بال میں موتی پروئے
ٹوٹنہ موت بچھوہ کی بھری
موتی جب گرتے تھے اوس فراق آلودہ کے آنسو موتی
پھیر پھیر کر جو بن کرا
لزانہ جو انی سوختہ ہوئی
اگن مانگ سپے دئی نہ کوئی
آپ ہر وقت نکلتی تھی پر کوئی ریتا نہ تھا

گھن نینہہ بیچ گھار رے جھم تار
تو یہ معلوم ہوا کہ ابر میں سے بجلی لے رشم ...
سرکی آگ سنبھار نہ جائی
سر کی آگ سنبھالی نہیں جاتی سب
بار نہہ بار گرنہ جن روئی
بہ بار دو گرتے جیسے آنسو روئی کے گرتے
ساون بوند گرنہ جن جھری
تو یہ معلوم ہوتا تھا گویا ساون میں جی جھڑی لگ گئی
جانو کنک اگن منہ پرا
گویا سونا آگ میں پڑا ہے
پاہن پون پان سم موئی
اور کہتے تھے کہ ہاں کو ہوا اور پانی دیتے ہیں

کہیں لنک ٹوٹی دکھ بھری

نازک کمر تکلیف آلودہ کی ٹوٹی جاتی تھی

بن راون کہہ بر ہوے کھری

بغیر شوہر کے کس کے زور پر کھڑی ہو

روت پنکھ ہوے جن کو گلا ر نبھہ

پرندے اوسکو دیکھکر از راہ محبت سینے نوحی شل کو کالا ایتہا کی تدانستہ

جا کر لنک لاہ بھیری کمان ہو بر تیر کھینچہ

جیسکے واسطے زلف اور بھوہ جدا ہو کہان ہے وہ شوہر تیر بکف

لکھمی لاگن تجھا سے جیو

جو بیان سنکے پدماوت کا تن بدن اکڑ گیا

نام کہین ماہے تو پیو

اور کہا میری جان ایسی باتین نکر تیرا شوہر آجائیگا

پیو پاپان ہوے پون ادھاری

یا پی اسے جا سے بیٹھ بھرنے والی

جس ہون تہون سمند کی باری

جیسی ہون ہون تیری سمندر لڑکی ہے

مین توہ لاگ لیت کھسوا تو

مین تیرے واسطے کھتہ ابی اور الی

گھو جب بیتین جہان لگ کھاتو

میرا باپ تلاش کر یگا جتنے گھات ہین

ہون جہہ ملون تا دیر بہاگو

مین جس سے ملون وہ بڑا صاحب قسمت ہے

راج پاٹ اودیون سہاگو

مین راج پاٹ اور سہاگ تجھکو دون گی

کنہہ بچہاری کے مندر سدھارے

یہ کہکے اوسکے پجاری اپنے گھر پدماوت آسی

بھئی جیو نار بخیون ناری

آکھانا کھا نیکو جب لوگ بیٹھے تو یہ بیچ کہا تی یعنی پدماوت

جہہ رے کنت کر ہوے بچھوا

اور یہ بات کی کہ جسکا اوسکے شوہر سے جدائی ہو

کا تہہ نیند بھو نکہہ سکہہ سووا

اوسکو کب نیند آوے اور بھوک لگے اور آرام سے سووے

جیو ہار ہیوے لیے آہا

جان بری تو شوہر سے لیا ہے

ورسن دیو لیو جیت چاہا

اوسکی صورت مجھے دکھا دو وہ جو چاہو لو

٣٩٥

لکھمین جاے سمند پہنہ پی باتین سب چال

لچھمی نے اپنے باپ سمند کے پاس جا کر یہ سب ذکر کیا

کہا سمند ہے گھٹ مورین آن ملاون کال

سمند نے سنکے کہا یہ میرے جی مین ہی کل مین اوسکو لا کے ملا دونگا

راجا جاے تہان بہ لاگا

رتن سین جا کے ایسی جگہ بہ کے لگا

جہان نہ کوئی سندیسی کاگا

جہان کوا تک پیغام نہ لیجا سکے

تہان ایک پربت ہا دھونگا

اوس جگہ ایک پہاڑ تھا بہت بلند

جہوان سب کپور او مونگا

جہان سب کافور اور مونگا پیدا ہوتا تھا

تہنہ چڑھ ہیرا نہ کوئی نہا تھان

اوسپر چڑھ کے سب طرف نظر کی مین ہمراہ نہ کوئی تہا پایا

درب سمیٹ کچھ لاگ نہ ہاتھان

خزانہ البتہ بہت دیکھا اوسکو ہر چند جمع کرتا تہا کچھ

اہا جورلون کیر بسیرا

وہ مقام جو بر اون کا آرامگاہ تہا

گاہر اے کوئی سے ملے نہ ہیرا

وہان گم ہو گیا کوئی ڈہونڈہی سے نہ ملتا تہا

ڈوڈھ مار کے راجا روا

ڈاڈہین مار کے اوس وقت راجا رو دیا

کین چتور گدھ راج بچھو وا

کہ کسنے چتور گدھ کا راج کا مجھ سے چھڑایا

کہان مور سب درب بھنڈارو

کہان گیا وہ سب میرا خزانہ اور دولت

کہان مور سب کٹک کندھارو

کہان گیا وہ میرا لشکر بھاری

کہان ترنگ مور بانکا بلی

کہان گئے وہ میرے گھوڑے طاقت وار

کہان مور ہست سنگلی

کہان گئے وہ میرے ہاتھی سنگلدیپ کے

کہنہ رانی پدماوت جیو جنہ نہسے

کہان ہے رانی پدماوت جسمین میری جان بسی ہے

مور مور کے کھوین بھول گرب اکاتھہ

یہ سب مال میرا اپنا کہاکر نیکو کھو یا غرور کے سبب مجھکو بھلا دیا

چنپا بھنورا اگر جو ملاوا
چنپا اور بھنورا کو تو گرو نے ملا دیا

مانگے راجا بیگ نہ پاوا
لیکن راجا نے جو مانگا وہ نہ پایا

پدمن چاہ جہان سن پاون
اور کہتا تھا کہ پدمنی کو جہان سن پاونگا تو

پرون آگ او پان دھساون
اوسکی چاہ مین آگ مین گر پڑونگا او سپانی مین دھنس جاونگا

ڈھونڈھون پربت میر پہارا
سب جگہ اوسکو ڈھونڈھونگا پربت ہو یا میرو یا پہاڑ

چدھون سرگ او پرون تپارا
آسمان پر چڑھونگا اور تپال کو جاونگا

کہان سو گر پاون اوپدیسی
کہان ایسا گرو ہدایت کرنے والا پاون

اگم پنتھ کر ہوے سندیسی
کہ ایسی راہ دشوار مین وہ ہدایت میری پیغام گر ہوے

پریون آن یہ سمند اتھاہان
اب تو اس سمند مین آکر پڑا ہون جسکی تھاہ نہین

جہان نہ وار نہ پار نہ تھاہان
جہان نہ وار کا پتا ہے نہ پار کا نہ تھاہ ہے

سیتا ہرن رام سنگرامان
سیتا کو جب راون لیگیا تو رام سے لڑائی ہوئی

ہنونت ملا چتا تب رامان
ہنومن نے مدد کی تب رام کی فتح ہوئی

موہ نہ کوئی ہنونون کہہ روئی
میرا تو کوئی نہین مین کسکی منت کرکے روؤن

کو ہر باندھ کو لسی ہوئی
کون مجھے قوت دے اور کون راہبر ہو

[illegible]

بھنور جو پاوے کنول کنہہ من آرت بھوکیل
بھنورا جو کنول کو پاتا ہے تو دل اوسکا خوش ہوجاتا ہے اور بہت بازی کرتا ہے

آئے پر کوئی ہست تہہ چور لے سو بیل
اوس وقت کوئی ہاتھی آپڑا تو ساری بیل چور چور ہوجاتی ہے

کاسون پکارون کاپنہہ جاون
کسکو پکارون اور کسکے پاس جاؤن

گاڈھے میت ہوے تہہ ٹھانون
کہ جہان میرا گاڑھا دوست ہے وہان پہنچون

کو یہہ سمند متھے بل باڈھا

کون ایسا ہے قوت ور جو سمند کو متھی

کہان سو برنجھا بشن مہیشو

کہان برنجھا ہی اور کہان بشن او مہیس ہے

کو اس ساج دئی موہ آنی

کون ایسا سامان مجھکو لادے

کو دودھ سمند متھے جس متھا

کون ایسا ہے جو دہی کی طرح سمندر کو متھے

جو لہہ متھے نکوئی دھی جیو

جبتک کوئی جی دیکے نہ متھے کچھ کام نہ نکلے

لے نگ مور سمندر بھانٹا

میرے جواہر کو اس سمندر نے کہین پوشیدہ کر دیا

اکو متھہ رتن پدارتھہ کاڈھا

کون ہے میرے لعل جواہر کو نکالدے یہ قول پدماوت کا ہے

کہان سمیر کہان وہ سیسو

کہان سمیر ہے اور کہان باسک ہے

باسک دیڈھ سمیر متھانی

باسک کی رسی اور سمیر کی تھونی

کرنی سار نہ کہیے کتھا

کون ہے ایسا کہ ایسا کرنے سکے جب ہے اپنا قصہ کہے

سودھی اونگرین نہ نکسے گھیو

سیدھی اونگلی سے گھی نہین نکلتا

گاڈھ پرے لوتے پرکٹا

بہت تکلیف ہوگی تو شاید ظاہر کریگا

لیل رہا اب ڈھیل ہے پیٹ پدارتھ میل

سمندر نگل گیا ہی بخوف ہو کر میرے لعل بے بہا کو اپنے پیٹ مین

کو اجیار کرے جگ جھانپا چند اکھیل

کون روشنی کرے جہ نہین کہ وہ میرا چاند پوشیدہ نکلکر روشنی کرے

ای گسایئن توں سرجنہارو

اے خالق تو پیدا کرنے والا سبکا ہے

تیں اس گگن انتر کھہ راکھا

تو نے اس زمین آسمان کو معلق کر دیا ہے

تویں سرجا یہ سمندا پارو

تجھی نے اس سمندر ناپیدا کنار کو پیدا کیا

جہان نہ ٹیک نہ تھونی نہ کھانبھا

جسکی نہ کچھ آڑ ہے نہ تھونی نہ ستون ہے

توئین جل اوپر دھرتی راکھی
تو نے پانی کے اوپر زمین کو ٹھہرا رکھا ہے
چاند سورج او نکھتہ پانتی
چاند اور سورج اور ستاروں کی قطار قطار
پانی پون آگ او ماٹی
پانی ہوا آگ اور مٹی یعنی اربع عناصر
سوئی مورکھ او باورا اندھا
وہی احمق اور دیوانہ اور اندھا ہے
گنت گنت جگت توہی دیٹھی
جو ایک ایک [illegible] سارے جہان [illegible] تیری ذات [illegible]

جگت بھار لے بھار نہ تھاکی
کہ سارے زمانے کا بوجھ لئے ہے اور تھکتی نہیں
تورین ڈر دھاو نہ دن راتی
تیرے ڈر کے مارے دن رات دوڑتے ہیں
سب کیں پیٹھ تو ہی سائیں
سب کی پیٹھ پہ تیرا آسرا ہے
تو چھانڈ چت اور بندھا
جو تجھکو چھوڑ کے اور کی طرف دل لگائے
ہوں اندھا جہ سوجھ نہ پیٹھی
وہ میں اندھا ہوں کہ اپنی پیٹھ نہیں دیکھتا

۳۶۹

پون میں بچا پانی پانی میں بھی آگ
ہوا اور پانی اور آگ اور
آگ میں بھی ماٹی گورکھ دھندے لاگ
خدا کی [illegible] گورکھ دھندے کی مانند [illegible]

توئین جیو تن مدھ سی آوو
تو نے جان کو جسم میں داخل کیا
چودہ بھون سو تورے ہاتھان
چودہ طبق [illegible] سب تیرے ہاتھ میں ہیں
سب تیرے جیو تو پہچانات
[illegible]

تو ہیں تجھو وس کرس ملاوو
تو ہی [illegible] سے ملاقات کرتا ہے
جہ لگ بچھڑی او یک ساتھان
جتنے فرقے [illegible] دونوں [illegible] وصل [illegible]
دونوں جماوس توہی بجانات
[illegible]

جانس سبے او سستھا موری

تو میرے حقیقت حال سے خوب اگاہ ہے

ایک مرے ررمرے سو دو بجے

اور حال یہ ہے کہ سارس کی جوڑی مین ایک مرتا ہے

جھورت تپت وگدہ کا مرنون

خشک ہو کے اور جل جل کے مرتا کیا ضرور

مرنون سو لے پدماوت کا ناون

لیکن ایسا مرون کہ مرتے دم تک پدماوت کا نام لیتا رہون

جس بچھرے سارس کی جوری

جس طرح سارس کی جوڑی بچھڑی ایسی مین جدائی رہا ہون

رہا نجائے آئے اب پوجے

سو اب رہا نہین جاتا اب زندگی تمام ہوئی

کلپون ماتھہ بیگ نسترون

کبتک کلپون پیشانی تیہر پر کے یکبارگی مر جاؤن

تورن کرتار کرس یک ٹھاون

اور تو ایسا کار ساز ہے کہ اگر چاہے تو اک دم مین ملا دے

دکھہ جوبہ تیم دیکھیئے سکھہ نسووے کوے

دوست کا رنج جو دوست دیکھے تو اوسکو کبھی آرام سے نیند نہ آوے

یہی ٹھاون تن ڈرپے مل نہ بچھووا ہوے

ایسے مقام پر جی ڈرتا ہی کہ ایسا نہو وصل کے بعد مفارقت ہو جاوے

کہہ کے اوٹھا سمند منھہ آوا

رتن سین یہ سب جبے وسپاس کر کے سمندر مین آیا

کہا سمندر پاپ اب گھٹا

اتنے مین سمندر نے آکے کہا کہ اب گناہ گھٹا

تلک دوادس مستک دینھے

تلک مثل چودھوین رات کے چاند کہ ماتھے پر دیئے تھا

مندرا سرون جنیو کاندھے

کانون مین مندرے اور جنیو کاندھے پر

کاڈھ کٹار گیون سے لاوا

اور کٹار نکال کے گردن تک لایا

باہمن روپ آئے پرگٹا

برہمن کی صورت بن کے سمندر ظاہر ہوا

ہاتھہ کنک بسیاکھی لینھے

اور ہاتھ مین بیساکھی سونیکی لئے تھا

کنک تیر دھوتی تر باندھے

سونیکے تیر دھوتی کے کنارے پر لگے ہوئے تھے

پانو کنک جڑاو پانون

کھڑاون سونے کی جڑاو پاون مین پہنے

دنچه اسیس آے تهه ٹهاون

آکے اسیس یعنی دعا دی اوسی مقام پر

کهه رے کنور موسون سب باتا

اور یہ بات کہی کہ ای کنور مجھ سے سب باتین کہہ

کا ہے لاگ کرس اب گھاتا

کسکے واسطے اپنے قتل پر تو آمادہ ہے

پرہس مرس کہ کو سنه لاجا

اور زہر خند کرکے کہا کہ کس شرم سے اپنا مرنا چاہی

آپن جیو دیس کہه کاجا

اور اپنا جی کس کام پر دینے کو مستعد ہے

جن کٹار کنٹهه لاوس سمجهه دیکهه من آپ

نہ کٹار گردن سے الگ کر اور اپنے دل مین غور کرکے سمجھ لے

سکت جیو جیو کاڈهس مہا دو کهه او باپ

اپنی جان آپ سے دینا اور حرام موت مرنا بڑے گناہ کی بات ہے

کو تم او تر دیے ہو پانڈے

رتن سین نے سنکے کہا کہ تمکو جواب دیا پانڈے

سو پوے جا کر جیو بهانڈے

وہ شخص جواب دے جسکی جان تالب مین ہو

جنبو دیپ کیر ہون راجا

ہندوستان کا راجا ہون

سو مین کینهه جو کرت سجها جا

جو کام مینے کیا سزاوار تھا

سنگلدیپ راج گهر باری

سنگلدیپ کے راجا کی لڑکی کے

سو مین جا ہے بیاہی ناری

ساتھ جاکر مینے شادی کی

لکهه بوہت دراج تین بهرے

اوسکے باپ نے لاکھ کشتی بھر کر مجھکو جہیز مین دین

نگ امول او سب نرمرے

اور جواہر بے قیمت بہت آبدار دیا

رتن پدار ته مانک موتی

لعل بدخشانی ہر طرح کا جواہر اور مانک و موتی

ہت نه کهانگے سینت اوتی

اور دولت اتنی دی کہ اوسین کبھی کمی نہو نی

بہل گھور ہستی ستگلی
بہل اور گھوڑے اور ہاتھی سنگ دیے
او سنگ کنور لاکھہ دوی بلی
اور دو لاکھ کنور صاحب قوت ہمراہ کیے

تہہ گوہن سنگل پدمنی
اور بہت سی سہیلیان حسین پدمنیان سنگ لیے
ایک سون ایک چاہ ردمنی
ایک سے ایک حسن مین زیادہ تھی

پدماوت سنسار روپ ہن کنہ لگ کہون اوپیل
پدماوت سا زمانے میں حسین تھی کہانتک اپنا حال کہون
تے سب آیے سمند سنہہ کھویون ہہن کا جیون اکیل
اور سب مال اسباب راجانون کو مٹی برباد کیا مین اکیلا جی

بہنسا سمند ہوے او بھٹا اجورا
یہ سنکے سمند ہنسا اوسکی ہنسنے سے ایک روشنی ہوگئی
جگ جو بوڈ سب کہہ کہہ مورا
اور یہ بات کہی کہ زمانہ اپنا اپنا کہکر غرق ہوگیا

تور ہوے تو د پرسے نہ ہیرا
تیرا ہوتا تو تیرے پاس نہوتا
بوجھ بچار تو ہین کہہ کھیرا
تو ہی سمجھ بوجھ کہ تو خود کس کا ہے

ہاتھہ مرور دھنی سر ما نکھی
ہاتھ مل مل کے تمنی کی حسرت سر دھنتا ہے
پی تو د ہیین نہ او گھرن آنکھی
اسی پہ بھی اس کی تیری آنکھ نہ کھلی

بہتنہ آے روے سر مارا
بہتون نے دنیا مین آکے اپنا سر مارا
ہاتھہ نہ ہا چھوٹ سنسارا
لیکن یہ جھوٹا زمانہ کسیکے ہاتھ نہ رہا

جو پی جگت ہوت کھڑ مایا
اگر اس دنیا میں کسی کا مال قرار پکڑتا
سنیت سدہ پدماوت رایا
تو جمع کرلیتے دیوتا لوگ اور راجا لوگ تیار

سدہ مہہ درب نہ سنیتا گاڑ
وہ دیوتون نے اتنا دولت اسکے جمع کیا اور گاڑ لیا
دیکھا بچار جب سے چھوڑا
ناحق کا بوجھ دیکھکر اوسنے اسلئے چھوڑ دیا

پانی کے پانی مت گئی
پانی کا مال تھا پانی مین گیا

تو ین جو جیا کشل سب بھئی
تو جو زندہ رہا یہی بڑی خیریت ہوئی

جاکر دینہہ جیو اوکا پالیہہ جاہ جب جاو
جس کا دیا ہوا جسم اور جان تھا جب وہ نے چاہا لے لیا

دھن پچھی سب تاکرے لئے توکا پچھتاو
مال دولت سب اوسکا ہی ہو اوسکے لینے کا کیا افسوس ہے

چوپائی

ان پانڈے پرکنہہ کا ہانی
رابانے جواب دیا کہ او سے ہماری مجھکو کچھ نقصان کا

جو پایون پدماوت رانی
جو پدماوت رانی پاجاؤن

تب کے پاوا مرکے پھولا
بہت یا صت سے ملی تی اوسکی ملاقات سے بہت خوش ہوتا تھا

بن ہتہ کھوے سوئی ننچھہ بھولا
پھر اوسکو کھو کے اوسی راہ بھولا

پرکھہ نہ آپن نار سراہا
ہر چند مرد کو مناسب نہین اپنی عورت کی تعریف کرنا

موئین گئین سنوراپی چاہا
لیکن جبکہ مرجا یا جدا ہو جاوے تو تعریف کرنا مضائقہ نہین

کنہہ اس نار جگت اپرانہین
کہان ایسی عورت زمانے سی بہتر ہوتی ہے

کنہہ آپن جیو من سکھہ چاہین
کہان ایسی ہوتی ہی جسکے وصل سے عیش زندگانی ہو

کنہہ اس رہس بھوگ اب کرنان
کہان ایسا خوش و خرم ہوکر آسایش کرنا

ایسے جیے چاہ بھل مرنان
ایسی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے

جنہہ اس پری سمند نگ دیا
جہان ایسا جواہر مثل چراغ کے سمند رمین پٹا ہو

تہنہ کم جیواچھے مرجیا
وہان اپنی زندگی غواص کیونکر چاہکر

جیہس پی سمند دنیہہ دکھہ مو کان
لیکن سمندر سمندر نے مجھکو ستایا

وے تہیا جھگڑون شیو لوکان
اوسکا الزام حشر مین دونگا اور داد لونگا

کامین بیاک بناواکامین سنورادا و
کیا مینے اس سمندر کا نقصان کیا جسکا اسنے یاد کرکے نوحہ لیا
جاسے سرگ پرہو ہیہ ہیہ کرموریناو
عاقبت مین ایک جا ہونگے تو میرا اور اسکا انصاف ہوگا

جو تون مواکت رودس ڈھرا
جو تو مردہ ہے تو کھڑا روتا کون ہے
جو مر بھاو چھارس کا یا
جو مردہ مرجاتا ہے اور جسم کو چھوڑ دیتا ہے
جو مر بھیو نہ بوڈے نیران
جو مرجاتا ہے وہ پانی مین نہین ڈوبتا
تو ہون ایک باورمین بھیٹیا
تجھ ایسے ایک دیوانے سے مجھسے ملاقات ہولی
ڈھونارن کر پیراچھوڑا
اوسکو بھی اوسکی عورت سے جدائی ہولی تھی
پُن جو رام کھوئے بھامرا
لیکن پھر جو رام اپنے تئین کھوکے مردہ شمار کیا
تس مرہوہ موند آب آنکھی
تو بھی اوسیطرح مردہ بن جا تو آنکھ اپنی بندکرکے
باورا نندہ ہیم کالبد جاسنت وہی بہاٹ
دیوانہ اندھا محبت کا آلودہ سنتے ہی راہ لیا

نا مُر مرے نہ رووسے مرا
نہ مردہ جنبش کرتا ہے نہ مردہ روتا ہے
بُہرنکرے مرن سے دایا
وہ پھر اگر مرنے کا دعوے نہین کرتا
بہت جاسے لاگے پڑتیران
وہ بہ کر کنارے لگ جاتا ہے
جیس رام دسرتھ کر بیٹا
جیسے رام دسرتھ کے بیٹے سی ملاقات ہوئی تھی
یہی سمند منہ پھیرپھیر رووا
اسی سمندر مین وہ بھی پھیرپھیر کے روتا تھا
تب اک انت بھیول ترا
تب ایک طرف کا ہوگیا اور تر گیا
لاون تیر نیک مبیا کھی
مین تجھکو بھی کنارے لگادونگا میری بیباکی دیکھ
نکھ ایک منہ سے لگا پرماوت جیہ گھاٹ
ایک پل مین وہان اوسکو لیگیا جسجگھ پدماوت تھی

۴۰۳

پدماوت کنہہ سوگ فس جبتا
پدماوت پر ایسا رنج و غم گذر رہا تھا
کنک لتا دوی نارنگ پھری
سونیکی شاخ مین جو دو نارنگیان پھلی تھین
تہہ پر الک بھونگن ڈسا
اوسپر طرہ یہ کہ ناگنی زلفون نے ڈس لیا
رہ مرنال ٹیک دکھہ دادھی
پدماوت کر پر ہاتھہ رکھے دکھہ کی جلی
تلن کھنڈ دوی تیس کرھاو
کنول کے دو ٹکڑے ایسے اوسکی کمر تھی
رہے ٹوٹ جم کنچن تاگو
ایسے ٹوٹ رہی تھی جیسے سونے کا تار
پان نہ کھاوے کرے اپاسو
پانی نہین پیتی فاقہ کرتی ہے

جس اسوگ برواتر سیتا
جیسے اسوگ درخت کے تلے سیتا پر گذرا تھا
تہاں بجار اوٹھ سکے نہ گری
اونکے بوجھہ سے وہ اوٹھکے کھڑی نہو سکی
سر پر چڑھے ہتین پر گسا
سر پر تو چڑھی تھین لیکن دل مین اثر تھا
آدھی کنول بھی سس آدھی
آدھی کنول اور آدھی چاند معلوم ہوتی تھی
روماولی بچھوک کہاؤ
اور بالون کا خط باریک حد فاصل تھا
کو پیو مروی دئی سہاگو
کون شوہر کو ملاے اور سہاگ دے
پھول سوکھہ تن رہے نہ باسو
پھول جب سوکھہ جاتا ہے تو خوشبو نہین رہتی

گنگن دھرت جل بوڑگے بوڑت ہوی نساس
پدماوت کے نزدیک آسمان اور زمین پانی مین ڈوب گئی تھی وہ بھی ڈوبکے بیدم ہوگئی
پیو پیو چاتک جیون ررے مری سواتت پیاس
پی پی کرکے جسطرح پپیہا چلاے سواتی یعنی آب نیسان کی آرزو مین

پچھین کھنجل نار ہر لیوا
وہ دولت جو بڑی چالاک عورت مثل پرندہ کے ہے

جہہ ست ہوے چھری کے سیوا
جسکے ساتھہ ہوتی ہے فریب کی راہ خدمت کرتی ہے

رتن سین آوے جنھہ باٹان

رتن سین جس راہ سے آتا تھا

اور ہنی پدماوت روپان

اور ہنی صورت پدماوت کی سی بنا لی

دیکھہ سو کنول بھنور ہوی دھاوا

رتن سین اسکو دیکھکے بھنورے کیطرح کنول پر دوڑا

نکھت آے کچھپین ڈیٹھی

دیکھا تو جانا کہ دولت شوخ دیدہ ہے

جو پھل ہوت کچھپین ناری

اور سوچا کہ اگر یہ عورت اچھی ہوتی

تن دھن پھر آگین ہوی روتی

وہ عورت ہوکے رونے لگی اور کہا

لگن جاے بیٹھہ تہ گھاٹان

پیشتر سے جاکے اوس گھاٹ بیٹھہ رہی

کینھس چھانہ جرے جنھہ دھوپان

اور سایہ کیا دھوپ کے جلے کیواسطے

سانس لینھہ وہ باس نہ پاوا

لیکن سونگھا تو پدماوت کی خوشبو نہ پائی

رتن سین تب دینھی پیٹھی

تب رتن سین نے اوسکی طرف سے پیٹھہ پھیر لی

تج مہیس کت ہوت بھکھاری

تو اسکو چھوڑکر مہادیو فقیر کیون ہوجاتے

پرکھہ پیٹھہ کس دینھہ چھپوئی

کہا ای شوہر یہ درد کس واسطے پیٹھہ دیکھاتے ہے

ہون رانی پدماوت رتن سین تون پیو

مین رانی پدماوت ہون اور تو رتن سین میرا شوہر ہے

آے سمند منہ چھانڈی اب دیکھی مرت مین جیو

تونے سمند رمین بٹھکے مجھکو ڈالدیا اب مین روکر اپنی جان دونگی

ن موہی سوہی بھنورا دیکھو جیو

اسکی جواب مین کہا کہ مین ایسا بھنورا نہین ہون

ت نار بھورا اس پیو

یہ عورت نہین ہے اور شوہر یعنی مین بھنورا ہون

لیت پھرون مالت کر کھوجیو

مالتی پھول کا سراغ ڈھونڈھتا پھرتا ہون

کنہہ وہ باس سے ہے تقر جیوؤ

کہان وہ خوشبو تجھمین ہے جس سے دل کو قرار ہے

کا تو ین نار کرس اس روئی

یہ کیا کرتی ہو ای عورت جو ایسا روتی ہے

بھنور جو سب پھولنہ کر پھیرا

بھونرا اگرچہ سب پھولونکے پاس گذر کرتا ہے

جہان پاوے مالت کے باسو

او جس جگہہ مالتی کی خوشبو پاتا ہے

کت وہ باس یون پہنچاوے

دیکھیے کب وسکی خوشبو ہوا پہنچاتی ہے

ہون وہ باس جیو بل دیون

مین اوسی کی خوشبو پر جان قربان کرتا ہون

پھول سوئی پی باس نہ ہوئی

پھول وہی یعنی اگرچہ پدماوت کی شکل بنگئی لیکن

باس نہ لیے مالتہہ ہیرا

لیکن سبکی خوشبو سے غرض نہین رکھتا وہ مالتی ہی کو ڈھونڈتا ہے

ورتی جیو دے ہووے داسو

قربان ہوکر اوسی پر جان دیتا ہی اور غلام ہو جاتا ہے

تو تن ہوے پیٹ جیو آوے

تو زندگی ہو اور جسم مین جان آوے

اور پھول کے باس نہ لیون

غیر پھول کی خوشبو نہین لیتا ہون

بھنور مالتہہ پی جسے کانٹ نہ آوی ڈیٹھہ

بھنورا مالتی کی خواہش مین رہتا کہ اوسکو نظر نہین آتا

سو نہین بھال گھالے ہین پھیر نہ دیوے پیٹھہ

سامنے سی نیزہ کا تیر لگتا ہے دل مین لیکن پیٹھہ نہین پھیرتا ہے

تب ہنس بولے راجہ ہٹانون

تب وہ ہنس کے بولا کہ ای راجا اوس مقام پر

لی سو آوے پدماوت پاسا

پھر وہ ہاتھ ہمراہ لیکر بیمار کے پاس لائی

پیو پان کنولا جس پیتا

او بیمار سے ملا جیسے کر کہا کہ اب پانی پیوای

جہان سو مالت چل لیے جانون

جہان مالتی ہے چل مین لئے چلتی ہون

پان پیائے مرت پیاسا

اور پانی پلایا اوسکو جو پیاس سے مرتا تھا

نکسا سرج سمند منہہ چھپا

ویسے ہی تیرا سورج یعنی راجا سمندر مین جو چھپا

۴۰۷

مین پاوا پیو سمند کے گھاٹان

بیٹے تیرے شوہر کو سمند کے گھاٹ پایا

دسن دیپے جس ہیرا جوتی

دانت ایسے چمکتے ہین جیسے ہیرے کی روشنی

بھجا لنک اور کیہر چیتا

بازو اور کمر اور گردن مثل شیر اور چیتے کے

جس نل تپت وا منہہ پوچھا

جیسے راجا نل زرراہ سوزدل دمن کو پوچھتا تھا

راج کنور من دیپے للاٹان

یہ ایسا راج کنور ہے کہ اسکا دل پیشانی سے چمکتا ہے

نین کچور بھرے جن موتی

آنکھونکے پیالے مین گویا موتی بھرے ہین

مورت کا نہہ دیکھہ گوپیتا

صورت کنھیا کی سی جسکی دیکھنے والی گوپیان ہین

تس بن پران پنڈ ہی چھوچھا

ویسا ہی بیجان خالی ایک جسم رکھتا ہے

جس تو ین پدک پدارتھ تیس رتن تہ جوگ

لچھمی نے کہا پدماوت سے کہ جیسی تو لعل و جواہر ویسا ہی رتن تیرے قابل ہے

ملا بجنور مالتہ کنہہ کرہو دوہس بھوگ

بھنورے اور مالتی سے وصل ہوا اب طرفین خوشیان مناو

پدک پدارتھ کہین جو ہوتی

لعل رتن جیسی پدماوت جو ناتوان ہو رہی تھی

جا نو سورج کینھہ پرکاسو

گویا سورج نے طلوع کیا

کنول جو بس سورج مکھہ درسا

کنول نے سورج کا منہ دیکھا یعنی پدماوت نے

لو پن کنول [illegible] سری مکھہ سورو

[illegible]

سنتہ رتن چڑھے مکھہ جوتی

رتن سین کا نام سنتے ہی پدماوت کے چہرہ پر روشنی آگئی

دن بھرا بھا کنول بگاسو

دن بھرے اور کنول یعنی پدماوت کا دل کھلا

سورج کنول دشٹ سون بریسا

اور سورج یعنی راجا کنول یعنی پدماوت کو دیکھے

بھیو اننت دوہون رس معرو

اور دونون جانب خوشی اور نشاط ہوے

مالتی دیکھ بھنور گا پھولی

مالتی کو دیکھکے بھنورا بھول گیا خوشی کے مارے

دیکھا درس بھئی یک پاسان

دیدار دیکھا اور ایک پاس جمع ہو لے

کنچن داہ دینھہ جن جیو

مثل طلائی گداختہ کے جان پدماوت کے آتش سے اٹھی

بھنور دیکھ مالتی من بھولی

بھنورے کو دیکھکر مالتی اپنی جان کو بھول گئی

دیکھی وہ وہ وہی آسان

اوسکی وہ اور وہ اوسکے امیدوار تھے

اُگوا سورج چھوٹ گا سیو

آفتاب نے طلوع کیا سردی باقی رہی

پائی پری دھن پی مین پنہہ سون لیچ نیٹ

پدماوت شوہر کے پاون پر گری آنکھون سے خاک جھاڑکر

اچرج بھیو سبن کنہہ بھئی سس کنول بھینٹ

تعجب ہوا سبکو کہ چاند اور کنول مین ملاقات ہوتی

جن کاہو کنہہ ہوسے بچھوؤ

خدا نکرے کہ کسی کو کسی کی مفارقت ہو

پدماوت جو پاوا پیوؤ

پدماوت نے جو شوہر پایا

کرنیو چھاور تن من واری

جان کو قربان اور دل نثار کیا

نواوتار دینہہ بدھ آجو

آج سے نوسرے خدا نے زندگی دی

راجا روئی گھال گیون پاگا

راجا رویا اور سر اور پگڑی

جس وے ملے سب کوؤ

جیسے وہ ملے ویسے سب ملین

جن مرجین پرا تن جیوؤ

گویا مُردے کے تن مین جان پڑی

پاینہہ پری گھال گین مائی

پاؤن پڑی ، ذات سرکو اوسکے پاؤن پر رکھے

آہی چھار بھئے مانس ساجو

خاک تھی اب انسان بنی

پدماوت کے پانیھ لاگا

پدماوت کے پاون پر ڈال دی

تن جی منھ بدھ دیکھ بچھو
خدا نے فرقت زدوں کے تن میں جان ڈالی

اُس نگری تب چیتھ نہ کوؤ
ایسے شہر کو پھر کسی نے نہ پہچانا

سوئی مار جپار کے میٹا
اوس خدا کو یہ قدرت ہے کہ ۔۔کے خاک کرکے

سوئی جیاے کراوے بھیٹا
پھر وہی ۔۔ندہ کرکے ملاقات کرادیتا ہے

محمد میت جو من بسے تھی بلا بدھ آن
اے محمد دوست جو دل میں بسا تھا اوسکو خدا نے ملادیا

سپنت بپت سُکھ کہند کاہ لابھ کا ہان
راحت اور رنج مرد ہی کے واسطے ہے خواہ نفع ہو یا نقصان

پچھمین سون پدماوت کہا
پچھی سے پدماوت نے کہا

جو سب کھوے جا ہم دوؤ
جو یہ سب مال و متاع اور لشکر ہم دونوں برباد

جے سب کنور آے ہم ساتھی
جتنے کنور ہمارے ہمراہ تھے

جو پانو نہ سکھ جیون ہوگا
اگر وہ سب پاویں تو زندگی کا مزا ہے

تب پچھمین گئی تپا کے ٹھاون
یہ حال سنکر پچھی باپ کے پاس گئی

تب سو جرے انبرت لے آوا
۔۔۔وقت اوسکا باپ جڑی بوٹی حیات کی لایا

کمھ پر سادہ پاوے جو چہا
تمنے تو قرب پایا جسکی خواہش لکھی تھی

جو دیکھے بعل کہے نہ کو دو
تو جو شخص ہمکو ایسے حال میں دیکھے گا ملوا کہیگا

اوجت ہست گھور آو ہاتھی
اور جتنے ہاتھی اور گھوڑے تھے

تا ہنت مرن بچھرن دکھ رو
اور نہیں تو مرنا اور بچھڑنا اور درد دو ایذا ہے

جو ہیہ کر سب بوڈ سو پاون
اور کہا کہ جو اوسکا سب ساتھ ڈوبا تھا وہ سب پاویں

جو موہتا سو چھرک جیاوا
اور جو جو مر گیا تھا چھڑک چھڑک کے اسکو زندہ کیا

ایک ایک سے کے دیکھ سو آنی
ایک ایک کر کے جب دیکھے یا پیش حاضر کیے

بھا سنتو کھ من راجا رانی
اوس وقت راجا اور رانی کی دلجمعی ہوئی

آئے مل سب ساتھی مل مل کرتہ آنند
جتنے ہمراہی راجا کے تھے جب آملے تو مل مل کے خوشیان کرنے لگے

بھئی پراپت سکھ سنپت گیو چھوٹ دکھ دوند
راحت اور دولت حاصل ہوئی اور جاتا رہا دکھ اور رنج

اور دیکھ بہہ رتن پکھانان
علاوہ اوسکے سمندر نے اور بہت سا جواہر دیا

سون روپ جو منہہ نہ انان
اور سونا اور چاندی جو قیاس سے دور ہے

جی یہ مول بپار بھنا نون
وہ جواہر ایسے بیش قیمت بامی تھے

کا ہتہ برن کہون تمہہ ٹھاون
کہ اوسکا بیان مین تمھارے پاس کیا کرون

تنہہ کر روپ بھاو کو کہا
اوسکا حسن اور قیمت کون کہہ سکے

یکیک نگ سنسے بر لہا
ایک ایک نگینہ دنیا کے مول کا تھا

ہیر بپار بہہ مول جو اہی
ہیرے کے جو بڑے قیمتی تھے

تے سب نگ چن چن کوہی
وہ سب نگ چن چن کے رکھے تھے

جو یک رتن بھناوے کوئی
اگر ایک نگ کوئی فروخت کرتا

کرے سوئی جو من منہہ ہوئی
تو جو حوصلہ دل مین ہوتا وہ نکالتا

درب گرب من گیو بھلائی
زر کے غرور سے دل ایسا بھول گیا

ہم روپ کچھ منہہ نہ آئی
کہ ہم ایسا دولت مین کوئی دنیا مین نہین تا

لکھ دیرگھ جو درب بجھانان
چھوٹی بڑی شی کوئی خزانے مین ایسی تھی جسکا بیان ہو سکے

جو جنہہ چہے سوئی تہہ مانان
جو شی جسکو درکار ہوتی وہ اوس سے ملتی

۴۱۱

بڑا او چھوٹ دو و سم سوا م کارجی سو ہے

بڑی اور چھوٹی چیز دو تو برابر تین کام میں

جو چاہے جہ کاج کنہ وہی کاج سون ہو ہے

جو جس کام کے واسطے چاہتا وہ کام اوس سے نکلتا

دن دس رہے جلے پنہائی

دس دن تک برابر نہان رہے

پن بھی پدمان سمند سون جائی

پھر سمندر سے وداع ہونے

لچھمی پدماوت سون بھینٹی

لچھمی نے پدماوت سے ملاقات کی

جو ساکھا اپنی سو میٹی

اپنی صورت بدل کر

سمند دینھ پان کر بیرا

اور سمندر نے پان کا بیڑا دیا

بھر کے رتن پدارتھ ہیرا

اور جواہر مثل لعل و یاقوت اور الماس کے بھی دیا

اور پانچ نگ دینھ بسیکھی

علاوہ اوسکے پانچ نگ ایسے اندازکے دئے

سرون سنے نین نہ دیکھی

کہ نہ ایسے کانوں نے سنے نہ انکھوں نے دیکھے

ایک سو انبرت دوسر ھنسو

ایک انبرت دوسرا ہنس پرندہ

او تیسر پنکھی کر بنسو

اور تیسرا پرندہ اصل سب جانوروں کا

چوتھہ دینھ ساوک ساددور

چوتھا بچہ ساددور کا دیا

پانچون برس جو کنچن مورو

پانچواں سنگ پارس جو سونیکی جڑ ہے

ترت ترنگم دو وو چڑھائی

پھر فوراً دو گھوڑوں پر دونوں کو سوار کرکے

جل مانس اگوا سنگ لائی

جل مانسوں کو آگے کیا کہ وہ ساتھ لیچلے

بھینٹ گھاٹ سمندر کی پھری نائی ماتھ

پھر ملاقات کی سمندر ران یعنی زن سمندر نے اور تسلیم کرکے رخصت ہوئی

جل مانس تب پھرے جب آئے جگناتھ

اور جل مانس بھی رخصت ہو کر پھر پھر واسطے رہبری جگناتھ کے

جگناتھ جو دیکھے آئے

جگناتھ جو دیکھنے کو آئے

راجین پدماوت سون کہا

او سوقت راجانے پدماوت سے کہا

سانٹھ ہوے جا سون سو بولا

دولت ہوے تو ہر شخص بات کرتا ہے

سانٹھین رانگ چلی مورائی

دولت سے کمینہ اکڑ کے چلتا ہی

سانٹھین آؤ گرب تن پھولا

صاحب دولت کا غرور سے بدن تازہ رہتا ہے

سانٹھین جاگ نیند نس جائی

صاحب دولت جاگتا ہی رات کو نیند نہیں آتی

سانٹھین دشٹ جوت ہو نینان

دولت سے نگاہ اور روشنی آنکھون مین ہوتی ہے

بھوجن رندھا جات پکائے

تو کھانا پکوایا اور چاول بھی پکوائے

سانٹھ نانٹھ کچھ گانٹھ نہ رہا

کہ دولت گئی کچھ گانٹھ مین نہ رہا

نشٹھ جو پرکھ بات جیون پھولا

اور شخص بیدولت مثل تپے کے سبک ہے

نشٹھ راو سب کہہ بورائی

اور بیدولت راو کو سب دیوانہ کہتے ہین

نشٹھ بول بدھ بل بھولا

اور بیدولت بات عقل کی بھول جاتا ہے

نشٹھین کہین ہوے انگھائی

اور بیدولت کو گھٹنے مین زیادہ نیند آتی ہی

نشٹھین ہئین نہ او ملھ بیان

بیدولت سے دل کا حال منہ تک نہین آتا یعنی بیان نہین کر سکتا

۴۱۳

سانٹھین رہے سدھن تن نشٹھ آگر بھونکھ

صاحب دولت کا تن آسودہ رہتا ہے اور مفلس کو بھوکھ زیادہ ہوتی ہی

بن گنٹھ ہر کھ تپنگ جیون ٹھاڈ ٹھاڈ ہی سوکھ

اور جسکا کیسہ خالی ہوتا ہے مثل درخت بے برگ کے کھڑا کھڑا سوکھتا ہی

پدماوت بولی سن راجا
پدماوت نے کہا سن اے راجا
اہا درب تب کینھہ نہ گانٹھین
جب دولت تھی تب گانٹھ مین نہ باندھی گئی
مکتین سانتھر گانٹھ جو کرے
کشایش کے وقت مین دولت کو گرہ مین باندھے
جہہ تن پانکھہ جاے جنھہ تاکا
جسکے بدن پر پر ہوتے ہین وہ جہان تاکتا ہی جاتا ہے
پچھین اہا دینھہ منھہ بیرا
تم نے مجھکو بیڑا دیا تھا
کاڈہ ایک نگ بیگ بھجاؤ
ایک نگ نکال کے جلد فروخت کرو
درب بھروس کرے جن کوئی
زر کا کوئی بھروسا نکرے

جیو گیین دھن کونے کاجا
جب جی ہی گیا تو دولت کس کام کی
تن کت ملے کچھہ جو ناھین
پھر کسکو ملتی ہے دولت جب بھاگ جاتی ہے
سانکر پرین سوئی ابکرے
تنگی مین یہی دل چاہتا ہے کہ ہوتا تو سب کچھہ کرتے
بیگ پہار ہوے جو تھاکا
اور جو تھک جاتا ہے اسکو ایک قدم چلنا بھاری ہوتا ہے
بھرکے رتن پدارتھہ ہیرا
اور لعل وجواہر ہیرا وغیرہ بھرکے دیا تھا
بھرے کچھہ پھیر دن پاو
پھر دولت آئیگی اور پھر وہی دن دیکھوگے
سانتھر سوئی جو گانٹھی ہوئی
صاحب دولت وہی جسکی گانٹھہ مین کچھہ ہو

چوہر کنک سدہن راجا گھر کینھہ پیان
راجا نے لشکر جمع کرکے گھر کی طرف کوچ کیا
دیو سنہہ بھان انوپ بھا باسک اندر سکان
دن کو سورج نمایاں ہوگیا اور باسک و راندر خوف کیے ہوئے

لوکان
مار زیر زمین

چتور آے نیر بھا راجا
چتور گڈھ سے راجا قریب ہوا

پھر اجیت اندر اسن کا جا
زندہ پھرا اور تختگاہ اسکا زین ہوا

باجن باجے ہوے انڈورا
باجے بجتے ہوئے تھے اور شور وغل ہوا

آو نہہ ہل بہت او گھورا
کہ آئی ہل اور ہاتھی اور گھوڑے

پدماوت چنڈول بیٹھی
پدماوت چنڈول مین سوار تھی

پن گئی اولٹ سرگ سن ویٹھی
پھر اوسنے پھر کے آسمان کو دیکھا

یہ من اپنہار ہے نہ سودھا
یہ نفس سرکش کسطرح سیدھا نہین ہوتا

بپت نہ سنورے سپت لیدھا
بعیبت نہین یادرہتی جب خوشی دولت کی آتی ہے

سہس برکھ دکھ سہی جو کوئی
ہزار برس تک جو کوئی تکلیف سہے

گھری ایک سکھ بسرے سوئی
ایک گھڑی کے سکھ مین وہ سکو فراموش ہوتا ہے

جوگھیہی جان من مارا
جوگیون نے بھی سمجھکر اپنے دل کو مارا

تہون نہ یہ من مرے اپارا
تب بھی یہ نفس نہین مرتا ہے

رہے نہ باندھا باندھا جنھین
باندھا ہوا بھی قابو مین نہین رہتا جسنے باندھا

تلیا مار ڈار پن سبہین
تیلیا زہر بھی جنھون نے دیکے مارا

محمد یہ من امر ہے کہہ کمر کر مارا جاے
محمد یہ دل امر یعنی مریگا نہین کہ کسطرح مارا جاے

کہان سداشیون آہین گھٹتہ گھٹ بلاے
کہان سداشیو آدین جو گھٹتے گھٹتے گذر جاے

کنور جو یہہ گھاٹن لاگے
کنور جو یہ سے گھاٹو مین جا لگے تھے

یہہ بکرار سوئی جن جاگے
نہایت بیقرار تھے گویا سوتے ہوے جاگ پڑے

بکل اچیت تن کہا
نہایت بیکل و نیم جان تھی ہوش مین آئی تو کہا

سنگ ساتہ نہین دوسر رہا
کہ ہمارا ہمراہی دوسرا کوئی نہ رہا

کہان سے آئے ہم کہان
کہان ہم تھے اور کہان آئے
جاگنہہ دیادشت کے آپی
نگاہ عنایت سے دیکھا تو اپ ہی جاگے
جہ سے سنگ پدمنی باپچی
جسکے ساتھہ پدمنی بچی ہوی رہتی
اب مگ سے ملے آ ے جگنا تھا
اب شاید جگنا تھہ آ کے ملے
اب دکھ سے ملے آے کے راجا
اتی تکلیف کے بعد راجا آ کے ملا

جانی نہین کہ جانہہ کہان
یہ سمجہا نا کہ کہان جائین گے
کھول سونین دیکھہ پدہ چھاپنی
آنکھین کھولین تو پھر بند ہوی جاتی نہین
بہت انند بہت ترت ناپچی
بہت خوش اور نہایت سرور سے ناچنے لگا
سبہی آ ی کے ناو ہنہ ماتھا
سب نے آ کے سجدہ کیا
سوئی تے گئے اونکے کاجا
ہرایک اونکے کام کیدا اسلئے دوڑنے لگا

۴۱۶

سو ہیرامن رتن رب سو پدماوت لال
وہی ہیرامن وہی رتن سین وہی پدماوت
سو پدماوت سو کنور سو بہا تیم پریت پال
وہی پدماوت وہی کنور سادر وہی دوست سبھا پالی

ناگمتی کنہہ اگم جناوا
ناگمتی کو پیغمبر سے آگاہ کر دیا
اہی جو موئی ناگن جس بجا
اگرچہ مثل مردہ ناگتی کے بچرا باقی تھا
سب دُکھہ جس کینچل کا چھوٹی
تمام دُکھہ تھا کینچلی طرح چھوٹ کیا

گئی سو تپن برکھا جن آوا
اب اوسکی سوزش گئی اور برسات گویا آئی
جیہ پائین تنکی بہی سیچا
لیکن راجا کے آنے سے دلجمعی حاصل ہوئی
ہوئی نسری جس بیربہوٹی
ایسی پاک وصاف نکلی جیسے بیربہوٹی

٨١٧

جس بھیں دہ اساڑہ پلہائی
جیسے زمین اساڑھ کے مہینے مین جلتی تھی سرسبز ہوگئی
وہی بھانت پلہی سکھ باری
اسیطرح سرسبز ہوئی سکھ کی باڑی یعنی چمن
ہلس گا نگ جم باڈہی سے لئے
خوشی کے مارے جیسے گنگا برسات مین طغیانی کرتی ہے
کام دہنک سر دی بھیی ٹھاڈھی
شہوت کی کمان تیر لیکے کھڑی ہوئی

پرہنہ بوندا وسوندہ بسائی
پانی کی بوندین پڑتے ہی سوندھی خوشبو نکلی
اوٹھی کرل نی کونپ سنواری
پیدا ہوئی انگور کی اور نئی کونپل سنواری
جوبن لاگ ہلورین دئے
اسیطرح جوبن یعنی جوانی ناگمتی کی جوش پر آئی
بھاگیو برہ اہی جو باڈہی
فراق بھاگا جو بہت ترقی پر تھا

پوچھنہ سکھی سہیلین ہردین دیکھ انند
سہیلیون نے ناگمتی کا دل خوش دیکھکر پوچھا
آج بدن بمتہ نرمل کہان اوداہی چند
آج تمہارا بدن بہت چمکتا ہے کہان چاند نکلا

اب لگ سکھی پون آہاتا
ناگمتی نے جواب دیا کہ ای سہیلیو اب تک ہوا گرم لگتی تھی
مہ ہلسی جس پاوس چھاہان
زمین جیسے سایہ پا کے خوش ہوتی ہے
دسون داو گی گا جو دسہرا
دس طرح کے رنج دیکے جو دسہرا گیا تھا
اب جوبن گنگا ہوے باڈھا
اب جوانی گنگا ہو کے ترقی پر آئی

آج لاگ موہ ستیل گاتا
آج میرے جسم مین سرد ہوا لگی ہے
تس ہلاس اٹہان جی نہان
ایسا سرور پیدا ہوا میرے تیئن
پکٹا سولی ناولی بہرا
سو وہی ناو لیکے مڑا پھر آیا
اوٹ گیٹھن بار سب کا ڈہا
وہ جو سوز و گداز فراق مین تھا سب نکلگیا

ہریر سب دیکھی سنسارا
سارے عالم کو سرسبز دیکھا
بھاگیو برہ کرت جو دا ہو
بھاگا زمانہ جدائی شوہر کا جسنے مجھکو جلا رکھا تھا
لکھنہ نین ہار سے کھلا
آنکھوں نین خنکی پائی جاتی ہے اور بیکار سرسبز و شگفتہ ہوا

نئے چار جن بھاؤ تار نؤ
ہر نوے گویا پیدائش ہوئی
بھاگکھ چند چھوٹ گا راہو
اب میرا چہرہ چاند سا ہو گیا گہن چھوٹ گیا
اکو دھون ہتو سے آکے ملا
اکون یار مجھ سے آکے ملا ہے

کہتنہ بات سکھن سون تکھن آوا بھاٹ
یہ بات سہیلیوں سے کہتی تھی کہ اتنے مین بھاٹ نے آکے کہا
راجا آئے نیر بھا مندر بچھا وہو پاٹ
راجا صاحب قریب آگئے گھر مین تخت جلد بچھایا چاہئے

سنتھہ کھن راجا کرنا نوزن
راجا کا نام سنتے ہی
بلپا جن برکھا رت راجا
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا برسات کا موسم پلٹ آیا
دیکھ سو چھتر بھی جگ چھا نہان
راجا کا جو چتر دیکھا سارے عالم مین او سکا سایہ ہے
سین پور آسے گھنگھوران
فوج اسقدر تھی کہ گویا ابر بہت زور و شور کا ہے
دھرت سرگ اب ہمی مرادا
زمین اور آسمان کا اب وصل باہم ہوگا

بھاہلاس سب ٹھانو ٹھانو ن
خوشیاں ہونے لگیں ہر جگہ
جس اساڑہ آوے درساجا
خصوصاً اساڑھ کا مہینا زور و شور سے آیا
ہست میگھ اوٹی جگ ما نہان
ہاتھیوں کی کثرت سے معلوم ہوتا تھا کہ ابر بارندہ
رہیں چاہ برسے چھون ادن
خوشی اور خرمی ہر چہار طرف برسنے لگی
بھرنہ پوکھر او تال تلاوا
پوکھر اور تال اور تالاب سب بھر جائینگے

۴۱۸

لہک اٹھا سب بھین نامان

ساری زمین راجا کا نام سنتے ہی سرسبز ہو گئی

دادر مور کوکلا بولے

مینڈک اور مور اور کوکلا بولنے لگے جیسے برسات مین

بھانو نہہ بھانون دوب اس جامان

جا بجا دوب ایسی جم گئی

ہت جواوپ جیبھ سب بھولے

جتنے حیوانات غائب تھے اونھون نے بھی زبان کھولی

بھئی اسوار پرتھمین ملے چلے سب بھائے

ہر ایک ملک مین سوار ہو کر اپنے بھائی بندون کے ملنے چلے

ندی اٹھارہ کھنڈا ملے سمند کہہ جائے

اٹھارہ گنڈا ندیان بھی سمندر سے جا کے ملین

باجت گاجت راجا آوا

باجا بجتا ہوا بڑے تجمل سے راجا آیا

بھس آئے ماتا سون ملا

پھر راجا خوشی خرمی کرتا ہوا اپنی ما سے ملا

ساجے مندر بندھ نوارا

جتنے مکان تھے سب بندنوار سے آراستہ ہوئے

او پدماوت کیر ہیوالون

اتنے مین پدماوت کا بھی جنڈول آیا

جنہہ چھانہ منہہ دھوپ دکھائی

یہ معلوم ہوا جیسے سایہ مین دھوپ آتی ہے

سہی نجائے سوت کی جھارا

فی الحقیقت سوت کی آگ نہین دیکھی جاتی

نگر چہوندس باج بدھاوا

شہر مین چارون طرف بدھاوا بجنے لگا

رامن جن بھیٹے کوسلا

رامچندر نے جیسے اپنی ما کوسلا کی ملاقات کی

او بہت ہوئے سو منگل چارا

اور بہت منگل چار یعنی خوشی کا راگ ہونے لگا

ناگ متی دہک اوٹھی سو بھانون

ناگمتی غصے سے دیکھکر ایسی دہک اوٹھی جیسے آفتاب

تیس جھار لاگ جو آئے

مثل آگ کے لاگ مین آئی

دوسر مین مندر دیکھ اوتارا

دوسرے مکان مین پدماوت کو اوتارا

بھئی اُہان جو کنند بدھائی
ہر جگہ طرف ملک میں گفتگو اور شہرت ہوئی

رتن سین پدماوت آنی
کہ راجا رتن سین پدماوت کو لایا

پہپ سگندھ سنسار مین روپ بکھان نجاے
سارے عالم میں اوسکی خوشبو پھیلی اور حسن کا بیان نہیں ہوسکتا

ہیم سیت او گرگا جنان جگت پات پہراے
مثل پھول غنیہ کہ موسم بہار میں ہر ہر گے نیے لباس پہنتے ہیں

بیٹھ سنگاسن لوگ جوہارا
جب راجا تخت پر بیٹھا تو لوگون نے سلام کیا

بدھنی نرگن درب بوہارا
جتنے فقیر اور بیکار تھی خزانہ کی طمع میں جمع ہوگئے

اگنت دان نیوچھاور کینہان
بیشمار خیرات اور صدقہ دیا

منگتن دان بہت کے دینہان
محتاجون کو بہت سا دیا

تر ہست لے مہاوت سلے
گھوڑے ہاتھی لشکر سائیس اور فیلبان حاضر ہوگئے

تلسی لے او پروہت چلے
اور تلسی لیکے اور پروہت بھی چلے بامید انعام

بھیا بیٹا کنور جت آوہہ
بھائی اور بیٹے اور کنور جتنے آئے

راجا ہنس ہنس گلے لگاوہہ
راجا نے ہنس ہنس کے سب کو گلے لگا لیا

نیگی گینج ملے ارکانان
جتنے نیگ لینے والے اور عقدار اور ارکان تھے

پنورتھ باجے گھرمیانان
باجون کے بجنے سے گھر مست ہوگیا

ملے کنور کاپر پہر آئے
سب سے مل کے خلعت عطا کئے

درب دے کے گھرے پٹھائے
اور زر کثیر دیکے گھر کو رخصت کیا

سبکی دسا بھئی پن دونی
سب کی شکل مارے خوشی کے دونی ہوگئی

دان دانگ سبی جگ سنی
انعام و اکرام اور خیرات کا حال سارے عالم نے سنا

باجین پانچ سبد نت سدہ بکھانے بھاٹ

پانچون باجے ہر وقت بجے تھے اور بھاٹ تعریف اور ثنا کرتے تھے

چھتیس گوری گھٹ درشن آئے تجری یہ ہاٹ

چھتیس گوری یعنی چھ راگ تیس راگنی اور چند درشن کو آئے تھے اور پاٹ

سب دن راجا دان دواوا

سارا دن راجا نے خیرات کی

ناگ متی مکھ پھیر کے بیٹھی

ناگمتی راجا کو دیکھتے ہی منہ پھیر بیٹھی

گرگھیم جرت چھاڈ جو جائی

جو شخص عین ایام گرمی مین چھو ڈ کے جائے

جوہ جرے پربت بن لاگے

در حالیکہ پہاڑ اور جنگل جلنے لگا

اب سا کھا دیکھی اوچھا نہان

اب آکے شاخین دیکھین اور سایہ

کونیون تھرک بیٹھ تہہ ڈارا

کسکے واسطے تھرک کے شاخون پر بیٹھے

تون جوگی ہوے گا بیراگی

تم تو جوگی اور بیراگی ہو گئے تھے

بھئی نس ناگ متی پہہ آوا

رات ہوئی تو ناگمتی کے پاس آیا

سو تہنہ کرے پکھہ سون میٹھی

سو تو ہی کردیتی ہے عورت کو کر کے ساتھ دلیر

سو مکھہ کون دکھاوے آئی

سو وہ اپنا منہ کیونکر آکے دکھاے

اوٹھی جھاڑ پنکھی اوڈ بھاگے

کہ اوسکے شعلہ سے پرندے اوڑ بھاگے

کونی رہس پسار ہی بانہان

اکس خوشی پر بانہہ پھیلاتے ہو ملنے کو

کونیون کرے کیل کرُوارا

اور کس کلی کے لئے کلیل مچاتی ہے

ہون جر چھار بھیون تو لاگی

اور ہم تمہارے واسطے جل کے خاک ہوگئے

کاہ ہنسو تہہ موسون کیو اور سون نیہہ

اب تم مجھسے کیا ہنستے ہو اور سے محبت کرکے

تو کہہ چمکی بجری مُنہہ کُہہ برسے مینہہ

تمہارے مُنہہ پر تو بجلی چمکتی تھی یعنی ہنستی تھی اور پیشر منہہ پر مینہہ

ناگ متی تو ین پھل بیا ہی

اب راجا کہتا ہے کہ ناگمتی تو پہلے بیاہی ہے

بہتے دِنہہ آو جو پیو تو

بہت دن پیچھے شوہر آوے

پاہن لوہ پوڈہ جگ دوو

پتھر اور لوہا زمانے میں بہت سخت مشہور ہیں

بھلنہہ سیت گنگا جل ڈیٹھا

یہ سمجھ کہ گنگا کا پانی سفید یعنی پیداوت اچھی ہے

کاہ بھیو تن دن دس دہا

راجا نے کہا کہ کیا مضائقہ اگر دس دن تپش ہوئی

کوئی کیہہ پاس آس کی ہیرا

جو جسکے پاس کچھ امید لیکے جاتا ہے

کنٹھ لاے کے نار منائی

پھر راجا نے گلے لگا کے ناگمتی کو منا لیا

کنٹھن پریت دہی جس داہی

سخت محبت سے جل جیسا جلنے کا حق تھا

دھن نہ ملے دھن پاہن جو و

اور عورت اور جیسے نہ ملے تو پتھر کا اور سکا

سو ملنہہ جو ہوے بچھوو

وہ بھی ملاقات کرتے ہیں بہت تن کی جدائی میں

جمن جو سیام نیرات میٹھا

جمنا کا پانی اگرچہ بظاہر تاریکی لئے ہے لیکن میٹھا

جو برکھا سر اوپر آہا

جو برسات سر پر آکے موجود ہوئی

دھن وہ ورس نراس نہ پھیرا

تو مناسب نہیں کہ اوسکو نا امید پھیرے

جرے جو بیل سینچ بلہائی

جلی ہوئی بیل کو سینچ کے سرسبز کیا

پھرے جو بس اٹھارہ ساکھا ڈارلوں داکھ جھیر

جب اٹھارہ ہزار شاخیں پھیلتی ہیں تو انار اور انگور لگتے ہیں

سبی پنکھہ مل آے جو ہاری لوٹ وہی بھئی بھیر

تو اوسوقت سب پرندے ملکے صاحب سلامت کرکے اونکے گرد جمع

اور دروازہ کر دیا

۴۲۲

جو بھا ہیر بھیور نگ راتا
جسوقت ملاقات یعنی صحبت مباشرت کی ہوتی ہو رنگ شگفتہ تھا

ناگ متی هنس پوچھے باتا
پھر ناگ متی هنسکے باتین پوچھنے لگی

کہو کنت جو پدمیں لبھانی
کہ کہو شوہر پردیس مین جو بہت فریفتہ رہے

کس وہ ہن ملے بھوگ کس مانی
کیسی عورت ملی اور کیسی لذت حاصل ہوئی

جو پدماوت سٹھ ہے لونی
جو پدماوت بہت حسین ہے تو بھی

مورین روپ کے سر ہوئی
میرے حسن کے مقابل ہو سکتی ہے

جہان رادھکا اچھر نہ ملنہا ان
جہان رادھکا حور کے تمثال تھی

چندراول سر پوج نہ چھانہا ان
چندراول مقابلے مین سایہ کے برابر نہ تھی

بھنور پرکھہ اس نرہی نراکھا
بھنورا دردی کی ایسی خاصیت ہے کہ روکے رکتے نہیں ہجای نیچے

تجی راکھہ مہو اس جا کھا
انگور کو چھوڑ کے مہوے کا رس چکھتا ہے

تج ناگیسر پھول سہاوا
ناگیسر کے پھول کو کہ بہت خوشنما ہوتا ہے چھوڑ کر

کنول بسیندھی سون من لاوا
کنول سے جو بسا ہند رکھتا ہے دل لگاتا ہے

چو انہوائے بھی ار گجا
ہرچند کنول کو چوئے اور ار گجے مین نہلائیے

توہ بسا ہند دیہہ نہ تجا
تو بھی بسا ہند اوسکے بدن کی نجاے

کاہ کہون ہون توسون کچھہ نہ تورین جہانون
مین کیا کہون تجھسے کچھہ تیرے بھا نے نہین

اہان بات مکھہ موسون وہان جیو وہ ٹھانون
یہان تو منہ سے بات مجھسے کرتا ہے اور جی وہان اوسیکی طرف لگا ہے

کہہ دکھہ کستھان رین بہانی
تمام رات مصیبت کا قصہ کہتے کہتے رات گذار دی یعنی جاگتی رہی

بھیو بھور جنہہ پدمن رانی
صبح ہوتے ہی راجا پدمنی کے پاس پہونچا

بھان دیکھہ سس بدن ملینی — کنول نین راتی تن کینھی

آفتاب یعنی راجہ نے چاند یعنی پدماوت کو دیکھا تو اوسکو زلف سے گہن لگتا پایا

کنول کی سی آنکھیں جو سرخ تھیں وہ بے رونق ہوگئین

رین نکھت گن کینھ بہانون — بل بھئی دیکھی جس بہانون

پدماوتی نے یہ کہا کہ تمام رات تارے گن گن کے صبح کی

اپنے سورج یعنی مجھکو دیکھا ہو تو کدورت زیادہ ہوئی

سُج ھنسا بس رووے پکارا — ٹوٹ آنس جس نکھتہ تارا

جسکے سورج یعنی راجہ ھنسا اور چاند یعنی پدماوت رونے لگی

آنسو اوسکے ایسے نکلے جیسے تارے ٹوٹتے ہیں

رے ہے نرلکھے ہوے نناسی — تھوان جاہو جہان نس باسی

اس قدر رونی کہ جس طرح شل اگر تانتی تھی سانس اوکھڑ گئی

اور یہ بات راجہ سے کہی کہ جہان رات بھر رہے ہو وہین جاؤ

ہون سے نیہہ آن کوہ میلی — سینچے لاگ جھرانی بیلی

مجھسے ظاہری محبت کرکے گرفن میں لا کے ڈال دیا

اور خشک بیل کو لگے سینچنے یعنی ناگمتی کو

نھئے دوی نین رہت کے گھرے — بھرن لے ڈھالے چھوچھین بھرے

میری دو دونون آنکھیں رہٹ کے گھڑے بن گئین

جو بھرے تھے اونکو تو نے خالی کردیا اور جو خالی تھے اونکو بھر دیا

یعنی ناگمتی کو

سُبھر سرور ھنس جل گھٹا تو گئی بچھوے

تالاب جب پر ہوتا ہے تو ھنس پانی میں ہوتا ہے اور جہان پانی گھٹا تو علیحدہ ہوجاتا ہے

کنول پریت نہ پرہری سُوکھہ بیل پرہوے

لیکن کنول کی محبت نہیں جاتی خشک بیل کے ساتھ بھی ہوتی ہے

پدماوت توین جیو پرانان — جی تین جگت پیار نہ انان

پھر جانسی کہتا ہے کہ اے پدماوت تو میری جان ہے

درحالیکہ تو جہان ہے پھر ساری عالم کی محبت سے کیا کام

توین جسم کنول بسی ہیہ مانہان — ہون ہوی ال بیدھا تو ہ بانہان

تو مثل کنول کے دل میں بسی ہے

اور میں مانند بھونرے کے تجھپر فریفتہ ہون

مالت کرے بھنور جو پاوا

مالتی کے غنچہ کو جب بھونرے نے پایا

ان ہون سنگل کے پدمنی

پدماوتی نے اسکے جواب مین کہا کہ مین سنگلدیپ کی پدمنی ہون

ہون سگندھ نرمل اجیاری

مین خوشبودار ہون صاف اور روشن ہون

موری باس بھبھور سنگ لاگھہ

میری خوشبو پر تو بھنورے ساتھ لگے رہتے ہین

ہون پرکھا کے چیتون ڈیٹھی

مینے مرد کی آنکھ دیکھی ہے ایس سے ہوشیار رہتی ہون

سورج آن پھول کت بھاوا

تو اوسکو چھوڑکر غیر پھول کب اچھا لگے گا

سرنگدیپ جنبو ناگنی

ہندوستان کی ناگنی یعنی ناگ متی میرے مقابل ہوگی

وہ بکھ بھری ڈراون کاری

اور وہ زہر بھری ڈراونی اور کالی ہے

وہ دیکھت مانس ڈر بھاگنہ

اور اوسکو دیکھکر آدمی ڈر کے بھاگتے ہین

جھکے جی اس اہون بیٹھی

اور جیسکی ہون اوسکے دل مین بیٹھی ہتی ہون

اونچی ٹھانون جو بیٹھے کرے نہ نیچے سنگ

اور جو شخص اونچی جگہ پر بیٹھتا ہے وہ نیچے مقام مین نہین بیٹھتا نہ نیچے کا ساتھ کرتا ہے

جہان سو ناگن دہر کی کال کرے سوانگ

اور جس جگہ جسم مین ناگن چھوجاتی ہے اوسکو سیاہ کردیتی ہے

پلہی ناگ متی کے ناری

مینے سرسبز ہوا ناگ متی کا باغ اور چمن

جانونت پنکھہ لے سب بیٹھے

جتنے پرندے سو تتہ ہو رہے تھے

سارو سوا مہر کو کلا

سارو اور توتا اور مہر اور کوکلا

سون پھول پھولی پھلواری

سونے کے پھول پھلواری مین پھولے

سبئی پنکھہ بولت کہہ ہے

اب وہ سب پرندے اپنی بولیان خوش ہو ہوکے بولتے ہین

رہست سے آیے پپیہا ملا

اور پپیہا بھی خوشی مین بولتا آیا

بارل سید مہوکر سنہا و ا
ہر بل اور مہوکہ بھی اپنی اپنی بولی بولنے لگے
بھوگ بلاس کینہہ ات پھیرا
ہر ایک عیش و عشرت سے آمد و رفت کرتا تھا
ناگچھنہ پانڈک موریرلوا
فاختہ اور طوطا و سبز تراور ختنیہ جیسے تیتر کس لگے
ہوے اچھا ۔۔۔ جیسے
دنکو ۔۔ ہی کسرا ۔۔۔ رہتی ہے

کاگ کراہر کرنہہ سوآدرا
کوا بھی اپنے کرسے نیچے کی بولی بولنے لگا
باسہنہ رسنہہ کرنہہ بسیرا
ہر ایک آیا وخوش وخرم ہوا اور بسیرا کرنے لگا
نپھل نجاے کاہ کی سیوا
رائگان نہین جاتی ہے کیسکی خدمتگزاری
گھوٹ ملکھہ ندکھاوی چھپے
لیکن سبکا سب ظاہر ہے کہ اُنکو دینکو پوشیدہ رہتا ہے

ناگ متی سب ساتھہ سہیلین اپنی بار ہیچ
ناگ متی اپنی سہیلون کے ساتھہ اپنی پھلواڑی مین سیر کرتی تھی
پھول چنینہہ پھر چوپنہہ رس کہو سکھ چھانہہ
پھول چینتی تھی پھر توڑکے پھینکدیتی تھی خوش و خرم سایا ملفت مین سیر کرتی تھی

جاہی جوہی تنہہ پھلواری
جاہی جوہی کے پھول جو اسکی پھلواری مین تھے
دو تہنہ بات نہہ ہین سمانی
انھون کے دل مین کیا بات سماتی ہے
ناگ متی ہے اپنی باری
کہ ناگ متی اپنے باغ مین سیر کرتی ہے
سکھی ساتہہ سب رسنہہ کو نہہ
سہیلیان جو ہمراہ ہین وہ بھی خوشی سے کو دیا بد کرتی ہین

دیکھہ رہس رہ سکی تہ بار ہیا
اونکو دیکھکے خوش و خرم ہوا اور گھر مین تراشین بگرتی
پدماوت سون کہی سوانی
پدماوت سے جتنا حال تھا آکے لگا دیا
بھنور ملا رس کرے سنواری
اور بھنورا یعنی راجا بھی اوسکے ساتھ محفوظ ہے
اور سنگار ہار سب گوندہنہہ
اور ہار سنگار کی بڑھیان بناتی ہین

تنہہ جو بچاور ہمتہ سوں کرناں
تم جو مثل گل بکاولی کے ہونا گمتی چاہتی ہے کہ تمسے ابرکے

بچن کہو جو جس کرناں
تم کو جو کچھ کہنا ہے اور کرنا ہے کرو

ناگ متی نا گیسر رانی
ناگ متی جو مثل گل ناگیسر کے رانی ہے

کنول نہ لچھے اپنی پانی
وہ کنول یعنی تمکو اپنے سامنے کچھ نہین سمجھتی

جس سیوتی گلال چنبیلی
جیسے گل سیوتی اور گلال اور چنبیلی کے

تیس ایک جن دھو اکیلی
ویسی ہی وہ ایک یکہ و تنہا ہے

اب سو درسن کو جاتب ست برگی جوگ
اب سو درسن کو جا ہو یعنی راجا اور ناگمتی اور جیسا ست برگ یعنی تھلا سا تھا

ملیا بھنور ناگیسر سین دی تیہہ سکھ بھوگ
سو بھنورا یعنی راجا ناگیسر یعنی ناگمتی سے ملا خدا نے اسکو عیش و عشرت دیا

سنیں پدماوت رس سبھاری
یہ سب سنکے پدماوت عصہ تھی اب سب کی

سکہت سا تھ آئی تہہ باری
اور سہلیون کر ساتھ لیکے اونس چمن میں آئی یعنی جہان ناگمتی تھی

دوؤ سوت مل پاٹ بیٹھی
دونون سوتین مل کے ایک تخت پر بیٹھین

ہیں پر دوہ مکھ باتین میٹھی
دلمین تو بغض بھرا تھا او منھہ سے باتین شیرین نکلتی تھی

باری دشٹ سرنگ سوائی
پھلواری خوشرنگ پر نگاہ کرکے

پدماوت ہنس بات چلائی
پدماوت نے ہنس کے یہ بات کہی

باری سپھل اہی تمہ رانی
کہ پھلواری تو تمھاری بہت خوب ہے اے رانی

ہیے لاے پے لائی کہانی
لیکن خاطر خواہ جیسی چاہیے ویسی تیار نہو سکی یعنی

ناگیسر او مالت جہاں
جہان ناگیسر اور مالتی کے پھول ہین

سو گندر او نہ چاہی جہاں
جہان سوگندہرا کا نا مناسب تھا

۴۲۶

اہا جو مدھکر کنول پرتیا

یعنی یہ جو کنول کا عاشق ہے

لاگیو جاے کریل کی ریتیا

وہ کریل کے درخت پر جا بیٹھا

جنہہ انبلی بانگی ہیہ مانہان

اور جس جگہ انبلی بانگی دل مین سمائی ہے

تہنہ بھاور رنگ کی چھانہہ

وہان تازگی کا سایہ سنین خوش آتا ہے

پھلنہ پھول سے ونہہ پھر دیکہنہ منہہ بچار

جسجگہ درخت پھول کا ہو وہان درخت پھل دار کا کیا کام دل مین سوچ

آنب لاگ جنہہ بارین جانب لاگ تہہ بار

بسجگہ باغ آنب کا ہو وہان چنپا کا درخت لگانا بیکار ہے

ان تہہ کہی نیک یہ سو بہا

نام متی نے جواب دیا کہ جو تمنے کہا درست ہے

پے پھول سوئی بھنور رہہ لوبہا

لیکن پھول درحقیقت وہی ہے جسپہ بھنورا فریفتہ ہو

سانور جانب کستوری جو دان

سیاہ رنگ تو جامن اور مشک اور چوئے کا بھی ہوتا ہے

آنب جو او یخ تہہ ہر دو روان

آنب اگر بلند ہو تو کسکام کا دل مین بال ہوتے ہین

تہنہ گن اس بھئی جانب نوازی

اس خوبی کے ساتھ جامن کو نوازی کے درمیان لگایا

لائی آن مانجہہ کی بار ہی

کہ درمیان باغ کے لگانا خوشنما ہے

جل باڈھے اوبھی جوائی

پانی طغیانی پر ہو اور بہتا بھی آئے

ہر بانگی انبلی سر نائی

تو انبلی سرنگون ہو جاے گی کچھ نقصان نہو گا

سو کس پرائی بار ہی دوکھی

تمنے کس واسطے غیر باغ کے الزام لگایا

تجین پان دہا و نہہ ملکہ سوکھی

جو مین بھی اعتراض کرون تو پانی چھوڑ دو تو سوکھ جائے

او بھئے آگ دوئی ڈارا بھیرا

دو شاخین رگڑ کے آگ نکل آتی ہے

کون ساتھ تہہ بیری کیرا

بجز دشمن کا اور میرا کون ساتھ ہے

جو دیکھی ناگیسر باری

جو میرے باغ کی ناگیسر کا رہا دیکھے

لاگ مرے اب سوگا ساری

تو لاگ سکے مارے سب تو تے مرجائین

جہہ سرو رجو باڑہی رہے سو اپنی ٹہاؤن

جو تالاب طغیانی پر آتے تو ہر درخت اپنی جگہ قائم رہے

تج ناگیسر کوندہ جاؤن نہ تہنہ انبراون

اپنی ناگیسر چہوڑکے تیرے انبراؤن مین نہین جاتی

تہہ انبراؤن لینہہ کا جوری

تیرے انبراؤن اسکے مقابل نہین ہوسکتی

کاہے بہتی نیب بچھ موری

تو میرے حق مین نیب ایسی تیغ کیون ہے

بہتی بیرکت کٹہل کیٹلی

اُدہر میرے باغ مین ہر خار دار ہے

تیند وکینہہ چاہ بکیلی

لیکن تیرے بیگین جنگلی ہے بہتر ہے

نارنگ دا کہہ نہ تہری باہی

درخت نارنگی اور انگور کے تمہارے باغ مین نہین

دیکھ مرنہ جہہ سوگا ساری

جسکو دیکھ کے سارے تو تے مرجائین

اونہ سدا پہر ترنج جنبہیرا

اور نہ سدا پھل نہ ترنج نہ جنبہیر ہے

کٹہر بڈہر لوکا کہیرا

نہ کٹہل ہے نہ بڑہل ہے نہ کھیرا

کنول کے ہر دین پروان کیسر

کنول کے اندر اگرچہ بال مثل کیسر کے ہون

تو ہو نہ سر پوجے ناگیسر

لیکن تو بہی ناگیسر کے مقابل نہین بنے

جنہہ کٹہر کو اونبر پوت پچھے

جس جگہ کٹہل بلند کی پوچھے ہے

بڑ پیپر کا بولتہہ پچھی

برگد اور پیپل خالی سب بولین

جے پہر دیکھے سو پہیکا

تیرے باغ میں جو پھل دیکھا بے مزہ دیکھا

تا کر کاہ سراہے ٹیکا

اوسکی پھر کیا کوئی تعریف کرے اور اچھا کہے

رہ اپنی توین باری موسون تو جھہ ناجھہ

تو اپنے باغ مین رہ مجھسے کیا لڑائی کرتی ہے

مالت اوپم نہ پوچی پت کرکھوجا کھاجھہ

مالتی برابری نہین کرسکتی پھر کیا کھوج کھاج ہے

جو لٹھر ٹہ ہر ٹہ بیری

جو کُمل اور ٹہہل اور بیری کی قدر ہے

توہ اس ناہ جو کو کا بیری

وہ کچھ ایسی کرکا بیا ای کیا حقیقت ہے

سیام جان مو ترنج جنبھیرا

تو میری ترنج اور جنبھیر کو سیاہ سمجھتی ہے

کروی نیب تو چھپا نہ کنبھیرا

نیب اگرچہ تلخ ہے سایہ تو گھنا ہے

نرید اکھہ وہی کمھہرا کھون

ناریل اور انگوری واسطے چھینے لگائے ہین تو جلے

گل گل جانون سوت نہ بھاکھہ

گل گل کو جاؤن مگر سوت کا نام نہ لون

تورین کہین مو سے مورکاہا

تیرے کہنے سے میرا کیا نقصان ہے

پھیرین برکھہ کو ڈویل بناہا

پھل دار درخت پرخواہ مخواہ ڈھیلے پڑتے ہین

نومی سدا پھر سونت پھری

سدا پھل کو جو فروتنی ہے اُس سے ہمیشہ پھلتا ہے

ڈاریون دکھہ پھاٹ مری

اور انار کا رشک سے سینہ پھٹتا ہے

جیپھر لونگ سپاری چھوارا

جوز یعنی جائفل اور لونگ اور سپاری اور چھوارا تو نہین بیچتی

مرچ ہوسے جو سہی نپارا

اس سبب سے مانند مرچ کے حرکت ہے کے [illegible]

ہوان سو پان رنگ لوج نکوی

یعنی پان کا رنگ جیون میرا مقابل کوئی نہین

برہ جو جرے چون جرہوی

فراق شوہر مین جل کے شل چونے کے ہوگئی

لاج نہہ لو دمرس نہہ او کھہ اٹھا دیس بانہہ

شرم کے مارے ڈوب کے مرنہین جاتی ہے پر سامنے ہاتھ اٹھاکے بات کرتی ہے

ہون رانی پیو راجا تو کہنہ جوگی ناتھ

میں رانی اور شوہر راجا ہے تو کون ہے جسکا خصم جوگی ہے

ہون پدمنی مان سر کیوا

اور سیکھے ہیں کے جواب دیا کہ میں پدمنی ہون مانسر تالاب کی کنول

پوجا جوگ دئی ہون گرہی

پوجنے کے قابل خدا نے مجھکو بنایا ہے

جانی جگت کنول کی کری

کنول کی کلی یعنی مجھکو ایک زمانہ جانتا ہے

تو ین سب لئی جگت کی ناگا

تو زمانے کے حق میں سانپ ہے

تو ین کالی ہون ہنس کی جوری

تو کالی بھیا ہے اور میں ہنس کی جوڑی

کنچن کری رتن نگ بنان

سونے کی انگوٹھی کو جواہر کا نگینہ سزاوار ہے

تو ین تو راہ ہون سس اجیاری

تو مثل گہن کے ہے اور میں مانند چاند کے روشن

بھنور مرال کرہنہ مور سیوا

بھنورا اور ہنس میری خدمت کرتے ہیں

من مہیس کے ماتھین چڑھی

منو مہادیو کے سر پر چڑھی ہوئی ہون

توہ اس ناہنہ ناگن بکھ بھری

تجھ ایسی ناگن زہر بھری نہیں ہون

کویل بھیس نہ چھاڑس کاگا

کویل کا بھیس تو نے نہیں چھوڑا نہ کوے کا

موہ توہ مونت پوت کی جوری

میرے اور تیرے موتی اور پوتے چورے کی

جہان ہیرا رکھہ سوہ نہ نیان

جہان لعل ہے وہان شیشے کی کیا حقیقت ہے

دنہہ نہ پوجے نس اندھیاری

دن کو اندھیری کب پہنچتی ہے

کھاڈہ ہوس جہہ ٹھائین مس لاگی تہہ ٹھانون

تو جس جگہ کھڑی ہو سیاہی لگ جاوے

تہہ ڈر رانده نہ بیٹھین جن سانور ہوی جانون

تجھسے ڈر کے پاس نہیں بیٹھتی ایسا نہ ہو کہ میں بھی سانولی ہو جاؤن

کنول سو کون سپاری وٹھا
کنول کی کیا حقیقت ہو سپاری تخت کو بیٹھنے جاتا

جهه کین ہین بہس دو ی کوٹھا
جسکے دل مین دو ہزار نقش ہین

سے نہ چھاپے آپن گنا
کنول اپنا گنا تو پوشیدہ نہین کر سکتا

سکت اوٹھیل چھپے پرگٹا
سختی کر او ڈھیر ڈالے تب ظاہر ہو

کنول تپر ڈار یون تو ر چولی
کنول کا تپا تپر ی اتار یعنی پستا نکی چولی ہے

دیکھیں سو ر دیس ہی کھولی
آفتاب نے دیکھی تو سارے زمانہ نے دیکھی

او پر ر اتا بھیتر پیرا
او پر تیرا لکھہ سرخ ہے اور اندر زرد

جا رون وہی ہردا اس ہیرا
او سی ہلدی ایسے کو دیکھ کیا جلاتی ہون

اہان بھنور لکھہ با تہنہ لاوس
یہان مثل میش بھنورے کے باتین کرتی ہے

او ہان سرج کہنہ ھنس ھنس را وس
او ر وہان سورج یعنی راجا کو ھنس ھنس کے کیا رنج دیتا

ستا بنس تپ تپ مس پیاسی
رات بھر جل جل کے تو پیاسی مرتی ہے

بھو ر بھئی پاوس پیو باسی
جب صبح ہو جاتی ہے تو شوہر کی بو پاتی ہو

سجوان جل ر و ی نس بھرسی
ستارا بہتر رہو کے راتکو آنسو ؤن کو بھرتی ہے

تو ین ہو سون کا سر بر کرسی
تو تجھسے بھلا کیا مقابلہ کر سکتی ہے

سرج کرن تو ہ را و ی سر ہو ر لہر تیج
سورج کی کرن تیرے مقابل ہے دریا کی لہر کے برابر نہین

بھنور ہیان تو ہ پا وی ھوپ دیہہ تو ر تیج
بھنورا یہان تجھکو پاوے تو آفتاب رشک سے جلا جاتا ہو

آنہہ ہون کنول سرج کی جو ر ی
تحقیق مین کنول ہون اور آفتاب میرا شوہر

جو پیو آپن تہ کا جو ر ی
جو شوہر اپنا ہے تو اوین سے کیا جوری ہے

ہون وہ آپن درپن لکھون

مین اسکو اپنے آئینہ دل مین دیکھا کرتی ہون

موربکاس دہک پر گاسو

میرے دل کی شگفتگی اوسکے دیکھنے سے ہے

ہون وہ سون ہو سون را تا

مین اوس سے اور وہ مجھ سے خوش رہتا ہے

کنول کے ہردے منہہ جو گتا

کنول کے درمیان مین جو گتا ہوتا ہے

جا کر دلیس نہین پی آوا

جب کا دن ہے اوسکے پاس شوہر آیا چاہے

تو ین اوتپر جہہ بہیتر مانکہی

تو اپنا ہر شل گولے کے ہوا اور اندر کیڑے بھرے ہین

کرون سنگار بہور مکہہ دیکھون

سنگار کرکے صبح کو اوسکا منہہ دیکھتی ہون

تو ین جرمرس نہار اکاسو

اور تو جلی مرتی ہو اور آسمان کو حسرت سے دیکھتی ہے

تمر بلاے ہوت پربہا تا

سیاہی دور ہو جاتی ہے اوسکے ظہور دیکھتے ہی

ہر یر بار کیںمہ کا گھٹا

سر سبز بار کرنے سے کیا نقصان ہے

کا رین کت دیکھے پاوا

اور رات کی کیا حقیقت وہین کچھ نظر نہین آتا

بھئین سے او ڈہنہ مرن یا لکھی

جیسے اوسکو چیرا تو کیڑے اوڑ جاتے ہین اور اسکی موت آتی ہے

دھوپ نہ دیکھی بکہہ بھری انبرت سون سر پاو

دھوپ بکہہ بھری چیز کو نہین دیکھی انبرت کی برابری زہر کر سکتا ہے

جنہہ ناگن ڈس سو مرے لہر سوریج کے آو

جسکو ناگن نے ڈسا وہ مرا سورج کی سی لہرین اوسکو آتی ہین

بہولنہہ کنول بہان کی اوئین

اگرچہ فی الحقیقت کنول صبح کو کھلتا ہے

بھنور بھرین لو رین نیناہان

اگر بھنورے کی طرح تیری آنکھیں پھرتی ہین

میل پان ہوی جرہ چھوٹین

لیکن لطیف چیز جلد بگڑ جاتی ہے پانی کو ذرا ہلا دو تو گندا ہو جاتا ہے

نیل بسایندہ سب توہ پاہان

لیکن میلا پانی بسایندا تیرے پاس ہے

مچھ کچھ واد ر توہ آسان
مچھلی اور کچھوا اور مینڈک سب تیری امید رکھتے ہین
جی جی پنکھ پاس توہ سے لئے
جس جس مرغابی سنے تیری بو پائی
جوا جیار چاند ہوے اوئی
باوجود اس روشنی کے کہ چاند مین ہے
اومہ توہ نس دن کر بیچو
او مجھ مین او بچہ مین دن اور رات کا فرق ہے
سہس بار جو دھوئے کوئی
ہزار مرتبہ جو کوئی تجھکو دھوئے

بگ او پنکھ بسنہ توہ پاسان
بگلے اور مرغابیان سب تیرے پاس بستے ہین
پانی منجھ سو لبسانیدہ بھے
پانی مین بسا ہند ہو گئی
بدن کلنک ڈونب سے چھوئی
جسم مین اوسکے داغ ہے ڈوم کے چھونیسے
راہ کے ہاتھہ چاند کے میچو
یہ جان لینا کہ گہن کے ہاتھ سے چاند کی ہوئی ہے
توہ بسانیدہ جاسے نہ دھوئی
تو بھی بسا ہند دھونے سے نہین جاتی

کاہ کہون مہ پی سون موہ دھرس انگار
کیا کہون اوس شوہر سے کہ میرے سر پر اوسنے آگ دھری
تہہ سے کھیل بھروسین تہین جیتی مور ہار
اوسکے کھیل کے بھروسے پر خیر تو جیتی اور مین ہاری

[illegible]

تورا کیاں کا جیتون ہارو
چاند روت نے کہا کہ تیرا اتنا ہار مینے کیا جیتا
بدن جیتان جو سس اجیاری
بدن مینے جیت لیا شاہ چاند روشن کے
او جیت جیتی مرگ کی نینان
بہ ان سے آنکھین مینے جیت لین

مین جیتا جگ کیر سنگارو
مینے سارے زمانے کا سنگار جیت لیا
بینی جیتون بھونگن کاری
زلفین مینے سیاہ ناگن سے جیتین
کنٹھ جیتون کوکل کے بینا
اور گلے نے کوکلے کی آواز جیتی

بھونہہ جیتوں ارجن دھنکاری
بھوین مینے ارجن تیرانداز دھانکیان سے جیتین
ناسک جیتوں پہپ تل سوا
اور ناک سے گل کنید اور توتے سے
دامن جیتوں دسن چمکا ہین
اور بجلی کو جیتی اپنے دانت چمکا کر
کیہر جیتوں لنک مین لینھی
اور چیتے سے مینے کمر جیت لی

گیون جیتوں تچھور کچھاری
او گردن مینے طاوس سے جیتی
سوں جیتوں بیر بہوٹے اوا
اور زہرہ سے جیتی کہ اوسنے میری تعریف مین طلوع کیا
ادھر رنگ رب جیتیوں ساتین
اور سرخی لب آفتاب سے جیتی
جیتوں مرال چال دین دیھی
اور ہنس سے مینے چال جیت لی

پہپ باس ملیاگر نرمل انگ بساہی
بہت اچھی خوشبو ملاگر کی میرے شفاف بدن مین بسی
تون ناگن مور آسا بدھی پس کی ہر کون جاے
اور تو ناگمتی میری امید پر مجھسے ملکے تجھکو شوہر کے پاس جانیکی آرزومند ہے

کاہ توہ گرب سنگار پرا ہین
ناگمتی نے جواب دیا کہ پرائی زینت پر کیا غرور کرتی ہے
ہون سانور سلون مور نینان
اور مین سانولی ہون اور آنکھین میری پر نمک
ناسک کھرگ پہول دھوتارا
ناک میری مثل تلوار او پہول اور قطب تارے کے
ہیرا دسن سیت او سیامان
ہیرے کے سے دانت سیاہ او سفید مسی سے

ابہین لہیہ لوٹ سب تہائین
ابھی جیتکی غیر ہے وہ لے لین تو پھر ویسی ہی ہو جاے
سیت چیر مکھہ چاٹک بنیان
سفید دوپٹہ میرے منھ پر کیا زینت دیتا ہے اور پپیہا کی بولی سی آواز ہے
بہونہین دھنک لنگن گا ہارا
او بھوین ایسی ہین کہ کمان آسمان کی ہار گئی
چھپے بیج جو بہسے راماں
جسوقت ہنستی ہون بجلی چمک جاتی ہے

بدرم رنگ ادھر رس راتی

موتلے کا سا رنگ ہونٹھون بس بھرے گا

چال گینڈ گربات بھری

گینڈے کی سی چال غرور مین بھری

سانور جہان لون سٹھ نیکی

سانولا رنگ نہایت نمکین اور ملیح ہے

جو دامن اس رب منہ تالی

مثل بجلی کے جو آفتاب مین چمکتی ہے

بسا لنگ ناگیسر کری

او کمر مثل کمر زنبور کے او غنچہ ناگیسر کے

کا سر پر تون کرس جو پھیکی

تو کیا میرے مقابل ہوا ایک پھیکی کلی ہے

پہپ باس ہون لہون ادھاری کنور مونہ بیل

خوش رنگ ہوان ہوا کھا کے زندگی بسر کرتی ہون او میرا کنول یعنی دل تر و تازہ ہے

جو کہون دھر کیس اوناون تو مرن مو کھیل

اگر چاہون تیرے بال پکڑ کے اٹھاون تیری موت اور میرا کھیل ہے

پدماوت سن ادتر نہ سہی

پدماوت سنکے اوسکے جواب کی متحمل نہ ہوئی

وین وہ کہہ وین کہہ کہا

اوسنے اوسکو کہا اور اوسکو اوسنے

دوو نول بھر جوبن کا جین

دونون نوجوان جوانی کی اومنگ مین بھری ہوئی

بھا باہن باہت سون جورا

دونون کی باہ دیکھا باہون سے زور ہونے لگا

کچ سون کچ بھی سو نہین آنی

چہاتیون سے چہاتیان جب مقابل ہوگئین

ناگ متی ناگن جسم کہی

کہا ناگ متی ناگنی بس زیادہ نہ بک

کاہ کہون لت جاے نہ کہا

کیا کہون کچھ کہنے مین نہین آتا

اچھرین جان اکھاڑین پاین

حورین گویا اکھاڑے مین کشتی کرنے لگین

ہی سون ہی کوئی باگ نہ مورا

اور سینہ بہ سینہ مقابل ہوئین کسینے باگ نہ موڑی

نونہنہ نہ نانین ٹونہنہ تانی

تو جھکانے سے جھکتی نہ تھین مگر اسکے بند ٹوٹ گئے

۴۳۷

کنبھتل دومی گج میمنتا

گویا دو مست ہاتھی بھڑ پڑے

دیولوک دیکھت ہت بھاڈھے

عالم بالا کے لوگ کھڑے ہو کے یہ تماشا دیکھنے لگے

دونون ابھر پڑے جیو دنتا

دونون چارون دانتون سے ابھر پڑے

لاگ بان ہر جانہ نکاڈھے

اونکے دلون میں بان جا لگا کہ نکالے سے نہ نکلتا تھا

جنہہ دیکھہ ٹھگ لاڈو دیکھے آئے تس میچ

گویا ٹھگ کے لاڈو کھاتے کہ دیکھنے والون کی موت آئی جاتی تھی

رہا نہ کوئی دھر ہر یا کرے جو دوئی نہ بیچ

ایسی کسیکی طاقت نہ تھی کہ دھر پکڑ کے بیچ مین پڑ کر کے علحدہ کر دے

یون سرون راجہ کین لاگا

ہوا نے یہ بات راجا کے کان تک پہنچا دی

دونون سم سانورا و گورین

دونون جانب سانولی اور گوری برابر ہین

چل راجا آوا تہہ باری

اوسیوقت راجا اوس باغیچہ مین آیا

ایکبار تنہہ پیو من بوجھا

ایکبار جسنے شوہر کا مزاج دریافت کر لیا

ایس گیان من جان نہ کوئی

اپنے دلمین ایسا خیال نکرنا کہ ہم بے انصاف ہین

دھوپ چھانہہ دوئی ایکی رنگا

سایہ اور دھوپ کے ساتھ ایک رنگ سے ہونگے

کس لرین پدمن او ناگا

اور کہا پدماوت او ناگمتی لڑتی ہین

مر ہہ تو کنہہ یاد س اس جرین

جو لڑتے لڑتے مرجائینگی تو ایسی جوڑی کہان پاؤنگی

جرت بجھائین دونون ناری

اور دونون عورتون کی آتش غضب کو بجھایا

سو دوسری سون کا ہک جوجھا

پھر ایک کو دوسرے سے لڑنے کی کیا وجہ

کیہون رات کبہون دن ہوئی

کبھی ایک پاس رات کو ہون گے تو دوسرے پاس دن کو

دونون ملے رہین اک سنگا

دونون سے ایک طور پر ملے رہین گے

جو چھپ چھار ہو بو جیو دو ؤ
لڑائی چھوڑ دو تو یہ بات سمجھو

سیو کر ہو سیوا پھل ہوؤ
ایک کی ایک خدمتگزاری کرو کہ یہ بات اچھی ہے

تہ گنگا جمنا دوی نارین لکھین محمد جوگ
تم مثل گنگا اور جمنا کے دونوں عورتین ہو قابل لکھنے محمد کے

سیو کرہ مل دونون تو مانہہ سکھ بھوگ
اگر تم پسین ایک کی ایک تعظیم کریگا تو عیش وعشرت سے کٹے گی

اس کہہ دونون نار سنائی
یہ باتین نصیحت کی کہکے راجانے دونون کو سنایا

بہس دوؤ جب کنٹھ لگائی
اور ہنس کے باری باری دونون کو گلے سے لگایا

لے سنگ دوؤ مندر منہ آئی
پھر راجا دونون کو ساتھ لیکر محل مین آیا

سون پلنگ تہہ جای بچھائی
اور سونے کے پلنگ وہان بچھوائے

سیجی پانچ انبرت جو نارا ۴۳۷
پانچ امرت کھانے کے واسطے تیار کرائے

او بھوجن باون پرکارا
اور باون قسم کا کھانا پکوایا

ہلسین سرس چھچپا کھائین
پھر خوش ہوگے اور کھانے لگین

بھوگ کرت بھسی رہنسائین
عیش کرکے ہنسین اور خوش وخرم ہوئین

سون سندر نگمت کہہ دیہان
سونے کا گھر ناگ متی کو دیا

روپ مندر پدماوت لیہان
اور چاندی کا گھر پدماوت نے لیا

رتن مندر رتن کے کہنا
اور جو بہت کا گھر تھین جواہر کے ستون تھین

بیٹھا راج جو ہاری سبھا
راجہ نے وہ اپنے واسطے رکھے کہ وہان بیٹھے اور مجلس

سبھا سو سبھی سبھر من کہا
اب مجلس مین ہر ایک نے بات معقول کہی

سوئی اس گرجو پھل کہا
لیکن بہتر وہی ہے جسکو مرشد پسند کرے

بہہ سگندھ بہہ بھوگ سکھہ کرانہہ کیل کرانہہ

پھر تو عطر ملکر دونون عیش و عشرت سے کلیل و کھیل کرنے لگین

دھون سو کیل نت مانی رہس انند دن جانہہ

اور دونون نت نئے کھیل ایجاد کرکے بہت اچھی طرح دن گذرانے لگین

جاسے ناگ متی نگ سینی

پھر ناگ متی اپنی سہیلیونکو اپنے ہمراہ لیکر

کنول سین پدماوت جائی

اور پدماوت جو مثل کنول کے تھی وہ بھی اپنے مکانمین گئی

نپڈت وہ بدھونت بلائی

اور پنڈت عقلمندونکو طلب کر کے

کہن بڑی دو ؤ راجا ہوہین

پنڈتون نے کہا بڑے دو راجہ ہونگے

نوے کھنڈ کے راجا جاہین

نوے ملک کے راجا جمع ہونگے

کھلے بھنڈار کچھ دان دیوادا

پہ سکے خزانے کھولے اور خیرات کی

جاچک لوگ بیگے جن آئی

حاجی لوگ اور صاحب علم بھی سنکر آئے

اونچ بھاگ اونچی دن رہی

بہت بلند مکان مین بلندی بخت سے رہنے لگی

جانہہ چند دھرتی ہون آئی

ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا چاند زمین پر اتر آیا

راس برگ اوگرہ گنائی

راس اور برگ اور گرہ شمار کرائے

ایسے بوت دسی سب تواہین

بہت صاحب قوت دس حصہ پڑھکر

او کچھو ڈنڈ ہو ہی دل عیاہین

لیکن ساتھی اسکے کچھ فریب بھائیون مین ہوگا

دوکھی سکھی کرمان بڑھاوا

محتاج اور آسودہ کا دل بڑھادیا

اور آنند کی نبجے بدھائی

اور خوشی کے بدھاوے بجنے لگے

ات کچھہ پاواجو تکھن اودے چلے ایس

بہت دیا پایا جو تشیون نے اور دعا دے کے چلے

پوتر کلی ہر گنب سون سب جیو کوئی برنس

اور دنیا مین شامل کیا ہے ایک صغیرہ وکبیرہ کو کر سکے اور برن جیون

راگھو چتین چیتن مہا

راگھو ایک پنڈت بڑا ہوشیار

چت چنتا جانی من بھیو

دل کا حال اور بھید ہر ایک کا جانتا تھا

برنان آے راج کی کتھا

راجہ کی تعریف مین صفت کہنے لگا

جو کب ستی سیس سو دھنان

جسنے اوسکا بیان سنا سب سر دھنے لگے

دشٹ سو دھرم نیتیہ جنہ سوجھا

پنڈت ایسا عاقل تھا کہ نگاہ سے ہر ایک کی نیت بانجا

جوگ جو رہی سماوہ سمانان

جوگی وہی جسکا قصور حق کی طرف بندھا ہے

بیر سو رس ماری من کہا

بہادر وہی جو اپنے دل کے غصہ کو مارے

آگے اور کی راجا بہنہ رہا

راجا کے پاس آکر رہنے لگا

کب بیاس پنڈت سہدیو

گویا پنڈت بیاس اور سہدیو تھا

سنگل مین سب پنگل متھا

پنگل پیپ سر زمین کا سارا حال بیان کیا

سروں ناو بید کب سنان

اوسکے بیان کو جسکے کانون نے سنا بید کا کب سمجھے

گیان سو پرم ارتھ من بوجھا

اور فقرا اسکو کہتے کہ معنی سر بستہ کا مطلب دل مین بوجھتا

کھوگ جوگنی کیر گن جانا

اور صاحب عیش اور تونگر وہی جو گنی کا گن گائے

سو لی سنگار کنت جو چہا

سنگار وہی جو شوہر پسند کرے

بید بھید جس بریچ چت چنتا تس چیت

بید کا بھید ایسا جانتا تھا جیسا اور بریچ او چت یعنی دل کا اندیشہ چیتن راگھو

راجا بھوج چترودس بھا چیتن سون ہیت

رتن سین مثل راجہ بھوج کے چودہ علم جاننے لگا چیتن کی صحبت سے

گھڑی اچیت ہوے جو آئی
ساعت گھڑی جو ہونے والی تھی وہ آئی
بھادون ایک اماوس ہوئی
بھادون کی جو ایک اماوس ہوئی
راگھو کے مکھہ نکسا آجو
راگھو کے منہ سے نکلا کہ آج ہے
راجین دو ہون دسا پھر دیکھا
راجہ نے وہ دونون جانب پھیر کر کہا
بھیج ٹیک کے پنڈت بولا
اپنی سخن پروری کی راہ سے راگھو بولا
راگھو کری جاگھنی پوجا
راگھو نے اپنے گھر جاکے سخت پوجا کی
تھہ اوپر راگھو بر کھا پچا
اس دعوی پر یہ بھی دلیری کہ راگھو نے قسم کھائی

چتین کی سب چیت بھلائی
چتین کی سب فکر اور عقل بھول گئی
راجا کہا دوئج کب ہوئی
راجا نے راگھو سے پوچھا دوئج کب ہے
پنڈ تہنہ کہا کا لھہ بڑ راجو
اور پنڈتون نے کہا کہ کل ہے اے بڑے راجا
کو پنڈت باور کون سرکھیا
کہ دیکھین کون پنڈت جھوٹا اور کون سچا ہے
چھاڈ نہنہ دیس بچن جو ڈولا
کہ اگر میری بات مین لغزش ہوئی تو دیس چھوڑ دونگا
جیہے سو بھاو دکھاوے دوجا
اور یہ بات چاہی کہ جسطرح ہو آج دوئج دکھائے
دوئج آج تو پنڈت سانچا
کہ اگر آج دوئج ہو تب تو پنڈت سانچا ہے

راگھو پوج جاگھنی دوئج دکھایس سانجھہ
راگھو نے بزور اپنی پوجا سخت کے شام کو دوئج دکھا دی
پنتھہ گرنتھہ جے نا چلہنہ تے بھولہہ بن ماںجھہ
جو رسم و راہ کتاب پر نچلا وہ خواہ نخواہ بن مین بھولیگا یعنی بیشک وسپر آفت آئیگی

پنڈ تہنہ کہا پرا نہہ دھو کھا
اور پنڈتون نے کہا کہ ہمکو دھوکا نہین ہوا

کون اگست سمند جنہ سوکھا
یہ وہ ستارہ اگست ہی جس نے سمندر سوکھا ہے

سو دن گیو سانجھ بھئی دوجی

سو دن جب گذرا اور دوسری رات ہوئی

پنڈت تہہ راجا دینہہ اسیسا

تو پنڈتون نے راجا کو دعا دیکر کہا

جو یہہ دوج کالھہ کے ہوتی

اگر یہ دوج کل کی ہوتی

راگھو کالھہ دشت بند کھیلا

راگھو کل دشت بند کا کھیل کھیل گیا

یہ کر گرو چپارن لونان

اسکی گرو لونا چاری ہے

دوج اماوس منہہ جو دکھاوے

جو شخص دوج اماوس مین دکھلاوے

دیکھی دوج گھڑی دہ پوجی

چاند دکھائی دیا دو ساعت گذری

اب کیسے کنچن او سیسا

کہ اب امتحان طلا اور سیسے کا کیجیے

آج تیج دیکھت سس جوتی

تو آج تیج کا چندرمان ہوتا

سبھا مانہہ چیٹک اس میلا

ساری مجلس کو اوسنے سحر مین ڈال لیا

سکھا کا نور و پارھت ٹونان

اسنے جادو کا نور و دیس مین سیکھا اور ٹونا پڑھا

دن اک راہ چاند گہنہ لاوے

تو ایک دن چاند مین گہن بھی لگا دیگا

راج بار اس گنی نہ چاہی جہہ ٹونان کر کھوج

راجاؤن کے دربار مین ایسا جادوگر نہین چاہیے سبکو ٹونے کی تلاش ہے

یہہین چھند ٹھگ بدیا چپر اسو راجا بھوج

ایسی ہی مکر و فریب اور ٹھگ بدیا سے راجہ بھوج کو فریب سے چھل لیا

راگھو بین جو کنچن ریکھا

راگھو کے سخن کو جو مثل سونے کے

اگیا جبی رسان زلیسو

... کا حکم غصہ کی راہ سے یہ ہوا

کسین بان پیتر امن دکھیا

کسوٹی پر کسا تو پیتل معلوم ہوا

ماردن کاہ نسارون دیسو

کہ اسکو مارون تو کیا شہر سے نکالدونگا

جھوٹھ بول تھہ رہے نہ راچا

جھوٹھے بول سے کچھ عزت نہیں باقی رہتی

بید بچن مکھہ سانچ جو کہا

بید کی رو سے جسنے سچی بات کہی

کھونٹ رتن سوئی پھٹکرا

کھوٹا جواھر پھٹکری کے مانند ہے

جیہے لچھہ باور کب سوئی

دولت اگر دیوانہ شاعر چاہے کب ملتی ہے

کتھا سنگ وار ومت جھنگی

شاعر کے ساتھ خر عقل کا زائل کرنیوالا رہتا ہے

پنڈت سوئی بیدمت سانچا

پنڈت درحقیقت وہی ہے جو بید کی راہ سے سچا ہو

سو جگ جگ استھر تھر رہا

وہ ہمیشہ قائم رہیگا زوال اوسکو نہوگا

کنہہ گھر رتن جو دارد ہرا

کسکے گھر کھوٹا جواہر رہے کہ اوسکی تنگی کھوتا ہے

جنہہ سر ستی لچھہ کت ہوئی

جہاں اقبال ہے وہاں دولت کیا چیز ہے

کانٹی کنٹل بیپ کی سنگی

جیسے کانٹا کہ پھول کے ساتھ رہتا ہے

کبتا چیلا بدھ گرو سیپ سواتی بُند

شاعر کب چیلا اور خدا اوسکا مرشد ہے جیسے سیپ آب نیساں کی خواستگار ہے

تہہ مانس کے آس کا جو مرجیا سمند

اوس آدمی کی کیا امید جو غواص ہو کے سمند میں گھسے آخر ایکدن اجل آجاتی ہے

یہ سو بات پدمنی سُنی

یہ بات پدماوت نے سُنی

کے گیان دھن اگم بچارا

پدماوتی نے اپنے دل میں غور کر کے بطور پیشین بندی کے

بے جا گھتی پوج سس کاڈھے

جسنے سخت پوجا کر کے چاند نکالا

دیس نسارا راگھو گُنی

کہ راجا نے شہر بدر کا حکم نسبت راگھو کے دیا

بھل نہ کینہہ اس گُنی نسارا

ولیکن یہ بات ہی کہ اچھا نہ کیا جو ایسے صاحب علم کو نکالا

سرج کی چھانون کری پن کاڈھے

سورج کی جگہ اگر سایہ در سر کھڑا کردے تو کیا عجب ہے

کب کے جیبھ کھرگ ہروانی
کب کی زبان مانند شمشیر قاتل کے ہوتی ہے
جن اجگت مکھ کاڑھے بورین
اگر کوئی بات بیموقع بولے سے مُنھ سے نکلی
رانی راگھو بیگ ہنکارا
رانی نے بعجلت راگھو کو طلب کرکے کہا
بامھن جنھین دچھنان لے پاوا
برہمن کو اگر خیرات کی توقع کہین سے ہو

اک دس آگ دوسر دس پانی
ایک طرف آگ دوسری طرف پانی
جس ہتین اچیس ہو تھوڑی
نیکنامی بہت کم اور بدنامی تھوڑی بات ہے
سورج گڈھ تر لیہوا وتارا
کہ سورج گڈھ کے نیچے قیام کرو
سرگ جائے جو ہوہی بُلاوا
تو در حالت طلب آسمان پر جانیکا ارادہ رکھتا ہے

آوا راگھو چیتین دھوراہر کے پاس
راگھو حکم طلب پدماوت سنکر دھوراہرے کے پاس ایا
ایس نجانی ہردین بجری بسے اکاس
اور ایسا دل مین نہ سوچ کیا کہ بجلی آسمان پر بستی ہے

پدماوت سوجھروکے آئی
پدماوت جس وقت جھروکے مین آکے بیٹھی
تنکھن راگھو دیکھ سے آیسا
وسی وقت راگھو دعائین دینے لگا
پہرے سس نکھتنہ کی مارا
پدماوت جو موتیونکی مالا پہنے تھی وہ گویا مثل ستارے
اوپہرے کر کنگن جوری
اور ایک کنگن کی جوری پہنے تھی

نہ کلنک جس سس دکھرائی
تو مثل چاند بے داغ کے دکھلائی دی
بھیو چکور چند مکھ دیا
اور چاند کا منھ دیکھکے چکور یعنی فریفتہ ہوگیا
دھرتی سرگ بھیو اجیارا
کہ زمین سے آسمان تک روشنی ہوگئی
نگ جو لاگ تہہ تیس کروری
جسمین تیس کرور کا جواہر لگا تھا

کنگن ایک کاڑہ دے ڈاری

ایک کنگن ہاتھ سے اوتار کے پدماوت نے راگھو کے پاس ڈال دیا

جانہہ چاند ٹوٹ دے تارا

گویا کہ چاند کے ساتھ تارے ٹوٹ پڑے

جانہہ ٹوٹ بیج بھیین پرا

گویا بجلی ٹوٹ کے زمین پر گر پڑی

کاڑھت بار ٹوٹ گین ہاری

کنگن کے نکالنے مین وہ ہار بھی ٹوٹ گیا

چھوٹیو سرگ کال کر دھارا

یا آسمان سے موتیون کی دھار گری

اوٹھا چند راگھو چیت ہرا

اوسکی روشنی اور چمک سے راگھو ہوش باختہ ہوگیا

پرا آے بھیین کنگن جگت بھیو اجیار

زمین مین جو کنگن گرا تو سارا جہان روشن ہوگیا

راگھو بجری مارا بسنبھر کچھہ نہ سنبھار

راگھو مانند برق زدہ کے مردے کی طرح پڑا تھا کچھہ ہوش باقی نہ تھا

پدماوت ہنس دیتہہ جھروکا

پدماوت نے یہ حال دیکھکے جھروکے مین ہنس دیا

سبی سہیلین دیکھے دھائین

یہ سنتے ہی سب سہیلیان دیکھنے کو دوڑین

چیتین پر انہ آوے چیتو

چیتین اسطرح پڑا رہا ہرگز ہوش مین نہ آیا

کوئی کہے کانپ اوسنیا تو

کوئی کہتی ہے کہ لرزہ اور سنپات ہوگیا ہے

کوئی کہے لاگ پون کر چھورا

کوئی کہتی تھی کہ اسکو جھولا مار گیا ہے

اب جو گنی مرے مہ دوکھا

اور یہ بات دل مین کہی کہ اگر یہ مرگیا تو مجھپر بڑا گناہ ہوگا

چیتین چیت جگاوے آئین

اور یہ بات کہکے جگانے لگین کہ چیتین چیت کر

سبھنہ کہا یہ لاگ پر تیو

سبنے تجویز کیا کہ اوسکو کچھہ آسیب ہوگیا

کوئی کہے آہ مرگیا بالو

کوئی کہتی تھی مرگی کا آزار ہے

کیہنہ سمجھہ نہ چیتین بولا

جو جسکی فہم مین آیا وہ کیا لیکن چیتین نہ بولا

چُن اوٹھاے بیٹھارہ چھانہان

پھر سبھون نے اُٹھا کے سایہ مین بٹھایا

دھون کاہو کے درسن ہرا

آیا کیسکے دیدار کو دیکھ کے تیرا یہ حال ہوا

پوچھنہ کون پیرجی مانہان

اور پوچھنے لگین کیا کہین درد جسم مین ہے

کے ٹھگ دھوت بھوت چھنہ ہرا

یا کسی ٹھگ دغاباز یا بھوت نے کچھ منتر چلایا

کے توہ کاہو دیہہ کچھ کے ری ڈسا توہ ساپ

یا تجھکو کسی نے کچھ کھلا دیا یا سانپ نے تجھکو ڈس لیا

کہو سوچیت ہوے چیتن دیہہ تور کس کانپ

ہوش مین آ کر کہا اے چیتن تیرا بدن کیون کانپتا ہے

بھیو سوچیت چیتن جب چیتا

الغرض بڑی دیر مین چیتن کو ہوش آیا

پن جو بولا مت بدھ کھووا

پھر جو بولا بھی وہ عقل گم شد

باور بھیس سیس لے دھنان

دیوانون کی طرح سر کے ہلا کے دھنتا تھا

جانہ لاے کانہ ٹھگوری

یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسینے جادو کیا ہے

ہون رے ٹھگا یہ چیتور مانہان

اور بولتا تو یہ بولتا تھا کہ مجھکو چیتور گڈھ مین ٹھگ لیا ہے

یہ راجا سٹھہ بڑ ہتھیارا

یہ راجا بڑا ہتھیارا ہے

نین جھروکین جیو سکیتا

تو آنکھین جھروکے کی طرف اور دل کھلایا ہوا

نین جھروکھان لائین رووا

تو آنکھین جھروکے سے لگین تھین اور روتا تھا

آپن کہہ پر اسے نہ سنان

اپنی کہتا تھا دوسرے کی نہ سنتا تھا

کہن بکار کہن باندھی بوری

کبھی چلاتا تھا اور کبھی چُپ رہتا تھا

کاسون کہون جایون کہہ پاہان

کس سے کہون اور کسکے پاس جاؤن

جین راکھا یہہ ٹھگ بٹپارا

جسنے بہت سے ٹھگ راہزن رکھے ہین

۴۴۴

ناکوئی بیج نہ لاگ گوہاری

نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی فریادرس

اس یہ نگر ہوے بٹپاری

ایسی اس شہر مین راہ زنی ہوتی ہے

دشٹ وہی ٹھگ لاڈو الک ہا پنس مے گیون

ایک نظر کے ساتھ ٹھگ کی سے لڈو کھلا دیتے ہین اور زلفونکی پھانسی گلے مین لگا دیتے ہین

جہان بھکھار نہ بانچے تہان بانچ کو جیون

جہان بھیک مانگنے والے نہ بچین وہان دوسرے کا جی کیونکر بچے

کت دھور ہر آئی جھروکین

یہ کون تھا جو دھور ہر سے پر جھروکے مین بیٹھے کے

لیگیو جیو دھپنا کے دھوکین

جان لیگیا خیرات دینے کے دھوکے مین

سرک سور سس کری اجوری

چاند سورج آسمان پر روشنی کرتے ہین

تہہ تین ادھک دیون کہہ جوری

اوس سے بڑھ کے یہ ہے کسکی مثال دون

سس سورہ جو ہوت وہ جوتی

چاند سورج مین جو ایسی روشنی پدماوت کی ہوتی

دن پہار ہت رین ہنوتی

تو دن پہاڑ ہو جاتا اور رات ہنوتی

تین ہنکار موہ کنگن دیہان

ایسے شخص نے مجھکو بلا کے کنگن دیا ہے

دشٹ جو پری جیو ہر لیہان

کہ آنکھ پڑتے ہی سیدھا جی لے لیا

نین بھکھار دیٹھ ست جہنڈی

آنکھین فقیر کی ڈیٹھ اور ست چھنڈی ہوتی ہین یعنی

لاگے تہان بان ہے گڈی

اوسکے جسم مین تیر بان سی گڑ گئین ہیرکی آنکھین

نینہہ نین جو بیدہ سمائی

آنکھ سے آنکھ ملتے ہی سوراخ کرکے سما گئین

سیس دھنہہ لنسرے نہہ تانی

کہ سر دھننے سے کسیطرح سے نہین نکلتا

نونہہ نہ نائین نلج بھکھاری

یہ فقیر بے شرم جھکانے سے نہین جھکتے

تہون نہ ہی لاگ کلہ گاری

علاوہ اسکے جھگڑ گالیان دینے لگتے ہین

کت کر کھی نین بھئی جیو ہر اتہنہ باٹ

کہان ہے وہ سیاہ چشم جو میرا جی نکال لی گئی اوسکی راہ مین

سرور نیر کھوہ جیون ترک ترک ہیہ پھاٹ

میرا حال ہے جیسے تالاب کا پانی خشک ہو جانے سے زمین پھٹ جاتی ہے میرے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

سکھن کہا چیتن بسنہارا

سیلیون نے کہا اے چیتن بیہوش

ہیین چیت جی جاس نہ مارا

تو اب ہوش مین آکر اپنی جان سے ہلاک ہو

جر کوئی پاوے آپن مانگا

جو شخص اپنی خواہش کے موافق پائے

نا کوئی مرے نہ کا ہو کھانگا

تب وہ مرتا ہے نہ کسیکو گران گذرتا ہے

وہ پدماوت ایس سروپان

اوس پدماوت کا حسن ایسا ہے

برن نجاے کاوے کے روپان

کہ جسکے حسن کی مثال کسی کے حسن سے نہین ہو سکتی

جین چینیو سو گپت چل گیو

جسنے اوسکو پہچانا وہ پوشیدہ چلا گیا

پرگٹ گپت جیو بن بھیو

بلکہ ظاہر اور باطن مین ویسا سے مرکے ہو جاتا ہے

تمہ اس بہت بہوت بھئی

تم ایسے بہت اوسکی محبت مین

دھن دھن سیس جیع دی گئی

سر دھن دھن کے اپنی جان دے گئے

بہتنہ دیئہ نارے گیوان

بہت لوگون نے گردن جھکائی

اوتر ندے مارے جیوان

جواونے دیا تو اپنی جان ہلاک کر گئے

تو ین پن مرت ہو جے جر بھوی

تو عبث مرتا ہے اور جلکے خاک ہوتا ہے

ایتہہ او گھیل کان کی روی

اب بھی سُن کان کی روئی نکال کے

کوئی مانگ مرے نا پاوے کوئی بن مانگا پاو

کوئی مانگ کے مرتا ہے اور نہین پاتا ہے اور کوئی بن مانگے پاتا ہے

۴۴۹

توچیتن اور ہ سمجھاو منہ تہ کو سمجھاو

تو خود ہشیار اور دونکو سمجھاتا ہے آیا تجھکو کون سمجھائے

بھیو چیت چت چیتن چیتا

اب کچھ ہوش مین چیتن ہوشیار ہوا

بھر نہ آئے موہن دکھ اتیا

اور کہنے لگا کہ ایسی ایذا مین جو پڑے وہ زندہ

روت آئے پری ہم جہا

ہم روتے ہوئے ایسی جگہ آ کے پڑے

روت چلی کون سکھ تہان

کہ روتے ہوئے چلے یہان کون آسایش کی صورت ہے

جہوان وہ سانسو جیہ کیرا

جس جگہ جان ہر وقت اندیشے مین رہے

کون رہن پر چلون سویرا

وہان کا رہنا کیا یہان سے جلد کہین جانا چاہیے

اب یہ بھیکھ تہان موہی مانگو

اب بھیکھ ایسی جگہ مانگنا چاہیے

اتیت دے جگ جنم نہ کھاگو

جہان اتنا دے کہ عمر بھر کبھی نہ مانگے

او اس کنگن جو پایون دوجا

اور اگر دوسرا کنگن پا جاؤن

دار دھرے آس من بوجا

تو میرے دلیدر کٹ جائین اور دل آسودہ ہو جائے

دلی نگر آو تور گا نون

دلی شہر سلطانون کا ہے

ساہ علاوالدین سلطانو

اور علاالدین وہان کا بادشاہ ہے

سون جری جہہ کی ٹکسارا

جسکی ٹکسال مین سونا چلتا ہے

بارہ بانی پر ہین دنارا

اور بارہ قسم کی اشرفیان بنتی ہین

تہان جایہ کنول بکھانون جہان آل علاؤدین

وہان جاکر اس کنول یعنی پدماوت کا ذکر کرون جہان بحضور اعلاء الدین ہے

سنکے چڑھے بہان ہوی تن ہوی جل مین

وہ سنتے ہی صبح سوار ہو اور رتن سین پانی کی مچھلی ہو جائے

راگھو چیتن کینھ پیانان
الغرض راگھو نے وہان سے کوچ کیا
جاے شاہ کے بار پہونچا
آخر کو وہان پہنچکر دردولت بادشاہ پر حاضر ہوا
چھتیس لاکھ ترک اسوارا
چھتیس لاکھ وہان سوار تھے
جا نونت تپی جگت پرچھانون
جہان تک سورج کی روشنی پہونچتی ہے
جہان کھنڈ کے راجا آونہہ
چارون طرف راجا حاضر ہوتے ہین
من تیوان کے راگھو چورا
مجھ ایسے پژمردہ راگھو خشک کا ایسی جگہ
جہان چھران وہین سر چھپایا
جہان بڑے بڑے راجا چھتریان لگائے ہوئے سو کھ رہے ہین

دہلی نگر جاے نیرانان
اور شہر دہلی کے نزدیک پہونچا
دیکھا راج جگت پراونچا
اسکی سلطنت کو سارے عالم پر بالا پایا
تیس سہس ہستی دربارا
اور تیس ہزار ہاتھی اسکے یہان تھے
تھنہ لگ راج کری سلطانون
وہانتک پادشاہی کرتا ہے پادشاہ
ٹھاڈہ چھرانہہ جو ہار نیاونہہ
کھڑے کھڑے خشک ہوتے ہین سلام نصیب نہین ہوتا
ناہنہ اوبار جیہ ڈرپورا
کہان دخل کرجی مین خوف سمار ہا ہے
تہنہ ہمار کو چالے باتا
وہان ہمارا کون عرض حال کر سکتا ہے

آرد اورد نہ سوت چھے لاکھنہ امرا امیر
وار پار نہین نظر آتا لاکھون امیر اُمرا حاضر ہین
اب گھر کھیہ جاے مل آے پری یہ بھیر
اب گھوڑون کے سمون کی خاک مین ملجائینگے کہ ایسے انبوہ مین آپڑے

پادساہ سب جانا بوجھا
پادشاہ درحقیقت بہت بیدار مغز تھا

سرگ پتار ہین منھ موجھ
زمین آسمان کا حال اسکے دل پر ظاہر تھا

۴۵

جو راجا اس سُجک ہووئی
جو بادشاہ ایسا خبردار اور ہوشیار ہو
جگت بھار وہ ایک سنبھارا
سارے زمانے کا بوجھہ وہ اکیلا اٹھائے تھا
او اس دہک سنگاسن اونچا
اور اوسکا تخت اونچا اسقدر تھا
سب دن راج کاج سکھ بھوگی
تمام دن تو سلطنت کا کاروبار عیش و عشرت سے کرتا
راو رانک جاہونت سبھا جاتی
جتنے تونگر اور محتاج سب ذات کے تھے
پنتھی پردیسی جب آوہنہ
جب مسافر اور پردیسی آتے تھے

کاکر راج کہان کر کوئی
پھر کسکی سلطنت اور کسکا کون ہوتا ہے
تو تھر رہے سکل سنسارا
تب تو برقرار تھا سارا عالم
سب کاہو پر دشٹ پہونچا
کہ سب پر اوسکی نگاہ پڑتی تھی
رات پھرے گھر گھر ہوے جوگی
اور رات بھر جوگی بنکے گھر گھر پھرتا واسطے دریافت حال خفیہ
سبکی چاہ لئی دن راتی
سبکی خبر دن رات لیے رہتا تھا
سبکی چاہ دوت پہنچاوئہ
تو سبکی خبر ہرکارے پہنچاتے تھے

بھو بات تنہہ پہنچی سدا چھتر سکھ چھانہہ
یہ بات بھی بادشاہ کو پہنچی ہمیشہ تاج اوسکا اپنا عیش و عنایت
باھمن ایک بارے ٹھاڈ انگن جڑاو ہاتھ
کہ برہمن ایک دروازے پہ کھڑا ہے جڑاو کنگن ہاتھ مین لیے ہوے

میاساہ من سنت بھکاری
مہربان پادشاہ نے کوشش دل حال فقیر کا سُنا
ہم پن جانا ہے پردیسان
اور کہا کہ یہ تو ہمنے جانا کہ پردیسی ہو

پردیسی کہنہ پوچھہ ہنکاری
اور مسافر کو بوجھکے جلد طلب کیا
کون بیٹھہ گونب کہہ بھیسان
لیکن یہ بتاؤ کہ کہان جاوگے کس بھیس مین

دہلی راج چنت من کاڑھی

دہلی کی سلطنت مین اندیشہ سے نکال ڈالے

سینت ملوی چپا چپ سے کے پھیرا

بلکہ نئی ملاکے جھاچھ کو پہ اتا چاہیے

یہ دہلی کت ہوی ہوی گئی

اس دہلی مین کتنی ہو ہو کے گذر گئے

یہ دہلی کا رے ڈھلائی

اسی دہلی کی قایم رہی نرمی

راون لنک جار سب تاپا

راون کی لنکا جلگئی سب غرور سے

یہ جگ جیبن دودھ کی سادی

یہ زمانہ ایسا ہو جیسے دودھ کی ملائی

متھ کھیو لینھ مہیو کہہ کھیرا

اور یون گئی متھ کے لینا کس کام کا

گی کے گرب کھیہہ مل گئے

اور غرور کرکے خاک مین مل گئے

ساڑھی کاڑھ دھیل جب تابی

ملائی نکلے جب تک نرم رہے

رہا نہ جوبن اوترنا یا

نہ جوانی کا حسن رہا نہ جوانی رہی

بھیکھ بھکھارہ دتیجیے کا باھن کا بھاٹ

بھیک سائل کو دینا چاہیے خواہ برہمن ہو خواہ بھاٹ ہو

آگیا بھئی بولاوہ دھرتی دھرے للاٹ

حکم ہوا کہ بلاؤ کہ زمین پر آکے پیشانی رکھے

راگھو چیتن بہت جو نراسا

راگھو چیتن جو ناامید ہوا تھا

سیس ناسے کے دتیجہ اسیسا

اوسنے حاضر ہوکے اور سر جھکاکے دعا دی

آگیا بھئی سو راگھو بانہان

حکم ہوا بادشاہ کا راگھو کو

تتکھن بیگ بولاوہ پاسا

فوراً اسیوقت اسکو نزدیک بلایا

چمکت نگ کنگن کر دیسا

بادشاہ نے کنگن کے نگینے چمکتے ہوے دیکھے

تو ین منگن کنگن کا بانہان

کہ تو تو فقیر بےپرواہ ہے یہ کنگن کسکی بانہہ کا ہے

راگھو پھیر سیس بھوین دھرا
راگھو نے پھر زمین پر سر رکھ کے کہا

جگ جگ راج بھان کی گرا
کہ ہمیشہ سلطنت مانند آفتاب کے قائم ہے

پدمن سنگلدیپ کی رانی
پدماوت سنگلدیپ کی رانی کہ

رتن سین چتور گڈھ آنی
راجا رتن سین چتور گڈھ مین لایا ہے

کنول نہ سر پوجے تہ باسا
کنول اوسکی خوشبو سے مقابل نہین ہو سکتا

روپ نہ پوجی چندا کا سا
اور اوسکے حسن کو چاند نہین پہنچتا

جہان کنول سس سور نہ پوجا
جہان کنول اور چاند سورج مقابل نہو

کہہ سر دیون اور کو دوجا
پھر کس سے مقابل کرون اور کون دوسرا ہے

سو رانی سنسار من چھینان کنگن دیہہ
اوس رانی جہان کے دل نے یہ کنگن ہمکو خیرات مین دیا ہے

آچھر روپ دکھاے کے جیو جھروکے لینہہ
حور کا سا اپنا حسن دکھا کے جھروکے کی راہ سے میرا جی لے لیا

سنکے اوتر ساہ من ہنسا
یہ بات سنکے بادشاہ دل مین ہنسا

جانہو بیج چمک کر گسا
گویا بجلی کی روشنی ظاہر ہوئی

کنچ جوگ جو کنچن پاوا
کانچ پانے کے لائق نے جو کنچن پایا

منگن تاہ سمیر چڈھاوا
تو گویا بھیکھ مانگنے والے کو سمیر پر چڑھا دیا

ناؤن بھکھار جیبہ مکھ باچی
بادشاہ نے کہا ارے نام تو فقیر ہے اور زبان

اہنہ سبنھار بات کہہ ساچی
اب بھی زبان کو سنبھال اور سچ بات کہہ

کہنہ اس نار جگت اوپرائی
کہان ایسی عورت جو سارے زمانے سے بہتر ہو

جہکے سر سورج سس نا ہین
جسکے مقابلے مین سورج اور چاند نہین ہے

چو پدمن تو ین مندر موریں

جو تیری پدمنی سے میرے محل مین ہین

سپت دیپ منھ چن چن آنی

ہفت اقلیم سے چن چن کے آئین

جو اونہہ منھہ دیکھیں اک داسی

جو اونمین کی ایک لونڈی تو دیکھ پاے

ساتو دیپ چھان کر جوریں

ساتون اقلیم چھان کر جمع ہوئی ہین

سو مورے سورہ سے رانی

سو میری ایسی سولہ سو رانی

دیکھ لون ہوی لون بلاسی

اوسکا نمک دیکھو کے تو نمک کیطرح گھل جاے

چہون کھنڈ ہون چکوی جس ربح ہی اکاس

مین ربع مسکون کا پادشاہ ہون مانند آفتاب کے آسمان پر طالع

جو پدمن تو مندر موریں اچھر تو کیلاس

اگر پدمنی ہے تو میری گھر مین ہے اور اگر حور ہے تو میرے گھر بہشت

کچھ بڈ راج چھترپت بھاری

پھر راگھو نے کہا کہ آپ بڑے بادشاہ سب پر بھاری ہین

چار ہون کھنڈ بھیکھ کا یاچا

ہر چار طرف بذریعہ سوال کے مین پھرا ہون

دھرم راج او ست کل مانہان

ایمان و سلطنت اور راستی اور امانت سب یہان ہے

کچھ جو چار سب کچھ اپر ناہیں

سواے چار چیز کے اور سب کچھ ایک سے ایک آپ کے یہان

پدمن انبرت ہنس سدورو

ایک پدمنی اور دوسرا امرت اور تیسرا ہنس جو تھا

ان باہمن ہون اہوں بھکاری

اور مین برہمن گدیہ گر ہون

او واست کچھ ایس نہ راجا

اور مشرق سے مغرب تک آپ سا نہین ہے

جھو نٹھ جو کہے جیبھ کہہ پانہا

جھوٹھ کہنے والے کی بھلا زبان باقی رہتی ہے

سو یہ چہون دیپ منہہ ناہیں

لیکن یہ چار چیز ہین چھ اقلیم مین نہین ہین

سنگل دیپ بھلنہہ سو مورو

یہ سنگلدیپ ہی کی چیز ہین ہین سو کیون نہو وہ

زگن

سا تو دیپ دیکھ ہون آوا

ہفت اقلیم کو جو سب مین دیکھکر پھر آیا

اگیا ہوئی نہ راکھو دھو کھا

حکم ہو تو مین دھوکھا نہ رکھون

تب راگھو چیتن کہو آوا

تب راگھو چیتن میرا نام مشہور ہوا

کہون سو سب ناری نہ گردو کھا

اور سب عورتون کے اقسام مفصل بیان کرون

ایہان ہستنی سنکھنی او چترن بن باس

اس ملک مین ہستنی اور سنکھنی بہت ہین اور چترنی بن باس یعنی

کہان پدمنی پدم سر بھنور پھر نہ جہ باس

اور پدمنی پدم کے مقابل ہے وہ کہان جسکے گرد بھنورے پھرتے ہین

پہلین کہون ہستنی ناری

اب پہلے ہستنی عورت کا بیان کرتا ہون

سر او پاے سُبھر گین چھوٹی

سر اور پاؤن موٹے اور گردن چھوٹی

کنبھستل گج امت اما نہین

مثل مست ہاتھی کے مست بیخوف

دُشٹ نہ آوے آپن ہو یو

اپنے شوہر کو نظر مین نہین لاتی

بھوجن بہت بہت رت چھاؤ

خوراک بہت اور مباشرت کی بہت خواہش

مد جس مانس بساے بسیو

مانند شہد خراب کے پسینے مین اسکے بو آتی ہے

۷۵۵

ہستنی کے پر کیرت ساری

اور ہستنی کے سب آثار کہتا ہون

ار کھین لنک سے موٹی

سینہ کی تنگ اور کمر کی موٹی

گون گینڈ ڈھال جن پاہین

اور گینڈے کی سی چال ڈھال پاتی ہین

پر کھ پراے او پر جیو

غیر مرد پر اوسکا جی بہت مائل رہتا ہے

اچھو آے سون تھور سبھاو

صفائی اور پاکیزگی کی بہت کم عادت ہے

او لبو اس دھرے جس دیو

اور نیلاب بد مانند دیوکے اسکے ولمین رہتے ہین

ڈرا و لاج نہ ایکو ہیین
خوف اور شرم مین سے ایک بھی دلمین نہین

رہے جو را کھس آنکس و ہین
اگر کوئی تابو مین رکھا چاہے تو بغیر آنکس کے نرہے

گجگت چلی چہو ندس للے جگت کہنہ چوکھہ
ہاتھی کے مانند اوسکی چال ہے چار طرف جسمین عالم کو اچھی لگے
وہی ہستنی ناری لیے سب ہتہہ کے دوکھہ
وہی ہستنی عورت ہے جسمین سب ہاتھی کے خواص ہون

دوسر کہون سنکھنی ناری
دوسری عورت سنکھنی کا بیان کرتا ہون
اورات سبھر کہین ات لنکا
سینہ اوسکا چوڑا اور فربہ اور کمر باریک
بہت روس چاہی ینان
غصہ مزاج مین بہت شوہر کو آزردہ رکھتی ہے
اپنے النکار وہ بہاوا
اپنی صورت اوسکو بہت خوش آتی ہے
سنگھہ کی چال ڈگ ڈہیلی
چال شیر کی چلتی ہے ڈھیلے قدم سے
موٹ مانس رچ بہوجن تاسو
کھال جسم کی موٹی اور خواہش کھانے کی زیادہ
وشٹ تراہنین ہیری کین
کن انکھیون سے عادت دیکھنے کی رکھتی ہے

کری بہت بل الپ اہاری
قوت اوسمین بہت ہے اور خوراک کم
گرب بھری من دھری نہ سنکا
غرور دل مین بہت اور خوف کم
اگین گہال نہ کاہو گنا ین
اپنے آگے کسیکو خیال مین نہین لاتی
دیکھہ نہ سکے سنگار پراوا
دوسری کا سنگار مارے رشک کے دیکھہ نہین سکتی
رووان بہت جانگہنہ اوپکہن
پنڈلی اور رانون مین بال بہت ہوتے ہین
آو کہہ بباینده یاسو
منہہ مین اسکے بساہندی بو آیا کرتی ہے
جن متھواہ رہے سرلاین
مانند اوس شخص کے جسکے سر مین درد ہوتا ہے

۴۵۶

سبجان ملت سو سوامی الوی اور گھربان
شوہر کے پاس جب پلنگ پر جاوے تو اُسکے سینے مین ناخن گڑ ووے

جھہ گن سبی سنگھ کے وہ سنگھن سلطان
جسمین سب آثار شیر کے ہون وہ سنگھنی ہے اے بادشاہ

تیسر کہون چیترنی ناری
تیسری چیترنی کا حال بیان کرتا ہون

روپ سروپ سنگار سوائی
حُسن کی راہ سے نہایت حسین اور زینت بہت بال

رو س نجانے هنستا کھی
غصہ کرنا جانتی ہی نہین خندہ پیشانی رہتی ہے

آپن پرکھ کے جانی پوجا
اپنے ہی شوہر کی خدمت سے کام رکھتی ہے

چند ربدن رنگ کمدن گوری
چاند کا سا اوسکا بدن اور کنول ایسی گوری

کسیر کھانڈ کچھہ الپ اہارو
دودھ شکر تھوڑا کھاکے آسودہ ہوجاتی ہے

پدمن چاہ گھاٹ دوئی کرا
پدمنی کی نسبت دو باتون مین کم ہے

مہا چیترر س پیم پیاری
بہت دانا اور محبت اسمین نہایت ہوتی ہے

اچھیر جیس رہے اچھوائی
مثل حور کے صفائی مزاج مین بہت

جنہہ اس نار کنت سو سکھی
جہان ایسی عورت ہی شوہر بہت خوش رہتا ہے

ایک پرکھ کے جان نہ دوجا
سوا ایک اپنے شوہر کے دوسرے کو نہین جانتی

چال سہائے ھنس کی جوری
چال اوسکی خوشنما گویا ہنس کی جوڑی ہے

پان پھول سے بہت پیارو
پان اور پھول کی بہت محبت رکھتی ہے

اور سبے وہ گن نرملا
اور سب صفات اُسکے پاکیزہ ہین

چیترن جیس کمد رنگ اور باسان انگ
چیترنی کا رنگ مثل کمد کے پھول کے اور خوشبو بدن مین آتی ہے

۴۵۷

مانند

پدمن باس چندن جس پھنو پھر ہنہ تہہ سنگ

اور پدمنی کے بدن مین صندل کی سی خوشبو ہی کہ بہونرے منڈلاتے ہین

چوتھی کہون پدمنی ناری

اب چوتھی پدمنی عورت کا بیان کرتا ہون

پدمن جات پدم رنگ اوی

پدمنی کی ذات مین پدم کا سا رنگ پیدا ہوتا ہے

ناسٹہ لانبی ناسٹہ چھوٹی

قد اسکا نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا

سورہ کران رنگ ہوبنی

سولہ صفتین اوسمین موجود ہین

دیگہہ چار چار لکھہ سوئی

چار چیزین اسمین دراز اور چار کوتاہ ہین

اوس سس بدن دیکھہ سب موہا

اور چاند کا سا بدن ہی کہ دیکھکے سب فریفتہ ہوجاتے ہین

کھیر اہار نہ کر سکو اہارا

دودھ چاول سے بھی گرانی ہوتی ہی کہ نہین کہا سکتی

پدم گندہ سس دی سنواری

کہ وہ پدم کا سا رنگ رکھتی ہی اور مثل چاند کی قد کی

پدم باس مدھکر سنگ ہوئی

اور پدم کی سی خوشبو اسمین آتی ہی بہونرے ہمراہ اڑتے ہین

ناسٹہ پاتر ناسٹہ موٹی

نہ بہت دبلی نہ بہت موٹی

سو سلطان پدمنی گنی

ای بادشاہ پدمنی یہ گن رکہنے والی ہوتی ہی

سبھہ چار چھون کھینے ہوئی

اور چار چیزین اسمین موٹی اور چار دبلی ہین

چال مرال چلت گت سوہا

اور چال ہنس کی چلتی ہے بہت خوش

پان پھول نے رہے اوہارا

پان پھول کے اوہار پر رہتی ہے

سورہ کران سیورن اوسورہ ہو سنگار

سولہ صفتون مین کامل اور سولہ سنگار مین پوری

اب چار نت برنگون جس برنی سنسار

اب اس طرح بیان کرتا ہون جیسے ساری خلقت صفت کرتی ہی

۴۵۸

پرتھم کیس دیرگھ سر ہونین
پہلے درازی کی صفت کرتا ہون کہ سر کے بال ہین

اودیرگھ اونگرین کر سونین
دوسرے انگلیان ہاتھ کی دراز زیبندہ ہوتی ہین

دیرگھ نین تیکھہ تہہ دیکھا
تیسری آنکھین لمبی تیز دیکھنے والی

دیرگھ گیون گنٹھہ تر ریکھا
چوتھی گردن لمبی اور گلے کے نیچے خطوط

پُن لکھہ دسن ہو نہہ جن ہیرا
پھر چھوٹی چیزون مین ایک تو دانت ہین مثل الماس

اولکھہ کچ اونگ جنبھیرا
دوسری چھاتیان مثل نارنگی

لگھہ للاٹ دو تیج پرگاسو
تیسرے پیشانی مانند ہلال کے

اونابھے لگھہ چندن باسو
چوتھے ناف جسمین صندل کی سی خوشبو ہو

ناسک کھین کھرگ کے دھا
اب باریک چیزون مین ایک ناک کہ تلوار کی سی دہار

کھین لنک جن کیہر ہارا
دوسری کمر کہ چیتیا اوس سے ہار جاوے

کھین پیٹ جانو نہہ انتا
تیسرا پیٹ باریک جسمین آنت نہین معلوم ہوتی

کھین ادھر بدرم رنگ راتا
چوتھے ہونٹھ جسکا رنگ مثل مونگے کے سُرخ

سبھر کپول دیکھہ مکھہ سوجا
اب چار چیزین پُر ایک رخسار جس سے منہ خوشنما سینے کی

سُبھر نتنب دیکھہ من لوبھا
دوسرے سُرین جنکو دیکھ کے دل فریفتہ ہو

سُبھر کلائین ات بنی سبھر لنکھہ گج چال
تیسرے کلائی چوتھے رانین اور مستانہ چال ہو

سورہ سنگار برنی کرنہہ دیوتا لال
سولہ سنگار بیان کردیے جسکی دیوتا کو آرزو ہو

یہ پدمن جو چتور آنی
یہ پدمنی جو چتور مین آئی ہے

کندن لیا دو اوس بانی
کندن کا سا جسم رکھتی ہے جو چودھوین رات کا چاند

۴۶۰

کندن کنک تاہ نہہ باسا
اگر کندن اور سونا کہون تو اُنمین خوشبو نہین ہے
کندن کنک کٹھور سو انگا
ہرچند بدن مانند کندن کے اُسکا سخت ہے
وہ چھوی پون پرکھہ جیہ لاگا
اُسکے بدن کو ہوا چھوکر درخت کو لگی
کاتہہ نہہ مونٹھہ بھری وہ دیہی
کسی کی مٹھی کو اُسکا بدن چھونا نصیب نہوا
سبی جتیں جتن کے ہاری
بہت سی شاطہ بہتون کو ڈھونڈھو کے ہارگئین
کیا کپور ہاڈ سب موتی
جسم اوسکا افسانہ مین کافور سا اور ہڈیان مانند

وہ سُگند جس کنول بکاسا
پدماوت مین ایسی خوشبو ہے جیسے کنول کے پھول
وہ کونول رنگ ہیپ سونگا
لیکن وہ سختی نزاکت کے ساتھ ہے اور پھول کیطرح
سوئی ملیگر بھیئے سبھاگا
تو وہ درخت لیاگر صاحب قسمت ہو گیا
اس مورت کے دئی اور بہی
ایسی صورت خدا نے اُسکی ظاہر کی
دہک وپ کوئی لکھی نیاری
اُسکا سا حسن کسیکو دیکھنا نصیب نہوا
تہہ تین او دھک دنیہ بدھ جوتی
بلکہ موتی سے زیادہ خدا نے اُنکو روشنی دی

سرج کران جس نرمل تہہ تے او دھک سریر
سورج کا سا روشن بلکہ اس سے بڑھ کر جسم اُسکا ہے
سو نہہ نرکھہ نا جاسے نہا سے نینہہ آوے نیر
سامنے نظر کے اگر کوئی دیکھا چاہے نہ دیکھ سکے آنکھون مین پانی بھر آوے

سس مکہہ جو نہ کہے کچھہ باتا
چاند ایسے منہہ سے جو کچھ بات کہتی ہے
وسن وسن موتی کرنی چھوٹنہ
ہر ایک دانت سے کرن سے چھوٹتی ہے

اوٹھت تنت سورج جس راتا
تو آفتاب کا رنگ پریشان ہو جاتا ہے یعنی روشنی
سب جگ جان پھلجھری چھوٹنہ
عالم کے لوگ جانتے ہین کہ پھلجھڑی چھوٹی

جاہنہ سس منھ پیچ دکھاوا
کہ یا شب ماہ مین بجلی نکلسہ آئی

کوندھتا جیون بھادون رینی
بھادون کی رات مین گویا بجلی چمکی

جن بسنت رت کوکل بولی
اوس کی گفتگو ایسی جیسے بسنت کے موسم مین کوکلا بولتا ہے

جن انبرت ہوی بچن بکاسا
اوسکے منھ کی بات ایسی جیسے امرت نکالا

یہ سر یس جو ناگ وین ہرا
ایسی سر کی چوٹی ہے جو سانپ کی طرف دیکھا

چوندہ یہ یون کچھے کہے نہ آوا
مین یہ حال دیکھکر چوندھیا گیا کچھ کہنے مین نہین آتا ہے

سیام رین جن چلے اوڈہی
یا شب تاریک مین جگنو اوڑتا ہے

سرس سناہی مار سنڈولی
شیرین زبانی ایسی جیسے تیر مار کے سر ہلا دیا

کنول جو باس باس دھن بسا
کنول مین جو خوشبو ہے گویا اسمین بسی ہے

جاہی سرن بنی ہے ہرا
تو سانپ مارے خوف کے اوسکی چوٹی کے پاؤن پر

سبئی منوہر من جنھہ دیکھے تس چاپہ
سب کی مراد مرجاے جو اوسکی چال دیکھے

پہلین سو دکھہ برنگی برنون وہ سنگار
پہلے یہ مصیبت زدہ اوسکا سنگار بیان کرتا ہے

کت ہون اہا کال کر کاڈھا
کہان مین تھا موت کا سا نکالا ہوا

کت وہ آے جھروکین جھانکی
کہان اوسکا آکے جھروکے مین جھانکنا

ہسی سس تریں جن پرین
ہنسی اوسکی ایسی جیسے ستارے ٹوٹ پڑے

جاہی دھور ہر تر بہا ٹھاڈھا
کرناگاہ اوسکے محل کے نیچے جاکر کھڑا ہوا

نین کرنگن جیتون بانکی
آنکھین ہرن کی سی اور نگاہ ترچھی

کے سورین چھوٹین پھلجھڑین
یا رات کو پھلجھڑیان چھوٹین

چمک بیج جس بھادون رینی
جیسے بھادون کی رات مین بجلی چمکتی ہے
کام کٹا چھ وشت بکھ بسا
عشوہ اور غمزہ سنے اُسکی نگاہ مین زہر بھر دیا
بھونہہ دھنک پل کاجل بوڑینی
بھوین کمان اور پلکین کاجل کی ڈوبی ہوئی
مارچلی مارت ہون ھنسا
وہ تو مجھکو مار چلی اور مین مردہ ہنسا

جگت دشت بھر رہے اودنی
عالم کی نگاہ اوسکی طرف لگی رہے
ناگن الک پلک منھ ڈسا
جسکے زلف اور پلک کی ناگنی نے مجکو ڈس لیا
وہ بھی دہانک ہون بھی اوڈنی
جسکے حق مین تیر انداز اور مین اُنکا نشانہ بنا
پاچھی ناگ اہا ہون دسا
اور پیچھے کے سانپ یعنی چوٹی نے مجھکو ڈس لیا

پاچھی کال گھال وہین راکھا گذر نہ منتر کوہی
پیچھے اوسنے موت لگا گنڈوڑے کا منتر کیا ہے
جہان منجور بیٹھیہ وہ بیٹھی کاسون پکارن روہی
جہان طاؤس اوسکی پیٹھ پر بیٹھا ہے چپ ہین اُسکو رو رو کے پکارن

بینی چھور جھار جو کیسا
چوٹی سب اوسنے کنگھی کرکے کھول لی
سرہت لہر تری بھنین بارا
سر سے جب بال پراگندہ زمین مین گرے
سبک پکا نہ بکھ بھری پیارے
جھلکانہ
وہ بال لرزندہ زہر آلودہ جو پھیلاسے
جانو لوٹنہ چڑھی بھونگا
گویا وہ سانپ بھون پر چڑھ کے لوٹتے مین

رین ہوی جگ دیپک لیا
جو رات ہو گئی عالم نے چراغ روشن کیے
سگرے دیس بھیو اندھیارا
سارے عالم مین اندھیرا ہو گیا
لہرنہ بھر لسکھنات کالے
لہرین مار کے لٹکنے لگے وہ کالے
بیدھی باس ملیگرا اگنا
بالا گر کی خوشبو نے اونکو بیدہ رکھتا ہے

لرہنہ مرہنہ جن ماہنہ کیلی

اُسکے بال اسطرح سے نرم اور پیچ پر رکھتے تھے گویا سحر کرتے تھے

لہرین دئی جان کالندھی

ایسے وہ بال لہراتے ہین جیسے کالندی مین لہری

جنپور دھرت اچھی چھون پاسا

وہ بال سر کے مثل جنپور کی طرح چار دنطرف ہی

ناگ چڑھے مالت کی بیلی

یہ معلوم ہوتا تھا کہ مالتی کی بیل پر سانپ چڑھے

پھیر پھیر بھنور رہیئی جیت بندی

حلقہ بالوں کے گرداب بنجاتے ہین دلکے پھنسانیکو

بھنور رہنہ اوڈہنہ جو لبدی باسا

واسطے اڑانے بھنوروں کے جو خوشبو کی باعث سے

ہوی اندھیار بیچ گھن بولی جو وہ چیر کہہ چھاب

اندھیرا ہو جاتا ہی اور بجلی سی ابر مین چمکتی ہے جب وہ دوپٹہ سے بہر ہانکتی ہی

کیس ناگ وہی کت مین دیکھی سنور سنور جیو کانپ

وہ بال مثل سانپ کے کیون مینے دیکھے کہ جب یاد کرتا ہون جی کانپتا ہے

مانگ کنک جو سیندر ریکھا

مانگ جو مثل طلا کی ہی سیندور کا خط اسمین بسا ہی

گئی تیر اول پاٹی باری

جسوقت کنگھی مشاطہ بالون مین کرتی ہے

بھئی اور رہیہ بیپ سب ناہان

تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ رنگ برنگی پھول ہر قسم کے ہین

جمنا مانجھہ سرستی مانگا

جمنا مانجھ یعنی جمنا کے بیچ مین سرستی ہی وہ مانگ

سیندور ریکھہ سو اوپر راتی

سیندور کا خط اوپر مانگ کے ایسا سرخ ہی

جن بسنت راتا جگ دیکھا

گویا فصل بہار مین سرخ پھولونکو جہان دیکھتا ہی

اور پچ چتر بچتر سنواری

اور پٹیان اچھی طرح سنوارتی ہے

جن بگ بگھر رہے گھن سیامان

یا یہ کہ بگلے پھیلے ہوے تھے سیاہ بادل مین

دہون دس دیئی ترنگن کانگا

دونون طرف ترینی اوسکے سے

بیر بہوٹہنہ سے جس پانتی

جیسے کہ بیر بہوٹی کی قطار

بل دیوتا بھے دیکھ سندورا	**پوجی مانگ بھورا وبھ سورا**
اوسکے سیندور کو دیکھکے دیوتا قربان ہوتے	سورج صبح کو اوسکے مانگ کو پوجتا تھا
بھور سانجھ رب جوڑے جو راتا	**وہی دیکھ راتا بھا گاتا**
صبح اور شام آفتاب جو سرخ ہوتا ہے	اوسی کو دیکھ کے سرخ ہوگیا بدن اوسکا

بینی کاری سپ نے نکسی جمنا آگے

چوٹی جو کالی خوشرنگ شکھ سے نکلی ہے اس سے جمنا نکلے ہے

پوجا اندر انند سون سیند سیس چڑھاے

اوسکی پرستش اندر نے خوشی سے کی اور سیندور کو سر چڑھایا

دوج للاٹ اودھک من کرا	**سنکر دیکھ ماتھہ بھوین دہرا**
چودہوین رات کے چاند سے پیشانی بڑھکر ہے	مہادیو نے اوسکو دیکھکے سجدہ کیا
یہ تت دوج جگت منہہ دیسا	**جگت جوہارے دئی اسیسا**
اس سبب سے دوج ہمیشہ دنیا مین دکھائی دیتی ہے	کہ عالم اوسکو سلام کرکے دعا دے
سسی جو ہوی نہ سر برجھاجے	**ہوی سوا ماوس چھپی من لاجے**
چاند اگر اوس سے مقابلہ کرے تو سزاوار نہو	اسیواسطے اماوس کے روز سے چھپ کے دل مین
تلک سنوار جو چندن ریجی	**دوج ماجھ جانہہ کچ نہ بیجے**
تلک کو سنوار کے جو صندل لگائے	تو یہ معلوم ہو کہ ہلال کے اندر عقد ثریا ہے
سسی پر کروٹ سارا راہو	**نکھتہ بھرا دنیہہ پر واہو**
اوس پیشانی رشک ماہ پر راہ ستارہ آرہ	یا خود ستارے اسکے جسم مین بھرے ہین
پارس جوت للاٹہہ اوتے	**دشٹ جو کرے ہوے ہتہ جوتے**
پارس کے مانند اسکی پیشانی خاصیت رکھتی ہے	اور جسکی طرف دیکھتی ہے انکھین وحشی آجاتی ہے

۴۶۴

نام زیور ۱۲

سری جو رتن مانگ بیسارا
سری جواہر لگا ہوا جو مانگ پر بٹھایا ہے

جانہہ گگن ٹوٹ نس تارا
گویا آسمان سے رات کو تارا ٹوٹا

سس او سور جو نرمل تہ للاٹ کے روپ
جیسے چاند اور سورج روشن ہین یہ پیشانی کا روپ ہے

نس دن چلہنہ نہ سر پاونہ تپ تپ ہوئے اوپ
ذرات چلنے مین تو بھی مقابل نہین ہو سکتے آخر عاجز ہو کے غائب

بھوین دھنک سیام جن چڑھا
ابرو جو مثل کمان کے چلہ چڑھی ہوئی ہین یا یہ کہ جیسے تیر

بیجھنہ کرے مانس کہنہ گڈھا
واسطے نشانہ بنانے انسان کے بنائی ہین

چندکی موٹھہ دھنک وہ تانا
چاندی کی موٹھ لگی ہوئی کمان ثانی یعنی کھینچی

کاجر پیچ برن بکھہ بانان
اور کاجل جو بانک مثل برق مین لگا ہے وہ زہر سے بجھے

جاسون ہیر جا سو مارے
جسکی طرف نگاہ کی اوسکو مار رکھا

گرو رڑ نہہ سو بھونہہ ٹارے
پہاڑ ٹل جائے اگر بھون وہ ہلائے

سیت بند جیہن دھنک چڑھ ارا
سیت بند جو کمان کی آڑ سے بند ہا ہے

دھو دھنک بھونہہ سون ہارا
اونھین کمان ابرو سے ہار گیا ہے

ہارا دھنک جو بیدھا راہو
ارجن کی کمان جس سے راہ کو بیدھا تھا وہ اس ابرو سے ہار گئی

اور دہنک کوئی گنے نگاہو
اور کمان کو کوئی کب شمار مین لائے

کت سو دھنک بھونہہ مین دیکھا
کہان وہ کمان ابرو جیسے دیکھو لی

لاگ بان تت آونہ لیکھا
کہ تیر ایسا لگ گیا جسکا حساب نہین

تت بانہہ جھا جھبھ جھاہیا
جس تیر سے کلیجا چھن جاوے

جو اس مار سو کیسن جیا
جسنے وہ تیر مارا ہے وہ اگر مارے تو کوئی کیونکر جیے

سوت سوت تن بیدھارون روان سب دیہہ

ہر سام بدن مین سوراخ کردیے اور ہر بال جسم مین

نس نس منہ بھی سالنہہ ہاڈ ہاڈ بھی بیہہ

رگ رگ مین سوراخ کردیے اور ہڈی ہڈی کو چھید ڈالا

نین جتہوے روپ چتیری

آنکھین ایسی تیز ہین اور منہہ تصویر سا

سمند ترنگ اٹھنہ جن راتی

سمندر کی گویا جیسے لہرین مار رہا ہے

سرو چند منہہ کھنجن جوری ۴۶۶

ایا سرا ہین کھنجن کی جوڑی

چپل ہال ڈول وہ لاگی

[illegible] جسو قت جنبش کرین

[illegible] ہتیا ہین

[illegible] نہین ہوئین

[illegible] سیام سواوہین

[illegible] سیاہ دہی ہین

[illegible] لال کراہین

[illegible] سرخ کرتی ہین

کنول تیر پر مدھکر پھیری

یہ معلوم ہوتا تھا کہ منہہ پر بھونرا اڑتا ہے

ڈولنہہ اوگو منہہ مدماتی

جنبش اور گردش کرتی نہین نشے کی بھری ہوئی

پھر پھر لڑنہہ اہور رہ ہوری

پھر پھر کے لڑاتی تھین ہرے بھرے

تھر ترمنہہ چنچل بیراگی

تو قرار نہ پکڑتین چنچل بیراگی کی طرح

پھر پھر سر دہنہ لاگی [illegible]

بار بار کانون سے مشورہ لیتی ہین

ترچھے چلنہہ کھن سودہ نہ ہین

ترچھی چلتی ہین کبھی سیدھی نہین ہوتین

اولٹی چلنہہ مرگ گہنہ جاتین

اولٹی چلتی ہین آسمان پر جاتی ہین

[illegible] ری نین چکر دوی بھنور سمند لہنا

[illegible] تین ہین گویا دو چکر ہین سمندر کا گرداب جس [illegible] تا ہو

جن جیو گھال ہنڈولے لے آونہہ لے وجانہہ

گویا جی ہنڈولے مین ڈالدیا کہ کبھی وہ آتا ہی اور کبھی جاتا ہے

ناسک کھرگ ہری دھن کیرو

ناک اوسکی جو ہاند تار کی دھار کے ہر تو ہی جتنی

سو ... وہ نہہ کھرگ کہہ راما

وہ ... گویا مقابلے مین رام تلوار لیے ہے

دوہونہ سمندر رچیا جنہہ بھیج و

... دو دریا کئے اور بیچ مین ناک مثل

... اس ناسک ناسو

... مثل گل گنبد کے ہے

... پھول پھیرن اجیارو

... روشنی اسطرح کی دے رہے ہین

... جیاہ پھول وہ اونچا

سہیل ... بھی وہ ٹیرہ کے بلند ہے

نجھوں کہین سو پھول وہ گڈھا

نہین معلوم وہ پھول کسنے گڑا ہے

جوگ سنگار جتیا او بیرو

سارے زمانے کا سنگار جیت لیا اور لطافت

راون سون چاہے سنگراما

اور قصد یہ ہے کہ راون سے جنگ کرے

سیت بندہ باندھا پل نیرو

سیت بندھ مین گویا پانی پر پل باندھا ہے

اوسکند و نیھی پرمہ باسو

اور خوشبو دار ایسی ہے کہ خدا نے خوشبو جی

جنہہ سر ... سو پل تارا

گویا ایام سرما مین سہیل ستارہ طلوع ہوا

بکس پھول سب جا ... چڑھا

اگر نارسے اس تک دوڑا جاہن ... سکین

بکس پھول سب چا ... چڑھا

وہ پھول شگفتہ سب سے افضل ہے

اس وہ پھول باس کا اگر ناسکا سمند

ایسا پھول خوشبو مین زائد ہے کہ درمیان دو سمندر لیے دونہن

جیت پھول وہ پھولنہہ تے سب بھی سگند

جتنے پھول پھولے ہین اسکے صحبت سے سب خوشبو دار ہوجائین

ادھر سرنگ پان اس کھینی
لب خوش رنگ مثل پان کے نازک

آچھنہ ہیں تنبول سوراتی
ہنسی کے وقت وہ لب ایسے خوشنما تھے

مانک ادھر دسن جن ہیرا
مونگا لب تھے اور دانت گویا ہیرا

کاڑھی دھر ڈابہ سون چیری
جیسے نوک چیری ڈابہ کی خون رنتی ہے

دھارے دسن رنہہ رس کیلی
دانت بھی تو ڈھالے ہوے رس مین بھرے تھے

جن پربھات رات رت دیکھا
گویا صبح کے وقت آفتاب کی سرخی ہے

الک بھونگن ادھر نہہ اکھا
زلفون کی ناگنی لب تک پڑی رہتی ہے

راتی سرنگ امین رس بھینی
ایسے خوش رنگ گویا آب حیات روغن بھرا ہے

جن گلال دیسی بساتے
گویا گلال نظر آتا تھا شہ مین

بین رسال کھانڈ گھے بیلا
سخن شیرین ایسا تھا کہ گویا مند مین شکر بھری ہے

رہرجوی جو کھانڈے بیری
اسیطرح بیڑا کھا کے خون ٹپکتا ہے

رکت بھری رہ وہ سرنگ رنگیلی
خون مین بھرے ہوے نہایت رنگین

بگسے بدن کنول جن دیکھا
بدل شگفتہ ہو جاے گویا کنول دیکھا

گہے جو ناگن سو رس چاکھا
جو اور س ناگنی کو پکڑے وہ رس چکھ سکتا ہے

پہرہ ہے

ادھر ادھر رس ہپکا الک بھونگن بیچ
ہونٹھون مین محبت کا رس بھرا ہوا ہے لیکن اس پر دو زلف

تب انبرت رس پاوی جب ناگن کہیں کھینچ
اس وقت آب حیات نصیب ہو جب ناگن کو کوئی پکڑ کے کھینچے

دسن سیام پانہہ رنگ پاکی
دانتون مین مسی کی سیاہی نمودار تھی

بکست کنول پھول ات تاکی
جیسے کنول چھوٹا دیسے نظر آتے تھے

اس چمکار مکھ چھپیر ہوئی
ایسی چمک منھ کے اندر ہوتی ہے
چمکے بس دسن جیو ناری
دانتونکی چمک وقت ہنسنے کی ایسی ہے
سمیت سیام اس چمکت دیٹھی
سفیدی اور سیاہی کی ایسی چمک نظر آتی ہے
کین سو گڈھی اس دسن امولا
کسنے ایسے دانت بے قیمت تراشے ہین
رتن بیچ رنگ من بھی سامان
وہ دانت جو مسی مین بھیگ رہے ہین
کت وے دسن دیکھہ سنگ کھینے
جسنے وہ دانت رنگین دیکھے

جن داریون او سیام کوئی
جیسے انار کے دانونین کو سیاہ
بیچ چمک جس نس اندھیاری
جیسے اندھیری رات مین بجلی چمکتی ہے
سیام ہیر دنہہ پانت بیٹھی
جیسے نیلم اور ہیرے کی قطار بیٹھی ہے
مارے بیچ بہس جو بولا
کہ وقت ہنسنے کے بجلی سی مارتے ہین
ادہی چھاج بدارتھہ نامان
انکو اگر لعل کہین تو سزاوار ہے
لیگئی جوت نین بھی کھینی
اوسکے آنکھون کی روشنی کم ہو گئی

دسن جوت ہوی نین نتھیہ ہردی مانجھہ پیٹھیہ
ان دانتونکی روشنی آنکھ کی راہ سے دلمین پیٹھ جاتی ہے
پرگت جگ اندھیار جن گپت دیہی مین ڈیٹھیہ
بظاہر جہان تاریک ہو جاتا ہے اور باطن مین وہ روشنی زیادہ ہو جاتی ہے

رسنا ان سنہہ جو کہی رس باتا
اسکی زبان کی جو شیرین بات کوئی سنے
انبرت کونپ جیبھہ جن لائی
گویا درخت زندگی کی کوپل زبان ہے

کوکل بین سنت من راتا
تو کوکلے کی آواز سنکر دل شگفتہ ہو جاوے
پان پھول اس بات سہاوے
کہ پان اور پھول کی سی اوسکی بات زیبندہ ہے

چاٹک بین سنت ہو ساتی

وہ پپیہے کی سی آواز جو سنے تو دلجمعی ہو جاے

ہرو سو کھہ پاو جس نیر و

اوسکی بولنا ایسا ہے کہ دشت خشک آگر پایا سیر کیا

بول سیپ یوند جن پڑین

اسکا بولنا ایسا ہی جیسے نیسان کے قطرے

پڑن تو بین موپران اودہارو

زہی دسکا بین جو دنیا کی خوراک ہے

اونہہ بیچ کی کاہ نہ آسا

کون ایسا ہے جسکو اوسکی گفتگو کی امید نہو

سنے سو پرے پیم مد ہر ماتی

زور سننے والے کا یہ حال ہو گویا شراب کے نشہ میں بیہوش

سنت بین تس لہپہ سر پرو

اسکا کلام سننے سے جسم ترو تازہ ہو جاے

سرون سیپ سکھہ موتی بہرین

کہ سیپی کان کی موتیون سے بھر جاے

بہو کھین سے ونہہ دیکھیہ اپارو

سکا نون کو حالت گرسنگی میں سیری ہو جاے

مو ہنہ مرگ ہیں تہہ سو انسا

ہرن فریفتہ ہو جائین جب وہ مسکراے

منہہ سارا موہیہ جیہیہ سرستی کاہ

لگے دنیا ایسے سارا بولے اور زبان مین سرستی

اندر چاند رب دیوتا ہی جگت لکہیا وہ

اندر چاند اور سورج اور دیوتا اور سارا عالم اسکے منہہ کی جا

سرون سنہہ جو کندن سیپی

کان جو سنے ہونگے کندن کی سبب ہے

چاند سے رچ ونہہ دہن جمکا ہین

کان جو سنے ہونگے کندن کی سبب ہے

کندن تن رنہہ پیچ اس کا پنی

ہمیشہ کندن کی سایہ سے شفق پہ ہوتے ہیں

بہرین کندل سنگدیپ

اور مین بالے سنگدیپ کے پہنے ہے

شگفتہ کہیرے نرکہہ نہ جاین

اونین بالے سنگدیپ کے پہنے ہے

امر سیکھہ منہہ رہنہہ نہ چہاپی

ابر زلف مین پوشیدہ نہین رہ سکتے

سوک سینچر دُنہہ دِس ستین

جمعہ اور ہفتہ دو نون طرف اسکے مصاحب ہین

ہوہنہہ نرار نہ سرو نہہ ہتین

وہ دونون کبہی کانون سے جدا نہین ہوتے

کانپت رہنہہ بول جو بنیان

دونون کانپتے رہتے ہین اسکی گفتگو سے

سرو نہہ جن لاگہنہ پہر نینان

گویا اسکی آنکہین کانون سے لگی رہتی ہین

جو جو بات سکھن سو سنان

جو بات جسوقت وہ سہیلیون سے کرتی ہے

دو ہون مین نہہ سیس و ہنان

دونون طرف وہ دونون اپنا سر دہنتے ہین

کھونٹ دو دو دھوترین کھونٹی

کرن پہول دونون طرف اور دو بالیان علاوہ اسکے

ہین

جاتہہ پر نہہ کچ پیچی لوٹی

گویا دونون طرف عقد ثریا جمع ہوے

بید پران گرنتہہ جت سبی سنی سکہہ لینہہ

بید اور پران اور جتنے کتابین جو سنتے ہین فوراً اسکو سیکھ لیتے ہین

ناد بنود راگ رس بند کسردن مہی ہے سبہ دہیہ

اور جتنا راگ ہر طرحکا اور گانا بجانا سبکا ذوق خدا نے اونکو دیا

کنول کہول وہی اس چہاجی

کنول کے سی سرخ اور نرم رخسارے اوسکی واسطے

اور نہ کاہ دئی اس ساجی

اور کسیکے واسطے وہ نہین سنوارے گئے

ہیپ پنگ رس امین سنواری

گلاب کے سی پہول آب حیات بہرے ہوے

سرنگ گیند نارنگ رتناری

یا خوشرنگ گیند یا نارنگیان سرخ رنگت ہین

بین کہول بائین تل پرا

پہر بائین رخسارے پر تل جو پڑا ہے

سو تل برہ چنگ سے کرا

وہ تل ایک چنگاری آتش فراق کے مانند ہے

جو تل دیکھہ جاے جہ سوئی

اوس تل کو جو دیکھے وہ جل جاے

بائین دشٹ کاہ جنت ہوئی

بائین طرف خدا نکرے کسیکی نگاہ پڑے

۴۷۱

جانہہ بھنور پدم پر لوٹا
گویا وہ تل بھنورا ہی اور رخسارہ کنول پر لوٹا ہی

دکھیت تل نہیہ گا کاڈھے
اوس تل کو جو دیکھے اسکی آنکہ نکل پڑے

ہتہ پر الک منجری ڈولا
اوپر زلف کا ہنا ایسا معلوم ہوتا ہے

جیو دیٹھہ او دہین نہ چھوٹا
اسیر جان بھی دبیٹھے تو بھی رہائی نہووے

اور نہ سونتے سوتل چھاؤ
سوائے اوس تل کے اور کچھہ نظر نہین آتا

چھوی سو ناگن سرنگ کہولا
کہ گویا ناگنی سرخ رنگ پھنا کے چھونے کو بیٹھے ہین

رکھیا کری منجور وہ ناگن ہرسے اوپر لوٹ
نگاہبانی کرتا ہی طاؤس سینہ کے اوپر ناگن سے لوٹ کے

کہہ رے جگت کو و چھوی سکی دوئی پربت اوٹ
کسطرح کوئی چھو سکتا ہی دو پہاڑ کے آڑ سے

گیون منجور کیر جس ہاڈھے
گردن اسکی مثل گردن طاؤس کے کھڑی ہوئی

دھن وہ گیون کا برنون کرا
عجب وہ گردن ہی کیا بیان کرون اسکی خوبی کا

گھرن پریوا گیون اوٹھاوا
ایسی گردن ہی جیسے کبوتر گردن اوٹھاکے کستا ہو

گیون سراہی کی اس نہے
گردن جو مثل صراحی کے ہے

ہین تہہ ٹھانون پری تر ریکھا
پھر اسکے نیچے جو خط پڑے ہین

کونڈین پھیر کنڈ رین کاڈھے
گویا خراد نے خراد کرکے بنائی ہے

بانگ ترنگ چال گہہ دھرا
گویا بانکا گھوڑا اپکڑ کے روک رکھا ہے

چھپے بول تمچور سناوا
اسکے بولنے کے وقت چڑیون کو شاتے ہین

امین پیالا کارن نہے
امرت کا پیالا پینے کو البتہ وہ جھکتی ہے

تین سو ٹھانون ہوے جو دیکھا
اونکو جو دیکھے وہ اسی جگہہ رہجاے

[illegible]

کنچ تار سونے کے کرا
دوسری صورت یہ ہے کہ جیسے تار طلائی پر
سنہری کرن سب گیں نرملی
آفتاب سے زیادہ گردن اسکی صاف ہے

ساج کنول تھا اوپر دھرا
کنول کا پھول رکھا ہے
دُلے پگ جات ہیں جا پا
جو شخص اس طرف قدم رکھے گویا جانسے جاتا ہے

ناگن چڑے کنول پر چڑ بکے بیٹھ کیں بیٹھ
ناگن کنول پر چڑھی ہے گنٹھا سے کر
جو وہ کال کنہہ ہاتھ پیاری سو لاگے وہ کینٹھ
جو شخص اپنی موت کا خواہاں ہو وہ اس گلے سے جا کے لگے

کنک ڈنڈ دو تی بنیں کلائیں
سونے کے ڈنڈی کی دو کلائی بنی ہیں
چندن گابہ کے کیچا سنوار
صندل کے گابھے کے بازو بنائے ہیں
تہہ ڈانڈی سنگ کنول موڑیے
اس ڈنڈی کے ساتھ کنول کی ہتھیلیاں ہیں
سجنہ جا تنہ منہدی رچی
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کلائیوں میں مہدی لگی ہے
کر ملو چوبتو رتنہ ساتھاں
انگلیاں جو ہتیلی میں لگی ہوئی ہیں
دیکھت ہیا کاڈھ جیو سے لیے
دیکھتی ہی دل نکال لیتی ہیں اور جان بھی سکتی ہیں

ڈانڈیں بھیر کنول جن لائیں
ڈنڈی پھیر کے گویا کنول لگائے ہیں
جن سو بیل کنول پر تارے
گویا درخت کنول کی بیل لگائے ہے
ایک کنول سے دو نو جڑیں
ایک کنول میں دونوں سرے جڑی ہوئی ہیں
مکتا بل ہے جن گنٹھ بیچی
گویا موتی اوپر گھنٹی کو یکجا کیا ہے
وے سب رکت بھیر تنہ ہاتھان
وہ سب خون کی بھری ہیں ان ہاتھ میں
ہیا کاڈھ کے جانے نہ دیے
اور پھر دل لیکے بھی جانے نہیں دیتی ہیں

کنک انگوٹھین اونگ جری سونے کی انگوٹھیاں جنمین نگینے جڑے ہین	**وی ہتھیارن نکھتہ بھرے** وہ خون ناحق کرنیوالی موتیون سے بھری ہین

جیسین بھجیا کلائین تہنہ بدہ جانہ بھاکھہ

جیسی وہ بازو اور کلائیاں ہین ویسی انکی تعریف نہین ہوسکتی

کنگن ہاتھہ ہوی جنہہ کے تہنہ درپن کا ساکھہ

جسکے ہاتھ وہ کنگن ہون اوسکو آئینہ کی کیا احتیاج

ہیا تھار کچ کنک کچورا

سینہ تھالی ہو اور پستان مثل کٹورے سونے کے

ایک پاٹ دی دونون راجا

یا ایک تخت پر دو راجا بیٹھے ہین

جانہو دوی لٹو اک ساتھان

گویا دو لٹو ایک ساتھ ہین

پاتر پیٹ آہ جن چوری

پیٹ باریک گویا چوری ہے

روماول تہہ اوپر چھوہان

اوسکے اوپر روان [illegible] جھومتی ہے

الک بہونتن تہہ پر لوتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جانہہ دو وسری بھل جورا

گویا سری پھل یعنے شریفے کی جوڑی ہے

سیام چھتر دونہہ سر چھاجا

اور دونون کے سیاہ چتر لگے ہین

جگ بھا لٹو چڑھے ناہا تہان

اونکے دیکھنے سے عالم لٹو ہو جاے

پان ادھار پھول سن گوری

پان کھا کے رہتی ہے پھول سے گوری ہے

جانہہ دوؤ سیام اور روماں

گویا دونون شام اور روم ہین

ہیہہ لہ اکے کھیل ودی ہوتا

[illegible]

[illegible] سرن [illegible] پاونہ کوؤ

[illegible]

[illegible]

اکیسنہہ نو نہہ نہ نائیں جو بن گرب وٹھان

اکیسطرح وہ پستانیں جھکائے سے نہین جھکتیں ایسے غرور

جو پہلین کر لاوے سہ پا ورت مان

جو شخص پہلے اونکو ہاتھوین لاوے وہی خوشیان کرے

پھیر نگ لنگ جن مانجھہ نہ لاگا

کمر اوسکی مانند کمر بھنبھیری کے گویا درمیان مین

جب شیر چلے دیکھہ وہ پاچھین

جب وہ چلتی ہے اور پیچھا پھر کے دیکھتی ہے تو

جبوہ چلے من بھا پچھتاؤ

جب وہ چلتی تو دل کو بڑا صدمہ اور افسوس ہوتا ہے

وہی گون چھپ اچھرین گئین

اوسکی چال کے رشک سے پریان پوشیدہ ہوگئین

ہنس بجائے سمند کھیلی

ہنس اوسکی چال سے شرمندہ ہو کر سمندر مین جا رہا

جگت استری بکھی مہون

سارے جہان کی عورتین مینے بھی دیکھی ہین

مہہ منڈل تو ایس نہ کوئی

زمین کے بیرے مین تو ایسی کوئی نہین ہے

[illegible]

دو وی کھنڈنین مانجھہ جن تاگا

دونون طرف نیلوفر اور درمیان مین تاگا ہے

آنچھ اندر کیر جن کا چھین

یہ معلوم ہوتا ہے کہ اندر کی جو ساری باندہے ہے

ایہون ڈشٹ لاگ وہ بھاؤ

اور نگاہ اوسی طرف لگی رہتی ہے

چھپتین الوپ تاپر گھٹ چھپین

اور ایسی پوشیدہ ہوئین کہ کبھی ظاہر نہین ہوتین

ہستی لاج دھور سر میلی

ہاتھی اسی شرم سے سر پر خاک اوڑاتا ہے

او دے است امس نار نہ کہون

مشرق سے مغرب تک ایسی عورت کہین نہین ہے

پرنبہہ منڈل جو ہوے تو ہوئی

آسمان پر ایسی ہو تو ہو

پر نون نار جہان لگ دشٹ جو بن آیے

بیان کیا حال عورت کا جو جوبن سے نظر آئے

اور جو اہی اوشٹ دشن سو وہ برن بجای

اور جو بگا مین نہین ہے اوسکا کیا بیان کردن

کادھن کہون جبین سکوارا

مین اس عورت کی ذات کیا بیان کرون

پنکھڑین کادھی پھولنہ سیتی

یہ اونکی پنکھڑیان پھولون مین سے نکال کے

پھول ہمو نچارسے جو پاوا

اور تب تو سارا پھول اونمین ہوتا ہے

سے نہ کھیر کھانڈ او گھیو

دودھ شکر گھی اوسپر گران ہے

تن پان سے کادھی ہیری

پانون کی رگین ہونٹہ کر نکالی جاتی ہین

مکڑی کا تار تاہ کر چیرو

مکڑی کے تار کا تنا ہو اسکا وہ پیڑ ہے

پالک پاو کہ آپ پاتان

پلنگ سے پائینتی تک پہنچنا اوسکو گرا را ہے

پھول سے چھوئین ہو بگرارا

پھول کے چھونے سے ہی بیقرار ہوتی ہے

سوئی داسی سو رسیتی

پلنگ پر بچھا لی جاتی ہین کہ وہ نہین نہ گڑین

بیاکل ہوے نیند نہ آوا

تو بیچین ہو جاتی ہے اور نیند نہین آتی

پان او ہارے تن جیو

پان کے اوہار پہ زندگی کرتی ہے

ادھر نہ گڈی پھانس وہ کیری

اسواسطے کہ ہونٹہ مین انکی پھانس گڑتی ہے

سو پہرین تیر جای مسرو

اوسکے اوڑہنے سے ہی بدن جلا جاتا ہے

نیت بچھای چلے جو پاتان

اور جو چلتی ہے تو زیر انداز راہ مین بچھایا جاتا ہے

کہان مین جو راکھی پلک بچھی اوٹ

کہان ہین وہ آنکھین جنہین ہمکو رہون اور وہ دیکھا لگا

پیم کا لبدسا پاوے کا دھو نڈ کا چھوٹ

عشق کا چھپا ہے ادہا آرزو اسکی رکہتا ہے چھوٹے بڑے

دیکھیے جب ...

اسکی ...

چور اگھو دھن برن سنائی
راگھو نے جو پدماوت کی تعریف کی

سنا ساہ مرچھا گت آئی
بادشاہ کو سُننکے غشی سی آ گئی

جن مورت وہ پرگٹ بھئی
اور اسکی صورت گویا سامنے آگئی

درس دکھای تو وہ چھپ گئی
اور صورت دکھا کے پھر چھپ گئی

جو جو مندر پدمنی لیکھین
جو جو عورت محل مین ہو وہ پدمنی کا حساب رکھتی

سنا سو کنول کمند جو دیکھین
کنول کو فقط سُنا ہی اور پدماوت کو تو دیکھا ہی

مالت ہوی دہن جیت پیٹھی
وہ گل مالتی ہوکے دل مین سما گئی ہے

اور ہیپ کوئی آد نہ دیکھی
اور کوئی پھول خیال مین نہین آتا

من ہوسے بھنور بھیو بیراگا
دل بھنورا ہو کے بیراگی ہوگیا یعنی بادشاہ کا

کنول چھاڈ چیت اور نہ لاگا
سوا ے پدماوت کے اور طرف دل نہین لگتا

چاند کی رنگ سرج جس راتا
پدماوت جو تمین ہی اسکی حالت سے بادشاہ خوش ہوتا تھا

اور نکہت سون پوچھ نہ پاتا
اور کسی نار ے یعنی عورت کا ذکر اچھا معلوم ہوتا تھا

تب ال علاؤ دین جگ سورہ
علاء الدین بادشاہ جو عالم مین مثل آفتاب کے تھا

لیون نار چتور کے چورو
ہنسو ہو گیا پدماوت کا حال سُنکر اور یہ بولا

جو وہ مالت مان سرال نہ ملینھی جات
اگر وہ مثل گل مالتی کے مانسرالاب مین ہی تو مجھے بھونرا ہو کر اسکے

چتور منہہ جو پدمنی پھیر وہی کہہ بات
اے راگھو چتور گڈھ کی پدمنی کا پھر ذکر کر

اے جگ سور کہون تج پانہان
راگھو نے کہا اے زمانے کے آفتاب یا بیادر

اور پانچ نگ چتور ماہان
سوا ے پدماوت کے اور پانچ نگ یعنی پانچ جوہر ہیں

ایک ہنس ہے پنکھہ امورا
ایک تو ہنس پرندہ بے قیمت ہے
دوسر نگ جنھہ انبرت بسا
دوسرا نگ آب حیات ہے
تیسر پارس پکھانا ن
تیسرا پارس پتھر ہے اگر وہ
چوتھہ آے سادھورا ہیری
چوتھا شیر سرخ ہے
پانچون ہے سوتھان لاگنا ن
پانچوین وہان ایک زبردست جانورتھا
ہرن روجھہ کوئی پانچ بھاگا
اُس سے ہرن اور روح کوئی بھاگ نہین سکتا

موتی چُگنے پدار کھتہ بولا
موتی کھاتا ہے اور لعل کی سی بولی ہے
سب پکھہ ہری جہان لگ ابا
اُسکی یہ خاصیت ہے کہ جتنا زہر ہو اسکے چھونے سے
لوہ چھوے ہو کنچن پانا ن
لوہے کو چھوے تو سونا ہو جاے
جہہ بن ہست دھری سب گھیری
جتنے جنگل مین ہاتھی ہین سبکو گھیرلاے
راج پنکھہ پنکھی گرجان
یعنے سیمرغ صاحب شوکت ہے
جس سجان تیس اوڈھا گا
مثل شکرے جانور کے تیز پروازہے

نگ امول اس پانچون ہان سمندرہ دینھیہ
پانچون نگ بے قیمت ہین سمندر نے راجا کو دیے ہین
اسکندر ناپاے جوری سمند ہنس لینھیہ
اسکندر نے بھی نہین پایا جو سمندر مین گھس گیا تھا

پان دینھہ راگھو پہرا دا
بادشاہ نے راگھو کو بیڑا دیا
اور دوسر کنگن کر جوری
اور دوسرا کنگن کی دوسری جوڑی دی

دس گج ہست گھور سو پاوا
اور دس ہاتھی اور دس گھوڑے عنایت کیے
رتن جولاگ وہ تیس کروری
جسمین تیس کروڑ کے جواہر لگے تھے

لاکھ دینار دیوائے جیوان

اور لاکھو اشرفیان خرچ خوراک کے واسطے عنایت کین

ہون جہہ دیوس پدمنی پاؤن

اور یہ بات بادشاہ نے کہی کہ جسروز پدماوت کو پاؤنگا

پہلین کر پانچون نگ موٹھی

پہلے پانچون نگینے اپنے قبضہ مین کر لونگا

سرجا بیر پرکھہ بریار و

سرجا پہلوان جو بڑا زور آور زبردست تھا

دنیہہ تیر لکھہ بیگ چلاوا

حکنامہ لکھواکے اسکے ہاتھہ مین دیا اور کہا جلد جا

دار دیہہ اسمندکے سیوان

جتنی سفلسی اسکی تہی بادشاہ کی تقریب سے جاتی رہی

توہ راگھو چیتور بسیا لون

تو چیتور کے راج پر تجہے بٹھا دونگا

سو نگ لیون جو کنک انگوٹھی

پھر وہ نگ لونگا جو سونیکی انگوٹھی پر جڑا ہی یعنی پدماوت

تا جن ناگ سنگھہ اسوار و

جسکے ہاتھہ مین سانپ کا کوڑا اور شیر سوار مین تھا

چیتور گڈھہ راجا پہہ آوا

وہ چیتور گڈھہ مین راجا کے پاس آیا

راجین تیر بچاوا کر پا لکھی انگ

راجہ نے جو فرمان پڑہوایا تو اسمین بعد کلمات مہربانی کے

سنگل کی جو پدمنی بیٹھی دیوتہ بیگ

لکھا تہ کہ سنگلدیپ کی جو پدمنی ہے اسکو جلد بھیج دو

سن اس لکھا اوٹھا جر راجا

اس لکھوٹ کو سنکے راجہ جل اوٹھا

کا منہہ سنگہ دکھاوس آئے

اور یہ بات کہی کہ کیا طاقت شیر کی جو منہہ سامنے کرے

بہلنہ جو سادہیم پہت کیہارو

اچھا بادشاہ ایک روہی زمین کا ہے

جیانہہ دیو سٹ ... لگا رہا

اور اسیا گرجا جیسے ابر ... گرجتا ہے

کہون تو سارے تدر تہر کہا

اگر حکم دو تو سارے دوراسکو پکڑکے کہا جاسکے

... سمیہ ... ناری

... برت مانگے

جو سب چکوی تا کنہہ راجہ
جو زبردست ہو اوسی کی سلطنت ہے
آچھ جہاں اندر پی آوے
جہاں پر بھان پت وہاں اندر آ سکتا ہے
کنس کا راج جتا جو گوپی
راجہ کنس جسنے غدرسے راج جیت لیا تھا
کو منہہ تیں اس سور اگارا
مجھسے زیادہ کون بڑا شور ماہے

سندر ایک آپن کنہہ ساجو
جسنے گھر اپنے واسطے بنایا ہے
اور جیسے نہ دیکھے پاوے
دوسرے کی کیا طاقت وہ دیکھ بھی نہیں سکتا ہے
کا نہہ ندنیھہ کا ہو کنہہ گوپی
کنھیا نے کسکو گوپی نہ دی
چڈھی سرگ کھپ سے پتارا
اگر وہ آسمان پر چڑھے اور تری کے نیچے جاے

کا تو جیو مراؤن سکت آن سے ووس
پھر سرد جا بسے راجا نے کہا کہ کیا تیری جان اُلٹی الزام دوسرے کو ہے
جو تس نبجھے نہ سمند جل سو بجھا کت اُوس
درحالیکہ میری پیاس سمندر سے نہ بجھے تو اوس سے کب بجھتی ہے

راجا اُس بہوہ رس را تا
سمرجا نے راجا سے کہا کہ غصے کو یاد سے سرخ ہو جیسے
ان ہون یہان مری کنہہ آوا
مین بالتحقیق یہان مرنے کو آیا ہون
جو تو ہ بھار نہ اورہ لینھان
درحالیکہ آپ دوسرے کے بوجھ کے متحمل نہیں ہین
پاتشاہ کنہہ ایس نہ بولو
سو ایسی بات پادشاہ کی نسبت نہ کہنا چاہیے

سن ہو جوڈ نہ جر کھے باتا
ذرا ٹھنڈے ہو جیسے غل کے بات نہ کیجیے
پاتشاہ اس جان بٹھا وا
بادشاہ نے یہ سمجھ کے مجھکو بھیجا ہے
پن سو کال او تر و بی ڈنھیا آت
پھر بادشاہ کو سخت جواب دینا اپنا دشمن بنانا ہے
جڑھے تو پری جکت نہجہ ڈہو
اگر وہ چڑھائی کرے تو جہان میں زلزلہ پڑ جاے

سورہ چڑھت لاگ نہ بارا
افتاب کو بلند ہوتے دیر نہین لگتی

پربت اوڑھ سور کے پھونکین
صور کی آواز سے پہاڑ اوڑ جاتے ہین

دھنسے سمیر سمند گا پاٹا
اوسکے لشکر سے سمیر دہنس جاوے اور سمند ریت جاوے

دہکی آگ تہتہ سرگ تپا را
اوسکی آگ آسمان سے پتال تک لگ جاتی تھی

یہ گڈہ چھار ہوے اک جھونکین
اور یہ قلعہ تو ایک جھونکے مین خاک ہوجائے

بھین سم ہوے گری جہہ باٹا
زمین برابر ہوجاوے جس راہ وہ اگذرے

تاسون کون بڑائی بیٹھیہ نہ چتور کھاس
اوسکے ساتھ کیا تکبر کی بات کرنا جسکی بدولت چتور سے رازقہ ہے

اور پہچ چندیری کا بدمن اک داس
اگر فرمانبرداری کرے تو بادشاہ کی علاوہ چتور کے چندیری ملے گی

جوپی گھرن جاوے گھرکیری
راجہ نے کہا کہ جسکی گھروالی ہو گھر سے جاوے

جیئن لیے گھر کارن کوئی
جو شخص کسیکے گھر کی عورت لے لے

ہون رن تھنبھور ناتھ سمیرو
راجہ نے کہا مین رنتھنبھور اور ہمیر ناتھ ہون

ہون سورتن سین سکبندھی
مین رتن سین ہون صاحب ریاضت

ہنونت سرس بھار جین کاندھا
ہنونت کے مانند اپنے کندھے پر بوجھ لیا

کا چتور کا راج چندیری
پھر کیا چتور ہے اور کیا چندیری

سو گھر دیے جو جوگی ہوئی
وہ گھر اپنا دیکے جوگی ہوجاے تو بہتر ہے

کلپ ناتھہ جین دینھ سر پرہ
اور اپنا سر پتھر پہ مارکے مرگیا تھا

راہ بیدہ جیتی سربندی
راہ کو بیدہ کے سر بندھے کو جیتا ہے

راگھو سرس سمند جین باندھا
اور رام کے مانند سمند رکا پل باندھا

۴۸۱

بکرم سرہی کیہہ جین سا کا

بکرماجیت کے مانند جنے کم ہمت باندھی

جو اس لکہا بہیو تہہ او چہا

اوسکو ایسا لکہا ... مناسب نہ ...

سنگلدیپ لیںہہ جو تا کا

اوسنے سنگلدیپ کا لینا چاہا جنے تاکا

جیت سنگہہ کے کہی کو موچہا

جیسے شیر کی کون مونچہ پکڑتا ہے

دیپ لیے تو مانون سیو کرون گہ پاو

اگر ... مجہے مانگو تو قبول ... اسیر بہی خدمت کو پانون پکڑ ا حاضر ہون

چاہت نا ... ہتی تو سنگلہ بہیٹ چاو

... اگر بادشاہ ... ہتی چاہتا ہے تو سنگلدیپ ...

بول ہمر اجا آپ جتائی

سرجا نے کہا ... صاحب ... ہندوستانی ... بادشاہ

سیت دیپ راجہ سرتاج

بادشاہ کی ... ہفت اقلیم کا راجہ سرجہکاتے ہین

جاکر سدا رے سنسارا

جسکی خدمت ایک عالم کرتا ہے

جب جانس یہ گڈھ توڑ پاہت

یہ نہ جانو کہ اس قلعہ کے تم مالک ہو

جہہ دن آے گاڈہ ڈپچیکے

جس دن ... آئے قلعہ کا محاصرہ کرتے

سین نہ جہار کیہہ کے لاگین

... کو خاک کے واسطے نہ جہاڑ

لیںہہ او و بکرا او رجہتائی

... ہتیانی آپنے لیلیا تو ... بات نہین

او ... چلین پدمنی آوہہ

اگر پدمنی اوسکے ... ہو تو فوج پدمنی کی ...

سنگلدیپ لیت کا پارا

سنگلدیپ لیتے ہوئے اوسکو کیا دیرلگتی ہے

تا کرتے تو کچہہ نا نہین

اوسکا ... تمہارا کچہہ نہین ہے

سر بس سے لئے ہاتہہ کو ٹیکے

سب کچہہ سے لے اوسکا ہاتہ کون پکڑ سکتا ہے

سو سر جہار ہوے دیکہہ آئین

جو سر جہاڑ ہو اوسکے سامنے کمبختی آتی ہے

سیوا کر جو جین توہ بھائی	نا ہنت پھیر مانکھ ہوے جائی
اطاعت کرا اے راجہ اگر لطف زندگی کا چاہتا ہے	اور نہیں تو مثل پھیر مانگ کی صادق ہو جائیگی

جا کر جیو دنہہ پر اگن پاوی سیس جو ہار

جس کے باعث سے اوس سے سر بہ تسلیم رہنا چاہئے

تا کر کی سب جانی کاہ پرکھہ کا نار

اوسکا کیا ہوا سب جانتے ہیں کیا مرد اور کیا عورت

ترک جاے کہہ مرنہ دھائے	ہوئے اسکندر کے نائے
سلطان راجہ نے مرجاے کہا کہ بادشاہ سے جاکے کہہ	اپنے تیری حقیقت سکندر بادشاہ کی سی ہوگی
سن انبرت کجلی بن دھاوا	ہاتھ نہ چرھا رہا پچھتاوا
کہ وہ بہ امید آب حیات ظلمات تک دوڑا	اور پیچھے بھی وہ ہاتھ نہ لگا افسوس اسکا رہا
اونہہ دیپ پتنگ ہوی پرا	اگن پہاڑ پاوے جرا
وہ ایسے چراغ میں پروانہ ہوکے پڑا	کہ وہ آگ کا پہاڑ تھا اور میں پانوں دیکھے جلا
دھرتی توہ سرگ بہاتا بنا	جیو دنہہ پہنچت کرلا بنا
وہاں کی زمین گرم رہتی ہے اور آسمان مثل تانبے کی	جان دینے پر بھی ہاتھ نہیں پہونچتا ہے
یہ چتور گڈھ سوئی پہارو	سورا دھی دہک ہوا نگارو
ایسا ہی یہ چتور گڈھ کا پہاڑ ہے	کہ آفتاب نکلتے ہی دہک کے انگارہ ہوجاتا ہے
جین پر اسکندر سر کنھیر	سمند لیو دہس جس و ین لینھیں
جس طرح سکندر نے ہر طرح کی تکلیف اوٹھائی	تب سمندر میں گھس کے اپنا عمل کیا
جو چڈھ آئی جاے جتائی	تب کا بھے سوجیت جتائی
جسوقت پادشاہ چڑھ کے آئینگے	اوسوقت حال فتح پانے کا معلوم ہوگا

۴۸۲

مھون سمجھ یہ اگمن سیج راکھا گڈھ ساج
مینے پہلے ہی سے ایسا سمجھکر قلعہ کو خوب آراستہ کر رکھا ہے
کالہ ہوی یہ آون سو چل آوے آج
بادشاہ کو اگر کل آنا منظور ہو تو آج ہی تشریف لائین

سرجا پلٹ ساہ سینہ آوا
سرجانے بادشاہ سے کہا
آگ جو جرے آگ پے سوجھا
آگ کا جلا ہوا آگ ہی سے آرام پاتا ہے
ایسین ماتھ نہ ناوے دیوا
اسطرح وہ شیطان سر نہ جھکائیگا
سنکے اس رآنا سلطانون
یہہ سنکے بادشاہ غصہ کے مارے سرخ ہوگیا
سہسہ کران روس اتس بھرا
ہزارون طرح کا غصہ اوسکے چڑھ گیا
ہندو دیو کاہ بر کھا بچا
پھر بادشاہ نے یہ بات کہی کہ وہ ہندو شیطان کیا گھمنڈ کرتا ہے
جگ آگ جو بھر منہہ لینھان
اس عالم مین تو آگ مین جلایا ہی جائیگا

دیو نہ مانے بہت مناوا
کہ راجہ کو بہت کچھہ سمجھایا کسیطرح نہین مانتا
جبرت رہے نہ بجھائے بوجھا
بہتیرا سمجھایا وہ کسیطرح نہین سمجھتا
جب چڑھے سلیمان مانے سیوا
جب سلیمان آپ چڑھائی کرینگے تب مانیگا
جیسین تپے جیٹھہ کر بھانون
جیسے آفتاب جیٹھہ کے مہینہ مین گرم ہوتا ہے
جنہہ وس دیکھے تہہ وس جرا
جسطرف آنکھہ اوٹھاکے دیکھتا وہان آگ لگجاتی
سرک نہ آپ آگ سون بانچا
اگر آپ سے نہ بھاگی تو میری آتش خشم سے کیسے بچیگا
سو سنگ آگ دھون جگ کینھا
عالم آخرت مین بھی جہنم مین پڑے گا

جس رن تھنبور جر بجھا چتور ری سو آگ
جسطرح قلعہ رنتھنبور جل گیا چتور بھی آگ سے جلے تو سہی

۴۸۲

پھیر پچھاہین نا بجھے جری بیس کے لاگ
پھر پچھاے سے بھی نہ بجھے دل کی طرح جلتا ہی رہے

لکھی پتر چار ہو دس دھائی
بادشاہ نے فرمان لکھوا کے ہرجا بیادہ روانہ کئے
جانونت امرا بیگ بلائے
جتنے امیر و امرا تھے سب کو جلد طلب کیا

دندکھا و بھا اندر سکانان
جسوقت ڈنکا فوج شاہی کا ہوا اندر چھپ کر ڈر سے
ڈولا میر سیس او کلانان
پہاڑ ہل گئے مارے ڈر کے پریشان ہوا

دھرتی ڈول کر نہہ کھر بھرا
زمین میں زلزلہ پڑا ہوا کچھوا زمین کا جنبش میں آیا
مہنا متھہ سمند منہہ پرا
سمندر میں مہنا متھہ پڑا لیعنے تہہ و بالا ہوگیا

ساہ بجا سے چڑھا جگ جانان
جسوقت نقارہ کوچ کا بجا سارے جہانکو خبر ہوگئی
تیس کوس بھا چل پایان
پہلا کوچ تیس کوس کا ہوا

چتور سنو نہہ بار گہہ مانی
چتور کے رخ پر خیمے ایستادہ ہوئے
جہنہ لگ سنا کوچ سلطانی
جہانتک کوچ سلطانی سنا گیا

اوٹھہ سروان گنگن لہہ چھائے
اتنے خیمے کھڑے ہوئے کہ آسمان تک چھا گئے
جانو راتے میگھہ دکھائے
یہہ معلوم ہوتا تھا گویا سرخ بادل ہیں

جو جہہ تہان سوت اس جاگا
جو جو جس جگہہ تھے سوتے سے جاگ پڑے
آئے جھار کٹک سب لاگا
جتنی فوج ہر طرف تھی سب سلام کو حاضر ہوئے

ہست گھور در پرکھہ جانونت بیر اوٹ
ہاتھی اور گھوڑے اور آدمی اور خچر اور اونٹ
جہنہ تہنہ لینہہ پلانے کٹک سرہ اس چھوٹ
جہاں تہاں دیکھو زین بندھے ہیں ٹڈی ایسے ہر طرف پھیلے ہوئے

چلے سہس ہسبک سلطانی
ہزاروں کسیاں پادشاہ کے ہمراہ تھیں

تیکھہ ترنگ بانک کنکانی
اچھے بانکے گھوڑے خاصے کے

بکھری چلی جو پانتہہ پانتی
ہرطرف گھوڑے قطار قطار تھے

برن برن اوبھاتنہہ بھانتی
طرح طرح کے اور ہرقسم قسم کے

کالی کمیت نیل سپیتی
مشکی اور کمید اور سبزے اور سرخے

کھنگ کرنگ بوزدورکپیتی
خنگ اور سرنگ اور بوز دورکابے

اب لک ابرس تچھے سراجی
ابلق اور سابرس اور لکھی اور شیرازی

چودھر چال سمند سباجی
اور چودھر اور چال اور سمند سب فربہ

کھرمچ نکراجرا ابھلے
قرمزی اور نقرہ اور زردا اچھے اچھے

روبکران بوسر سے چلے
روبکران اور بوسر ہمراہ سے تھے

پچکلیان سیناب بکھانی
پچکلیان اور سنجاب تعریف کے لائق

مہہ سایر سب چن چن آنی
سب روے زمین کے منتخب ہمراہ تھے

مسکے اودھر منجی عراکی
سیاہ اور بہرمزی اور عراقی

ترکی کہی بھوتھاریاکی
ترکی اور بھوٹئے اور یراکی

سراو پونچھہ اوٹھائیں چہوندس سانس انانہہ
سر اور دم اوٹھاے ہوے چاروں طرف پھیر کرتے تھے

روس بھری جس باورپون تراس اودانہہ
غصے بھرے ہوے جیسے باولے ہوا کے مانند اوڑتے تھے

لوہین سارہست پہرآئے
لوہے کے پاکھر ہاتھیوں کے جسم پر

میگھہ سیام جن گرجت آئے
گویا سیاہ بادل گرجتے تھے

میگھہ چاہ ادھکو ہی کاری
بادل سے بھی زیادہ وہ سیاہ تھے

بھیو اسوجھہ دیکھہ اندھیاری
اونکی سیاہی کے آگے کچھہ نظر آتا تھا

جس بھادون بن آوہی دیٹھی
جیسی بھادون کی رات نظر آتی تھی

سرگ جاے ہرکے تہہ بیٹھی
آسمان پر ڈپٹہ جاکے جو اونکی پیٹھ پر بیٹھے

سورہ لکھہ ہستی جب چالا
سولہ لاکھہ ہاتھی جب چلتے تھے

پربت سرس چلے جگ ہالا
پہاڑ کے مانند جب چلتے تھے زمانہ ہل جاتا تھا

چلے گینڈ ماتی مدآو نہہ
مست ہاتھی ایسے چلتے تھے جیسے گینڈا چلتا ہو

بھاگنہہ ہست گند جو پاونہہ
بو پاکے اونکی ہاتھی بھاگتے تھے

اوپر جاے گگن سرگھسا
اوپر جاکے آسمان سے رگڑتے تھے

او دھرتی ترکنہہ دھسا
زمین ترق کے دہنس جاتے تھے

بھا بھونچال چلت گج گانی
زمین پر ہاتھی چلتے تب زلزلہ آجاتا تھا

جہنہ پگ دہرہنہ اوٹھی تہہ پانی
جہاں قدم رکھتے تھے وہاں پانی نکل آتا تھا

چلت ہست جگ کانپا چانپا سیس تپار
ہاتھیوں کے چلنے سے سارے جہاں میں زلزلہ آجاتا تھا اور

کرنہہ لہین ادھرتی بیٹھہ گیو گج بھار
کچھوا جو زمین کو سر پر لئے ہے ہاتھیوں کے بوجھ سے بیٹھ گیا

چلے سو امرا امیر بکھانی
جتنے امیر امرا تھے چلے بیان تفصیل

کا برنون جس اونکی بانی
کیا بیان کروں اونکے حالات کو

کھراسان او چلا ہریو
خراسان کے لوگ اور ملک غور کے

گور بنگالا ہانہ گیو و
اور بنگالے کا کوئی باقی نہیں رہا

رہا نہ روم سام سلطانون
نہ روم کا بادشاہ باقی رہا نہ شام کا
جالوت بڑ بڑ ترک کی جاتی
جہانتک بڑے بڑے سلطان کی ذات کے تھے
پٹھنہ اوڈیسا کے سب چلے
پٹنہ لے اور اوڈیسہ کے سب ہمراہ چلے
کنورو کامتا او پنڈوائی
کنورو اور کامتہ اور پنڈوا کے
چلا سو پربت اور کمانون
پہاڑی لوگ اور کمانون کے

کاسمیر ٹھٹھا ملتانون
نہ کاشمیر نہ ٹھٹھہ نہ ملتان کا
مانڈو والے او گجراتی
مانڈو والے اور گجرات کے
لے گج ہست جہان لگ چلے
جہانتک جسکے پاس ہاتھی تھے سب کے سب چلے
دیو گڈھ لیت او دیگر آئی
دیو گڈھ سے لیکر اودیگر تک کے
کھیا نگر جہان لگ نانون
اور کھیا نگر کے اور جہانتک تمام شہرونکے ہین سب چلے

اودی است جہوان لہہ دیسی کو جانی تہہ نانون
مشرق سے مغرب تک جتنے ملک ہین اور کون کا نام جانے
ساتو دیپ نو دکھنڈ جری آئی اک ٹھانون
ہفت اقلیم اور نوذن کھنڈ کے سب ایک جگہہ آکے جمع ہوئے

دھن سلطان جہک سنسارا
زہے بادشاہ جسکا سارا عالم عمل مین ہے
سبے ترک سرتاج بکھانی
صاحبان فوج مین اکثر صاحب تاج تھے
لاکہہ میر بہادر جنگی
لاکھون سردار بہادر جنگ آزمودہ

وہی کٹک اس جرے اُپارا
اوسیکے واسطے ایسا لشکر انبوہ جمع ہوتا ہی
طبل باج او باندھی بانے
طبل بجتے ہوے اور نشان ہمراہ
چتیر کمانی تیر کھدنگے
رنگارنگ کمانین اور تیر او خدنگ

۴۸۹

جیبا کھول راگ سون مڈی
منھ کانون کے سب کھال سے مڈھی ہوئے

چمکی بکھرین سار سنواری
بلم اور نشان سب کے فولادی بجل تھے

برن برن او پانتھ پانتی
ہر قسم کی فوج صف بصف چلی

بھیر بھیر سبکی بولی
جدا جدا ہر ملک کی بولی تھی

لیجم گھال پاکھر چڈی
گلے مین لیزم ڈال کے عراقیون پر چڑہے تھے

درپن جاہ او ھک اجیاری
آئینہ سے زیادہ سب چمکتے تھے

چلے سو سنیان بھانتھ بھانتی
جتنی فوج تھی سبکی قسم قسم کی وردیان تھین

ہڈ ہیہ کہان کہان سو کھولی
خدا نے ہر قسم کے لوگ یکجا کئے

ساٹ ساٹ جوجن کرا اک ہوے پیانان
سات سات جوجن کا ایک ایک کوچ ہوتا تھا

اگلنہ جہان بیان ہو پچھلنہ تہان ملان
اگلے لوگ کوچ کرتے تھے تو پچھلے وہان پہونچتے تھے

ڈولے گڈھ گڈھ پت سب کانپی
اونکو دیکھکے قلعہ کانپتے تھے اور قلعہ دار

کانیا رن تھنبور ڈر ڈولا
رن تھنبور کا قلعہ ڈر کے مارے کانپنے لگا

چوتان گڈھ او چینپا تیرے
چوتان گڈھ اور چینپا تیسری

گڈھ گوالیار منھ پری متھانی
گوالیار کے قلعہ مین تلاطم پڑ گیا

جیو نہ پیٹ ہاتھ ہیہ چاپنی
جی پیٹ مین نہ سماتا تھا ہاتھ سے دلکو پکڑے تھے

ترور گیو جھنر آے تنبولا
قلعہ ترور کا جاتا رہنے ہٹ گیا پان کیطرح

کانیا مانڈو لیت چندیرے
اور مانڈو اور چندیری کے راجہ سب کانپتے تھے

او کندھار متھا ہوے پانی
اور قندھار پانی کیطرح تہ و بالا ہوا

کالنجر منہہ پر ابھگا نان

کالنجر کے قلعے کے لوگونکا حال ہے کہ ہر طرف بھاگے جاتے تھے

کانپا باندھو نرو درّانے

باندہو کا راجہ اور درّانے جدا کانپتے تھے

کانپ اودے گڈھ دیوگڈھ ڈرا

اودے گڈھ والے کانپتے تھے اور دیوگڈھ کو ڈر لگتی

بھاگ وجی گڈھ رہا نہ تھانان

علی ہذا القیاس وجی گڈھ کے لوگ بھی نہ کوئی ٹھہرا

ڈر رہتاس نجے گرمانے

رہتاس اور نجے گڈھ والے جدا خوف مانتے تھے

تب تج چھپاے اب کنہہ دھرا

مارے خوف کے چھپ رہے تھے

جانونت گڈھ گڈھپت سب کانپ ڈول جس پات

جتنے قلعہ اور صاحب قلعہ تھے سب پتے کی طرح کانپتے تھے

کاکنہہ بول سو نہہ بھا پاتساہ کر گھات

کسکا سخن مقابل ہوا بادشاہ صاحب افسر کے سامنے

چتور گڈھ او کنبھل نیری

چتور گڈھ اور کنبھل قریب کے قلعے

دوتنہ کہا آے جہنہ راجا

ہرکاروں نے رتن سین سے آکے کہا

سن راجا دوراے پاتی

راجہ نے یہ حال سنکر اپنے خط بھیجے

چتور ہندوونہ کر استھانون

ہندو لوگونکا چتورگڈھ استھان یعنے مقام ہے

او سمندر ہے نا باندھا

بادشاہ مثل سمندر کے اور سمندر کو کوئی روک نہیں سکتا

ساجے دونون جیسں سمیری

دونو مثل سمیر کے سجے گئے

چڈھا ترک آوے در ساجا

کہ مسلمان لوگ لشکر آراستہ کیے ہوئے چلے آتے ہیں

ہندوناں نون جہان لگ جاتی

ہندو کی ذات کے جہانتک راجہ تھے

ستر ترک ہٹھ کینہہ پیانون

دشمن مسلمان کیطرف کوچ مصمم کرو

مین ہوی مینڈ بھار سر کاندھا

اور میں ایک مینڈھ ہوں سر پر اور کندھے پر بوجھ لئے ہوے

پر وہو ساتھ تمھار بڑائی
جو تم سب ہمارا ساتھ دوگے تو بڑی نیکنامی ہوگی
جو لہ میڈ رہے سُکھ ساکھا
جب تک حد دروازے کی قایم ہے تبھی تک خیریت ہے

ناہنت سب کھنہ مار چڑھائی
نہین تو سب کو مار کے چڑھا دینگے
ٹوٹین بار جاے نہ راکھا
دروازہ ٹوٹ جائیگا تو روکنے سے کوئی رکیگا

ستی جو جیو مہنہ ست دھرکے بی نہ چھچار ساتھ
ستی کے دل مین جب تک راستی ہے وہ شوہر مردہ ساتھ نہین چھوڑتی
جہان بیڑا تہان چون ہی پان سپاری کاتھ
پان کا بیڑا تب ہی لگیگا جب پان کے ساتھ چونا اور کتھا اور سپاری ہوگی

کرت جو رہی ساہ کے سیوا
جتنے راجہ خراج گذار بادشاہ کے تھے
سب ہوئے ایک متین جو بسدھا رہے
سب نے مل کے باہم مشورہ کیا اور حاضر ہوکر
چتور ہی ہندو نہہ کی ماتا
اور عرض کیا کہ چتور گدھ سب ہندوؤنکی مان ہے
رتن سین ہے جو نہر ساجا
رتن سین جب تک قایم ہے
ہندو نہہ کیر تپنگ کر لیکھا
اور ہندوون کا حساب پروانے کا سا ہے
کرپا کرہو تو کرہو سمیرا
اگر آپ مہربانی کرین تو سب سے بہتر ہے

تہنہ کنہہ پن اس آدیر بیوا
اون سب کے پاس قاصد گیا
پاتساہ کا ان جاجو ہاری
پادشاہ کو تسلیم بجا لائے
گاڈہ پڑین تج جاے نہ ناتھا
مشکل پڑے پر ناتا نہین چھوڑا جاتا ہے
ہندو نہہ مانجھہ آہ بڈ راجا
وہ ہندوون مین بڑا راجہ ہے
دور رہنہ آگ جو دیکھا
کہ جہان آگ دیکھتے ہین دور رہتے ہین
ناہنت ہمنہ دیہو ھنس بیرا
نہین تو ہمکو بھی ہنس کے بیڑا رخصت کا دیجیے

۴۹۱

بین ہم جا بنہہ مرہنہ وہ ٹھاؤن
پھر ہم بھی جاکے اوسی جگہہ مرجائین

میت بجاے لاج کرناون
جسمین شرم کا نام نہ مٹ جاے

دینہہ ساہ ہنس بیرا اور تین دن بیچ
یہ سنکے بادشاہ نے ہنسکے بیڑے دیئے اور تین دن کی مہلت دی

تہہ سیتیل کو راکھے جنھین اگن منہہ بیچ
اور کہا کہ اب بھی سمجھاؤ نہین تو ٹھنڈے نہ رہوگے آخر آگ مین پڑوگے

رتن سین چتور منہہ ساجا
رتن سین نے بھی چتور گڈھ کو خوب سجا

آے بجاے بیٹھہ سب راجا
جتنے راجہ لوگ تھے باجے بجاتے آکے وہاں بیٹھ رہے

تو نور بنس پنوار سوائی
وہ سب راجپوت تھے کوئی تونور کوئی پنوار کوئی سوائی

او گھلوت آے سرنائی
اور کوئی گہلوٹ تھا سب نے آکے سر جھکایا

کھتری او بچوان بگھیلے
اسیطرح چھتری بچوان اور بگھیلے

اگروار چوہان چندیلے
اور اگروار اور چوہان اور چندیلے

گھروار پرہار سوکرے
گھروار پرہار اور سوکرے

ملہنس او ٹھکرائی جُرے
ملہنس اور سب ٹھاکر آکے جمع ہوے

آگین ٹھاٹھ بجاو نہ ڈھاڑی
آگے آگے باجے والے ہر قسم کے باجے بجاتے تھے

پاچھین دہجا مرن کے گاڑی
اور پیچھے لوگ سامان جنگ مین مصروف تھے

باجہنہ سنگ سنکہہ او تورا
سب کے ساتھ سنکہ بجتے تھے اور ترہی

چندن کھورین بھری سیندورا
سب صندل کٹوریونمین گھولتے تھے اور سیندر

سج سنگرام باندھ سب ساکا
سب نے لشکر سج کے سارا سامان درست کیا

چھاڑا جین مرن سب تاکا
اور زندگی سے بیزار ہوکے مرنا تاک لیا

کنگن دھرت جو ٹیکا تھہ کا گرو پہاڑ
آسمان زمین کا جو بوجھ اوٹھا سکتے ہین اونکے آگے پہاڑ کی کیا حقیقت
جو لہہ جیو کیا منھہ پرے سو انگوہی بہار
جب تک جان جسم مین ہے تب تک نہ ہٹین گے

گڑھ تس سجا جو چاہے کوئی
قلعہ کو ایسا سجا کہ اگر کوئی چاہے
بانگی چاہ بانگ گڑھ کینھان
ایسی مار پیچ خندق بنائی
کھنڈ کھنڈ چو کھنڈ سنواری
جا بجا چو منزلے بنائے گئے
ٹھا نو ہنہ ٹھا ٹون لینہہ گڑھ بابی
راجاؤن نے قلعہ کے مقامات تقسیم کر لئے
بیٹھے دھانک کنگر ہنہ کنگران
اور ہر کنگرے پر پاسی چوکیدار بٹھا دیئے
او باندھی گڑھ گڑھ متواری
اور ہر مقام قلعہ پر مست ہاتھی باندھ دیئے
بیچ بیچ برج بنے جہنہ پھیرین
بیچ بیچ مین چاروں طرف برج بنے تھے

برس سات لہہ کھانگ نہوئی
کوئی چیز تو سات برس تک کمی نہو
او سب کوٹ چیتر کی لیہان
اور تصویرین اوسین لگائین کہ یان سے باہر
دھرے بلھم گولنہ کے ماری
اور وند گولے مارنے کو تیار کئے گئے
بیچ نرہار جو سنچری چانٹی
اتنا فرق نہ رکھا کہ چیونٹی سما جائے
بہم نہ انٹی انگر ہنہ انگران
اسقدر جمعیت ہوئی کہ بقدر کھائی کے زمین باقی نہ رہی
پہاٹے بہم ہو ہنہ جو پہاڑی
جسوقت وہ کھڑے ہوتے تھے زمین پھٹی جاتی تھی
باجہنہ طبل ڈھول او بھیرین
ہر طرف نقارے اور ڈھول اور جھانجہ بجتی تھی

بھا گڑھ راج سمیر جس سرگ چھوی پے چاہ
قلعہ چتور گڑھ کا مثل سمیر کے آسمان کی بلندی رکھتا تھا

سمند نہ لیکھین لاوے گانگ سہس مکھ چاہ

درحالیکہ اوسکی خندقوں کے آگے سمندر کا حساب نہ تھا گنگا ہزار منھ کا کیا حساب تھا

پاتشاہ ہٹھ کینہ پیانان

بادشاہ نے یہ حال دیکھکر پیچھے ہٹ کے مقام کیا

اندر بھنڈر ڈول ڈرمانان

اندر کا خزانہ جنبش مین آکے ڈر مان گیا

نوے لاکھ اسوار جو چڈھا

بادشاہ کے لشکر مین نوے لاکھ سوار تھے

جو دیکھا سو لوہے مڈھا

سب زرہ اور بکتر پہنے ہوے تھے

بیس سہس گھم ہنہ نیانان

بیس ہزار نشان گھوم رہے تھے

گگن کھین بھیرین اسمانان

جھنڈی نشانون کی آسمان سے لگی ہوئی تھی

بیرکہہ ڈھال گگن گا چھائی

سقدر کثرت بیرخون کی تھی کہ آسمان چھپ گیا تھا

چلا کٹک دھرتی نہ سمائی

لشکر اسقدر تھا کہ زمین مین گنجایش نہ تھی

سہس ہانت گج مست چلاوا

ہزار ہزار ہاتھی کی قطار تھی

گگن اکاس دھست بھیئن آوا

آسمان سے گھستے تھے اور زمین دبتے آتے تھے

برھہ او چار بیند سونڈ لیھین

ہاتھی جر سے درخت کو اوکھاڑکے سونڈ مین لئے تھے

مستک جھار ناڑ مکھ دیھین

مستکیں جھاڑ کے یا ناز کو سونڈ مین لیے تھے

پرہہ پہار ہنہ بھئی گڈھ لاگو

پہاڑوں پر چڑھتے تو قلعے سے معلوم ہوتے تھے

بنکھنڈ کھوہ نہ دیکھنہ آگو

غصہ کے مارے جنگل کو نہ دیکھتے تھے

کوئی کاہو نہ سنبھاری ہوت آوڈر چاپ

کوئی کسیکو نہ سنبھال سکتا تھا ایسا خوف سما گیا تھا

دھرت آپ کنہہ کانپے سرگ آپ کنہہ کانپ

زمین آپ کانپتی تھی اور آسمان آپ کو کانپتا تھا

چلیں کماناں جنہہ کہہ گولا
تو ہین چلنے لگیں جھکے جنہہ مین گولے تھے

آو نہنہ چلیں دہرت مست ڈولا
جب چلنے لگین تو زمین ہلنے لگی

لاگے چاکر بحر کے گڈھی
پھر تکیہ پر اسٹ دہات کی گڈہے ہوے چلنے لگے

چمکنہ رکہتہ سونے کے مڈھی
چمک رہے چرخ سونے کی منڈھی ہوے

تہنہ پر بہم کماناں دہرین
اون پر خون سپہری بڑی توپین تھیں

سانچین اسٹ دہات کی بہرین
اسٹ دہات کے سانچون میں ڈھلی ہوئی

سو سو منتیں تنہیہ وسے دارو
ایک ایک توپ میں سو سو من باروت آتی تھی

لاکہنہ جہان سو لوٹ پہارو
جس سے لاکھون پہاڑ ٹوٹ گئے تھے

ماتی رہتہ رہتہ بریرن
وہ توپین باروت کے شراب سے مست ہوتی تھین

ستر نہنہ کنہہ سو کہنیں اٹھ کہڑین
لیکن دشمنوں کے مقابلے کو کھڑی ہو جاتی تھین

لاگی جو سنار ڈنڈولنہ
ایک عالم اگر اونکو ہلاتا تو نہ ہلتین

سوے کہٹیں کن جیبہ جو کہولنہ
زبان کھولتین تو زمین کانپ جاتے

سہس سہس ہستہ کی پانتی
ہزار ہزار ہاتھیون کی قطار

کہاںچہنہ رکہتہ ڈولنہ نہ ماتی
لگتی تھی تب بھی رتھ تو نکے نہ ہلتے تھے

ندی نار سب پاٹی جہاں دہر نہنہ دی پاو
ندی نالے سب پٹ جاتے تھے جہاں ہاتھی پانون رکھتے تھے
او نیچ کہاں رن بہیر مہت برابر آو
نشیب و فراز اور پھر زمین کا اونکے پیر سے برابر ہو جاتا

کہوں سنگار جیسے و ناری
اب بیٹیاں اور عورتون یعنی توپونکی بیان کرون

دارو پینہہ جیسیں متواری
باروت کی شراب پیکے متوالی ہوگئین

اوسے ہی آگ جو چھاڈنہ سوسنا
جب وہ سانس چھوڑتی تو آگ لگ جاتی

دھوان سو لاگی جای اکاسا
دھوان اونکا آسمان سے لگ جاتا ہے

سیندور آگ سیس اوپر ایہن
سیندور کی آگ اونکے اتھے پر لگی تھی

پہیا تروں چمکت جاہین
اور پیہے کے تلوے چمکتے جاتے تھے

کنچ گولا دوئی ہردین لائے
دو پستان کے گولے سینہ پر دھرے تھے

انچل دھجا رہت چھٹکائے
بیرخ کا پھرہرا مثل انچل کے چھٹکا تھا

رسنان لوگ رہنہ مکھ کھولین
زبان کھولیتن تو شعلے نکلتے

لنکا جری سو اونکے بولین
لنکا اونہین کے آوازون سے جل گئی

الک جنجیر بہت گین باندھی
زلف کی زنجیرین بہت گلے مین باندھی تھین

کھا کہنچہ ہستی ٹوٹہنہ کاندھی
ہاتھی اونکو کھینچتے تو کندھے ٹوٹ جاتے

بیر سنگار دوؤ اک ٹھانو
بیر اور سنگار دونون ایک جگہہ تھے

ستر سال گڈھ بھنجن ناؤن
ستر سال اور گڈھ بھنجن اون کے نام تھے

"قلعہ شکن"

تلک پلیتا ماتھین دسن بجر کے بان
تشقے کا فیلا ماتھے پر تھا اور دانت مثل تیر سنگ کے

جنہہ ہیرہنہ تہنہ مارہنہ چرکس کرین نذان
جسکو تاکا اوسکو مارا ریزہ ریزہ کر دیا نہایت

جہہ جہہ تہنہ چلین دے آونہ
جس جس راہ وہ چلتی تھین اور آتی

آونہہ جرت آگ لتی لاونہ
وہ راہ ایسی جلتی تھی جیسے آگ لگا دی

جرہنہ جو پربت لاگ اکاسا
وہ پہاڑ جو آسمان سے لگے تھے جلنے لگے

بنکھنڈ ڈھکہنہ پلاس کہ پاسا
خصوصا جنگل جسمین ڈھاک کے درخت بہت تھے

گینڈا گینڈ جری بھی کاری
گینڈا اور ہاتھی جل کے سیاہ ہو گئے
کویل ناگ کاگ او بھنورا
کویل اور سانپ اور کوّا اور بھنورا
جراسمند پان بھا کھارا
سمندر جلکے پانی کھاری ہو گیا
دھوم سیام انترکھ بھئی میگھا
اونکے دھوئین سے بادل سیاہ ہو گیا
سورج جرا چاند او راہو
سورج جل گیا اور چاند اور راہ

آوین مرگ روج جھنکاری
ہرن روج بھی سیاہ ہو گئے
او رجو جری تنہہ کو سنوارا
اور جتنے جانور اور پرندے جل گئے کون یاد کرے
جمنا سیام بھئی تنہہ جھارا
جمنا کا پانی اونکا دھوان لگکے سیاہ ہو گیا
گنگن سیام بھا دھوان جو بھیگا
آسمان سیاہ ہو گیا اونکے دھوئین سے
دھرتی جری لنک بھا داہو
زمین جلی اور لنکا جل گئی

دھرتی سرگ اسوجھ بھا تبہون نہ آگ بجھائے
زمین اور آسمان نظر نہ آتے تھے او سپر بھی آگ نہ بجھی
اوٹھنہ بجر جرے ڈنگوی دھوم رہی جگ چھائے
جل جل کے پتھروں کے ڈھیر ہو گئے اور دھوان زمین پر چھا گیا

آوی ڈولت سرگ تپارو
تو پون کے آنے سے آسمان سے پاتال تک ہل گئے
ٹوٹہنہ پربت میر پہارا
پہاڑ اونکے آنے سے ٹوٹ گئے
ست کھنڈ دھرتی بھئی کھٹ کھنڈا
ہفت طبق زمین کے چھ طبق رہ گئے

کاپنر دھرت نہ انگوی بھارو
زمین ہل کے بوجھ تک نہ اوٹھا سکتی تھی
ہوی ہوی جرے او ڈنہہ ہو چھائے
بلکہ ریزہ ریزہ ہو کے خاک کیطرح اوڑ گئے
اوپر اسٹ نبھئے برہمنڈا
اور آسمان آٹھ ہو گئے

۴۹۷

له مضمون بیت شاہنامہ کا ہے
ز سم ستوران درین پہن دشت
زمین شش شد و آسمان ہشت گشت ۱۲

اندر آئے تھر کھنڈ سوی چھا دا
یا تب اندر کے بادشاہ نے آکے گھیر لیا
جھنہ نپچھہ چلے ایرایت ہاتھی
جس راہ مین ایرایت ہاتھی راجہ اندر کا چلتا
او جنہہ جام رہے وہ دھوی
اور جس جگھہ وہ خاک جم رہی
گگن چھپا کھیہہ تس چھائی
ایسی خاک اوڑی کہ آسمان چھپ گیا

چڑھ سب کٹک گھوڑ دوڑ آدا
سارے فوج نے اپنے گھوڑے تیز کئے
ابنہہ سوڈ گر گگن منہہ آتی
آسمان مین راہ ہو جاتی تھی
اہون بسے سو ہر چند پوری
وہان ہر چند پور آباد ہوگیا اور اب تک ہے
سورج چھپا رین ہوی آئی
سورج چھپ گیا رات ہو گئی

اسکندر کجلی گو نے تس ہوی گا اندھیار
جسطرح سکندر ظلمات کو گیا ویسا اندہیرا ہو گیا
ہاتھ پسار نہ سونجھے برے لاگ مسیار
ہاتھ پھیلا کے دیکھتے تو نظر نہ آتا مشعلین جلنے لگین ۴۹۸

دنہہ رات اس پری اچا کا
دن کی یکایک رات ہو گئی
مندر منہہ جگت دیپ پرگسی
لوگون کے گھرون مین چراغ روشن ہوگئے
دسے نکلے پنکھہ جرت اوڈ بھاگی
دن کو پرندوسے جل کے اوڑ بھاگے
کنول سکیتا کمند ن پھولے
کنول پژمردہ ہو گیا اور نیلوفر پھولا

بھار بست چندر تھہ ہاکا
آفتاب غروب ہو گیا چاند نے اپنی رتھ ہانکی
پنتھک چلت بسیرن بسی
مسافرون نے رات سمجھہ کے مقام کر دیا
بن کے نسر چری سب آگے
اور رات کے بسبب روشنی کے نکل کے چرنے لگے
چکئی بچھر اچک من بھولے
چکوے کا جوڑا باعتبار رات کے جدا ہوگیا

۴۹۹

چلا کٹک اس چڑھا اوری
لشکر روانہ ہوا ایسی کثرت آدمیوں کی تھی
مہہ اوجری بہار سب سوکھا
زمین ویران ہو گئی اور تالاب سب خشک ہو گئے
گڈھ پہار پھوٹ بھئی ماٹی
قلعہ اور پہاڑ ٹوٹ کے خاک ہو گئے

اکلہنہ پانی پچھلہنہ دھوری
کہ اگلے کیچڑ اور دھول تھے پانی میسر نہ تھا
بن کھنڈ رہی نہ اکیہ روکھا
اور جنگل میں ایک درخت باقی نہ رہا
ہست پران تہان کو چاہی
جہاں ہاتھی گم ہو گئے چیونٹی کا کیا حساب

جنہہ جنہہ کی گھر کھیہ اوڈانی ہیرت پھر نہہ سوجھیہ
جس جس کے گھر کی خاک اوڑ گئی اوسکی تلاش کرتے پھرتے تھے
اب وہ دشت توہ پی آونہہ آنکھنہ پنین اور یہہ
اب بینائی تیری اوسوقت عود کرے جب ایسا سرمہ بصیرت حاصل ہو

یہ بدھ ہوت پیان سُوا اوا
اسیطرح لشکر کوچ کرتا ہوا چلا
راجا راو دیکھہ سب چڈھا
جتنے راجہ راؤ تھے سب دیکھنے کو چڑھے
چھوندس دسٹا پری گج جوہا
چاروں طرف جہان نگاہ پڑتی تھی ہاتھی نظر آتے تھے
آردار وکھیہ سوجھیہ نہ آنان
وار پار کچھ نظر نہ آتا تھا
چڈھ دھورا ھر دیکھہ رانی
رانی پدماوت بھی بالاخانہ پر چڑھ کے

آئی ساہ چیتور نیراوا
اور بادشاہ قریب چیتور گڈھ کے پہنچا
او کٹک سب لوہی مڈھا
سارا لشکر بادشاہ کا لوہے سے مڈھا تھا
سیام گھٹا میگھہ جس رہا
اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ کالی گھٹا چھائی ہے
کھرگ لوہ کھرہتہ نیسانان
سوا تلواروں کے گردش اور نشانوں کی نشان
دھن تو ین اس جا کر سلطانی
دیکھکر کہنے لگی کہ زہے طالع ہمارے جسکا ایسا بادشاہ

کی دھن رتن سین تو بین راجا
اور نرہے طالع تیرے کہ تیرا راجا ایسا ہی
جا کنہہ ترک کٹک یہ ساجا
جسکے واسطے مسلمانون نے یہہ لشکر آراستہ کیا

بیرکھ ڈھال کیر پرچھائین
بیرقون اور سپرون کے سایہ سے
رین ہوت آوی دن ماہین
دن کا رات ہو جانا اوسی جگہہ محسوس تھا

اندھ کوپ بہا آوی اُڈوت آدس چھار
ایسی خاک اوڑی تھی کہ اندھا کوان معلوم ہوتا تھا
تال تلاوہ پوکھر دہور بھری جیو نار
جتنے تال اور تالاب اور جتنا سامان کھانے پینے کا تھا سب خاک سے پٹ گئے

راجین کہا کیتھہ جس کرنا
راجہ نے اپنی دیبین کہا جو کچھ کرنا ہے وہ کو کیا جائیگا
بھیو اسوجھہ سوجھہ اب مرنا
جب سارا عالم سیاہ ہوگیا ہے سوا اسکے کچھ نظر نہیں آتا ہے

جنہہ لگ راج ساج سب ہوؤ
جہانتک راج کا ساز و سامان چاہیے تھا
تتکھن بھیو سنجو د سنجوؤ
فوراً سب مہیا اور فراہم ہوگیا

باجی طبل اکوٹ جو جہاؤ
جسوقت راجا کی طرف سے باجے لڑائی کے بجے
چڑھا کوپ سب راجا راؤ
اوسکی آواز سنکر سب راجا اور جمع ہوگئے

کرہنہ ٹکھار پون سون ریسا
گھوڑے اونکی سواری کے رشک ہوا کے تھے
کندھ اوچ اسوار نہ دیسا
اور گردنین اونکی ایسی اونچی کہ سوار نظر نہ آتا تھا

کا برنون اس اوچ ٹکھارا
کیا بیان کرون جیسے اونچے وہ گھوڑے تھے
دوی بیرین پہنچے اسوارا
جب سوار دو بلندیون پر چڑھی تب پہنچے

باندھی مور چھانہہ سر سارنہہ
جسوقت بندھے ہوتے ہین مورچھل ہوا کرتی ہے
بھار رکھیہ پوچھہ چنور جن ڈھارنہہ
اور جب دم ہلاتے ہین چنور سا ہلتا ہے

٥٠١

راگ سبھا ہا پہنچو تو پایا
ہر ایک گھوڑا بہت تیز و چالاک تھا

لوہن سار یہ سب کو پایا
اور یہ لوہے کی پاکھر سب پر پڑی تھی

تیسی جنور بنائے اد گھالی گل چھینپ
بہت عمدہ جوڑیاں چلنے کو بنائی گئین سلے اور اچھے اچھے گھوڑ

و گجگاہ سیت تہنہ باندھی جو دیکھے سو کنپ
اوپر سفید کجگاہین پڑی تھین جو اونکو دیکھتا کانپ جاتا

راج ترنگم پر نون کا ہا
اب راجہ کے گھوڑوں کا کیا وصف بیان کرین

ایس ترنگم پرسے دیکھی
ایسے گھوڑے نظر سے نہین گذرے

جات بالکا سمند بھائے
وہ گھوڑے ذات مین بالکا تھے سمند اونکو اچھے بھاتا

برن برن گھری ات لونی
طرح طرح کی بیرخین خوبصورت بنائی تھین

نلک جڑی سرے اوکاندھی
اون گھوڑوں کی چوٹی اور پاگون مین نگ جڑے تھے

لاگی رتن پدارتھ ہیرا
طرح طرح کے جواہر اور لعل و الماس لگے تھے

چڑھے کنور من کرہنہ اوچھاؤ
اون گھوڑوں پر کنور سوار تھے اور دلین فخر کرتے تھے

آنی چھور اندر رتھ پا ہا
گویا راجہ اندر کی بگھیوں کے گھوڑے کھول لائے

دھن اسوار رہہنہ تہنہ بیٹھی
زہے طالع اوس سوار کے جو اوس پر بیٹھے

سیت پونچھ چین جنور بنائے
سفیدی مین اونکی ایسی تھین گو جنور بنائے

جانہ چیتر سنواری سونی
گویا وہ سونے کی تصویرین تھین

چنور اگ چو راسی باندھی
اور چنور وہ تین چوراسیاں بندھی تھین

برہہ دنہہ دیپک جہنہ پھیرا
دن کو چارون طرف چراغ سے جلتے تھے

آگین گھال سکے نہ کا ہو
اپنے سامنے کسی کو کچھ نہ سمجھتے تھے

سیندر سیس چڑھایئن چندن کھورین دیہہ
سب کنوریان تھون مین سیندور اور بدن مین صندل لگائی تھی

سو تن کاہ لگاے انت ہوی جو کھیہہ
ایسی چیزین بدن مین لگانے سے کیا ہوتا ہی آخر کو خاک ہوجاتا ہی

گج مینت بکھری رجبارا
ست ہاتھی راجہ کے دروازے پرایسے بندھے تھے

دیکھے جانہو میگھ اگارا
دیکھنے مین یہ معلوم ہوتا تھا گویا ابر چھایا ہوا ہی

سیت گیند پیت اوراتی
سفید ہاتھی تھے اور زرد اور سرخ

ہری سیام گھو منہہ مدماتی
اور سبز اور کالے مست گھومتے تھے

چمکنہہ درپن لوہے سارین
چار آئینہ لوہے کے ایسے چمکتے تھے

جن پربت پر پرین انبارین
گویا پہاڑ پہ عماریان پڑی ہین

سری میل پہرائے سونا ئین
ٹیکے اونکے سونڈ و نین ایسے پہنائے تھے

کنک بھاین پائین ترروندین
کہ سونا اونکو خوش نہ آتا تھا پاؤن تلے روندتی تھی

سونے میل سو دنت سنواری
سونے سے اونکے دانت سنوارے تھے

گرور ٹرہنہ سو اونکے ٹاری
اگر پہاڑ کا ٹالنا چاہتے تو ٹال دیتے

پربت اولٹ بھم سون مارہنہ
پہاڑ کو چاہین تو اولٹ کے زمین پہ دے ماریں

پری جو بھیر تیر اس جھارہنہ
اگر ضرورت آپڑے تو جہان چاہین تیر نکل جائیں

ایس گیند ساجے سنگلی
ایسے ہاتھی سنگلدیپ کے سنوارے

کوٹ کرنہہ پیٹھہ گلملی ک
اور اونکے بوجھ سے کچھوے کی پیٹھ کو بیکلی تھی

اوپر کنک منجوسا لاگ چنور اوڈھار
اونپر سونے کی عماریان اور چنور اور سپرین لگی تھین

بھل ہت پٹھہ بھال لے اوبیٹھی دھنکار
تیرانداز
صاحب نیزہ نیزے لئے بیٹھے تھے اور تیرانداز تیرکمانین لئے تھے

اسپ
اس ول کنول دل دونون ساجے
گھوڑے اور ہاتھیون کی صفین جدا جدا سنوارین

اوگھن طبل جو جھار دُباجے
اور طبل جنگی زور وشور سے بجنے لگے

ماتھے مکٹ چتر سر ساجا
سر پر تاج رکھکر چتر سر لگا کر

چڈھا بجاے اندراس راجا
باجے بجتے ہوے مثل اندر کے راجہ چڈھا

آگین رتھ سنیان بھبی ٹھا ڈھی
آگے بہادر لڑنے والے رتھون پر چڑھے ہوئے

پاچھین دھجا مرتکی کا ڈھی
اور پیچھے نشان موت کے نکالے

جڑھے بجاے جڑھا جس اندو
ایسے باجے بجواتے ہوئے چلے جیسے راجہ اندر

دیولوک گوہن بھا ہندو
دیولوک سب ہمراہ تھے ہندو راجہ کے

جا ہنو چاند نکھت لی جڑھا
یہ معلوم ہوتا تھا گویا چاند ستارے ہمراہ لیکر چڈھا ہے

۳ سُرج کی کٹک رین مس ڈھا
اور لشکر سورج یعنی بادشاہ کا رات کی سیاہی مین چھپا تھا

جولہہ سور جاہ دکھراوا
جب تک افتاب نمودار ہو

نکس چاند گھر باہر آوا
شبا شب چاند یعنے راجا گھر سے باہر آیا

گنگن نکھت جس گنے نہ جاہین
جیسے آسمان کے ستارے شمار نہین ہو سکتے

نکس آے تس بھین نہ سماہین
ایسی کثرت فوج کی تھی کہ زمین مین نہ سماتی تھی

دیکھ انی راجہ کے جگ ہی کیوا سوجھ
ایسی فوج راجہ کی نظر آئی کہ عالم کثرت اوسکی سے سیاہ ہو گیا

دہن کس ہو چہت ہے چاند سُرج سُوں جُجھ
دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے چاند سورج یعنے راجہ اور بادشاہ مین لڑائی ہولی ہے

ایہاں راج اس ساج بنائی
اسطرف راجہ نے یہہ ساز و سامان کیا
اگلین دورین اگین آئین
آگے کے لوگ آگے آئے
ساہ آئے چیتور گڈھ باجا
بادشاہ آکے اب چیتور گڈھ پہونچا
اونی آئے دوو دل گاجے
دونوں فوجین آگئے اوسکے مقابل ہوئین
دوو سمند دوھ اودھ اپارا
دونوں لشکر مانند سمندر کے ناپیدا کنار تھے
کوپ جو جہار جہوندس میلے
دونوں جانب غصہ مین بھرے ہو مقابل ہوے
ہنکس چمک بیج اس باجنہہ
ہنکس ہاتھیوں کے بجلی کی طرح چمکتے تھی

اوہان ساہ کی بھئی آدائی
اور اودھر بادشاہ کی آمد ہوے
پچھلے پاچھہ کوس دس آئین
اور پچھلے پیچھے دس کوس تک پھیلے رہے
ہستی سہس بیس سنگ گاجا
بیس ہزار ہاتھی ہمراہ اوسکے تھے
ہندو ترک دوو سم باجے
ہندو اور مسلمان دونوں برابر رہے
دونوں میر کھکھنڈ اپارا
دونوں شکل کوہستان کے نظر آتے تھے
اوہستی ہستہنہ سون پیلے
ہاتھیوں کو ہاتھیوں سے مقابل کیا
گرجہنہ ہست میگھہ جن گاجہنہ
ہاتھی ایسا گرجتے تھے جیسے بادل گرجا

دھرتی سرگ دوو دل جو ہنہہ اوپر جوہ
زمین سے آسمان تک فوج تہہ بتہہ تھی
کو دوڑین نہ ٹارین دونوں بجر سموہ
کوئی ٹالنے سے ٹلتا نہ تھا پتھر کی طرح جم گئی تھی

ہستہنہ سون ہستی ہٹھہ گاجہنہ
ہاتھی سے ہاتھی مل کے ایسا شور مچاتے تھی

جت پربت پربت سون باجہنہ
کہ گویا پہاڑ سے پہاڑ ٹکرا رہے تھے

کو وو گینڈ نہ ٹارین ٹراہین
کوئی ہاتھی ٹالے سے نہ ٹلتا تھا
ٹوٹہنہ دنت سونڈ گر پڑاہین
دانت ٹوٹ گئے سونڈین گر پڑین

پربت آہی جو پڑنہ تراہین
پہار آکے اگر درمیان مین پڑجاتا
دل منہہ چانپ ٹھہہ ل جاہین
تو کل دل کے خاک مین مل جاتا

کوئی ہستی اسوار نہ لہین
کسی ہاتھی نے اپنے سوار کو لے لیا
سونڈ سمیٹ پاہی تر دہنین
اور سونڈ مین سمیٹ کے پانو کے نیچے مل ڈالا

کوئی اسوار سنگھہ ہوی مارنہہ
کوئی سوار کو شیر ہوکر مارتا تھا
ہن مستک سون سونڈ اوتارنہہ
مستک کو کاٹ کر سونڈ سے اوتار لیتا تھا

گرب گینڈ تن گنگن پیجا
ہاتھیون کے روند شو سے آسمان غرق ہوگیا
رود ھیر چلے دھرتی سنت بھیجا
اور خون بہنے لگا کہ زمین سب تر ہوگئی

کوئی میمنت ار رہنہ ناہین
کوئی مست ہاتھی کو سنبھال نہ سکتا تھا
تب جا ہنہ جب گہ سر کھاہین
حتی کہ اونکا سر پیٹ کے منھ نکل آتا تھا

گنگن رہر جس برسے دھرتی بھیج ملای
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے خون برستا ہے زمین تر ہو کے امین ملگئی
سر دھر ٹوٹ بلاہنہ لس پانی بیک نراے
سر اور جسم ٹوٹ کے ایسے غائب ہوگئے کہ پانی پانی معلوم ہوتا تھا

اٹھو بجھ جوجہ جس سنان
معرکہ عظیم جیسے سنا جاتا تھا
تہہ تین ادعک بھیو جگنان
اوس سے بڑھ کے جو گنا ہوگیا

باجنہہ کھرگ اوٹھے در آگے
تلوار سے تلوار لڑکے آگ نکلتی تھی
بھئین جرت سرگ کہنہہ لاگے
وہ آگ زمین کو جلا کر آسمان کا سوختہ چاہتی تھی

چمکنہ بیچ ہوے اجیارا
بجلی چمکتی تھی کہ روشنی ہوجاتی تھی

سین مکھ اُس دونہ دس گاجا
فوج مانند ابر کے دونو طرف شور و غل کرتی تھی

برسنہ سیل بان ہوری کاندون
برچھیان اور تیر کثرت سے گرتے تھے

لینہ کونپ پرنہ تلواری
دونون فوجون کے لوگ ایک کو تلوارین مارتے تھے

جو نسے بیر لکھون کہنہ تا ئین
جسقدر مارے گئے بہادر کہ لاکھون مین لکھون

جنہہ سر پرے ہوے دوئی پھارا
جسکے سر پر گرتی دو ٹکرے ہوجاتا

کھرگ جو بیچ بیچ اس پاجا
اور درمیان مین تلوار کی بجلی چمکتی تھی

جس برسے ساون او بھادون
جیسے ساون اور بھادون مین پانی برستا ہے

او گولا اولا جس بھاری
اور گولے اولون کے ایسے برستے تھے جیسے ہوا دلے

لے اچھرین کیلاس سدھامین
حورین اون کو لے کے کیلاس سدھارین

سوامی کاج جوجو جہی سوئی گئے مکھ رات
سردار کے کام مین جو مارا جاے سرخرو ہی سرخرو ہوگا

جو بھاگے ست چھاڑ کے مس مکھ چڑھے برات
جو راستی چھوڑ کے بھاگے اوسکا منہ حشر مین کالا ہوگا

بھا سنگرام نہ بھا اس کاوو
اسقدر لڑائی ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا

کندہ گوندہ پور بھین پرسے
مقتولین کے لہو کی بوندین سقدر زمین پر گرین

انند بیاد کر نہ مس کہاوا
جتنے جانور گوشت کھانے والے تھے وہ

لوہین دوہو دس بھیج گھاو
دونون طرف مین کہ لوہے یعنے ہتھیار دینے آسودہ ہوے

سلل ہوے سایر بھرے
کہ دریا نے خون سے تالاب بھر گئے

اسچیلہ جرم جرم کہنہ پادا
خوش تھے کہ اس معرکہ مین خوب آسودہ ہوکر کھائینگے

چونسٹھ جوگن گھر پورا
چونسٹھ جوگیو لکا کھپر بھر گیا
گدھ چیلہہ سب مانڈہ چھاونہہ
گدھ اور چیلین سب خوشی سے گھر چھاتے تھے
آج ساہ ہٹہہ آنے بیاہی
اور کہتے تھے کہ آج بادشاہ نے فوج کا بیاہ کیا ہے
جنہہ جس مانسو بھکھا پراوا
جسنے جیسے بیگانے کا گوشت کھایا

بک جینک گھر با جنہہ تورا
بھیڑیے اور گیدڑ اپنے گھر مین بہار خوشی کرتے تھے
کاگ کلول کرہنہ او گاونہہ
کوے کلیل کرتے تھے اور گاتے تھے
پاہی بھگت جیس من چاہی
اب خوب کھانے کھاینگے دل کی خواہش پوری ہوئی
تس تھکر لیتے او رتس کھاوا
اوسیطرح اوس کا گوشت اور سب کھا گئے

کاہو ساتھہ نہ تن گا سکت موی ستبولھہ
کسیکے ساتھ جسم نہین جاتا ہی ہرچند موٹے تازے ہون
اوچھہ پور تو جانت جو نہ آوت جو کھہ
اوچھا ہوتا ہے جو پیٹ بھرتا ہی جو اندازے رکھتا ہی

٥٠٧

چاندنہ ترسے سورسون کوپنا
چاند یعنے راجا سورج یعنی بادشاہ سے ہارا نہین
سنا ساہ اس بھیو سموہا
بادشاہ نے یہ حال سنکے ایسا غصہ کیا
آج چند تور کرون نیا تو
اور یہ بات کہی کہ اے راجہ تجکو نیست نابود کرونگا
سہس کران ہوکے کرن پسارا
ہزار کرن والے یعنے بادشاہ نے جو کرن یعنی فوج کو پھیلایا

دو سر چھتر سونہہ کے رونپا
مقابلے مین اپنا چھتر قائم رکھا
پیلی سب ہتہنہ کے جوہا
کہ جتنے ہاتھی تھے سب راجہ کی فوج پر ہول دیے
رہے نہ جگ مہنہ دوسر چھاہ
کہ جہان میں دوسرا چھتر قائم نہ رہے
چھینکا چاند جہان لگ تارا
تو گھیر لیا چاند یعنے راجہ اور ستارے یعنے اوسکی فوج

پایان رقم

در لوہے درپن بھا آوا — گھٹ گھٹ جانہہ بھان دکھاوا

فوج جو لوہے یعنی زرہ و خود وغیرہ کرلدی آئینہ کے مانند تھے — ایک ایک کا جسم مثل آفتاب کے نظر آتا تھا

بہہ کر دو کٹک ہل دھائے — اگن پہار جرت جن آئے

بست غصہ سے جو فوج دوڑی جاتی تھی — یہہ معلوم ہوتا تھا گویا آگ کا پہاڑ دوڑا آتا تھا

کھرگ بیج سب ترک دکھائے — اودن چند کنول کر پائے

فوج شاہی کے ہاتھوں میں تلواریں مانند بجلی کے چمکتی تھیں — اور سپریں مثل چاند کے ہر ایک کے ہاتھ میں تھیں

جلمک آنی دیکھ کے دھا دشٹ تہ لاگ

فوج کی چمک دمک لگا ہوئیں دیکھنے والوں کے چشم گئی

چھوی ہوی جو لوہے ماجھ اوبہ لاگ

جو لوہا چھوے گا وہی وہی آگ میں گھس سکے گا

سورج دیکھ چند من لاجا — بکست کنول کمند بھا راجا

سورج یعنی بادشاہ کو دیکھ کے چاند یعنی راجہ شرمایا — اور دل اوسکا کہ مانند کنول کے شگفتہ تھا مثل گل نیلوفر کے ہو گیا

پہلنہہ چند آو نس پائے — دن دنیر سو کون پڑلائے

پہلے راجہ رات کو فوج لیکر چلا تھا — جب دن کو آفتاب یعنی فوج شاہی کی دیکھا تو ہوش کھو گیا

اہی جو نکھت چاند سنگ پتے — سور کی دشٹ گگن منہہ چھپے

جتنی فوج راجہ کے ہمراہ آئی تھی — سورج یعنی بادشاہ کو دیکھتے ہی آسمان یعنی قلعہ میں چھپ گیا

کے چنتا راجا من بوجھا — جنہہ سون سرگ دھرتی جھوجھا

راجہ نے دل میں خوض کرکے سوچا — جو ایسا ہو کہ آسمان اور زمین اوس سے نہ لڑ سکے

گڈھ پت اوتر لڑے نہ دھائے — ہا تھہ پریں گڈھ ہاتھ پر لئے

... کوئی صاحب قلعہ اوترکے لڑ سکے — ایسے حال میں ہمارے قلعہ کا دوسرا مالک ہو جاوے گا

گڑھ پت اندر گنگن گڑھ کا جا
ایسے خیالات ہی میں تھا قلعہ یعنی راجہ قلعہ میں پہونچا

دیوس نہ نسر رین کر راجا
پھر دن کو نہ نکلا جیسے دن کو رات کا راجہ یعنی چاند نہیں نکلتا ہی

چند رین رہے نکتھہ ما جھا
معمول ہی کہ چاند رات کو ستاروں میں رہتا ہے

سورج نہ سونہہ ہوے جہہ سا جھا
پھر شام کو چاند سورج کے سامنے نہیں ہو سکتا ہی

دیکھا چند بھور بہا سورج کے بڑ بھاگ
راجہ نے دیکھا کہ صبح ہوئی سورج کے بڑے نصیب

چاند پھرا چھا گڑھ پت سورج گنگن گڑھ لاگ
راجہ نے جب قلعہ پکڑا تب بادشاہ نے قلعہ کو گھیر لیا

کٹک اسوجہہ علاول ساہی
فوج بیشمار علاؤالدین بادشاہ کی

آوت کوئی نہ سبنھاری تاہی
آتی ہے اوسکو کون روک سکتا ہے

اودہ سمند جس لہرین دیکھی
جیسے دریا اگ کا لہرین لیتا ہے

نین دیکھ مکھہ جاے نہ لیکھی
کہ آنکھہ اوسکے سامنے نہیں ہو سکتی

کیت بجاوت اوترے گھاٹی
کتنے بجاتے ہوئے گھاٹی اوترے ہیں

کیت بجاوت گئی مل ماٹی
اور کتنے ہی بجاتے ہوے مٹی میں مل جاتے ہیں

کیتہنہ نیتہہ دیے نو ساجا
کتنوں کو ہمیشہ نیا سامان دیا جاتا تھا

کبھون نہ ساج گھٹے تس راجا
کہ وہ سامان کم نہ ہوتا تھا ایسا راجہ تھا

لاکھہ جاہنہ آونہ نو لاکھا
اگر لاکھ جاتے تھے تو نو لاکھ آتے تھے

پھری جھری اپنی نئی ساکھا
ایک چلتا اور ایک جھڑتا تھا اور نئی شاخیں پیدا ہوتی تھیں

جو آوے گڑھ لاگے سوئی
جو آتا ہے اوس قلعہ سے جی لگاتا ہے

تھر ہوئی رہے نہ پاوے کوئی
لیکن کوئی ٹھہرنے نہیں پاتا ہے

سلہ قلعہ سے مراد دنیا ہے ہر چند اس سے کوئی دل لگائے لیکن اوسکو وفا نہیں ہے

امرا امیرا سے ہنہ تاین جتنے امیر امرا تھے	سبھین پانت التگین پائین سب نے طرفین بانٹ پائین

لاگ کنگ چار ہو دس گڑھ سو پرا اگ راہ
چاروں طرف سے قلعہ کا محاصرہ فوج نے کرکے آگ لگادی
سورج گہن ہا چاند چاند بھوئیں راہ
چاند کو سورج گرہن سا لگ گیا تو چاند مثل راہ کے ہوگیا

اتھوا دیوس سور ہبا باسہ
دن آخر ہوا اور آفتاب نے بسیرا لیا
چاند چھتر دے بیٹھو آئے
چاند چھتر لگا کے بیٹھا و تخت آسمان پر
نکھت اکاسہ چڑھے دیائین
ستارے آسمان پر چمک رہے تھے
پر ہنہ سلا جس پر ہنہ بجاگی
جسوقت گولے چھوٹتے تھے آگ لگ جاتی تھی
گولا پر گولا ڈھر کا وہنہ
جسوقت گولے پر گولا دھمکاتے تھے
اونی گھٹا برس جھرلائی
گھٹا پیدا ہوئی اور بارش کی جھڑی لگ گئی
ٹرک نہ ملکھ پھیر ہنہ گڈھ لاگی
بادشاہی فوج شاہی منہہ نہ پھیرتی تھی

پری رین سس اوا اکاسو
رات ہوئی اور چاند نے طلوع کیا
چہند س نکھت ونہہ چھٹکائی
اور چاروں طرف فوج ستاروں کی پھیلادی
تت تت لو کارہنہ بجھائین
جسوقت شعلے پہنچتے تھے بجھا دیتے تھے
پنہہ پہن باج اوٹھ آگی
پتھر سے پتھر ٹکراتا تھا تو آگ نکل آتی تھی
جون کرت چار ہو دس آوہنہ
تو چاروں طرف ریزہ ریزہ کرڈالتے تھے
اولا ٹکین برسے بجھائی
اور اولے گولوں کیطرح بجھ بجھ گئے
ایک مرے دوسر ہے آگی
ایک مرا تو دوسرا اوسکی جگہ قائم ہوتا

٥١١

پرنہہ بان راجا کے سنمکھ سکی نہ کوئی گاڈہ

جانب راجہ سی جسقدر تیر برستے تھے کہ کوئی منہہ سامنے نہین کرسکتا تھا

اونی سین ساہ کی سب نس رہے پھورلیہہ ٹھاڈھ

اور فوج شاہ کی تمام رات اور صبح تک گھیرے رہے

بھیو پربہات بھان پُن چڑھا

صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا

بھادھاوا گڈھ لینہہ گھیری

فوج شاہی نے دہاوا کر کے قلعہ کو گھیر لیا

بان کرور ایک مکھ چھوٹہہ

کروڑون تیر ایک ساتھ چھوٹتے تھے

نکھت گنگن جس دیکھے گھنے

ستارے جیسے آسمان پر بکثرت نظر آتے ہین

بان بیدھ ساہی کئے راکھا

تیر اس کثرت سے سوراخ کر کے قلعے مین گرے

اوڑگا کیر کٹھن ہے پاتا

راجہ کا طوطی حواس اوڑ گیا اور بات سخت نظر آئی

پیٹھ دینہہ نہہ باتہہ لاگی

آخر کو کثرت تیرونسے راجہ کی لوگون نے پیٹھ پھیر دی

سہسہنہ کران جیس یدھ گڈھا

کمال جلال کے ساتھ جیسا خدا نے چاہا

کوپا کنک لاگ جنہہ بھیری

اور نہایت غصہ سے فوج چارونطرف پھیر لی تھی

باجہہ جہان پھونک لہہ پھوٹہہ

اور جہان پہنچتے تھے سوفار تک سما جاتے تھے

تس گڈھ بھا نہٹہ پانہہ ہنے

ایسا ہی قلعہ مین تیر ڈنکے مارے سوراخ ہو گئے

گڈھ بھا گرز پھلادے پانکھا

کہ یہ معلوم ہوتا تھا گویا ساہی اور گرز پر پھیلائے

توپی لہین ہوے مکھ راتا

جو کچھ آثار سلوب کار کے ہون تو سرخروئی حاصل ہو

چانپت جانہہ پگنہہ پگ آگین

اور فوج شاہی قدم بقدم آگے بڑھتی گئی

چار پہر دن جوجھہ بھا گڈھ نہ ٹوٹ تس بانک

چار پہر دن لڑائی رہی لیکن قلعہ مفتوح نہوا ایسا کچھ پیچ کا تھا

گرو ہوت بچے آوے دن ون ناٹہہ نانک
اور بوجہ کثرت فوج کی کوچہ گلی مین ہوتی جاتی تھی

چھینکا گڑھ جو راس کینھان
اقلعہ کو محاصرہ کر لیا ایسا زور کیا
گھسا نگر سُرنگ تنہہ دینھان
اور سرنگ دوڑا کر شہر مین گھس آئے

گرگج باندھ کمانین بھرین
جہان اور مورچلے بنا کر توپین وہان دھر دین
بجراگن گٹھ وارو بھرین
اور بڑی بڑی توپون مین لبالب بارود بھری

حبشی رومی اور پھرنگی
حبشی اور رومی اور فرنگی
بڈ بڈ گنی اور تنہہ سنگی
بڑے بڑے آزمودہ کار فوج شاہی مین ہمراہ تھے

جنگی جوت جاہنہ اپرائین
اونکی نگاہین ایسی بلند تھین
جنہہ تاکنہہ چوکنہہ تہہ تائین
کہ جہان تاکتے تھے وہان گولہ مارتے تھے

اشٹ دھات کے گولا چھوٹہنہ
اشٹ دہات کے گولے چھوٹتے تھے
گرپہار جون موسے پھوٹہنہ
پہاڑ پر گولا پڑتا تھا تو ریزہ کر دیتا تھا

ایک باڑھ سب چھوٹہنہ گولا
جس وقت باڑھ چھوٹتی تھی اسکے گولے سے
گرجے گگن دھرت سب ڈولا
زمین اور آسمان اوسکی گرج سے ہلجاتا تھا

پھوٹے کوٹ پھوٹ جن سیسا
پتھر کا قلعہ گولون سے ایسا پھوٹا جیسے شیشہ
اوڑہنہ برج جاے سب پیسا
اور برج اوڑ کے آٹا ہو گئے

لنکا راوٹ جس نسے ڈاہ پرا گڑھ سوے
لنکا جیسے جل کے خاک ہو گئی اسیطرح قلعہ جل گیا
راون لکھا جو جرہی کنہہ کم اجرا ور ہوے
راون کی قسمت مین جلنا تھا تو بغیر جلے کیونکر رہے

٥١٢

راجا کیرلاگ گڈھ وتوئی
راجہ کے قلعہ کی جہان حد بندی تھی

پھوٹی جہان سنوار نہ سوئی
وہ گولون سے پھوٹ جاتی تھی تو پھر مرمت ہوتی تھی

بانکی پر سنہ ناگ کری
بانکی باس شہتیرا در گولون کی تھی اور بانکی بنانے

راتھہ کوٹ چتر کے لیی
دن کو جہان شکستگی ہوتی تھی تو رات کو مثل تصویر

گاجی گنگن چڈھا جس میگھا
مثل ابر آسمانی کے گرج تو پون کی تھی

برسنہ بجر سلل کو بھیگھا
سخت پتھر کے گولے برستے تھے

سو سو من کے برسنہ گولا
وزن مین سو سو من کے گولے برستے تھے

برسنہ ٹیک تیر جس اولا
وقت برسنے کے یہ معلوم ہوتا تھا کر جیسے اولے گرے

جا نو پری سرگ ہٹ گاجا
گویا پر کیا تھے گویا آسمان سے بجلی گرتی تھی

پھاٹی دھرتی آے جو باجا
گرنے کے زمین پھٹ جاتی تھی

گرنج چور چور ہوی پر ہین
فوج شاہی گولون کے صدمہ سے ریزہ ریزہ ہوگئی

ہت گھور مانس سنگھر مین
ہاتھی گھوڑے آدمیون کا کیا حساب تھا

سبہہ کہاب پر لو آیا
یہ حال دیکھکر سب نے کہاکہ قیامت آگئی

دھرتی سرگ جوجھہ بس ہاوا
زمین اور آسمان کی لڑائی ختم نہو گی

اوٹھو بجر جرے سنگھہ ہوی ایک ڈنگوہی لاگ
پتھر کے جلنے سے شعلے اوٹھنے لگے کہ ایک طرف سے

جگت جرے چار نہ وس کوری بجھاوی آگ
جہان چارو طرف جلنے لگا آگ کون بجھاوے

تبہون راجا ہیے نہ ہارا
با اینہمہ راجا کو تہہ ہراس نہوا

راج پنور پر چا اکھارا
محل نامی مین جہاں ناچنے اورگانیکا ہورہا تھا

سمونہہ ساہ کر بیٹھیک جہان
سامنے بادشاہ کے جو بیٹھکا تھا

سامنہہ ناچ کراوے تہان
اوسی کے مقابلے مین ناچ ہونے لگا

جتر پکھاوج آدجو باجا
پکھاوج لطیف باجا بجنے لگا

سر مندر رباب بھل ساجا
اور سر مندرا ور رباب جو اچھے ساز ہین بجے

بین پاتنگ کمایچ گہی
بین اور نیاتنگ اور کمانچے

باج انبرتی ات کھلکھی
اور انبرتی جب بجنے لگے تو قہقہے پڑ گئے

چنگ اپنگ سر تورا
چنگ اور اپنگ اور ناد اور سر تورا

مہور نبس باج بھل تورا
اور مہورا ور بانسلی سب اچھی طرح بجنے لگے

مرک باج دف باج گھیرا
مرک اور دف سب بجے بھاری

او باجنہہ بھل جھانجھہ منجیرا
بجنے اور جھانجھ اچھے اور منجیرے

تنت بہ تنت سبھر گھن تارا
تنت بہ تنت بہین بہت سے تارے بجے

باجنہہ سبد ہوے جھنکارا
جب بجنے لگے تو خوب آواز جھنکار کی ہوئی

جگ سنگار من موہن پاتر ناچہہ پانچ
سارا سامان لخواہ موجود تھا اور پانچ طوائفین ناچتی تھین

پاتساہ گڈہ چھینکا راجا بھولا ناچ
بادشاہ نے جب قلعہ کا محاصرہ کرلیا تو راجا ناچ بھول گیا

بجانگر گیسر سب گنی
بجانگر کے اچھے گنی گانے والون نے

کرنہہ الاپ بدہ چہہ گنی
جب الاپ لی تو عقل چوگنی ہوگئی

پہلے راگ بھیرون تنہ کینھان
پہلے راگ بھیرو کا گانا شروع کیا

دوسر پن مالکوس پن لینھان
پھر مالکوس گایا

٥١٥

تیسرین منڈول راگ سو گائی
تیسرے ہنڈول راگ گایا
پچپئین سری راگ بھل گیا
پانچوین سری راگ بہت اچھا گایا
چھوو راگ گاے بھل گنی
چھٹون راگ اچھے گانے والون نے گائے
اوپر بھئین سو تیلی ناچنہ
اوپر قلعے کے دو تیلیون کا ناچ ہوتا تھا
کاڈھا ماڈھا وصور اچھو مرا
جسنے راجہ کی فوج سے سر لکالا وہ وہین رہا

چوتھین میگھ ملار سو ہائی
چوتھے میگھ ملار گایا
چھٹین دیپک اوٹھا پر دیا
چھٹے دیپک راگ جس کے گانے سے چراغ جل اٹھے
اوگائین چھتیسو راگنی
اور چھتیسون راگنیان گائین
ترھبی ترک کمانی کھانخنہ
اور نیچے مسلمان فوج تماشے کی توپین مارتے تھے
ترھبی دیکھ مراد امرا
نیچے سب امیر وادا یہہ حال دیکھ رہے تھے

سن سن سیس دھنہ سب کے مل مل پچھتا ہنہ
سن سن کے سب سر دھنتے تھے اور ہاتھ مل مل کے پچھتاتے تھے
کب ہم ہاتھ پر چڑہنہ ہے کرتت دکھا جانہ
اور کہتے تھے کہ کب یہہ ہمارے ہاتھ چڑھین اور کب یہ دکھ جائیگا

چھوو راگ گاوین تیرنی
چھٹون راگ کسبیان گاتی تھیں
بھاکلیان کانھڑا ایکنہین
پھر کلیان اور کانھڑا گایا
للت بنگالا گاوہنہ سوئی
پھر للت اور بنگلا گایا

پُن تہ کین لہین راگنی
پھر رعایت سب راگنیون کی بھی تھی
کیدارا بھاگڑا ایہین
اور کیدارا اور بھاگڑا بھی
آساوری بھیو سب کوئی
اور آساوری گائی

دھناسری سوہو سو کینھی

پھر دہناسری اور سوہا اور سوہی

رام کلی گن کلی سہائے

پھر رام کلی تر ہینده گائی

نت ملار جو ملار سنائی

پھر نٹ ملار گایا

پوربی اور دیساکھ سنواری

پھر پوربی اور دیساکھ اور کوراری

بھیو بلاول مارو کینھی

اور بلاول اور مارو گایا

سارنگ او بھیاس منھ آئے

پھر سارنگ اور بہاس گایا

سیام گوجری پن بھل گائی

اور سیام گوجری اچھی گائی

ٹوڑی گونڈ سو بھتی نراری

اور توڑی اور گونڈ جدا جدا گائین

گوری گوراتر دن سدھ الاپنہ اونچ

گوری اور گورا اور تردن خوب بلند آواز سے الاپے

تہان تیر کنہہ پہونچنہ دشٹ جہان پہونچ

ایسی جگہہ تیر کیا پہونچے جہان نگاہ نہ پہونچ سکے

تیرن ناچ دیکھہ جو بیٹھی

ایک طوایف کے ناچنے مین بیٹھہ بادشاہ کی طرف ہوگئی

دیکھت ساہ سنگاسن گونجا

بادشاہ تخت پر نہایت غصہ سے گونجا

چھاونہ بان جانہ اوپر اہین

ہمراہیون سے کہا کہ اوپر تیر مارو

بولت بان لاکھہ بہا اونچا

حکم دیتے ہی لاکھہ تیر چلائے گئے

پر گئی سونہہ ساہ کی دیٹھی

اور بادشاہ کی نگاہ اوسپر پڑ گئی

کب لگ مرگ چندر تھہ بھونچا

اور کہا کب تک یہ ہرن کا بچہ مجھے جلائے گا

گرب کیر سر سدان تر اہین

غرور کا سر ہمیشہ نیچا رہتا ہے

کوئی سو کوٹ کوئی نیور پہونچا

کوئی قلعہ پر اور کوئی محل مین پہونچا

جہانگیر کنوج کو راجا

جہانگیر جو قنوج کا راجا تھا

باجابان جانگھہ جبن ناچا

جسوقت وہ تیر طوائف کی ران پر لگا

اوڈسا ناچ پچھنیان ہارا

اوسوقت ناچ ناچنے والون کا موقوف ہوا

وہان بان پاترکے لاگا

اوسی کا تیر اوس طوائف کے لگا

جیو گا سرگ پرا بھین سانچا

جان تو راہی آسمان ہوئی اور قالب زمین پر رہا

رہی ترک باج گے تارا

اور ہر جانب سے تالیان بجنے لگین

جو گڈھ ساجنہہ لاکھہ دس کوٹ سنوارنہہ کوٹ

جو قلعہ لاکھو دن مین سنوارا جاسے اور جو قلعہ دونون مین تیار ہو

پاتساہ جب چاہے نچے نہ ایکو اوٹ

بادشاہ اگر ارادہ کرسے تو اوسکو کوئی روک نہین سکتا

راجین نیور اکاس چلائی

جسوقت فوج شاہی سے توپین چلنے لگین

سیت بند جبن راگھو باندھا

جسطرح رام نے سیت بند بندھایا

ہنونت ہوی سب لاگ گوہارا

جس طرح جہابیر نے مدد رام کی کی

سب بھیٹک سب لاگے گڈھا

سفید پتھر جو سب جگہہ قلعہ مین لگا تھا

کھنڈ کھنڈ اوپر ہوے پٹاؤ

درجہ بدرجہ جہان اوپر پٹاو تھا

پرا باندھ جیون بھیر للائی

راجہ کے قلعہ مین زلزلہ پڑ گیا

پرا بھیر بھین بھارنہ کاندھا

زلزلہ پڑ گیا زمین کا بوجھ کندھے پر نہ اٹھ سکا

اونہہ چہند س چلے پہارا

اوسی طرح چارونطرف سے دونو مانند پہاڑ کے چلے

باندھ اوٹھای جیون گڈھ مڈھا

اوسی طرح فوراً پھر آراستہ کر دیا

چتر انیک لٹاؤ

وہان طرح طرح کی تصویرین لگائین

سیڑہین موت جانہہ یہ بھانتی
سیڑھیان جابجا ایسی بنی جاتی تھین

جہان چڑھی ستنکی پانتی
کہ وہان ہاتھیون کی قطار چڑھ جاتی

بھاکر گج اس کہت نہ آوا
ایسے ایسے مرحلے وہان تھے جنکا بیان نہو سکے

جنہہ اوٹھائے گنگن لے لاوا
گویا بلندی مین وہ آسمان سے لگا دئے

راہ لاگ جس چانڈ گڈھ لاگ لس باندھ
چاندمین جیسا گہن لگتا ہو قلعے کے گرد ویسی باندھ بندھی

سب دھرلیں ہاڈہ بھار ہجا گدہ کاندھ
بہت سے تن کھائے قائم د اب صورت قلعہ کی ہوئی

راج سبھا سب منتی بیٹھے
راجا کی مجلس مین سب مشیر بیٹھے

دیکھ بنجارے سندھی دیٹھے
اور مشورہ کیا کہ اب قلعہ اور بھی دشمن سے نہ دیکھا

اوٹھا باندلس سب گدھ باندھا
جیسا کچھ سامان قلعہ کا طیار کیا ہے

کیجے بیگ بھار جس کاندھا
اوسیطرح بارود قار اور سرم کرد

اوپجی آگ جس بوئی
جیسا کہ تمنے تخم آگ کا بویا ہے

اب بنت کہین آن بنہہ ہوئی
اب کسیطرح سے بزدلی نہ کرنا

بھایتو ہار جو چاچر جورہی
مہینا پھاگن کا آیا جو رسم چاچر وغیرہ

کھیل پھاگ اب لاہی ہوری
کی تھی پھاگ کھیلنے کو آمادہ کیے گئے

سمند پھاگ میل سر دھوری
ہولی کھیلنے کو سر مین خاک ڈالی

کینھہ جو ساکا چاہی پوری
شجاعت کی مردون نے تو امید بہتری کی کی

چندن اگر ملیگر کاڈھا
اونھون نے صندل وغیرہ بدن پر ملا

گھر گھر کینھہ سرا رنج ٹھاڈھا
ہر گھر مین سامان تنی ہونے کا قایم ہو گیا

۵۱۸

جو ہنر کنہہ سا جار نوا سو
موت کا سامان محلون مین طیار کیا گیا

جنہہ ست ہین کہان تہہ آنسو
جہان ستی ہونے کا دلمین خیال ہو وہان آنسو کہان

پُرکھن کھرگ سنبھارین چندن کھورن دیہہ
مردون نے تلوارین سنبھالین اور بدن مین صندل ملا

مہرنہ سیندر میلا چہنہ ہین سرکہیہ
عورتون نے سیندور لگا یا امید جل کے خاک ہوجانے کو

آٹھہ برس گڈہ چہینکا رہا
آٹھہ برس کامل قلعہ کا محاصر رہا

دھن سلطان کے راجا مہا
قابل تعریف کے پادشاہ ہی یا راجا بڑا ہی

لے ساہ انبراون جولائی
پادشاہ نے آنب کے باغ لگوائے

پھرے جرے پے گڈہ نہ پایے
کہ وہ پیلے اور جھڑے لیکن قلعہ نہ پایا

ہٹہ جوری تب جو ہنر ہوئی
پادشاہ سمجہا کہ ملاقات بدعادت کی

بدمن پاو ہین نت سوئی
بدون موت کے دشوار ہی اور اسکی ہو ہیں کم عقلی ہی

یہہ بدھ ہڑ ھیل دینہہ تب نائین
ایسی اندیشہ سے لڑائی مین سستی واقع ہوئی

دہلی کی ارداسین آئین
اسی اثنا مین دہلی سے عرضداشتین آئین

پچہون ہر یو دینہہ جو پیٹہی
کہ پچہم کا حاکم ہر یو جو ہمیشہ بھاگا کیا

سواب چڑہا سونہ کے دیہی
سو اب اوسنے چڑہائی کی ہے مقابلے کو

جنہہ بھیئن ہاتہہ گگن سر لاگا
جسکا اتھار مین پر رہتا تھا اوسنے سر اٹھایا ہی

تھانی اوٹھے آو سب بھاگا
اسکے خوف سے سب تھانے بادشاہی بھاگ گیے

اہان ساہ چتور گڈہ چہاوا
وہان تو بادشاہ نے چتور مین چہاونی چہائی

اہان دیس اب ہوہی پراوا
یہان ملک دوسرے کا ہوا جاتا ہے

٥١٩

جہہ جہہ نجھہ نترن پرت باڈھا بیر ببور

جہان جہان نظر پڑتی وہان سوائے بیر اور ببول کے کچھ نظر نہ آتا

نس اندھیاری جاتب بگا اوٹھی جو سور

رات کی تاریکی تب دفع ہو جب آفتاب طلوع کرے

سنا ساہ ارداس جو پڑھی — **چنتا آن آن چت چڑھی**

بادشاہ نے جو مضمون عرضداشت کا سنا — فکر و اندیشہ انواع انواع کا دل مین سمایا

تب اگومن چیتے کوئی — **جو آپن چیتا کچھہ ہوئی**

اور کہا کہ انسان ہر چند خوض کرے — کچھ نہین ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

من چھوٹا جیو ہاتھہ پرائین — **چنتا ایک بھئی دوی ٹھائین**

جب دلمین فکر سمائی تو جی دوسرے کے ہاتھ مین آیا — اب ایک فکر دو طرف جا لگی

گڈھہ سون اُرجھہ جاتب چھوٹا — **ہوئے مراد کہ موگڈھہ ٹوٹا**

قلعہ کے لینے مین جب کوشش ہوگی تب لگے گا — اور راجا تابع تب ہوگا جب قلعہ ٹوٹے گا

پاہن کرب پاہن ہیرا — **بیدھو رتن پان دی بیرا**

پتھر کو چاہیے آفتاب پتھر کی طرح دیکھے — رتن سین کو پان کا بیڑا دیکے ہلاک کرونگا

سرجا ستین کہا یہ بھیوو — **پلٹ جا ہو اب ماہو سیوو**

سرجا سیر راجہ سنبھل سے بادشاہ نے یہ بھید کہا — اور کہا کہ رتن سین کے پاس جاکر نرمی کی باتین کرے

کہہ تو سون پدمن نالیہون — **جو راکھہ چھاڑ گڈھہ دیون**

کہا رتن سین سے کہہ کہ پدمنی تجھسے نہ لونگا — ملاقات کرے گا تو قلعہ چھوڑ دونگا

آپن دیس کہاہ بہا نچل اور چندیری لیہو

اپنا ملک کیا ہے اوسکے سوائے نچل اور چندیری لو

سمند جو سمندن کینھ توہ تے پانچون نگ دیو
سمند رنے جو تجھکو تحفہ دیاہے وہ پانچون نگ ہمکو دیدے

سرجا پلٹ سنگھ جیڈھر گا جا
سرجا نے پادشاہ کے پاس سے آکر شیر کی طرح جا کے
اگیا جاے کہا جنہہ راجا
پادشاہ کا حکم راجہ کو سنایا

اہون ہے سمجھ رے راجا
اور کہا کہ اب بھی دل مین سمجھ لے او راجا
پاتشاہ سون جو جھ نہ چھاجا
کہ پادشاہ سے لڑنا سزاوار نہین

بادشاہ کا کہنا

جاکر دھرے پر تھمین سیئی
جسکی ساری دنیا خدمت کرتی ہو اور جسکے سب سے
چہے تو مارے او جیو لیئی
چاہے تو مار ڈالے اور جی لے لے

پنجر منہہ تون لینھہ پر یوا
اور تو اس قلعہ مین ایسا ہی جیسے پنجرے مین جانور
گڈھ پت سو باچی کیے سیوا
قلعہ دار وہی محفوظ رہتا ہی جو مالک کی خدمت کرتا ہی

جب لگ جیبھ اہے مکھ تورین
جب تک زبان تیرے منہ مین ہے
سنورا و کھیل بنو کر جورین
چاہیے کہ اوسیکی یاد مین رہ اور عاجزی سے ہاتھ جوڑ رہے

پن جو جیبھ پکڑ جیو لیے
سے پھر جو زبان پکڑلے جان نکال لی جائے گی
کو کھولے کو بولے دیے
تو پھر کون زبان کھولیگا اور کون بولنے دیگا

اگین جیس ہمیر ہست منتا
آگے جیسا ہمیر مستی مین مرتد ہوگیا تو
جو تس کرس تو ربھاونتا
یہی مرتد ہوجاے تو تیرے جی کی خوشی ہی

دیکھ کالہہ گڈھ ٹوٹے راج اوہی کر ہوی
اب دیکھو سے کہ آج کل مین قلعہ ٹوٹ جائیگا تو راج بادشاہ کا ہوجائیگا
کر سیوا اسر نامی کے گھر نہ گھال بدہ کھوی
پس مناسب ہی کہ عاجزی کر اور گھر نہ کھواسے بدعقل

٥٢١

سُرجا جس ہمیر من تا کا
راجا نے کہا کہ ای سُرجا جیسے ہمیر نے ارتداد کیا
وہ اس ہون سکبند ہی نا ہین
دنیا نہین بلکہ مین ایسا شجاع ہون
برس سات لہہ اَن نہ کھانگا
ابھی سات برس تک غلہ نہ کم ہو گا
ہتہ اوپر جب پے گڈھ ٹوٹا
اور بالغرض قلعہ ٹوٹ بھی جائے گا
سورہ لاکھہ کنور ہین مورین
سولہ لاکھہ کنور میرے مطیع ہین
ہنہ دن چاچر چاہون جوری
جس دن چاہون اوسی روز معرکہ مانند چاچر
دی کے گھرن جو راکھت جیو
اور جو گھر کی عورت دیکھے جان بچائی

اور رنا ہی آپن سا کا
اور اپنی شجاعت بنا دی مین
ہون سو بھوج بکرم اپرا ہین
کہ راجہ بھوج اور بکرادت سے زیادہ ہون
پان پہار جے بن انگا
رہا پانی سو پہاڑ سے بن مانگے ٹپکتا ہے
ست سکبندہی کیر چھوٹا
تو شجاعون کی شجاعت نہ چھوٹے گی
تینگ پر ہنہ جس دیپا جورین
وہ مجھپر ایسے مبتلا ہین جیسے پروانہ شمع پر
سمندون بھاگ میل کے ہو رہی
کے ایک جا ہو جاے اور ہولی کا سا ناخاک مین ملنا
سو کس آہ نہ بھیو سک بھیو
تو کیا اور کسکو منہ دکھائین گے

ابہون جو نہر ساج کے کیہہ جیہون اجیار
ابھی سو ست ٹھان کے اپنی روشنی یعنے بہادری دکھاؤن
بھاگ گین ہوری کھیلن کو وسمیٹو چھار
تو اسے ہولی معرکہ کی کھیلون اور خاک ہو جاؤن تو کوئی

۵۲۲

چھوٹتہ اس گڑھ کینہ بچوں

... رگھن لیے اپنا اس جسم کے قلعہ کو آراستہ کیا

انت بھئے لنکا جس ونان

آخر کو مانند راون کے لنکا مین جلکے خاک ہو جائینگے

یہہ دن وہ چھینگی گڑھ گھائی

یہ دن راجن کے گنر کاٹ یعنی رگ رگ پی گھیرے گی

ہوے ان اوہی دن مائی

اوسی دن کھانا پینا مٹی ہو جاوے گا

تون جانس جل چوی پہارو

تو جانتا ہے کہ پانی پہاڑ سے ٹپکتا ہے

وہ روے من سنور سنگھارو

حالانکہ پہاڑ یہ سنگار یاد کرکے دلمین رکھتا ہے

سو تھنہ سوت ایس گڑھ رووا

ہر سوتا قلعہ کا یعنی ہر بن مو انسان کا ایسا روتا ہے

کس ہو ہیہ جو ہو ہیہ دہوا

کہ آخر کو کیا ہو گا جو یہ عرق نکلتا ہے

سور پہار سو ڈھارے آنسو

پہاڑ تو ایسی باتین یاد کرکے روتا ہے

پے تہ سوجھہ نہ آپن ناسو

لیکن تجھکو اپنے معدوم ہوجانے کی خبر نہین

آج کالہ چاہے گڑھ ٹوٹا

آج کل مین قلعہ ٹوٹا چاہتا ہے

ابہون مان جو چاہس چھوٹا

اب بھی مان لے جو تجھکو رہائی منظور ہو

ہین جو پانچ نگ تو سون لے پانچون کر بھینٹ

تیرے پاس جو پانچ نگ ہین پانچون لیکر بادشاہ سے ملاقات

نگ سو ایک گن مانے سب او گن دھر میٹ

شاید کوئی نگ یعنی تیری بات اپسند ہو جاے تو سب خطائین تیری

ان سرجا کو نیٹ پارا

راجانے کہا کہ تحقیق اے سرجا ہماری کیا قدرت

پاتشاہ بڑھ آہ ہمارا

بادشاہ ہمارا حاکم ہے

اوگن میٹ سکی پن سوئی

وہی ہمارا قصور معاف کرسکتا ہے

او جو کینہ چہے سو ہوئی

اور جو کچھ وہ ارادہ کرے سب ہوسکتا ہے

نگ پانچون کا دیون بھنڈارا
پانچون نگ پر کیا موقوف ہے سارا خزانہ بادشاہ کا دیدے
اسکندر سون بانچے دارا
سکندر سے کہین دارا بچ سکتا ہے

جو یہ بچن تہہ ماتھین مورن
جو تونے مجھسے کہا تیرا کہنا میرے سر پر
سیوا کرون ٹھاڈہ کر جوڑن
مین خدمت پادشاہ کو ہاتھ باندھ کے حاضر ہون

پے بن سپت نہ اس من مانا
لیکن بغیر قول اور قسم کے میری دلجمعی نہین ہوتی
سپت کو بول بچا پروانان
عہد اور پیمان کی بات البتہ قابل یقین کے ہوتی ہے

کینھ جو تو کرو لینھ جگ ھارو
سرجانے کہا کہ پادشاہ ایسا باوزن ہے کہ سارے عالم کا
تہکے بول نہ ٹرسے پہارو
اوسکا سخن نہین ٹلے گا پہاڑ جاہے ٹلجاے

نایت مانھہ بھنور ہت گھیوا
اگر تو امانت بھنور کے گردن مین جھکا دے گا
سرجین کہا مند بھی جیوا
تو تیری جان کو کسیطرح کا صدمہ نہ پہونچے گا

سرجین سپت کینھہ جہہ ملیجہ ٹی مینھہ
سرجانے یہ سنکر میٹھی میٹھی باتین کرکے فریب کی قسم کھائی
راجا کر من ہاتان مانے ترت بسیٹھہ
اور راجا کا دل فریفتہ کیا تب راجہ نے فوراً قاصد بلایا

ہنس کو گہ پنجر ہت انان
ہنس کو سونے کے پنجرے مین کرکے
اوانبرت نگ پرس پچھانان
آب حیات اور سنگ پارس

اور سو ... نے کی ڈانڈی
اور ... دستہ طلائی
سار دو ررو پی کی کانڈی
اور شیر سرخ چاندی کے پنجرے مین کرکے

... پنجرہ سر چالے آئی
... تہرا لیکر
پاتشاہ پنہہ آن ملائے
پادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا

اے جگ سور ہور اجیاری
اے جہان کے آفتاب اور زمین کی روشنی
بڈیر تاب تور جگ تپا
بڑا اقبال تیرا اے جہان کے بادشاہ
کوہ چھپہ دونوں توہ پانہان
تیرا اور مہر دونوں تیرے پاس ہین
جن من سور چاند من روسا
سو اے آفتاب راجہ کی طرف سے غصہ نکالڈال

بنتی کرہنہ کاگ مس کاری
تیرے آگے راجہ نے بہت عجز نیاز عرض کیا ہے
توہ کھنڈ توہ کو نہ چھپا
سارے زمانے کا حال تجھپر ظاہر ہے
مارس دھوپ جیاوس چھانہان
چاہیے دھوپ مین مارے اور سایہ مین جلائے
گھن گرآسا پر امنجو سا
کہ راجا مثل چاند گہن لگے ہوئے کے پنجرے مین ہے

بھور ہوہی چولاگی او ٹھہرور گئی کاگ
صبح ہو گئی تو راجہ جو مثل کوتے کے ہی حاضر ہو گا
مس چھوئی سب ین کی کاگا ین بھاگ
اور یہ تاریکی نافرمانی کی جس کے مثل زاغ کے سیاہ ہو رہا ہے رفع ہو جائیگی

کے بنتی اگیا اس پائی
جب سرجا اور قاصد نے بہت سماجت کی تو بادشاہ نے
پہلین دہنک نوہی جیت لائے
قاعدہ ہے کہ جب کمان جھکتی ہے تب نشانی پر لگتی ہے
ابہون تہنہ سر سونہ سوہین
اب بھی راجا تمسے مقابل نہین ہو سکتا ہے
تہنہ کاگہنہ کے کون بسیٹھی
سو اس کوے کا تو قاصد ہے

کاگہنہ مسین اپہہ مس لائی
فرمایا کہ ان کوؤن نے آپ ہی سیاہی لگا لی
کاگ نہ لیے دیکھہ سر بہاگے
اور کوا دیکھتے ہی بھاگ جاتا ہے
دیکھہ دہنک چلہنہ پھر آوہین
کمان دیکھتے ہی بھاگ جائے گا
جو مکھہ پھیر چلہنہ دہی بیٹھی
جو منھ پھیر کے پیٹھ دکھاے

جو سر سو نہہ ہونہہ سنگرامان

جب مقابلے مین لڑائی ہوتی

کرہنہ نہ آپن اوجبر کیسا

کوا اپنا بال سفید نہین کرسکتا ہے

کاگ ناگ سے دونون بانکی

کوا اور ناگ دونون بانکے ہین

کت بگ ہوت سیت و سیام

تب معلوم ہوتا کہ بگلا سفید ہے یا سیاہ

پھیر پھیر کہنہ پر اسند لیسا

ہرے پھیرے اپنا پیغام بھیجتا ہے

اپنی چلت سیام بھئی تن کی

خود بخود سیاہ ہورہے ہین

اب کینہہ مس جا مٹی بھئی سیام و انگ

اب وہ سیاہی نافرمانی کی مٹ نہین سکتی جسم سیاہ ہوگیا ہے

سہس بار جو دھود ہو تو نہ میٹ کلنک

ہزار بار اگر وہ سیاہی دہوئی جاسے تو بھی کلنک داغ ہو

اب سیوان جوآی جو ہاری

اب بھی جو خادمانہ ملازمت کرے

کہہ جای جو سانچ نہ ڈرنان

اب بھی کہہ راہے ہے جو اوسکی نیت صحیح ہے تو مقام خوف

کالہہ آو گڈہ اوپر بہانون

کل قلعہ پر آفتاب یعنی بادشاہ آئے گا

بسٹہہ پان میا کے پائی

قاصد نے بڑا مہربانی کا پایا

جنس تیہہ بھینٹ کینہہ گا کوہہ

وہ ملاقات کرے گا غصہ جاتا رہیگا

اہون دیکھہ سیت کہ کائی

تو قدر سفید اور سیاہ کی معلوم ہوجاے گی

جہوان سرن نا نہہ تہہ مرنان

جہان ہمارے قدم ہے گرا پھر اندیشہ نہین

جو دے دہنک سو نہہ ہیہ پانو

لازم ہے کہ تیر اور کمان اوسکے آگے دہرنا

لینہہ پان راجا پہنہ آئی

وہ پان لیکر راجا کے پاس آیا

سیوا منہہ پر ہیت اوچھہ ہوہ

خدمت سے خواہ مخواہ محبت اور اخلاص بڑھتا ہے

۵۲۶

کالہہ سادہ گڈھ دیکھے آوا

کل پادشاہ قلعہ دیکھنے کو آسے گا

گن سون چلے سو بہت بوجھا

گن یعنی رسی سے ناؤ کا بوجھ چلتا ہے

سیوا کرہ جیس من بھاوا

لازم ہے کہ اوسکی خدمت خاطر خواہ کرنا

جھوان دہنک بان تہنہ سوجھا

جہاں کمان ہے تیر نشانے پر لگے ہی گا

بھا ایس اس راج گھر بیگی کرہو رسوی

حکم ہوا راجہ کا داروغہ کو جلد خاصہ پادشاہ کیواسطے طیار ہو

تس سنسار رس مرو جہنہ ریت رس ہوی

نمک پانی بہت درست ہو کہ باعث رغبت ہو

چھاگر میڈھا بدہ او چھوٹی

بکری اور مینڈھے بڑے اور چھوٹے

ہرن روجھ لگنان من بسی

ہرن اور روج اور لگنان جنگلی

تیتر ہیین لوانہ باسے بچے

تیتر اور بٹیر اور لوا کوئی نہ بچے

دھرے پریوا پانڈک ہیری

شکار کیے گئے کبوتر اور فاختہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے

ہارل چرچ آے بند پرے

ہریل اور چرز شکار کیے گئے

چکئی چکوا کیپ بدار ی

چکوی چکوا اور کیپ بدار ی

دھر دھر آنے جنہہ لک ہوٹی

سب اکھٹا کیے موٹے دیکھ دیکھ کر

چیتر کون جھانکہہ او سسی

چیتر کون اور بارہ سنگھا اور خرگوش

سارس کونج پچھا وچونا چھی

سارس اور قاز اور طاؤس و مدار

کہھا کدرو اوتر بگیری

کمہیا اور کدرو اور بگیری

بن ککری جل ککری دھرے

بن ککری اور جل ککری گرفتار کیے گئے

نکٹا [illegible] چہہ [illegible] ہرن [illegible] ہارمہیا

[illegible] اور [illegible] [illegible] ہاری

مونٹ پڑے سب لوٹی دھرے | اوبرڈو پر کھرگ نہ چڑھے

جتنے موٹے اور بڑے جانور تھے ڈھونڈ ڈھونڈ | فربہ اور دبلے تلوار پر نہ چڑھے

گنٹھ پری جب چھوری کرت تھڑا ہوئی آنس

جب گلے پر چھری کی تو لہو آنسو ہو کے بہے گا

کت آپن تن پوکھا بھا سو پرا وا مانس

کس واسطے اپنا تن تازہ کیا پرایا گوشت کھا کے

دھری منجھ پڑھان اور دھو | دھیمر دھرت کرے نہ چھوہ

پھر شکار کئے گئے مچھلی پڑھن اور روہو | دھنیور نے شکار کرنے مین کچھ رحم نہ کھایا

سند سگندھہ دھری جل باڑھی | ٹیگن موی لوٹی سب کاڑھی

سند اور سگند پکڑی اور جل باڑھی | اور ٹیگن اور موے سب تلاش کرکے نکالین

سنیگ منگور ہین سب دھرے | تریا بہت بانب بنگرے

اور سنیگ اور منگور بھی چن چن کے پکڑین | اور تریا بہت اور بانب اور بنگری

مارے چرک چالہہ پرہانسی | جل تج کہان جا جل باسی

اور چرک اور چال اور پرہانسی مارین | پانی کو چھوڑکے پانی کی بسنے والی کہان جاے

من ہے مین جو اسکھ چارا | پرا جال دکھہ کو نرد آرا

دل نے مچھلی بن کے آرام کا چارا کھایا | اب جو جال مین پڑا تو کیونکر نجات ہو

ماٹی کھائے منجھہ نہ باچے | پانچہہ کا جو بھوگ سکھہ باچے

مٹی کھاکے تو مچھلی بھی رہی نہین | جنسے اچھی اچھی غذائین کھائین وہ کیا بچے گا

مارے کنہہ سب اسکھی پالے | کواو بار تہنہہ سر گھالے

شکار ہی کرنے کے واسطے سب پالی گئین | پھر کون مخلصی دی جب تالاب مین ڈالی گئین

۵۲۸

یہ دکھہ کنت ساری الکمر اات ترالکھا دنیہ

یہ دُکھ شوہر نے ڈال کے پہلے سے خون جسم میں نہ رکھا

ننتھہ بھلا ای آی جل پا چھے چھوٹی جگت سنیہ

راہ بھول کے پانی مین آکے پھنسی چھوٹی تو دنیا کی محبت مین

دیکھت گوہون گرہیہ پھاٹا — **آنی تہان ہوب جنہہ آٹا**

دیکھو کہ گیہون کا جو دل پھٹا ہوا ہے — تو اُسکو اُس جگہ لائے جہان پس کے آٹا ہوگا

تب پیسے جب پہلے دھوئی — **کا پر چھان مانڈ بھل ہوئی**

پہلے دھولین تب گیہون پیسا جاے — اور کپڑے مین چھنے تب مانڈے اچھے پکین

کرل چڑھے تہہ پاکنہ پوری — **نوٹھی ماتھہ رہہ سو جوری**

کڑاہی چڑھی اور پوریان پکین — ایسی باریک کہ ایک مٹھی مین دو آجائین

جانہو تیت سیت اواجرین — **تیتول بیاہ او دمک کو درین**

ایسی گرم اور سفید اور اجلی پکین — [illegible] سے بھی زیادہ ملائم تھین

مکھہ میلت کھن جانہ بلائی — **سہس سواد سو پاو جو کھائی**

مُنہ مین ڈالتے ہی غائب ہوجائین — ہزار طرح کا مزا پائے جو اونکو کھائے

پچھین جو پوسے گھی بھیئن — **پاچھین چھین کھانڈ سون جیئن**

پھر پچھیان سے بھتے گھی مین پکین — پھر خواہش ہی شکر کے ساتھ کھانے کی

پو رسہار کرے گھیو چھوا — **چھوت بلا نہ ڈر نہ کر چھوا**

پھر سنبھال لیے پکے جبر ہے گھی بہتا تھا — ایسے نازک کہ چھونے سے ٹوٹ جائین

کہی نجاے مٹھائی لت میٹھ شت مات

شیرینی کا حال بیان نہین ہو سکتا مو نہہ میٹھا یعنے لب بند ہوتی ہے

جیوت اگھاے نہ کوئی ہیو رجا سرت

کھانے سے آسودگی کسی کو نہو برف کیطرح گھلا جاتا ہے

رنیدھے چاور برن نجا ہین
چاول قسم قسم کے پکائے گئے

برن برن سب سگندھ بسا ہین
کہ انکی خوشبو سب جگہ پھیل گئی

رای بھوگ او کاجر رانی
رای بھوگ اور کاجر رانی

جھنوان رود وا داود کھانی
اور جھنوان اور رود وا داود کھانی

کپور کانٹ گجری رتناری
کپور کانٹ اور گجری اور رتناری

مدھکر ڈھیلا جیر اساری
مدھکر اور ڈھیلا اور زیرا ساری

گھی کھانڈ او رکنور برا سو
گھی کھانڈو اور کنور براسو

راندہس آوے ات باسو
اور راندہس جسمین خوشبو آتی تھی

گھی سوسوندھی لاپچی بانکی
اور سوندھے اور لایچی

سوگنی بگری برہن بانکی
اور سوگنی و بگری و برہن بانکی

گڈہن چڈہن بدمن ملا
گڈہن اور چڈہن بدمن ملا

او سنسار نلک کھنڈ چلا
سنسار نلک کھنڈ چلا

راج ہنس اور ہنسا بھوری
راج ہنس اور ہنسا بھوری

روپ منجری اوگن گوری
روپ منجری اور گن گوری

سورہ سہس برن اس سگندھ باسنان چھوٹ
سولہ ہزار قسم کے چاول خوشبودار طیار ہوے

مدھکر ہپ سو جانکے آے پری سب لوٹ
بھنورے خوشبودار پھول جانکے سب آکے ٹوٹ پڑے

۵۳۰

نرل مانس الون پکھارا
نفیس گوشت بہت صاف پکایا گیا
کٹوان ٹوان ملا سو پاسو
قیمہ اور پسندے مصالحہ دار
بھتی سوندھی گھرت بگھارا
نہایت نفیس گھی مین تلے ہوئے
سیندھا لون پراسب ہانڈین
اور سب ہانڈیون مین لاہوری نمک پڑا
سووا سونپ آتارہ دھنیان
سویا اور سونف اور دھنیان
پان اوتار نہہ تانکھہ تاکا
پانی موقع سے ڈال کے اوتارا
اور لینھہ مانسو کے کھانڈا
پھر لیے گوشت کے بڑے بڑے پارچے

تھلکے اب برون پر کارا
کہ اوسکی شرح کی جاتی ہے
سیجھا آنو جھک بھانت گراسو
قسم قسم کے پکائے گئے
اوتھنہ کھنکھنہ پیس اوتارا
زعفران ڈال کے پکایا
کاٹی کنڈ مورکی آنڈین
پیاز اور ادرک وغیرہ اوسمین ڈالا
تھہ تین آدھک اوباسیان
جو ڈالا اُس سے زیادہ خوشبو ہوگئی
گھرت پر بہیہ رہالس پاکا
کہ فقط گھی باقی رہے
لاگ چڈھی سو بڈبڈ ہانڈا
اور بڑی بڑی دیگون مین پکائے

۵۱۳۱

چھاگر بہت سمو بجی دھری سر اگنہ بھونج
پھر بڑے بڑے بکرے سارے سیخون مین چڑھا کے بھونے
جو اس جیون جیون اوٹھی سنگھہ اس گونج
جو ایسا کھانا کھاوین شیر کیطرح گونج اوٹھین

بھونج سمو ساگھی منہہ کاڈھے
پھر سموسے گھی مین بھون کے نکالے

لونگ مرچ تہہ بھتیر ٹھاڈھے
جسمین لونگ اور مرچ ملا کے پکائے

اور جو مانس انوپ سو باٹا
اور گوشت اچھا سے لیکے پیسا

بھتی بھر پھول آنب و بھاٹا
اور اسکے پھل اور پھول اور آنب اور بیگن بنائے

نارنگ داریون ترنج جنبھیرا
اور نارنگی اور انار اور ترنج اور لیمو

او ہندوا تان بالم کھیرا
اور تربز اور بالم کھیرا

کٹھر بڈہر تیو سنوارے
اور کٹھل اور بڑہل بنائے

نریرداکھہ کھجور چھوہارے
پھر ناریل اور انگور اور پنڈ کھجور اور چھوہارے

او جانونٹ کھچھا ہو سین
اور جس قسم کے میوے ہوتے ہین

جو جہنہ برن سوا و سوا و کھین
جس جس طرح کے سب کا مزا ان مین تھا

سرکا بھئے گاڑہ جن آنے
پھر سرکے مین سب ڈالے

کنول جو بھئے رہنہ یکبانی
یہ معلوم ہوا کہ کنول سا پھولا ہے

کینہہ مو سوراوص سو رسوئی
پھر پدماوت نے مسور کی کھچڑی پکائی

جو کچھہ سب مانس سون ہوئی
مگر جو چیز بنتی ہی گوشت سے خوب بنتی ہے

باری آئے پکاری لین سبی پھر چھو چھہ
پدماوت خالی پھل لا کے آواز دی

سب رس لیہہ رسوئی اب کہنہ کو پوچھہ
کہ اس رسوئی کا یعنی مزہ لے لیا اب مجھکو کون پوچھیگا

کاڑھی [illegible] میل دودھ دھوئی
[illegible] کے دودھ ملا کے دھویا

او پکھار کھنہہ بار پچھوئی
اور پچھار بار اوسکو پچھاڑا

[illegible] کھنہہ بسوارو
پھر [illegible] کڑاہی [illegible] رکھونکے

میتھی گھرت سو دینہہ بگھارو
میتھی گھی مین ڈال کے بگھار دیا

۵۳۲

۵۳۲

جگت جگت سب منجہ بگھاری
طرح طرح کی سب مچھلیان بگھاریں
اوپر تہہ چٹ پٹ راکھا
اس بات سے یہ چٹ پٹی رکھیں
بھانت بھانت تہہ کھانڈ آری
طرح طرح کی مچھلی کے کھنڈے تلے
کہنکنہہ پر اکپور سائی
جسمین زعفران اور کافور خوشبو
گھیو تانک منہہ سوندم سروا
گھی اور مسکہ تازہ مین سوندے کے

انب چیر پتہ مانجہہ اوتاری
اور گھٹائی آنب کی چیب کی رچائی
سو رس سر سپخ او بچا کھا
کہ جو کھائے زبان کا مزہ درست ہوجائے
اندرا تر تر بہیسر تھرے
اور رانڈے تل تل کے باھر رکھے
لونگ مرچ تہہ اوپر لائی
دے رہی تھی اور لونگ اور مرچ اوپر لگائے
نپکھہ بگھار کینہہ اردا ادا
چڑیان بگھار کے خوب کھائین

گھرت پرپہ رہالت ہاتھہ پہوچ لہہ لوڑ
اور گھی اسمین اسقدر ڈالا کہ ہاتھ پہونچے تک ڈوب جاتا
بوڑھ کھاسے نوجوبن ہو مہری کے اور
بوڑھا کھاسے تو نوجوان ہوجاسے اور سو عورت خوش کر سکی اسکو

بھانت بھانت سیجھی ترکاری
پھر قسم قسم کی ترکاری پکائی
بھئی بھو بجی لو کا پرتے
پھر لوکی کاٹ کے
چوکلامی کے رندے بھانٹا
پھر خوب ترشی ڈال کے بیگن پکائے

گیو بھانت گمڈہیکی پھاڑی
اور کدھے کی پھانکین کاٹ کے پکائے
روتا کینہہ کاٹ کی ہٹے
رایتا کدو کش مین بنایا
اروی کینہہ بھل ارہن بانٹا
اور اروی اور بال کے تلکے گھی مین تلا

ترئی چچینڈا ر ڈھینڈس ترے
ترئی اور چچینڈا اور ڈھینڈس تلے

جیر و ھنگار میل سب دھرے
زیرے سے بگھار کے سب رکھے

پرور کندرو بھونجے ٹھاڈھی
پلول اور کندرو ثابت بھونے

بہتے گھیو چرچرے کاڈھی
بہت گھی مین تل کے نکالے

کروی کاڈہ کریلا کاٹی
تلخی دفع کر کے کریلے کاٹے

آدی میل تری کے کھاٹی
ادرک اور کھٹائی ملا کے تلے

رندھے ٹھاڈہ سیپ بہار
پھر ثابت سیم پکائی

چھونک ساگ ین سوندہ اوتار
پھر ساگ بگھار کے سوندھا پکایا

سیجھی سب ترکاری بھاجیون سب اونچ
تیار کی سب ترکاری اور عمدہ کھانے

دھون کا روچی ساہ کنہ کہ پردشٹ پہونچ
اس خیال سے کہ نہین معلوم بادشاہ کو کون بھاے اور کس پر نگاہ پہونچے

گھرت کراہی بھیتر پرا
پھر کڑاہی مین گھی ڈال کے

بھانت بھانت سب بانکہ برا
قسم قسم کے برے پکائے

ایکنہہ آدمرچ سون پیٹھی
ایک اس ترکیب سے کہ ادرک مرچ پیٹھی مین ملا کر پکائی

اور جو دودھ کھانڈ سون میٹھی
اور دوسری یہ کہ دودھ شکر ملا کے میٹھے تلے

بھئین منگوچھین مرچین پرین
پھر منگوچھیان مرچین ڈال کے پکائی گئین

کینھہ منگورا او کر پرین
پھر منگورے اور کرپرے طیار ہوے

بھئین متھورین سرکا پرا
پھر متھوریان پکا کے سرکے مین ڈالا

سونٹھہ لاے کے کھرسا دھرا
اور سونٹھ ملا کے پیالون مین نکالا

۴

میٹھے مہیوا و جیرا لاوا
میٹھے دہی مین زیرہ ملایا
کھنڈ ہین کینہہ آپ چرپرا
پھر کھنڈویان چرپری آنب ڈال کی بنایئن
کڈھی سنواری اور پھلورین
پھر کڈھی پکائی اور پھلوریان

بھیج برا سینون جن کھاوا
اور اُسمین برے بھگوئے گویا مسکہ کھایا
لونگ الاچی سون کھنڈ برا
اور لونگ الاچی ڈال کے کھنڈبری بنائے
او کھنڈوانی لاوے برورین
اور کھنڈانی بیروری لگا کے پکائین

پان لاکے رکھو نچہ چھونکے ہینگ مرچ آواد
پھر پان کتر کر رکھو نچی پکائی ہینگ اور مرچ اورا ورک ملا کے
ایک کھنڈی جیونٹ پاوے سہس سواد
ایک قتلا جو کھاے تو ہزار مزے حاصل ہون

تہری پاک بون اور گری
پھر طاہری کے بون اور رکھو بڑا
گھرت بھوجے پاکا پیٹھا
پھر پیٹھی بھون سے گھی مین
چینک لہنڈا اوٹا گھووا
پھر کڑاہی مین دودھ ڈال کے کھویا بنایا
سکھرن سوندھ چھنای گاڈھی
پھر دودھ مین دہی ملا کے گاڈھا چھانا
اودھیو کی مورنڈ پانڈھے
پھر دہی کے مورنڈے باندھے

پری چرونجی او کھرہری
اور چرونجی اور کھرہری ڈال کے
او بہا انبرت کرنب کر میٹھا
شکر کا قوام بنا کے انبرت کی مانند پکایا
بہا حلوا گھیو کرے نچووا
اور حلوا طیار کیا جسکے نچوڑنے سے گھی نکلے
جامان و ھیو دودھ سون ساندھی
اور وہی جمایا جسپر ملائی بہت تھی
او سدھان یہ بہانتی ساندھی
اور اچار بہت قسم کے طیار کئے

بھئی جو مٹھائی کہی نجائے
پھر جو مٹھائی بنی اُسکی تعریف نہیں ہو سکتی ہے
ستلڈ چھال اور مرکورے
پھر ستلڈ چھال اور مرکو رہی

گادہ میلت کھن جا بلاے
مٹھیری اسے لتے ہی گھُل جاتی ہے
مانٹھہ پراکین اور ریوندورے
اور مانٹھا اور پراکرٹی اور ریوندی طیار ہوئی

پھینی پاپر پھوسے کجے نہئے انیک پرکار
پھر پھینی اور پاپڑ طرح طرح کے طیار ہوئی
بھئی چاور بھنجیا ور سبھے سب جیونار
اور شیر برنج اور سب قسم کا کھانا پکا

جت پرکار رسوئی بکھانی
جتنی قسم کے کھانے بیان کیے
پانی مول یہ سکھو کوئی
پانی اصل ہی اگر خیال کر کے دیکھو
انبرت پان یہ انبرت آنان
پانی بجا ہی آب حیات کی ہی وہ اسمین ڈالا
پانی دودھ سو پانی گھیو
پانی دودھ اور پانی گھی ہے
پانی مانجھ سمانی جوتی
پانی سے بینائی قائم رہتی ہے
پانی سب منہ نرمل کلا
پانی سب چیز سے پاک اور صاف ہے

تب بھئی سب پانی سون سانی
سب پانی ملا کے پکائے گئے
پانی بنا سواد نہوئی
بغیر پانی کے مزہ نہیں ہوتا
پانی سون گھٹ رہے پرانا
پانی سے جسم میں جان رہتی ہے
پان گھٹے گھٹ رہے بجیو
پانی نہو تو جسم میں جان رہے
پانی اوپجے مانک موتی
پانی سے مونگا اور موتی پیدا ہوتا ہے
پان جو چھوے ہوے نرملا
کیسی ہی گندگی ہو پانی سے صاف ہو جاتی ہے

سو پانی من گرب نہ کریے

باوجود سب فضیلتوں کے پانی مین غرور نہین

سیس نائے کھالین پے دھر

سر جھکا کے چلتا ہے جدھر جاتا ہے

محمد نیر گنبھیر جو سوتے ملے سمند

ای محمد پانی جو باوزن ہے اس سے سمندر مین مل گیا

بھری تے بھاری ہورہے چھوچھا باجی ڈنڈ

جس چیز مین تہ ہے بھاری کرو اور جو تہہ خالی ہوتی ہے ڈھول

سیجھہ رسو مین بھبیہ بھاون

تمام شب کہنے سپلے صبح ہوئی تو

گڑھ دیکھے گو نے سلطاون

قلعہ دیکھنے کو پادشاہ آیا

کنول سہای سور سنگ لینہان

مانند کول کے پسندیدہ بہار ہمراہ لے

راگھو چیتن آگین کیہان

اور راگھو چیتن کو آگے کیا

تتکھن آئے بیوان پہوچا

اسیوقت ہوا دار پادشاہ کا پہونچا

من سون ادھک گنگن سیں اوچا

دل سے زیادہ اور آسمان سے زیادہ بلند

اگھری پنور چلا سلطاون

پاپوش نکال کے جسوقت پادشاہ چلا

جانو چلا گنگن کہہ بھانون

تو یہ معلوم ہوا کہ آفتاب آسمان پر چلتا ہے

پنورین سات سات کھنڈ باندھے

قلعے کے سات درجے تھے

ساتون کھنڈ گاڈھی دونی نانگی

اور ساتون درجے کتنے دروازے تھے

آج پنور لکھہ بھا نزمرا

آج مکان راجا کا سرخ رو ہوا

جو سلطان آئے پگ دھرا

جو پادشاہ نے آگے قدم رکھا

جان اور یہ کاٹ سب کاڑھی

قلعہ کے دروازے پر کاٹ کی تصویرین ایسی بنائی تھیں

جیتر مورتین ہنو ہنہ ٹھاڑے

کہ جو کوئی آتا اس سے بجز پیش آتین

۵۳۷

لکھ لکھ بیٹھے پور یا جنہہ تین لو نہہ کرور

لاکہ لاکہ دربان دروازی پر بیٹھے تھی جنسی کڑور دون بھاگ جائین

تہنہ سب پور او گھارے ٹھاڈھ بھئی کرجور

وہ سب دروازی سی نکل کر ہاتہ جوڑے گھڑے تھے

ساتون پور ین کنک کیوارا

ساتون مکان کے دروازی سونے کے تھے

ساتہنہ رنگ سو ساتو پورین

ساتون دروازے سات رنگ کے تھے

کھنڈ کھنڈ باجی پالگ پرھین

ہر ایک درجہ مین پلنگ اور سیڑھیان رکھی تھین

چندن برکھ سہای چھانہان

صندل کو درختونکا ایسا سہانا سایہ تھا

پھری کہجا داریون داکھا

اور درختون میوہ دار مین انار اور انگور لگی تھے

سونی کا چہات سنگاسن ساجھا

سونی کا چترجو تخت پر راجہ نی سنوارا تھا

چڑھا ساہ چڑہ چیتور دیکھا

بادشاہ جب چیتور کے قلعہ پر چڑھا تھا

ساتہنہ پر باجی گھریارا

ساتون پر گھڑیال بجتے تھے

تب تہنہ چڑھی پھری نو بھورین

جب نو بار کوئی پھری اور رکھوی تب اوپر چڑھی

جانہو اندرلوک کی سیڑھین

گویا اندرلوک کا وہ قلعہ زینہ ہے

انبرت کنڈ بھری تہ مانہان

اُسمین آب حیات سی تالاب بھرے تھے

جو وہنہ تیتھہ جاے سو چاکھا

جو اُس راہ جاتا ہے وہ کھاتا ہے

پیٹھیٹ پور ملاسے راجا

پہلی ہی دروازی مین راجہ نی وہ لیکی ملاقات بادشاہ

سب سنسار پاپے تر لیکھا

تو ساری عالم کو پاون تلی یعنے نیچا دیکھا

دیکھا ساہ گنگن گڈہ اندرلوک کے ساج

پادشاہ نی جو قلعہ مثل آسمان کی بلند دیکھا اندرلوک کا زینہ تھا

کہے راج پھر تا کر سرگ کرے جو راج
اور یہ بات کہی کہ پادشاہی اُسکی ہے جو آسمان پر بیٹھ کر سلطنت کرے

چڈھو گڈھ اوپر سنگت دیکھی
پادشاہ جب قلعہ پر چڑھا تو مکان لطیف دیکھا
اندر پوری سو جان بسیکھی
اور بہشت نظر آئی

تال تلاوا سرور بھری
تال تالاب پانی سے بھرے پائے
اونبراون چھونڈس پھری
اور باغ ہر چہار طرف پھیلے دیکھے

کنوان باونرین بھانتی بھانتی
کوین اور باولیان طرح طرح کی دیکھین
مڈھ منڈپ تھنہ تھنہ چھپہ پانتی
اور دیوہرے اور شوالے جابجا دیکھے

رائے رانگ گھر گھر سکھ چاو
سب امیر امرا کو اپنے اپنی خوش و خرم تھے
کنک مندر نگ کینہہ جڑاو
ہر ایک مکان سونے کا نگون سے جڑاؤ تھا

نس دن باجہنہ مندر توزا
رات دن گھر گھر باجے بجتے تھے
رہس کود سب لوگ سندورا
اور ہر ایک شخص کھیل کود مین مصروف تھا

رتن پدارتھ نگ جو بکھانی
لعل و جواہر جو تعریف کے قابل تھے
گھورن منہہ دیکھے چھرانی
گھوڑے پر وہان پڑے ہوے تھے

مندر مندر پھلواری باری
خانہ بخانہ باغ مرتب اور آراستہ تھے
بار بار تھنہ چتر ساری
اور ہر دروازے پر تصویرین بنی ہوئی

پانسا سار کنور سب کھیلہنہ سرونہہ گیت او ناہنہ
امیر و امرا سب چوسر کھیلتے تھے اور کانونسے گانا سنتے تھے
چین چاو تس دیکھا جن گڈھ چھینکا ناہنہ
وہان اسقدر خوشی اور خرمی دیکھی گویا قلعہ محاصرہ مین نہ تھا

دیکھت ساہ کینھہ تہنہ پھیرا
یہ تماشا دیکھتے ہوئے بادشاہ کا گذر
جہان مندر پدماوت کیرا
وہان پر ہوا جہان پدماوت کا گھر تھا

آس پاس سرور چہنہ پاسان
آس پاس تالاب چارون طرف تھے
مندر مانجھہ جن لاک کا سان
اور محل اُسکا گویا آسمان سے لگا ہوا تھا

کنک سنوارنگنہ سب جڑا
سونے سے بنا ہوا اور رنگ جڑی ہوئی تھے
گنگن چند جن نکھتنہ بھرا
آسمان گویا چاند اور ستارونسے بھرا تھا

سرور چہندس پرین پھولے
تالاب چارون طرف کنول کے سے پھولے تھے
دیکھا بار رہا من بھولے
دروازہ دیکھکر بادشاہ سب کچھ بھول گیا

کنور لاکھہ دوئی بارا گورین
دو لاکھ کنور واسطے استقبال کے دروازے پر حاضر تھے
دھون دس نیچ بھاڈہ کرجورین
دونون طرف دروازے کے ہاتھ جوڑے کھڑے تھے

سار دور دوہون دس گڈھ کاڑھی
شیر سرخ دونون طرف قائم کیے ہوئے تھے
کل کنجنہ جانور س بھاڈھی
اور ڈکارتی تھی گویا غصّے مین بھرے تھے

جانونت لیہی چیتر کناؤ
جہان تک تصویرین بنی تھیں
تانونت نیور سولاگ جڑاؤ
وہان تک سب جڑاؤ تھین

ساہ مندر اس دیکھا جن کیلاس انوپ
شاہ نے ایسا محل دیکھا گویا بہشت سے ہے خوشنما
جا کر اس دھوراھر سو رانی کہہ روپ
اور دلمین کہا جسکا محل ایسا ہی وہ رانی کس حسن کی ہوگی

تانگھت نیور گئی کھنڈ ساتا
وہ سب دو زہ اور جی کے ساتوین
ستین بھوم بچھاون راتا
مکانین جہان فرش سرخ بچھا تھا یہو

اُنہن ساہ بٹھا دہ بہا آئے
پھر پادشاہ صحن خانہ مین آکے ٹھہرا

مندر چھانہہ ات ستیل پائے
اُس گھر کا سایا ایسا خنک پایا جس سے دلکو

چھون پاس پھلواری باری
چارون طرف پھلواری اور باغ تھا

مانجھہ سنگاسن دھرا سنوار
اور درمیان مین ایک تخت بچھا تھا

جن بسنت پھولا سب سونے
گویا بسنت پھولا تھا سونے سے

ہنستہ پھول بکسنہہ پھر لونے
اور پھول شگفتہ اور خندان تھے ملاحت سے

جہان جو بٹھانون دشت منہہ آوا
جس جگہ جو مکان نظر پڑا

درپن بھاودرس دکھراوا
اُسنے جلوہ آئینہ کا دکھایا

۱۴۵ تہان پاٹ راکھا سلطانی
وہان پر تخت سلطانی رکھا تھا

بیٹھہ ساہ من جہان سورانی
پادشاہ اُس تخت پر بیٹھا لیکن دل اُسکا رانی مین تھا

کنول سبھا ہی سور سون ہنسا
مقربان سلطانی سخنان رمز و اشارہ کرتے تھی

سور کہ من سون چاند نہہ بسا
لیکن پادشاہ کا دل چاند یعنی پدماوت مین بسا تھا

سو پی جانین رس ہردین پیم انگور
لذت نگاہ کی وہی جانے جسکے دل مین تخم محبت کا ہو

چاند جو بسی چکور چت نینہہ آو نہ سور
چاند کی دلمین جو چکور بسی ہی تو آفتاب نظر نہین آتا

رانی دھورا ہر اوپر اہین
رانی اُسوقت کوٹھے پر بیٹھی تھی

کرہنہ دشت نہہ کرہنہ ترا ہین
اسیوجہ سے نظر اُسکی بلند تھی نیچے نہ جھکتی تھی

سکھی سر کھی ساتھہ بیٹھے
رانی کے ساتھہ سہیلیان بیٹھی تھین

تپی سور سس آو نہ دیٹھی
جہان آفتاب کی روشنی ہے وہان چاند نظر نہین آتا

راجا سیو کرے کر جورین
راجہ خدمت مین بادشاہ کی دست بستہ حاضر تھا

آج ساہ گھر اوا مورین
اور یہ بات کہتا تھا کہ زہے نصیب میرے جو بادشاہ

نٹ ناٹک پترن او باجا
واسطے دلبستگی بادشاہت کی نٹ اور طوائفین ساز

آے اکھار سبے منہہ ساجا
ایک اکھاڑا سا سنوارا

پیمک لبدھ بھرا او اندھا
آلودۂ محبت بھرا اور اندھا ہو جاتا ہے

ناچ کو وجا کھو سب دھندھا
ناچ اور کود سب دھندا وہ کیا جانے

جانہو کاٹھ نچاوے کوئی
جانے وہی جو کاٹ کی پتلی نچاوے

جو جین ناچ نہ پرگٹ ہوئی
جو جس ناچ مین ہے وہ ظاہر نہین ہوتا

پرگٹ کہہ راجا سون باتا
ظاہر مین بادشاہ راجہ سے باتین کرتا تھا

گپت پیم پدماوت راتا
اور دلمین محبت پدماوت مین مصروف تھا

گیت ناد جس دھندھا دہکی برہ کی آنچ
گانا بجانا اور سب دھندا کب اچھا معلوم ہو جسکی دلمین آتش

منکی ڈور لاگ تہہ ٹھائین جہا بسے کھن کھانچ
دل کا رشتہ اُسی جگہہ ہے جہان وہ رسی لگا کے کھینچ لگا ہے کھینچ رہا ہے

گورا بادل راجا پاہنان
گورا بادل راجہ کے پاس تھے

راوت دوو دوو جن باہنان
دونون سردار تھے اور دونون مددگار

آے سرون راجا کی لاگی
دونون آکے راجہ سے سرگوشی کرنے لگے

مونس نجاہنہ پرکھہ جو جاگی
کہ جہان جاگ ہوتی ہے وہان چور چوری نہین

باچا پرکھہ ترک ہم بوجھا
قول ظاہر بادشاہ کا ہم سمجھتے ہین

پرگٹ میر گپت چھر سو جھا
ظاہر مین اخلاص باطن مین فریب ہے

۵۴۲

مجھہ نا کرو ترک سون میرو
تم ای راجا ترک یعنی مسلمان سی اخلاص نکرو
بیری دشمن کٹل جس کانٹا
دشمن سخت ہی یا بیری خار دار ہے
ستر کوٹ جو پاے اگوڈی
دشمن تو مدت سے محاصرہ کیے ہے
ہم سو اوچھہ کے پاوا چھا تو
ہمنے تو اس اوچھے کو بیمروت پایا

چھریے کرنہ انت کے پھیرو
دلمین تو نکرو دغا ہی اور رہبیر عیار کی باتین ناہی
سو مکوے رہ جو رہ آنٹا
ہی شل کو خار دار کی اور ظاہر مین اخلاص کرتا ہی
میٹھی کھانڈ جیوے آئے روٹی
اور تم میٹھی روٹی شکر کی کہلاتے ہو
مول گیین سنگ رہے نہ پاتو
جڑ کٹے تو پتا کیونکر رہے گا

یہ سو کشن بل راجا جس کینھہ چاہ چھر باندھ
پادشاہ مانند کشن کی قوت اور زور رکھتا ہی اور فریب اسکو منظور ہی
ہم بچار اس آوے میرہ ویچ نہ کاندھ
ہمارکہی نزدیک یہ بہتر ہی کہ یہ اخلاص کر کی کند ہاتھ دینا چاہئے

سن راجا یہ بات نہ بھائی
راجا کو سنکے یہ بات پسند نہ آئی
مندہ بھل جو کرے بھل سوئی
پوشیدہ جو نیکی کرے وہ اچھا ہے
ستر جو بجھہ وے چاہی مارا
دشمن جو زہر دیکے مارا چاہے ہے
بکھہ دیتے بجھہ دھر ہوئی کھائی
زہر دیے سے زہر کھا لیتا ہے

جہان میر تنھہ نہ اس بھائی
جہان اخلاص ہی وہان ایسی دشمنی
انتھہ بھلا بھلی کر ہوئی
آخر کو نیکی کا ثمرہ نیکی ہے
دیجیے لون جان بجھہ سارا
اسکو نمک دیجیے کہ تمام زہر ہے
لون دیکھہ ہون لون بلائی
نمک دیکھکے ہم نمک مین مل گئے

مارین کھرگ کر لیے

تلوار کو جب مقابل ہوکے مارے تب کاٹے

کنوروں کچھ جو پنڈو نہ دیہان

کنوروں نے جو زہر پانڈون کو دیا

جو چھر کرے وہی چھر پاجا

جو چھل کرتا ہے وہی دغا پاتا ہے

مارین لون تاے سر دہی

اور نمک کا مارا خود بخود سر قدم پر رکھتا ہے

انتہہ داو پنڈو نہ لینہان

آخر کو پانڈون نے اُنسے داو لیا

جیسین سنگھہ منجوسا ساجا

جیسے شیر نے پنجرے مین سے نکل کے کیا

راجین لون سناوا لاگ دوہون جس لون

راجہ نے جب اچھی بات کہی وہ ٹونکی زخم پر نمک سی لگی

آے کہاے مندر کنہہ سنگھہ جان اوگون

اور اپنے گھر ناراض آئے شیر جانے اوگون

راجا کے سورہ سو داسی

راجہ کی سولہ سو سہیلیان تھین

برن برن سارین پہرائین

قسم قسم کی ساریان اُنکو پہنائین

جن نسرین سب بیر بہوٹی

وہ سب سُرخ پوش تھین جیسے بیر بہوٹی

بسی برتمان جوبن سوہنین

وہ سب جوانی کے نشے مین چور تھین

مانہہ دھنک پھیر سر اونہین

جدھر سر اُٹھاتین تیر ایسا مارتین

تنہہ متہہ چن کا ڈہین چوراسی

اونمین سے چوراسی چیدہ تھین

نکس مندر تین سیوا آئین

وہ محل سے نکلکر خدمت کرنے کو آئین

راہی منی پنجر بہت چھوٹی

گویا راے مینا پنجرے مین چھوٹین

نین بان او سارنگ بھونہین

نگاہ اُنکی تیر سی تھی اور بھوین کمان سی

بن گہسٹ گہاٹ دہناک جیہ بھونہین

ناز و انداز معشوقانہ مین ہر ایک کامل تھی

کام کٹا چھہ منہہ چیت ہرنی

اونکی آنکھہ ہرن کی آنکھہ کو شرمندہ کرتی تھی

جانہو اندر لوک تین کاڈھین

گویا اندر لوک سے نکل کے آئین تھین

ایک ایک تین آگر برنی

ایک سے ایک حسن مین زیادہ تھی

پانتہہ پانت بھی سب بھاڈھین

صف باندھے سب کھڑی تھین

ساہ پوچھہ راگھونہہ سبے کہی بیانہہ

شاہ نے راگھو سے پوچھا تو نے بیان کیا تھا

تورین جو پدمنی برنی کمہہ سو کون انہہ ماہنہ

اور مجھسے تعریف کی تھی پدماوت کی سو تیا ان مین کون ہے

دیرگھہ اور چمپت بھاری

راگھو نے کہا پادشاہ کی عمر دراز ہو

بھئی پھلوار سو دھکی داسی

یہ جو سب پھلواری سی ہین سب پدماوت کی لونڈیان ہین

وہ سب پدارتھہ یہ سب موتی

وہ لعل ہے اور یہ سب موتی ہین

یہ سب ترئین سیو کرائین

یہ سب تارے ہین خدمت کو آئے ہین

جب لگ سور کی دشت اکاسو

جب تک آفتاب آسمان پر نظر آتا ہے

سنکے ساہ دشت ترناوا

یہ بات سنکے پادشاہ نے نگاہ نیچے کی

انھین ناہنہ پدمنی ناری

ان مین پدماوت نہین ہے

کنہہ وہ کیت بھنور سنگ باسی

کہان وہ کیتکی ہے جسکے ساتھہ بھنورے ہوتے

کنہہ وہ دیپ پتنگ جنہہ جری

کہان وہ چراغ جسکی روشنی کو پروانے پہنچے

کنہہ وہ سسی دیکھت چھپ جاہین

کہان وہ چاند جسکے دیکھنے سے تارے چھپ جاتے

تب لگ سسی کرہی پرگاسو

تب تک [illegible]

ہم پاہن یہ مشتر رہاو

اور یہ بات دل مین کہی کہ ہم پہان ہین یہ مشتری رہا

باہن اوپر پے بیر نا ہنین	**ہنارا ہ ارجن پر چھاہنین**
اصحان کا کام اوپر دیکھنے کا نہین ہے	اسوقت ارجن کی پرچھائین ہے سو یعنی عکس

پپی بیج جس دھرتی سوکھہ برہ کی گھام

جیسے تخم زمین مین دہوپ سے خشک ہوجاتا ہو وہ حال شاہ کا ہوا

کب سو دشت کی برسی تن ترور ہوی جام

کب پدماوت کی نگاہ کا پانی برسے کہ درخت خشک سرسبز ہوجاے

گئین دوڑ پدماوت کی وہ ہوگیا

سیو کرہنہ داسی چہو پاسان

لونڈیان ہر چہار طرف سے خدمت کرتی تھین

اچھرین جان اندر کیلاسان

گویا وہ اندر کی پریان تھین

کوئی لوٹا کو دپرات لی آئین

کوئی لوٹا ہاتھ مین لیے تھے اور کوئی طاس

ساہ سبھا سب ہاتھہ دھوائین

اور بادشاہ کی مجلس کے ہاتھ دہلاتی تھین

کوئی آگین نیوار بچہاوہنہ

کوئی آگے تیل بچھاتی تھی

کوئی جیون سب لے آوہنہ

اور کوئی کھانا لے لے آتی تھی

کوئی مانڈ جاہنہ دھرچہ رہی

کوئی مانڈے جوڑی جوڑی رکھنے لگے

کوئی بھات پروسنہ پوری

اور کوئی چاول لا لاکے رکھتی تھی

کوئی لے لے آوہنہ تھارا

کوئی تھال لے لے کے آتی تھی

کوئی پروسنہ باون پرکارا

اور کوئی باون قسم کا کھانا لاتی تھی

پھر جو چیز پروسنہ آوہنہ

ایک طرف اچھے کپڑے پہنے ہوے کھانا لاتین

دوسری اور بربرن دکھراوہنہ

اور دوسری طرف اپنے حسن کو دکھلاتین

برن برن پہرنہ ہر پھیرا

طرح طرح کی پوشاک پہنے ہوے پھرتی تھین

آو جھونڈ جس اچھرہنہ کیرا

یہ معلوم ہوتا کہ پریون کا غول ہے

۵۴۶

بن سندہان بہ انہنہ پر نہہ بوکہہ لوک
پھر آچار بہت قسم کا لاکے سو فتح سے رکھا
کرے سنوار گسائین جہان پرے کچھ چوک
اور جہان کچھ چوک پڑی راجانے خود اصلاح کی

جانہو نکہت کر نہہ سب سیلوان
سیسلیان مانند ستاروں کی خدمت مین حاضر تھین
بہہ پرکار بھرنہہ ہر پھیرین
بہت قسم کا کھانا ہر بار آگے رکھا
پری اسوجہ سبی ترکاری
ترکاریاں بہت قسم کی تھین کہ اسکے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا
منجہہ چھو نہہ آو نہہ گڑ کانٹی
مچھلی چھونے سے کانٹے گڑ جانے تھے
من لاگیو تہہ کنول کی ڈنڈی
دل مین کنول کی شاخ لگ رہی تھی
سو جیون نہہ لاکر بھونکا
پادشاہ کو جس کہانے کی آرزو تھی وہی نہ تھا
ان بھاوت جا کھی بیراگا
بغیر خواہش کے بادشاہ کھانا کھاتا تھا

بن سیس سورہ بھاو بجیوان
لیکن بغیر چاند کے آفتاب کو لطف کھانا کھانیکا نہ تھا
ہیرا بہت بناوے ہیرین
پادشاہ نے پدماوت کو بہت تلاش کیا لیکن پتہ نہ پایا
لونے بنا لون سب کھاری
لیکن بغیر نمک یعنے پدماوت کے نمک سب کھاری معلوم
جہان کنول تہان ہاتھہ نہ آ
جہان پدماوت تھی وہان ہاتھ نہ پہنچتا تھا
بھاوی نہہ ایکو کھنڈی
ترکاری کب دل کو بھاتی تھی
تہہ بن لاگ جان سب روکھا
اسکی لاگ مین ہر چیز خشک معلوم ہوتی تھی
نیج انبرت جانہو بکہہ لاگا
اور نیج انبرت بجاے زہر کے معلوم ہوتا تھا

بیٹھہ سنگاسن گونجی سنگہہ جری نہہ گھاس
پادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا مانند شیر کے گونجتا تھا اور سبب نہو نے اُس

جو لہ مرے نپا دے بھوجن گنی او پاس

جھلک ہرن نپا دے کھانا فاقہ معلوم ہوتا تھا

پان لہین دسیں چنپہ اوران

پان لئے ہوے لونڈیاں چاروں طرف حاضر تھیں

انبرت دانی بھری چکوران

اور بہت سی لونڈیاں شربت کٹورہ میں لیے تھیں

پانی دہیہ کپور کا باسا

اور کتنی لونڈیاں پانی کافور کا سب پرپے تھیں

سو تہہ پیے درس گر پیاسا

بادشاہ تو دیدار کا پیاسا تھا کیونکر پیتا

ورس پان دے تو جیہ لن

کہتا تھا کہ دیدار کا پان پاؤن تو زندگی ہو

بن رسنان نینہ سون پیون

زبان سے کیا بلکہ آنکھون سے پیون

پپیا بوند سیوا تہہ اکھا

پپیہا آب نیسان سے آسودہ ہوتا ہے

کون کاج جو برسے گھما

اگر گھما برسا تو کس کام کا ہے

پن لوٹا کوپرے لے آئین

پھر خواصین سلفچے اور آفتابہ لیکے آئین

کے نراس اب ہتھ دھوا

اور ناامید انہ ہاتھ دہولاتی تھین

ہاتھ جو دھوے برہ کو رورا

ہاتھ جو فراق زدہ نے دہوئے

سنور سنور من ہاتھ مرورا

پدماوت کو یاد کرکے کف افسوس ملے

بدہو ملا وچا سون من لاگا

خدا ملاے جس سے دل لگا ہے

جو رہہ تو ر سیم کرتا گا

جب وہ ملے تو ٹوٹا ہوا رشتہ محبت کا جڑے

ہاتھ دھو جب بیٹھو لینہہ اوبھ کے سانس

جب بادشاہ ہاتھ دہوکے بیٹھا ایک آہ سرد کھینچی

سنورا سور گسائین دئی نراسہہ آس

اور اوس مالک کو یاد کیا جو ناامید کی امید بر لاتا ہے

بھنی جیونار بھرا کھنڈ داتی
جب کھانا کھا چکے شربت کے جام کا دور ہوا
بھرا ارگجی گنگنہہ بانی
اور عطریات اور زعفران وغیرہ تقسیم ہوئے

نگ امول سو تھار نہہ بھرے
پھر تھالیان بھر کے جواہرات بیش قیمت
راجین جیو آن کے دھرے
راجہ نے بطریق نذر بادشاہ کے سامنے رکھے

بنتی کینہہ گھال گین پاوا
اور پگڑی پاؤن پر رکھکے منت اور عاجزی کی
اے جگ سور سیو تہہ لاگا
اور یہ بات کہی کہ اے آفتاب زمانہ مجھکو جاڑا لگتا ہے

اوگن بھرا کانپ یہ جیو
عیبون سے بھرا ہوا یہ میرا جی کانپتا ہے
جہان بہان تہان ہانہ سیو
جہان آفتاب ہو وہان سردی کا کیا دخل

چار ہو کھنڈ بہان اس تپیا
ربع مسکون مین آفتاب کے مانند تم سایہ افگن ہو
جہکی دشت رین مس چھپیا
اور آفتاب کی نظر سے سیاہی شب کی دور ہو جاتی ہے

او بھا نہہ اس نرمل کملا
سوائے اسکے آفتاب کی صورت روشن دیکھکر
درس جہہ پاوے سو نرملا
ہر شخص کا منھ اوس روشن ہو جاتا ہے

کنول بہان نیکھے پی ہنسا
کنول کا پھول آفتاب کو دیکھکر شگفتہ ہوتا ہی
او بھا تہہ چاہے پرگسا
بادشاہ نے چاہا کہ اپنا دیدار دکھائے

رتن سیام تہہ رین مس اہی بھئے سنگھار
راجہ نے کہا کہ مین مانند رات کے تاریک ہو رہا ہون یہ نہایت سیاہی دور کر
کر سو دشٹ او پا کر دیوس دیہہ اجیار
نگاہ مہربانی کی کرکے دن کی سی روشنی مجھکو عنایت ہو

سن بنتی بہسا سلطانون
بادشاہ التماس عجز آمیز راجہ کی سنکر ہنسا
سہسہ کران ویسے جس بھانون
اور مثل آفتاب کے چہرہ اسکا روشن ہوگیا

ان راجا تو ین ساچ جڈاوا

بادشاہ تصویر چہرہ راجہ کی شناخت کی اور نقیعت کہہ کو بجا دیا

بھان سیون جا کر جیو

جو شخص خدمت آفتاب کی بجان کرتا ہے

کہا ہو دیس آپن کر سیوا

پھر بادشاہ نے کہا کہ ہماری طاعت کر

لیک بچھان پرکھ کر یوا

مرد کا قول کنقش انجیر ہوتا ہے

پھیر لسبا و دنیہ نگ

پھر بادشاہ نے طرح طرح کی طمع دلائی

ھنس ھنس بولے ٹیکے کا ندھا

پھر بادشاہ ہنس ہنس کے شانہ پکڑ کر باتیں کیے

کبھی سو و شٹ اب سیو چڈھاوا

اب میری نگاہ سے تیری سردی دفع ہو جائیگی

تہہ مس کہان کہان تہ سیو

پھر سیاہی کہان باقی رہتی ہے اور سردی کہان

اور دیون مانڈو نوہ دیوا

تو ملک مانڈو بھی ہم تجکو مرحمت کرینگے

دھو سمیر اور پنہہ ڈولا

قطب اور سمیر پہاڑ جگہ سے جنبش نہین کرتے

لابھہ دکھاے لینہہ جیہہ مورہ

تاکہ راجا طمع مین آکر بیخوف ہو جاے

پریت بھلائی چھپی چھپر باندھا

تاکہ محبت کے دام مین لاکر مکر کو کار فرماے

مایا بول بہت... کیہ ساہ پان ھنس دیہہ

بہت سی... تمیز کرکے اور ہنسکے راجہ کو پان دیا

چیہن رتن ... ہاتھ چیون ہیرا تھہ لینہہ

نیت ارادہ راجا کو قابو مین کرکے پدماوت پر قبضہ کرے

مایا موہ ... راجہ

راجا طمع ... دولت سے ... ہو گیا

راجہ تو ... سر ... موت

راجہ کے سر پر سب ... دھوپ ...

ساہ کھیل سطرنج کر ساجا

اسوقت بادشاہ نے شطرنج کھیلنا شروع کیا

ہم تم کھرگ کر نہہ لسبرامون

ہم تم تھوڑی دیر آرام کرین

درپن ساہ بھیت تہہ لاوا

پھر پادشاہ نے ایک آئینہ دیوار مین لگا دیا

کھیلنہہ دوؤ ساہ اور راجا

پادشاہ اور راجا بظاہر کھیلتے تھے

بیک لیدہ پیادین پاؤن

آلودۂ محبت مثل پیادۂ شطرنج آگے جاتا تھا

گھوڑا دی پھر جین بند لاوا

گھوڑا دیکے فرزین بند لگایا

راجا پیل دے سہ مانگا

راجانے پیل دیکے شہ مانگا

دیکھون جوہ جھروکین آوا

تاکہ جو شخص جھروکے مین آئے نظر پڑجائے

ساہ کی رخ درپن رہ ساجا

لیکن پادشاہ کا دل آئینہ مین لگا تھا

چلی سونہہ تاکے لہہ کھانون

اور کسی طرف نہ دیکھتا تھا

جنہہ مہرا رخ چھپے سو پاوا

جہان مُہرۂ رخ کا آد پھر جس مہرکو چاہے لے بچے

سہ دے چاہ مری رکھہ کھانگا

اور شہ دیکے بازی کا جتنا چاہا

پیلہہ پیل دکھاوا بھیو دوہون چو دانت

دونون پیل چودنتی مقابل ہوئے

راجا چھپے بُرد بھا ساہ چھپے سہ مات

راجا چاہتا تھا سیری بُرد ہو اور پادشاہ چاہتا تھا کہ مین شہ

سو رو یکھہ دے ترین دو اہی

پادشاہ کی حد بہشت سے فارغ ہوکے سہیلیان

سنا جوہم دہلی سلطانون

اور یہ بات کہی کہ ہم دہلی کے پادشاہ کا نام سنتے تھے

اوچ چھتر تا کر جگ مانہان

اوسکا چتر اقبال کا جہان مین بلند ہے

جنہہ سس تہان جای پرگاسی

پدماوت کے پاس حاضر ہوئین

دیکھا آج تیے جس بھانون

آج جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ مثل آفتاب کے روشن ہے

جگ جو چھپانہہ سب دہلی چھانہا

سارا عالم سایہ مین ہے تو اوسی کے سایہ مین ہے

بیٹھہ سنگاسن گرنہہ گو بجا

تخت پر بیٹھا ہوا غرور کے مارے گونج رہا ہے

سو ہنہ نہ کرکہ جاہی وہ پاہین

سامنے رخ کرکے کوئی اسکو دیکھہ نہین سکتا ہے

سن ماتھے وہ روپ نہ دوجا

اسکی پیشانی پر وہ روپ ہے کہ دوسرے کے نہین ہی

ہم اس کسا کسوٹی آرس

ہمنے آئینہ کی آڑ سے خوب دیکھا ہے

ایک چھتر چار ہو کھنڈ بھو بجا

اسکا چتر اقبال ایسا ہے کہ چار طرف عالم پر چھا رہا ہی

سبی نونی کے دشت ترا ایہین

جو دیکھتا ہی سر جھکا کے کنکھیوں سے دیکھتا ہی

سب دیونت کر نہہ وہ پوجا

جتنے حسین ہین سب اسکی پوجا کرتے ہین

تہون دیکھہ کس کنچن پارس

تم بھی آئینہ مین دیکھو کہ کیسا سونا پارس کا ہی

پاتساہ دہلی کرکت چتور منہہ آوا

دہلی کا بادشاہ ہے اتفاقاً چتور مین آیا ہے

دیکھہ لیہو پدماوت جین نہ رہے پچھتاؤ

تم بھی دیکھو لو اس پدماوت کو کہ پھر حسرت باقی نہ رہیاے

بلس جو کمند کہی سس بٹالون

سہیلیون نے جو شگفتگی سے پدماوت سے یہ بات کہی

بھئی نس سس دھوراہر چڈھی

رات ہوتے ہی ماہتاب یعنی پدماوت کوٹھی پر چڑھی

بس جھروکین آے سرکھی

پھر ہنس کے جھروکے مین آکے بیٹھی

ہونہہ درسن پرس بھالونا

دیکھتے ہی دیدار اوس پارس حسین کے

بکسا کنول سنت رب نالون

سنتی ہی پدماوت بھی نام بادشاہ کا ہنس پڑی

سورہ کران جبیں بڈہ گڑھی

سولہ سنگار کرکے جیسے خدا نے اسکو بنایا

نرکھہ ساہ درپن منہہ دیکھی

بادشاہ نے عکس آئینے سے اسکو دیکھہ لیا

دھرتی سرگ بھیو سبع نالن

زمین سے آسمان تک سب طلا ہو گیا

۵۵۲

رُکھہ مانگت رُکھہ تا سون بھیو

پادشاہ جو شطرنج کھیلنے مین طالب مُہرہ رُخ تھا

راجا بھید بجانے جھا نپا

اور راجانے یہ راز پوشیدہ نہ جانا

راگھو کہا کہ لاگ سیاری

راگھونے کہا کہ ہوا سے بدن نے اثر کیا ہے

بھا سہ مانت کھیل مٹ گیو

پدماوت کا رُخ دیکھتے ہی سہ مانت ہو گئی اور کھیل ہٹ گیا

بھا بکھہ ناریون بن کا نپا

کہ کس وجہ سے بادشاہ کو غش آ گیا

لے پوڈھا نیہہ سیج سنواری

پلنگ پر بادشاہ کو لٹاؤ

رین بہان بھور بھا اوٹھا سو تب جاگ

جب رات گذری اور صبح ہوئی آفتاب نکلا سب جاگے

جو دیکھے سس نا نہین رہے کراچت لاگ

بادشاہ نے ماہتاب یعنی پدماوت کو نہ دیکھا تو اُسکا تصور طاری ہوا

بھوجن پیم سو جان جو جیوان

غذاے عشق کا مزہ وہی جانے جسنے کھائی ہو

ورس دکھای جای سس چھپے

پدماوت نے اپنا دیدار دکھایا اور پوشیدہ ہو گئی

راگھو چیت ساہ پہنہ گیو

راگھو ہوشیار نے پادشاہ کے پاس حاضر ہو کے

چھتر پتی من کہان پہونچا

اے صاحب چتر تمھارا دل کہان پہنچا

پاٹ تمھار دیوتنہ پیٹھی

تمھارا تخت تو دیوتاؤن کی پیٹھ پر ہے

بھونرہ رچے باس رس کیوان

بھونرا بولے کنول سے آسودہ ہوتا ہے

اوٹھا بھان جس جوگی تپے

پادشاہ جو اوٹھا تو جوگیون کا سا اُسکا حال ہوا

سورج دیکھہ کنول بکھہ بھیو

کہا کہ آفتاب یعنی تمکو کنول یعنی پدماوت کا زہر ہو گیا

چھتر تمھار جگت پر اونچا

تمھارا چتر تو سارے جہان سے اونچا ہے

سرگ تپار رین دن ڈیٹھی

زمین سے آسمان تک تمبر نظر رکھتے ہین

۵۵۳

چھوڑے تے پلنہہ او گھٹے روکھا

تمہاری نظر رحمت سے درخت سرسبز ہوتے ہین

سکل جگت تمہ ناوے ماتھا

سارا جہان تمہارے آگے سر جھکاتا ہے

کوہ تے مہہ سائر سب سوکھا

اور تمہارے غصہ سے تالاب خشک ہو جاتے ہین

سب کر جین تمہارے ہاتھا

سبکی زندگی تمہارے ہاتھ ہے

دن نہ نین تمہ لاوہ رین بہانو نہہ جاگ

دن کو تمہاری آنکھ نہ لگتی تھی اور رات بھر جاگتے تھے

اب نچنت اس سوئیے کاہ بلب اس لاگ

اب ایسے بے فکر ہوکے سوئے کہ اوٹھنے مین دیر ہوتی ہے

دیکھ ایک کوتک ہون رہا

بادشاہ نے کہا اس سونے مین ایک تماشا دیکھا

سرور ایک دیکھہ من سوئی

یعنے ایک تالاب مینے خواب مین دیکھا

سرگ آے دھرتی منہہ چھاوا

آسمان آکے زمین پر فرش ہوگیا

تہنہ منجھ مین اک مندر اونچا

پھر اوسمین ایک اونچا محل دیکھا

تہنہ منڈپ مورت من دیکھی

اوس محل مین مین نے ایک صورت دیکھی

چاند سپورن جن ہوئی پیتی

گویا مثل چودھوین رات کے چاند کے روشن تھی

اہا انترپٹ پے نہہ اہا

جو پردہ درمیان مین تھا اوٹھ گیا

اہا پان پے پان نہوئی

کہ اوسمین پانی تھا مگر اب پانی نہین ہے

اہا دھرت پی دھرت نہ آوا

جب بغور دیکھا تو زمین پر نہ پایا

کر نہہ اہا پے کر نہہ پہونچا

ہرچند وہ ہاتھ مین تھا مگر ہاتھ نہ پہنچتا تھا

بن تن بن جیو جاے بسیکھی

لیکن بغیر جسم و جان کے وہ صورت دکھائی دیتے

پارس روپ درس دے چھپی

پھر وہ مثل پارس کے چھپ گئی

اب جنہہ چتر دسی جیو ہنان

اب جہان ماہ شب چار، ہم تو اُسی جگہ بیری جان ہی

بھان اماوس پاوی کہان

سورج اماوس کہان پاے

بکسا کنول سرگ نش جنہہ لونگ کا بیچ

کنول بکسا یعنی رات کو جو پدماوت نے چہرہ دکھایا تو یہ معلوم ہوا کہ

یہو راہ بھا بھانہ راگھو منہہ میچ

یہی طور ہوا بادشاہ کا اور راگھو کا کہ دونون افسردہ ہو گئے

اُت بچتر دیکھون سو ٹھاڈھی

ایسی ہوشیار چور کو کھڑے دیکھا

سنگہ کی لنک کنبھتل جورو

شیر کی سی کمر اور مست ہاتھی کا سا زور

بہہ اوپر بھا کنول بکاسو

اوسپر کنول سُرخ یعنی چہرہ کھل رہا تھا

دونو کھنجن بیچ بیٹھو سوّا

دونون کھنجن یعنی آنکھونکی بیچ مین توتا یعنی ناک

مرگ دکھاے گون بھر گیا

مثل آہو کے دکھائی دی پھر غائب ہو گئی

سٹھ اونچین دیکھت وہ اُچکا

مست اونچا دیکھ کر وہ اُچکا

پہنچا بھیون دشت کت ٹھے

دیکھو ر معائنہ کے بعد کہ اپنے میں وہان سو نچا اُن

چیت کے چتر لینہہ جیو کاڈھی

کہ جی مین بیٹھ کے دل نکال لے گئی

آنکس ناگ مہاوت مورو

سر پر آنکس ناگ کا یعنے زلف او مہاوت ماو کا

پھر آل لینہہ پہپ رس باسو

کہ بھنورے اوسپر بیٹھے خوشبو لے رہے تھے

دو دوج کا چند دھنک لی اُوا

کہ دوج کا چاند یعنی پیشانی کمان یعنی ابرو کو لے

سس بھا ناگ سرج بھا دیا

چاند یعنی پدماوت مثل سانپ کے اور سورج

دشت پہنچ کر پہنچ نہ سکا

آنکھ پڑی گر رسائی نہ ہو سکی

گہہ نہ سکا دیکھت وہ گئے

مگر پکڑ نہ سکا دیکھتے ہی وہ چلی گئی

راگھو بیرت جو گیون اچھت ہیں سماو ھ

راگھو جبت و جو کرتا ہوا وہان پہنچا جہان وہ دلپسند تھی

وہ تن راگھہ باگھہ بھا سکے نہ کی ایراد ھ

مگر تدبیر کام نہ آئی ہر چند مثل شیر کے غصہ کیا ہیا تنک

بارتپشاہ سے بیابان ہے

راگھو سنت سیس بھین دھرا

راگھو نے یہ حال سنکر پیشانی زمین پر رکھی

وہی کران وہ روپ بسیکھی

جو آپ نے اوس حسن کا حال بیان کیا

کیہر لنک کنبھتسل ہیا

شیر کی سی کمر اور مست ہاتھی کا سا اونکا دل ہے

کنول بدن اور باس سمیرو

بدن اوسکا کنول سا اور خوشبو مانند باد نسیم کے

بھونہہ وہنک سس ویچ للاٹو

آسمان آکے زمین اوپر مثل شمس چاند دیکھے ہے

تہنہ منھہ مین اک مندر اونچا

پھر اوسمین ایک اونچا محل دیکھا

تہنہ منڈپ مورت من دیکھی

اوس محل مین مین نے ایک صورت دیکھی

چاندسپورن جین ہوئی پچی

گویا مثل چودھوین رات کے چاند کے روشن تھی

جگ جگ راج بھان کی کرا

اور کہا کہ آپ کی سلطنت مثل آفتاب کے ہمیشہ رہے

نسچین بھتہ پدماوت دیکھی

معلوم ہوا کہ یقیناً آپ نے پدماوت دیکھی

گیون منجور الک رب دیا

گردن مثل طاوس کے اور زلف مانند آفتاب ور

کھنجن نین ناسکا کیرو

کھنجن کی سی آنکھیں اور طوطے کی سی ناک ہے

سب رانہہ اوپر وہ پاٹو

سب رانیون سے اوپر ٹیکا نجز نہ پایا

کرہنہ اہلیے کرہنہ پہونچا

ہر چند وہ ہاتھ مین تھا مگر ہاتھ نہ پہنچتا تھا

بن تن بن جیو جائے بسیکھی

لیکن بغیر جسم و جان کے وہ صورت دکھائی دیتی ہے

پارس روپ ورس وہی چھپی

چہرہ وہ مثل پارس کے چھپ گئی

الک جو کٹلے ادھر پہ سو گہگے رس لیج

زلف جو لب پر لٹکی اوسنے پکڑ کے رس لے لیا

میت بھا مانگا بیگ بیوانون
اب پادشاہ نے سواری بارادہ جلد کوچ کرنے کے

چلا سور ونورا استھانون
آفتاب یعنی بادشاہ چلا اور جائے تخت کی زینت ہونے لگی

چلت تینھہ راکھا جو پاؤ
جب پادشاہ سوار ہوا پھر کہاں پاؤن ٹھہرتا ہے

کہان رہے تھر کہان ٹہاؤ
کیونکہ مسافر جہان چلا پھر توقف نہین کرتا ہے

پنتھک کنہہ کہوان سستائی
البتہ کہین کہین مسافر ستانے کو ٹھہر جاتا ہے

پنتھہ چلین پے پنتھہ سرائی
راہ چلے اور علیحدہ مقام کرے

چھرتے بر جہان نہ آنٹا
قریب اوس جگہ کرتے ہین جہان ور نہین پہنچتا ہی

لیجے پھول ٹار کے کانٹا
پھول جو لیتے ہین تو کانٹا علیحدہ کر دیتے ہین

بہت میاسن راجا پھولا
پادشاہ کی جانب سے جو راجہ نے کلمات محبت کے اور

چلا ساتھہ پہنچاوے بھولا
اور ہمراہ پہنچانے کو چلا اور اگلی باتین بھول گیا

ساہ ہیت راجا سون باندھا
دونون نے .... محبت جتا کر

باتہہ لاے لینہہ کہہ کاندھا
اور ہاتھ منہہ لگا .... محبت ....

مرگ دکھاے گون بھر لیا
مثل آہو کے دکھائی دی پھر غائب ہو گئی

سس بھانا کہ سرج بھا دیا
چاند یعنی پدماوت مثل سانپ کے اور سورج

سٹھہ اونچین دیکھت وہ اُچکا
جست اونچا دیکھ کر وہ آ چکا

دشت پہنچ کر پہنچ نہ سکا
آنکھو پڑی گر رسائی نہ ہو سکی

پہنچا بھیون دشت کت بھیے
بجز معائنہ کے جا کر اپنے محل وہان سو نجاؤن

گہہ نہ سکا دیکھت وہ گئے
گر پکڑ نہ سکا دیکھتے ہی وہ چلی گئی

٥٥٧

راگھو ہیرت جوگیون اچھت ہائین سمادھ
راگھو جیت وجو کرتا ہوا وہان پہنچا جہان وہ دلپسند تھی
وہ تن راگھ باگھ بھاسکے نہ کی اپرادھ
مگر تدبیر کام نہ آئی ہر چند مثل شیر کے غصہ کیا پہا نتک

بادشاہ سے بیان کر

راگھو سنت سیس بھین دھرا
رگھو نے یہ حال سُنکر پیشانی زمین پر رکھی
جگ جگ راج بھان کی کرا
اور کہا کہ آپ کی سلطنت مثل آفتاب کے ہمیشہ رہے

وہی کران وہ روپ بسیکھی
جو آپ نے اوس حسن کا حال بیان کیا
نسچین مُتھہ پدماوت دیکھی
معلوم ہوا کہ یقیناً آپنے پدماوت دیکھی

کیہر لنک کنبھستل ہیا
شیر کی سی کمر اور مست ہاتھی کے سا اُسکا دل ہے
گیون منجور الک رب دیا
گردن مثل طاؤس کے اور زلف مانند آفتاب کے

کنول بدن او باس سمیرو
بدن اوسکا کنول سا اور خوشبو مانند نسیم کے
کھنجن نین ناسکا کیرو
کھنجن کی سی آنکھیں اور طوطے کی سی ناک ہے

بھوںہہ دھنک سس دوج للاٹو
بھوّں کی سی ابرو اور پیشانی مثل شب چار دہم کے
سب رانہہ اوپر وہ پاٹو
سب رانیون سے اوپر اُسکا تخت ہے

سوئی مرگ دکھائی جوگیو
وہی ہرن اپنے کو دکھا کے چلا گیا
بینی ناگ دیا چت بھیو
جسکی چوٹی ناگ کی سی ہے اور دل چراغ

درپن منھہ دیکھی پرچھائیں
بشنہ منھ جو اسی پر چھائین دیکھی
سو مورت بھیتر جیو ناہین
تو یہ معلوم ہوا کہ تصویر بیجان ہے

سبھی سنگارنی وہ تن اب سو کامیت لیچ

٥٥٦

الک جو کٹلے ادھر پر سو گھگے رس لیج

زلف جو لب پر لٹکی او سنے پکڑ کے رس لے لیا

سیت بھا مانگا بیگ بیوانون — **چلا سور سنورا استھانون**

اب بادشاہ نے سواری بارادہ جلد کوچ کرنے کے — آفتاب یعنی بادشاہ چلا اور جائے تخت کی زیب ہونے لگی

چلت تینھہ رکھا جو پاؤ — **کہان رہے تھر کہان ٹھاؤ**

جب بادشاہ سوار ہوا پھر کہان پاؤن ٹھہرتا ہے — کیونکہ مسافر جہان چلا پھر توقف نہین کرتا ہے

پنتھک کنہہ کہوان ستائی — **پنتھہ چلین بے پنتھہ سرائی**

البتہ کہین کہین مسافر ستانے کو ٹھہر جاتا ہے — راہ چلے اور علیحدہ مقام کرے

چھرتے بیچ جہان نہ آٹا — **لیجیے پھول ٹار کے کانٹا**

قریب اوس جگہ کرتے ہین جہان ور نہین پہنچتا ہی — پھول جو لیتے ہین تو کانٹا علیحدہ کر دیتے ہین

بہت میاس راجا پھولا — **چلا ساتھہ پہنچا وے بھولا**

بادشاہ کی جانب سے جو راجہ نے کلمات محبت کے اور — اور ہمراہ پہنچانے کو چلا اور اگلی باتین بھول گیا

ساہ ہیت راجا سون باندھا — **باتہہ لاے لینھہ کہہ کاندھا**

بادشاہ نے از راہ مکر و فریب محبت جتا کر — اور با تومنین لگا کر راجہ کے کندھے پر ہاتھ رکھدیا

گھیو مدھ سان دینھہ رس سونی — **جو منھہ میٹھہ پیٹ بکھہ ہوئی**

گھی اور شہد ملا کر شیرین باتین کرنے لگا — اور دستور ہے کہ جسکی زبان شیرین ہوتی ہی اسکے

امین بچین او ما یا گونہ مو لیو رس بھیج

شیرین بات اور طمع زر سے بہت لوگ خراب ہوتے ہین

سترمرے جو انبرت کت تا کنہ بکھہ دیج

[illegible]

چاند گھرہنہ جو سورج آوا
چاند یعنی پدماوت کے گھر جو سورج یعنی بادشاہ آیا

ہوی سوالوپ اماوس پاوا
تو چاند چھپ گیا اور اماوس ظاہر ہوئی

پوچھنہ نکھت ملنہہ سوموتی
نکھت یعنی سہیلیوں نے پدماوت سے پوچھا کہ موتی یعنی تم

سورہ کلانہ ایکو جوتی
حالانکہ سولہ حصہ روشنی مین ایک حصہ نہین ہے

چاند گہن آگاہ جناوا
پدماوت نے کہا کہ چاند گہن یعنے خرابی حال پیشتر کے آگاہ

راج بھول گہہ ساہ چلاوا
راجا تو اپنا حال بھول گیا اور پاتشاہ لئے جاتا ہے

پہلین پنور نانگھہ سو آئی
پہلا درجہ نانگھ کے جب راجہ ٹھہرا

کھاڈے بھئے راج پہرائی
تو بادشاہ نے خلعت عنایت کیا

سو گھار تیس گج پاوا
اور ہمراہ خلعت کے سو گھوڑے اور تیس ہاتھی

دند بھئے او جو گھری پاوا
اور ڈنکا اور چار گھوڑے کی بگی دلوائی

دوجے پنور دیا اسوارا
دوسرے درجے مین سوار بہت سے دیے

تیجے پنور نگ دینہہ اوتارا
تیسرے درجے مین جواہرات بہت دیا

چوتھہ پنو . یادرب کردری
چوتھے درجے مین کروڑونکا خزانہ دیا

پچئین دوئی ہیرا کی جوری
پانچوین درجے پر دو جوڑے ہیرے کی دین

چھٹئین پنور دینہہ پن مانڈو ستئین دینہہ چندیری
چھٹے درجے پر ملک مانڈو دیا اور ساتوین پر چندیری

ساتون پنور نانگھہ کے راجا لیگا باندھ گریر
ساتواں درجہ جون ہی طے کیا راجہ کو گھیر لیا پاشاہ کے لوگون نے

یہ جگ بہت ندی جل جوڑا
اس زمانے مین بہت دریا پانی جمع ہو کے ہو گئے

کون پار بھا کون نہ بوڑا
کتنے پار ہو گئے اور کتنی ڈوب گئے

کون اندھ بھا آگ نہ دیکھا
کوئی بالکل اندھا ہو جاتا ہی جو آگ نہین دیکھتا ہی
راجا کنہہ بیادہ بھئی مایا
راجا کے حق مین دولت طمع صیاد ہو گئی
جہہ کارن گدڑھ گینہہ انگوٹھی
جسکے واسطے اتنے روز دن قلعے کو گھیرا
سترہ کو و پاؤ جو باندھے
اپنے دشمن کو جو کوئی باندھ لے
چار امیل دھر اجس مانچھو
جیسے جار ڈال کے مچھلی پکڑتے ہین
سترہ ناگ پٹاری مونڈا
دشمن مثل پٹاری کے سانپ کے ہے

کون بھیو ڈیھار سریکھا
کون ایسا ہی جو اپنا نفع ونقصان نہین دیکھتا ہی
تج کیلاس پری بھین پایا
کہ قلعہ چھوڑ کے نیچے اوتر آیا
کت جھاڑ رے جو آوی موٹھی
پھر جو قبضے مین آگیا تو کیون چھوڑے
چھاڈ آپ کنہہ کری بیادھے
اوسکو چھوڑ دے تو اپنے تئین گرفتار کرا دے
جل ہت سکت نکس موکا چھو
مچھلی جبتک دریا مین ہوتی ہی جب باہر نکلی قتل
باندھا مرگ پیگ نہ کھونڈا
جسوقت ہرن کو باندھ لیا پھر قدم اٹھانا دشوار

راجا دھرا آن کے اوپرا والوہ
راجا کو گرفتار کرلیا اور زنجیر اور ہتکڑی اور طوق لوہے کا پہنا دیا
ایس لوہ سو پھیری چیت سیام کی دوہ
ایسا لوہا جو پہنے پھر کیونکر غفلت کا ثمرہ نہ اٹھاے

پاین گاڈھین بیڑین پرین
پانون مین بڑی بھاری بیڑیان پڑین
اودھر باندھہ منجوسا میلا
اور جسم کو باندھ کے پنجرے مین قید کیا

سانکر گیون ہاتھ ہتھکڑین
طوق تنگ گلے مین پہنایا اور ہاتھو نمین ہتکڑیان
اس سترہ جن ہوکے ڈھیلا
ایسے دشمن کو کوئی دشمن خدا نہ کرے کہ گرفتار ہو

سُن چتور منہہ پرا کہانان
یہ خبر چتورگڈھ مین مشہور ہوکر چرچا ہوا
آج نراین بھیر جگ کھونڈا
کہ آج نراین سختی مین پڑا
آج گھسے راون دس ماتھا
آج راون دس ماتھے اپنے گھِستا ہے
آج پران کنس کر ڈھیلا
آج کنس کی جان ڈھیلی ہوئی
آج پرے پنڈو بند ماہنان
آج پانڈو قید مین پڑے

دہس دیس چار نہہ دس جانان
پھر شہر شہر چار و طرف سب نے جان لیا
آج سو سنگھہ منجوسا مونڈا
اور آج شیر پنجرے مین قید کیا گیا
آج کانہہ کاری چھن ناتھا
آج کنھیا نے کالے سانپ کو باندھا ہے
آج مین سنگھاسر لیلا
آج مچھلی نے سنکھاسر کو نگل لیا
آج دساسن اوترین باہان
اور آج دساسن کی ہاتھ اوتر گئی

آج دھرا بل راجا میلا باندہہ ٹپارہ
آج زور آور راجا قید مین ہوکر ٹپارے مین بند ہوا
آج سوردن اتھوا بھا چتور اندھیار
آج آفتاب ڈوب گیا اور چتورگڈھ مین اندھیرا پڑا

دیو سلیمان کے بند پرا
دیو یعنی راجا سلیمان یعنی بادشاہ کے قید مین پڑا
ساہ لینہہ گھر کینہہ پیانان
بادشاہ نے راجہ کو قید کرکے کوچ کیا
کھراسان اوڈر اھر یوا
خراسان اور ہریو کے حاکم یہ سنکر ڈر گئے

جنہہ لگ دیو سہنہہ ست ہرا
جتنے دیو یعنی راجا تھے سب نے سُنکر ہار دیا
جو جنہہ ستر سو تھان بلانان
جو جو دشمن تھے وہ جہان تھے وہین رہ گئے
کاپنا بدر دھرا اس دیوا
اور ملک بدر کانپنے لگا کہ ایسا راجا دہرا گیا

بندہ اود یگر دھولا گرے

اندیشے مین پڑے حکام اودیگراور دہولاگر کے

اوا سور بھئی سامنہ کرا

پادشاہ جو مثل آفتاب کے تہا اُسکے سامنے ہونے

ڈنڈوی داند دیھ جنہہ تائین

منادی کرنے والے نے ہر جگہ منادی کی

دونددواند سب سرگنہہ گئی

آواز منادی کی آسمان تک پہونچی

کانپی شست دہائی بھرے

کانپنے لگے صاحب شوکت اُور دہائی پادشاہ کی پھر گئی

پالاپھوت پان ہوے ڈھرا

جتنے راجا کہ مثل برف کے سخت تھے پانی ہوکر بہہ گئے

آے سو ڈنڈوت کینہہ سبائین

توسب راجا لوگ ہر جگہ کے آئے اور ہاتھ جوڑے

پُہم جو ڈولی استھر بھئی

زمین جو خوف سے کانپتی تھی ٹھہری

پاتشاہ دہلی منہہ آے بیٹھہ سُکھہ پاٹ

پادشاہ نے دہلی مین آکر تخت کو رونق بخشی

جنہہ جنہہ سیس اوٹھاوا دھرتی دیہہ للاٹ

جس جس نے سر اوٹھایا تھا پیشانی آگے دھری

ہنسی بندوا ناجی بدھا

حبشی دارد غہ محبس اور جلادون کو

پان پیون کنہہ آس کرنیے

جب پانی پینے کی خواہش راجہ کو ہوتی

مانگت پانی آگ لی دھاوا

جس سے راجا پانی مانگتا وہ آگ لیکر دوڑتا

پان پیون تو ین پیا سو پیا

اور کہتے تھے بہت پانی پیا

تہہ سونپا راجا اگدھا

راجا سونپا گیا جو خود سوختہ جان تھا

سوجی بدھک سانس بہہ دیئے

تو سب کہتے تھے بہت پانی پیا اب کون دے

مونگر ایک آن سر لاوا

دوسرا آکے موگری سر پر لگاتا

اب کوان دیئے پانیا

اب کون تجھکو دانہ پانی دے

۵٦١

تب چتور نے اہانہ تورین
جبتک چتور گڈھ مین تھا مجکو یہ خیال تھا
جوہ ہنکارے ہیراوٹھہ چلیانا
لازم تھا کہ جب بادشاہ نے یاد کیا تھا اسوقت
کرون سومیت گاڈہ بندجہان
آدمی کو چاہیے کہ پہلے سی ہر شخص کی محبت رکھے کہ وہ

پاتشاہ ہے سر پر مورین
کہ بادشاہ میرے سر پر حاکم ہے
سوکت کرون ہوئے کر ملنان
اب کف افسوس ملنے سے کیا ہوتا ہے
پان پھول پہنچاوے تہان
اور پان پھول پہنچاتے ہین

[illegible]

جل اپل منہہ سودا سمند نسوراجاک
جب پیاس تھی تب پیاسا سو رہا سمندر کو جاگ کے نہ یاد کیا
اب دھرکا زہا مچھہ جون پانی مانگت اگ
اب جو مچھلی کی طرح نکال لیا جاے اسکے آگ سے ملے گی

پین چل دوی جن پوچھی آے
پھر دو شخص پوچھنے کو آئے گویا وہ منکر نکیر تھے سوال
تورین مر پپری نہ کو تو دیکھی
اور کہنے لگے کہ تو نے ملک خمسہ شان کبھی دیکھا تھا
جانے نہ کہ ہوب اس موہن
یہ نہ سمجھا کہ میرا بھی حال ایسا ہی ہوگا
اب ہم اوتر دیہو رہی دیوا
اب ہمکو جواب دے اے راجا
توہ اس کہت کا ڈکھن مونڈی
یہ یقین جانتا ہو کہ مانند میرے کتنے کھود کے گاڑ دیے گئے

وے سٹھہ وگداھ آے دکھرائے
اور سخت آگ دکھلانے لگے
ہاڈ جو تیھرے دیکھہ نہ لیکھی
جہان ہڈیان تیھری پڑی ہین
کھوجین کھوج نپاوب کھون
اب کہین کھوج لگانے بوجھے لگتا ہے
کوئی گرب نمانے سیوا
کس غرور پر حق خدمت بادشاہ بجا نہ لایا
بھر نہ نکس بار ہوی کھونڈی
پھر کوئی گڈھون سے نہ نکلا

جو جس ہنسے سو تیسے رووا
جسقدر جو شخص ہنستا ہی اوتناہی روتا ہے

کھیکے ہنسے اچھین بھین سووا
اور خوش ہو ہو کے جس جگہہ جاتا ہی سوتا ہے

جس اپنے منھہ کاڈھی دھوان
جیسے اپنے منھہ سے دھوان غرور کا نکالتا تھا

جاہس پرانرک کے کنوان
ویسی ہی چاہ دوزخ مین مبتلا ہو

جس مرس اب باندھا تیس لاگ توہ ڈوکھہ
جلے گا اور مریگا قید مین اور انواع انواع تکلیف اُٹھائیگا

ابہون مانگ پدمنی جو چاہس بھا موکھہ
ابھی پدمنی کو بُلا بھیجے تو تیری رہائی اور نجات ہوجاے

پوچھنہہ بہت نہ بولا راجا
سب لوگ راجہ سے کلام کرتے تھے مگر وہ نہ بولتا تھا

لینھس جیبن میچ من ساجا
اور اپنے دل مین موت کا سامان کرلیا تھا

کھن گڈھا اچہ نہہ لی راکھا
تنگ پنجرے مین راجہ کو قید کیا

نت اوٹھہ وگدہ ہونہہ نولاکھا
اور دمبدم اوسکا بدن داغتے تھے

ٹھانون سو سانکر او اندھیارا
ایسی جگہہ تنگ وتاریک مین رکھا

دوسر کروٹ لیے نہ پارا
کہ دوسری کروٹ لینے کی گنجایش نہ تھی

بچھین سانپ آتے نہہ میلی
ایک جانب سانپون سے کٹواتے تھے

بانکا ان چھوڈ آوہنہہ میلی
اور ایک جانب دُم بانکا سے عذاب کرتے تھے

وھراتہ سنداسی چھونٹی ناری
سنسی گرم کرکے پکڑتے تھے کہ اسکے صدمہ سے

رات دیوس دکھہ پنچین بھاری
رات دن سخت عذاب اوسپر کرتے تھے

جو دُکھہ کٹھن نہ سہے پہارو
جس عذاب سخت کا پہاڑ متحمل نہو سکے

سو انگوا مانس سر بھارو
وہ عذاب گران انسان پر پڑے تو کیا حال ہوگا

جو سر پر آئے سو سہین

جو سر پر آکے پڑے نا چار ہمنا [illegible]

کچھ نہ بساتے کا دوان لیہن

کسی پر کیا زور چلے اور کس سے لے

دکھ جاری دکھ بھوجی دکھ کھووی سب لاج

دکھ جلا سے اور دکھ بھونے اور دکھ سب شرم کو دے

کا جہ چاہ ادھک دکھ دکھی جہان جہہ باج

افراط ایذا کی قدر کوئی کیا مانے جیسے پر [illegible] جانے

پدماوت بن کنت دہیلی

پدماوت کا بغیر شوہر رنج سے یہ حال تھا

کا ڈھ پریت سو موسوں ملانے

سخت نسبت محبت کی تو جیسے پڑی

کو وہ [illegible] بن ہر وہیسو

اور [illegible] بھرا ایسا وطن کو کم کیا

جہہ کوئی جاے تہان کر ہوئی

جو کوئی جاتا ہے وہ وہین کا ہو رہتا ہے

الم نتیجہ پیو جہان سدھاوا

ایسی راہ دشوار ہے جہان شوہر گیا ہے

کنوان ڈھار جل جیسین چھووا

کنوین سے جسطرح پانی ڈول مین نکلتا ہے

لیجہ بھی نا نہہ بن تو ہی

تیرے فراق مین اے شوہر مین مثل رسی کے لاغر اور

بن جل کنول سوکھ جس ملی

جیسے بغیر پانی کے کنول کی [illegible] ہو جائے

دہلی جاے چھپت ہو چھپائے

اور دہلی [illegible] جا کے شوہر نے آرام سے چھپا چھوڑا

کہہ پوچھون کو کہے سندیسو

کس سے پوچھون اور کون پیغام ادا کرے

جو آوے کچھہ جان نسوئی

اور جو آتا ہے وہ بالکل بیخبر ہوتا ہے

جوری گیو سو بہرنہ آوا

کہ جو کوئی وہان جاتا ہے پھر کے نہین آتا ہے

ڈول بھر انینہہ دھن روواہ

اسکو یاد کرکے پدماوت کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہین

کنوان پرین دھر کا ڈھس موہی

اور چاہ اندوہ مین غریق ہون

۵۶۴

نین ڈول بھر ڈھاری سینۂ آگ بجھای

آنکھوں کے ڈول بھر کے گرا رہی ہوں سینہ کی آگ نہیں بجھتی ہے

گھری گھری جیو آوی گھری گھری جیو جای

گھڑی میں زندہ اور گھڑی میں مردہ ہوتی ہوں

نیر گنبھیر کہان ہو سپیا

پانی گہرا ہے کہاں ہوا ہے شوہر

گیون ہرا لے برہ کے ہاتھان

پیت فراق کے ہاتھوں گم ہو گئی

چرت جو پنکھ کیل کر تیران

پرندے کھلا پانی میں کرتے ہیں

کنول سوکھ پنکھرن بھر آئی

میرا جسم مثل کنول کے ہی خشک ہو گیا ہے

برہ ریت کنچن تن لاوا

تیرے فراق نے میرے بدن جو مثل سونے کے ہے ایسا کر دیا

کنک جو کن ہی بھرائی

سونا بدن کا جو ریزہ ریزہ ہو کر متفرق ہو گیا ہے

برہ پون یہ چھار سریرو

باد فراق سے جسم کی خاک اڑ گئی

تم بن پھاٹے سرور ہیا

بغیر تمہارے تالاب کا دل پھٹا جاتا ہے

چہلت سرور لینہہ نہ ساتھان

تالاب فراق میں ڈوبی جاتی ہوں مجھکو ساتھ نہ لیا

نیر کٹھن کوؤ آو نہ تیران

بیرے سخت پر شور پانی تھک کے پاس کوئی

گل گلکی مل چھار ہیرانی

اور گل گل کے خاک میں ملکے گم ہو گئے

چون چون کے کیہہ ملاوا

کہ ریزہ ریزہ کر کے اسکو خاک میں ملا دیا

پیو پی چھار سمیٹے آئے

اب بھی شوہر کے خاک سمیٹے تو ممکن ہے کہ مجتمع ہو جائے

چھارہ آن ملاوہ نیرو

تم چاہو تو وہ خاک پانی وصل میں گوندھ کے متفرق سے ہو جائے

ابہون سیا کی آے جیاوہ تہری چھار سمیٹ

اب بھی از راہ محبت کے اگر زندہ کرو اور خاک پراگندہ کو سمیٹو

نوا و تار ہوے پی کا یاد رس تمھاری بھینٹ

سر نو سے میرا جسم تمھاری دیدار اور ملاقات سے درست ہو جاے

نین سیپ موتنہ تس آنسو

آنکھیں جو مثل سیپی کے ہیں انسے آنسو جو گرم گرم تھے

پڑک پڑا رتہ پڑین ناری

پھر مارت جو مثل لعل دگہر کے تھی

سنگ لے گیو رتن سب جوتی

رتن میں سب نور پھر مارت کو ہمراہ لے گیا

بوڈت ہون گھ دگ نہ کھیرا ن

رنج اور غم کے گہرے دریا مین ڈوب رہی ہون

ہئین برہ ہوی چڑھا پہارو

دل فراق ہو کر پہاڑ پر چڑھ جاے

جل منہ اگن سو جان بجھو نان

میرا دل جو مثل پانے کے تھین آتش فراق نے ایسا جل گیا

کو نے جتن کنت تہ پاون

کیا کروں ورنہ پھر کر دن جو ای شوہر تمکو پاؤن

تت تت پرنہ کرے تن نانسو

تو بلا بلا اُس سے نیست و نابود ہوا جاتا ہے

پی بن بھئی کوڈی پر باری

بغیر شوہر کے مثل کوڑے کے بے حقیقت ہو گئی

کنچن کیا کانچ بھئی پوتی

سونے کا جسم اوسکا مانند کانچ اور پوت کے ہو گیا

تمہ بن کنت لاو کو تیران

تمھارے بغیر ای شوہر کون مجھکو پار لگاے

جل جوبن سہ سکے نہ بھارو

جسکے سبب سے جوانی جو جلگئی اسکا بوجھ نہیں اٹھا سکتی

پاہن جرنہ ہونہ سق جنانان

کہ پتھر بھی اگر ایسی آگ مین پڑے تو جو نا جل کے ہو جاے

آج آگ ہون جرت بجھاون

اور اس آتش فراق کو بجھاؤن

کون کھنڈ ہون ہیرون گمان نبد صونانہ

کس طرف جا کے تمکو ڈھونڈھون کہان قید ہوا اے شوہر

ہیرین کتھون نپانون بسی تو ہردین ماہنہ

ہر طرف ڈھونڈھتی ہون پر تمکو نہین پاتی ہون حالانکہ تم میرے

[illegible]

۵۶۶

ناگتہنہ چھیورٹ لاگے

انگتی کا یہ حال ہوا کہ اسکو شوہر کی رٹ لگ گئی

بھنور بھنگ کہان ہو پیا

پھرنا طلب کے کہتی ہی کہ ای شوہر مانند بھورے اور پتنگے

بھول نجاہ کنول کے پا نہان

ایسا بھولا کنول کی صحبت کو پنچا ہے

کہان سو سو ر پاس ہو ن جاوُن

وہ آفتاب بادشاہ کہان ہے جسکے پاس جاوُن

کہہ نہ جاون کو کہہ سندیسا

کہان ہے کہ اسکے پاس جاوُن اور کون پیغام رکھے

پھار ٹہور سو پہرون کنتھا

دو پٹہ پھاڑ کے اوسکی گدڑی بناؤن

ونہہ پنتھہ پلکن جاون بہارے

تو وہ راہ پلکون سے جھاڑون

نندن نیے منجہہ جھراگے

اور رات دن ہی بے آپ کے تڑپتی تھی

ہم بھیگا نہ تہ کان تہ کیا

مین نے کیا دشمنی کی ہے جو تم بھول گئے ہو

باندھت بلنب نہ لاگی نانہان

اگر اوسکا خیال باندھو تو دیر نہیں ہوا ای شوہر

باندھا بھنور چھپور کے لاون

اور اپنے بھنورے کو چھڑا لاؤن

جاون سو تہنہ جوگن کے بھیسا

کہ جوگن کا بھیس کرکے وہان پہنچون

جو منجھ کو و دکھاوی پنتھا

جو کوئی مجھکو راہ بتاوے

سیس چرن کے چلون سدھارے

اور سر سے قدم کرکے وہان چلون

کو گرا گوا ہو سکھی منجھ لاوے پنتھہ ناہتہ

کون ایسا پیشوا اور ہادی ہے جو مجھکو شوہر کی راہ لگاوے

تن من دھن بل بل کرون جو رے ملاوی مانہہ

تو جسم و جان و زر و زیور قربان اسکے کرون جو میرے شوہر کو ملا دے

کے کے کارن رووے بارا

مانگتی شوہر کے فراق میں ایسے آنسو بہاتی

جن لو تہنہ موتہہ کے دھارا

تھی کہ گویا موتی کی مالا ٹوٹ پڑی

۵۶۷

روو ت بھی لنانس سنبھارا

روتے روتے ایسی لیت حال ہوئے کہ نہ سنبھالتی تھی

جا کر رتن پرے پر باتھا

اسکا جواہر اس سے جدا ہو

پانچ رتن وہ رتنہ لاگی

پانچ رتن یعنی حواس خمسہ تن سے لگ مین بیرون ہوئے

رہے بخوت نین بھی کھینی

آنکھ مین روشنی نہ رہی ایسی ضعف بصارت ہوئی

رسنہ رس نہ ایکو بھاوا

سے قوت ذائقہ جاتی رہی کسی چیز کا مزہ نہ رہا

[illegible] پیچ [illegible] انگ [illegible] لاگی

بدن [illegible] آگ کے شعلہ مار رہا ہے

نین جو بہہ جن آورت دہار

آنسو ایسے گرنے تھے جیسے اولٹی ٹپکتی ہے

سوا نا تہنہ کم جیوے نا تھا

وہ از خود رفتہ کیونکر خودی مین آئے

بیگ او پیو رتن سبھاگے

جلد آؤ اے شوہر صاحب قسمت

سرون نہ سنی نہ بین جتہ کینھی

کانوں سے قوت سامعہ زائل ہو گئی

نانسک اور باس نہ آوا

ناک مین قوت شامہ نہین جس سے خوشبو یا بو معلوم

پانچون دگدہ براب جاگی

پانچون حواس آتش فراق سے بیدار رہین

برہ سو بجا سمہ کی جہی اوڑا و ایکہہ

فراق جلاکر خاک کیا چاہتا ہے اور اس خاک کو اڑانا چاہتا ہے

آے سو وہن پیو وہ کر لیوے تی نیہہ

کوئی شخص شوہر کو ملادے تو نئی محبت پیدا ہو

[illegible] بن بچل پیا پے ناگا

بغیر شوہر کے ناگنی سخت بیقرار تھی

[illegible] پان کنہہ سیتل ہوا

[illegible] ہوا اور پانی سرد کرتا ہے

برہ تین سیام بھی کاگا

کر اوسکی آتش جدائی کے دھوئیں کو آسیاہ ہو گیا

جنہ دیکھے پلہے تن جیو

جسکے دیکھنے سے جی ترو تازہ ہو

کنہہ سو باس ملیاگر ناہنان
کہان ہی شوہر جسمین ملاگیر کی سی خوشبو ہے

جنہہ گاج برت وہت کل ناہنان
جسکے گلے میں [illegible] کل [illegible] تی

پدمن ٹھگنی بھی کت ساتھا
پدمنی ٹھگنی کا ساتھ کہان سے ہوا

جنہہ [illegible] رتن پرا پرہاتھا
جس سے رتن پراسے ہاتھ لگ گیا

ہوی بسنت آدہ پیہ کیسر
اگر میرا شوہر ہو مانند زعفران کے ہے

دیکھے پہر پہولے ناگیسر
آجاے تو اوسکے دیکھنے سے ناگیسر پہولے پہولے

تمہ بن ناہنہ رہے پی پتھا
تم بغیر اسے شوہر دل بیدم رہتا ہے

اب نہہ برہ گڈر پے بچا
اب فراق کے گڈر سے میرا بچنا محال ہے

اب اندھیار پرا اس لاگی
گھر بدون تمہارے تیرہ وتاریک ہے

تمہ بن کون بجہاوے آگی
بدون تمہارے کون آگ بجہاے گا

نین سرون رس رسنان سبہی کہین بھی تا نہہ
آنکھین اور کان اور زبان سب ضعیف ہوگئے بغیر شوہر کے

کون سو دن جنہہ بھینٹ کو آے کرو سکہ چہانہہ
کون سا دن ہوگا کہ شوہر کی ملاقات سی سکہ چہانھ مین بسر ہوگی

کنبہل نیر اسے دیو پالو
کنبہل نیر کا دیو پال راسے

راجا کیر ستر ہے سالو
رتن سین کا دلی دشمن تھا

اون پے سنا کہ راجا باندھا
اوسنے سنا کر رتن سین کو بادشاہ قید کرلے گیا

با[illegible] [illegible] باندھا
[illegible]

استرال تب میو رہی ہوئی
اور حسین [illegible] سے بن پڑے بد ذات

[illegible] کے جوئی
[illegible] آجاسکے بد ذات

دوتی ایک بردستہ ٹھانون

ایک بڈھیا عورت کٹنی ذات کی

وہ ہنکار کے بیرا دیتھان

طلب کرکے بیڑا دیا اور کہا

تون کمند فی کنول کی نیرین

تو ہمنام ہے کمد کے اور کمد اصحمت نیلو فر کا

چتور منہہ چو پدمنی رانی

چتور گڑھ مین جو پدمنی رانی ہے

بامھن جات کمودن ناؤن

برہمن کمودن نام کو

تورے برمن برجیو کیھان

کہ تیرے زور کی بدولت میرا زور منصور ہے

سرگ جو چاند بسے توہ ہیرین

چاند جو آسمان پر بستا ہے وہ تیری نظر مین ہے

کر برجھ سوو ہیہ منھہ آنی

گل اور بل اور حیل سے اوسکو مجھے لادے

روپ جگت من موہن اوہ پدماوت ناؤن

حسن اوسکا دلپسند عالم ہے اور پدماوت نام اسکا ہے

کوٹ در پتی وہیون آن کرسن اک ٹھاون

زر خطیر صلہ مین دونگا اگر اوسکو مجھسے ملا دے گی

کمدن کہا دیکھہ ہون سوہون

کمدن نے کہا کہ دیکھا چاہا ہون

جس کا نور و چمارن لونان

جیسے کا نور و دلیس مین لونا چماری کا منتر ہے

بسہر نانچہہ بارٹت مارین

ناسیاہ منتر سے ناچنے لگتا ہے

برکہہ کے چلے بارہت بولا

منتر مین وہ تاثیر ہے کہ درخت چلنے لگے

مانس کاہ دیوتا موہون

پھر آدمی تو کیا فرشتہ ہو تو فریفتہ کرلون

کون چھپا پڑہت کے ٹونا

کون ایسا ہے جسکے واسطے وہ منتر پڑہا جاے اور اثر نکرے

اودھر موندین گھال ٹپارین

اور منتر کے سبب سے پکڑکے ٹپارے مین بند کردیتی ہین

ندی اولٹ بہہ پربت ڈولا

دریا اولٹا بہنے لگے پہاڑ ہل جاے

پاڈھت ہے پنڈت مت گھری

اس منتر میں وہ طاقت ہے کہ خاندہ کی عقل زائل ہو جائے

پاڈھت ایسی دیو تنہہ لاگا

یہ منتر وہ سریع الاثر ہوتے ہیں کہ دیوتا ؤنکو اثر کر جائیں

پاڈھت کی سٹھ کاڈھت پانی

پڑھنے والا منتر سے پانی نکال دیتا ہے

اوگراندہ گونگ اوبہری

اور جاہل کہ اندھے اور گونگی اور بہرے ہیں انکی کیا حقیقت ہے

مانس کاہ پاڈہت سون بھاگا

آدمی پڑھنے سے کہاں بھاگ سکتا ہے

کہاں جائے پدماوت رانی

پدماوت رانی کہاں جا سکتی ہے

دوتی بہت پیچ کے بولی پاڈھت بول

دلالہ نے بہت منتر پڑھے اور کہا کہ اگر گرو چاہے گا تو

جاکر ست سمیری لاگے جگت نڈول

کام نکال لاؤنگی اور نہیں تو جسکی عزت ملک سکھے تو کچھ نہیں چل آتا ہے

دوتی دوت پکاون سانڈھی

کٹنی نے سب طرح کے پکوان پکوائے

مانٹھہ پراکین پھینٹے پاپڑ

اور مانٹھہ پراکین اور پاپڑ طیار کیے

لے پوری بھر ڈال اچھوتی

پھر پوریاں اور پکوان ٹوکرے میں رکھ کے

بردہ میں جو باندھے پاؤ

بوڑھاپے میں جو قدم باندھے

تن بوڑھا من بوڑھ نہوئی

جسم بوڑھا ہو جاتا ہے دل نہیں بوڑھا ہوتا ہے

موتیہ لڈو گھرورا باندھی

اور موتی چور کے لڈو بندھوائے

پہرے بوجھ دوت کے کاپڑ

اور کٹینوں کے کپڑے پہنے

چتور چلی بیچ کے دوتی

چتور گڈھ کو روانہ ہوئی

کہاں سو جوبن کت بساؤ

پھر جوانی کہاں اور خریدار کون ہوتا ہے

جل نہ لالچ جین ہوئی

طاقت نہ رہی تو لالچ بیفائدہ ہے

کہان سو روپ جگت سب راتا

کہان ہے وہ حسن کہ عالم فریفتہ ہو

کہان سو تیکھہ نین تن ٹھاڈھا

کہان ہیں وہ آنکھیں تیز تن سڈری کے

کہان سو گرب ہست جس ماتا

کہان ہے وہ غرور مست ہاتھی کی طرح

سبے مار جوبن پن کاڑھا

آخر شکستہ ہوا وہ پہلے ہیں سب جوانی کا روپ جاتا

محمد بردہ جوبنی چاندنہ کا جو نشیبن گھٹے

اے محمد جو بڑھاپے مین آدمی جگ سے کہ چلے ہو تو جاتا ہے کیون

جوبن رتن ہران ہے مگے دھرتی ڈھونڈھت ہے

سب مکانیہ ہے کہ جوانی کا جواہر گم ہو گیا ہے اسکو زمین پر

رہتا ہے زمین کو

آئے کمودن جب چتور چڑھی

کمودن کٹنی چتور گڈھ مین آئی

پوچھت لینہ رنواس پر ڈھا

پھر اوسنے رانی کا محل دریافت کرکے

جنہہ پدماوت سسی اوجیاری

جہان پدماوت مثل چاند روشن کے تھی

ہاتھ پسار دھاہ کے بھیٹی

اور ہاتھ جوڑکے وہان جاکے بیٹھی

ہون باہمن جہہ کمودن ناؤن

مین ذات کی برہمنی ہون اور کمودن میرا نام ہے

تمہرن تپا کرو بے بیٹی

بیٹی دو بے میرے باپ کا نام ہے

جو ہن جو ہن دُہت پڑھی

اپنا منتر پڑھنے لگی

پیٹھہ مجور بھیتر یہہ کوٹھا

اندر محلسرا کے داخل ہوئی

لے دوتی پکوان اوتاری

وہان جاکے کٹنی نے پکوان اوتارا

چینھی نہہ راجا کی بیٹی

اور کہا کہ اے راجہ کی بیٹی تمنے مجھکو نہین پہچانا

ہم تم لیے ایکہہ ٹھاؤن

ہمنے تمنے ایک ہی جگہ نشو و نما پایا ہے یعنی سنگلدیپ مین

سدا پروہت گندھرب سینی

گندھرب سین تمہارے باپ کی پروہتی میرے پتا کی ہوتی تھی

تم ہارین تب سنگلدیپ یان

او سوقت مین سنگلدیپ مین تم بچہ نہین

لینھے دودھ پیانون سییان

مین سنے تمکو سییون سے دودھ پلایا ہے

ٹھانون کیھہ مین دوسر کنبھل نیر نہ آے

مین نے دوسرا شوہر کیا ہے کنبھل نیر مین

سن تہ کیھہ چتور منہہ کھون کہ بھیٹون جاے

تمھارا یہ حال چتور گڈھ مین آنے کا سُنا تو واسطے ملاقات کے آئی ہون

سن سنیچین نیہر کے گوئی

یہ حال سنکے پدماوت کو یقین ہوا میکے کی گوئیان یاد کر

گرے لاگ پدماوت روئی

گلے سے لگ کے رونے لگی

نین گنگن رب بن اندھیارے

آسمان کی آنکھوں مین بغیر آفتاب کے اندھیرا

سس لیہ آنس ٹوٹ جن تارے

[illegible]

جگ اندھیار [illegible]

زمانہ مین اندھیرا ہوگیا اور رونے کو [illegible]

[illegible] لگ سس نکھتہ بس بھرا

[illegible]

مائی باپ کت جنمے باری

ماں باپ نے کسواسطے لڑکی جنی

کیون تورکت جنم نہ ماری

کیون پیدا ہوتے ہی لڑکی کو نہ مار ڈالا

کت بیاہ دکھ دینہہ دمیلا

بیاہ کرکے مجھکو عذاب سخت مین ڈال دیا

چیتور ینتھہ کت بندھ میلا

کہ چتور کی راہ مین شوہر نے قید مین ڈالا

اب یہ جین چاہ بھل مرنان

اب اس زندگی سے موت بہتر ہے

بھیو پہار جرم دکھ بھرنا

عمر بھر کا دکھ بھرنا مجھکو پہاڑ ہو گیا

نکس نہ جاے نلج یہ جیو

کسیطرح یہ بے شرم جان نکل نہین جاتی

دیکھون مندر سون پیو

کہ یہ مکان خالی بدون شوہر کے [illegible]

کہک جو روی سس نکھت نیچھ رات چکور
ڈھرہیں کہ جو چاند یعنی پدماوت اور ستارے یعنی سہیلیاں رونے لگیں
اہون بولیں تنہ کہک چاتک کوکل مور
وہ یہ بات کہی کہ اب ہی شوہر پپیہا و کوکلا اور مور کی مثل

کدن کنتھ لاگ سکھ روئی
کدن کلمنی ہی از راہ فریب گلے لگ کے رونے لگی

پن لے روں ڈار مکھ دھوئی
پھر سہیلی آفتاب کے پدماوت کا منھ دھلایا

تو ہیں سس روپ جگت اجیاری
اور از راہ تسلی یہ بات کہی تمہارے حسن کی بات سے دنیا میں روشنی ہے

مکھ نہ چھاپ بس ہوی اندھیار
منھ بند ڈھانک کے رو کہ عالم سیاہ ہوا جاتا ہے

سن چکور کوکل دکھ دکھی
چکور کوکلا کا دکھ سنکے منادی ہوئی

گھنگچی بھیئی نین کر مکھی
اور گھنگچی سیاہ رو کی آنکھ سرخ ہو گئی

کیتو دھاے مرے کوئی باٹان
کتنا ہی دوڑ کے مرے کوئی راہ میں

سوئی پاو جو لکھا للاٹان
ہوتا وہی ہے جو پیشانی کا لکھا ہوتا ہے

جو بدھ لکھا آن نہہ ہوئی
جو خدا نے لکھدیا اوسکے سوا دوسرا نہیں ہوتا

کت دھاوے کت روے کوئی
کتنا ہی کوئی دوڑے کتنا ہی روئے کیا ہوتا ہے

کت کو اچھہ کرے او پوجا
کتنی ہی کوئی امید کرے اور خواہش

جو بدھ لکھا ہوے نہہ دوجا
خدا نے جو لکھدیا دوسری بات نہیں ہوتی

جیت کمودن بین کریئے
جسقدر کمودن بیان کرتی تھی

تس پدماوت اوتر ندیئے
اوتنا ہی پدماوت جواب نہ دیتی تھی

سیندر چیر میل تس سوکھ رہے تن پھول
سیندر اور کپڑے میلے ہوگئے غم کے مارے سب بھول گئی

جہہ سنگار ہو بج گیا جرم نہ پھرے پھول
جسکا سنگار شوہر کھو گیا ہمیشہ کو پھول پہننا گیا گذرا

تب پکوان اوگھارے دوی
بعد اسکے کٹنی نے پکوان پیش کیا

پدماوت نہ چھوے اچھوتی
لیکن پدماوت نے وہ ہرگز نہ چھوا

سو اپنی پی کیہہ کہا رو
اور یہ بات کہی کہ مجھکو اپنے شوہر کا غم گھیرے ہوے ہی

پان پھول کس ہوے اہارو
پان پھول کی تو خواہش نہین پکوان کسکو بھاتا ہی

سو کنہہ پھول نہے جیس کانٹی
میرے حق مین پھول کانٹے ہو گئے

بانٹ دیہو جو چاہس بانٹی
تقسیم کر دو اوسکو جسکو خواہش تقسیم کی ہو

رتن چھوے جہہ ہاتہہ سیتی
جن ہاتھون سے مینے جواہرات چھوے ہین

اور نہ چھوون سو ہاتھہ سیتی
اور چیزین ان ہاتھون سے کیا چھوون

دمک رنگ نہے ہاتھہ مجیٹھی
ان جواہرات کی دمک سے ابتک ہاتھ مثل مجیٹھ کے

مکتا لیون پہ گھنگچی دیسہی
کہ موتی ہاتھون مین لیتی ہون تو وہ گھنگچی دکھائی دیتے ہین

نین کرکھی راتے کایا
آنکھین سیاہ رو اور جسم سرخ ہو رہا ہے

موتی ہوئہہ گھنگچی جہہ چھپایا
موتی اونکے عکس سے گھنگچی ہو جاتے ہین

اس کرا وچہہ نین ہتیاری
یہ آنکھین ہتیاری ایسی اوچھی ہین

دیکھت گا پیوسے نہ پاری
کہ شوہر کو دیکھتے دیکھتے گذر جاتا بھی ہین نہ شوہر ہاتھ لگا

کانو چھیون پکاون گڑ کر وا کھیر روکھہ
تیرا پکوان کیا چھوون ہمین کڑوا کرڑوا اور گھی خشک ہے

جہہ پل ہوت سو اورس کیے کیو سو بھوکھہ
جسکے کھانے سے بی لطفی ہو وہ کیون کھائیے بھوکھ تو شوہر اپنے ساتھ لیگیا

کمدن رہی کنول کی پاسان
کمدن پدماوت کے پاس ٹھہری
وہ کنبھلان رہی بھئی جو رو
پدماوت تو پژمردہ اور افسردہ تھی
کس تو ین بار رہس کنبھلانی
پھر کمدنی پدماوت سے کہا کہ کس واسطے لڑکی تو پژمردہ رہتی ہے
ابہین کنول کرہین تو ین باری
ابھی تو کنول کی کلی ہے اور لڑکی ہے
بینی تور میل سر روکھی
چوٹی تیری میلی اور سر روکھا ہے
پان بیل بدھ کیا جمائی
پان کی بیل خدا نے جسم مین جمائی
کر سنگار سکھ پھول تنبولا
مناسب ہے کہ سنگار کرے اور پھول پان کھائے

بیری سورج چاند کی آسان
دشمن آفتاب کی چاند سے توقع رکھے
بکس رہن باتہہ کر بھورو
اور کمدن نے شگفتگی سے باتین کرتے کرتے صبح کی
سوکھہ بیل جس پاو نہ پانی
ایسی خشک بیل ہے گویا پانی نہین پایا
کونول جبیں او ٹھٹ پوناری
آغاز عمر ہے اور ابھی اوٹھان پستان کی ہے
سرور ماہنہ رہس کس سوکھی
تالاب مین رہکر خشک کیون ہے
سینچت رہی توہ پلہاری
اسکو سینچتے رہیے تبھی تک سبز رہتی ہے
بیٹھہ سنگاسن جھول ہنڈولا
اور تخت پر بیٹھیے اور ہنڈولا جھولیے

ہار چیر نت پہرو سر کی کرہو سنبھار
ہار پہنو کپڑے اچھے پہنو سر کو سنبھالو
بھوگ بان دن دس لئی جوبن گیہہ بار
جوبن کر دو دس دن کی زندگی ہے جوانی کبھی پھر نہین آتی

جس جو کمدن جوبن کہا
جیسے کہ جو کمدن نے جوانی کا نام لیا

کنول نہ کسا جنت کہا
پدماوت شگفتہ نہوئی کہ مصیبت بڑی تھی

کندن کہ جوبن تہ ماتہان

اور پدماوت نے کہا کہ ای کندن جوانی اوسکی ہے

جاکر چھتر سو باہر چھاوا

جسکا چھتر باہر آباد ہو

اہا جو راجا رتن آجو را

ساری روشنی رتن سین کے باعث سے تھی

کو پالک پوتا ہی کو ماڈھی

کون پلنگ پر بیٹھے اور کون مونڈھے پر

چہندس یہ گھر بہا اندھیارا

چارون طرف یہ گھر تاریک ہو رہا ہے

کیا بیل تب جانون جاہی

جسم کی بیل اسوقت جانون کہ جمی ہے

جوا پچہے بیو کی سکھ چھانہان

جو شوہر کے ساتھ میں رہے

سو او چار گھر کون بساوئے

اُسکا اُجاڑ گھر کون آباد کرے

کہک سنگاسن کہک پیڑا

اب کسکا سنگاسن یعنی تخت اور کسکا بناؤ

سو وہنار پڑا بند گاڈھی

سونے والا تو قید شدید مین پڑا ہے

سب سنگار لے ساتھ سدہارا

سارا سنگار شوہر اپنے ساتھ لیکر سدھارا

سینچہار آو گھر سوئی

جب سینچنے والا شوہر گھر مین آئے

تو لہ رہون جھُرانی جو لہ او سو کنت

اُسوقت تک خشک رہونگی جب تک شوہر آئے گا

یہی پھول یہ سیندور ہوے او ٹھی بسنت

پھر یہی پھول اور یہی سیندور بسنت کی بہار دینگے

جن تو ین بار کرس اس جیو

کندن نے کہا باعث تم لڑکی ہو کی ایسی جان کو تکلیف

پر لہ سنگ آپن کہہ کیرا

شوہر کس کے ساتھ رہتا ہے

جو لہ جوبن تو لہ پیو

جوانی ہے تو شوہر بھی ہے

ایک کہاے دوسر ہو تہ

ایک کو چھوڑ کر دوسری پہ نظر ڈالتا ہے

جوبن جل وِن وِن جس گھٹا
جوانی مثل پانی کے ہے روز بروز کم ہوتی ہے
بھر سرور جو لہ نیران
بھری ہوئی تالاب مین جب تک پانی ہے
نیر گھٹین ہین پوچھنہ کوئی
جہان پانی گھٹا پھر کوئی نہین پوچھتا ہے
جب لگ کالندی ہوی رہی
جب تک کالندی ہی تب تک عیش ہے
جوبن بھنور پھول تن توڑا
جوانی مثل بھنوری کی ہی اور بدن تیرا پھول ہی

بھنور چھپان ہنس پرگھٹا
بھنورا پوشیدہ ہوجاتا ہی تو ہنس ظاہر ہوتا ہی
بہہ آدر نکلیں بہہ تیران
تب تک قدر و منزلت ہی جا تو بہت سی آتی ہین
پرس جو لیج ہاتھ رہ سوئی
جو چین کر لیجئے وہی ہاتھ مین رہتا ہے
پین سر سر ہوئے سمندر پری
پھر جب گنگا ہوکر سمندر مین ملی تو کیا عیش رہا
برده پوچھیہ جس ہاتھ مرورا
جب پیری آئی تو مثل دُم گاو دست مالیدہ ہی

[illegible]

کرشن جوبن تن کرن میا گونت نہہ ساتھ
جوانی مثل کرشن کے در تن مانند کرن کے اور محبت اسکی ساتھ مثل گونت کے ہی
چھرکی جا یہ بان پی ہنک چھاڈو وی ہاتھ
پس غماسی اسکو نباوگی بلکہ تیر کھاوگی کمان اسکے پاس ہے

جو پیو رتن سین مورا جیا
جو میرا شوہر رتن سین راجہ ہے
جو نہ جیو تو جوبن کہے
جو وہ باعث زندگی کا نہین ہے تو جوانی کس کام کی
جو جیو تو یہہ جوبن بھلا
گر جیا ہے تو جوانی بھی اچھی ہے

بن جیو جوبن کونے کاجا
تو بغیر جان کے جوانی کس کام کی
بن جیو جوبن کاہ سوا ہے
بغیر جان کے جوانی بیکار ہے
آپنہ جیس کرے نرملا
اور اپنے آپ کو پاک رکھنا پڑتا ہے

نکل کر زر کھہ سنگھ جنہہ کیرا
جب قوم مین مرد مثل شیر کے موجود ہو
ہیا پہاڑ کو کر تہہ کیرا
جسکا دل گستا پہاڑ ڈالے
جوبن نیر گھٹین کا گھٹا
جوانی کا پانی اگر کم ہوجاے تو کیا نقصان
سکھن سنگھیہ مرے سیام سنیہہ
انشا اللہ ایہ دل ہرا ہوگا اسکو ہر پانی بہا نہو

تہہ تکھر کیس سیار بسیرا
پھر وہان گیدڑ کیونکر مقام کر سکتا ہے
سنکھی تجے سیار رکھہ ہیرا
وہ شیر کو چھوڑ کے شغال کا منہ دیکھے
ست کے بیر نجا ہیہ پھٹا
ہان عصمت مین رخنہ نہ پڑے یہ بڑی نعمت ہے
جوبن نے ترور ہوی وسنیہ
اسوقت درخت جوانی کا خود تروتازہ دکھائی دیگا

راون پاپ جو جیو دھر اودو جگت منہ کا
راون نے جو سیتا کو ہر کے اپنے دل پر گناہ لیا دونون دنیا مین اسکا منہ کالا ہوا
رام جو استر من مع ھراتا ہ جھیرے کو پار
اور رام نے جو اپنے دلمین راستی کو جگہ دی اسکی ساتھ کروڑ تار کر دیتے

کت پاوس پن جوبن راتا
اے پیاری وت یہ عالم جوانی کا پھر کہان پاوے گی
جوبن منان برده ہونا نون
جب جوانی گذر گئی اور پیری کا نام آیا
جوبن ہیرت سے ملے نہ ہیرا
جوانی پھر ڈھونڈھنے سے نہین ملتی ہے
آتہہ جو کیس نگ بھنور جو سا
جبتک بال سیاہ مانند ناگ و بھنور کے ہین تبتک خوشبوئی ہوگی

ہیمنت چڑھا سیام سر چھایا
تی جب یکسوار ہوئی تو چھاتیون کا رنگ سیاہ ہوا
بن جوبن تھا کس سب تھان
پھر جوبن یعنی جوانی کہان جگہ پاتی ہے
تہہ پن جانہہ کر تہہ نہہ پھیرا
جب وہ گئی پھر نہین آتی ہے
پن بگ ہو نہہ جکت سب ٹھنا
پھر جب بگلے کیطرح سفید ہوجاینگے سارا عالم ٹھٹے سے کہا

سنبیر سیوئہ چیت کر سوا
سینبر کی خدمت کو طوطی نے خیال نہ کیا

روپ تور جگ اوپر لونان
تیرا حسن ساری زمانی پر شرف رکھتا ہے

بھوگ براس کیر یہ بیرا
اب تک عیش و عشرت کا وقت ہے

پن پچھتاس انت ہو بھوا
پھر پچھتایا جب آخر بھوا پایا

یہہ جوبن پاہن جل سونان
اور جوانی کا مہمان کا سا حال سنتا

مان لہوین کو کہہ کیرا
میرا کہنا مان کو پھر کون کسکا ہوتا ہے

اوہٹ کونت ورحس لت جوبن توہ رات
کمدن نے کہا کہ ای پدماوت تو ابھی اٹھتی کونپل ہے اور تیری جوانی سر سبز ہے

تولہہ رنگ لہو رچ پن سو پیر ہو پات
اور جوانی ہی تک سب رنگ ڈھنگ ہے پھر جو پتا زرد ہو گیا یعنی بڑھاپا ۔ ۵۸۰.

کمدن بین سنت ہی جری
سنکر کمدن بیان پدماوت کا سنکے جلی

رنگ تا کرہن جارون رچا
پدماوت نے کہا کہ وہ حسن و رنگ قابل جلا دینے کے ہے

دو سر کری جای دوئی باٹا
دوسرا وہ کرتی ہے جو دوسری راہ یعنی جہنم کو جاتی ہے

جہہ جی پیم پریت ڈوہہ ہوئی
جسکے دلمین محبت اپنے مالک کی ہو گی

جوبن جاو جاو سو بھونرا
جوانی جاتی رہے اور بھونرا چلا جائے

پدمن ہیئن آگ جن بری
اور ادھر پدماوت کے دلمین آگ سی بھڑک اٹھی

آپن تج جو پرا ایہہ لچا
جو اپنا شوہر چھوڑ کے دوسرے پر طمع کرے

راجا دوئی ہنو نہہ یک پاٹا
کہین ایک تخت پر دو راجہ بھی بیٹھے ہین

سکھہ سہاگ سون بیٹھا سوئی
وہی عیش و صحت اور سہاگ سے بیٹھے گی

پی کی پریت نجای جو سنورا
لیکن شوہر کی محبت ہرگز نہین جاتی

یہ جگ جو پی کر و نہ پھیرا
اس عالم مین اگر شوہر معاودت نکرے گا

وہنہ جگ ملنہہ جو ون پھیرا
تو اُس عالم مین ملاقات ہوگی اور روز بروز محبت بڑھ جائیگی

جوبن مور رتن جہہ پیو ؤ
میری جوانی خاص رتن سین کے باعث سے ہی

بل سوپی پر جوبن جیو و
تصدق ہی اُس شوہر پر جوانی اور جان میری

بھرتھر بچھوہ نیگلا آہ کرت جیو دینہہ
بھرتری نے مفارقت پنگل مین آہ کر کے جان دیدی

ہون پاپن جو جیت ہون یہی وس ام لینہہ
مین بڑی عذاب کی لایق ہون جو زندہ ہون یہی الزام مین نے سر لیا

پدماوت سو کون رسوئی
کمدن نے کہا کہ ای پدماوت کون باورچیخانہ ہے

جنہہ پرکار نہ دوسر ہوئی
جہان دو قسم کا کھانا نہین پکتا ہے

رس دوسر جنہہ جیبھہ بیٹھا
جسکی زبان نے دوسرا مزہ نہ چکھا

سو جانے رس کھٹا میٹھا
وہ ترش اور شیرین کی کیا قدر جانے

بھنور باس بہو پھولنہہ لئے
بھنورا بہت پھولون کی خوشبو لیتا ہے

پھول باس بہہ بھنور نہہ دیے
لیکن پھول سے بہت بھنورونکی بو حاصل نہین ہوتی

تو ین رس پریں نہ دوسر پاوا
تونے تو دوسرے مرد کا مزا نہین پایا پس تو کیا جانے

تنہہ جانان جنہہ لینہہ پراوا
اسکا مزا وہی جانے جو دوسر کی صحبت اُٹھائے

یک چلو رس بھری نہہ ہیا
یک جرعہ شراب سے دل نہین بھرتا ہے

جو لہہ نہ پھر دوسر پیا
جب تک دوسرا گھونٹ نہ پیئے

تور جوبن جس سمندر ہلورا
تیری جوانی مانند سمندر کی لہرین لے رہی ہے

دیکھہ دیکھہ جیو بوڑے مورا
یہ دیکھ کے میرا جی ڈوبا جاتا ہے

رنگ اور نہ پاے بسین
جب اس عمر مین تونی دوسرا رنگ نہ پایا

جرم اور تو ین پاوت کیسین
پھر بوڑھاپے مین کیا مزہ اُٹھاے گی

دیکھہ دھنک تو رنیان موہ لاگ بجھ بان
تیری آنکھین کمان سی دیکھکر میرے تیر کا سا زخم لگتا ہے
بہس کنول جو مانی بھنور ملاون آن
اگر تو خوش ہو کر خواہش کرے تو اور بھنورا تجھسے لا ملاون

کمندن تو ین بیرن نہ وھالی
پدماوت نے کہا کہ ای کمدن تو دشمن ہے خادم نہین ہے

موہ مس بول چڑھاوس آنی
تو مجھسے باتین گمراہی کی کرکے دغا کیا چاہتی ہے

نرمل جگت نیر کر نامان
زمانے مین پانی سے زیادہ کوئی چیز صاف نہین ہے

جو مس پرے ہوے سو سیامان
اُسمین ذرا سی سیاہی پڑے تو سب سیاہ ہوجاے

جوان دھرم پاپ نہہ دلیا
جس جگہہ ایمان قایم ہے وہان کفر کا کیا دخل

کنک سہاگ مانجھہ جس سیسیا
درمیان سونے اور سہاگے کے سیسیا نہین رہتا ہے

جو مس پرے بجھی بس کاری
درحالیکہ سیاہی سفیدی مین پڑکر سیاہ کردیتی ہے

سو ہنس لاے موہ دیس کلنکو
پس تو ہنس ہنس کے مجھکو گالیان دیتی ہے

کاپڑ منہہ چھوٹ مس انگو
درحالیکہ سیاہی کپڑے کے منہہ مین چھوٹتی

سو مس لاے موہ دیس کلنکو
سو ہی سیاہی لگا کے کلنک ٹیکا میرے ہی لگایا جاتا ہے

سیام بھنور مور سورج کرا
میرا شوہر جیسے قربان ہے وہ سورج کیطرح روشن ہے

اور جو بھنور سیام مس بھیرا
اور جو بھنورے ہین وہ سیاہی مین ڈوبے ہین

کنول بھنور رب دیکھی آنکھی
مینے ہو مثل کنول کے ہون اپنے بھنورے کی جو مثل آفتاب کی

چندن پاس نہ بیٹھے ماکھی
صندل کی خوشبو کیواسطے مکھی نہین بیٹھتی

سیام سمند مور نرمل رتن سین جگ سین

شوہر سمند کا سا روشن اور صاف ہوا اور رتن سین عالم کا نگاہ رکھے

دوسر جو کھانڈے تس بلای جس بھین

دوسرا شخص جو اسکا مقابلہ کرے وہ ایسا غائب ہو جاے جیسے لگن دریا

پدمن بن مس بول نہ بنیان

اے پدماوت مذمت سیاہی کی نکر کہ اکثر اعضا کی زیب

سو مس دیکھہ دھون تور نینان

از انجملہ اپنی آنکھون کی سیاہی کو دیکھ

مس سنگار کاجر سب بولان

پھر کاجل پر نظر کر کہ باعث زینت سب مین مشہور ہے

مسک بوند تل سوہ کپولان

پھر نقطۂ سیاہ کو دیکھ کہ وہ تل ہوکر تیرے رخسارے پر

لو تان سوئی جہان مس ریکھا

حسین وہی ہے جہان خطوط سیاہ ہین

مس تپ نہہ تہہ سین جگ دیکھا

سیاہی تلیون پر خیال کرو کہ اس سے عالم نمایان ہے

جو مس گھال نین دھو لیہی

اگر سیاہی دونون آنکھون کی نکال لی جاے

سو مس پھیر جاے نہ لیہی

تو آدمی اندھا ہو جاے اور پھر سیاہی اندر نہ جاے

مس مندرا دھو چپ اوپر اہین

پھر بھنورون کا حال نگاہ کرو جو چھپا تیون پر ہین

مس بھنورا جس کنول ہوا ہین

اور بھنورے کی سیاہی کو دیکھو کہ وہ کنول پر کیسا ہے

مس لینہہ مس بھونہہ اوپیے

چونکہ سیاہی زلفون کی اور بھنون کی دیکھو کیسی لطیف ہوتی ہے

مس بن دسن سوکھہ نہ دیے

بغیر سیاہی کے دانتون کی زیبایش نہین

سو کس سیت جہان مس ناہین

ایسی سفیدی کس کام کی جس مین سیاہی نہو

سو کس پنڈ نہ جنہہ پرچھاہین

اور کون ایسا جسم ہے جسکا سایہ نہین ہے

اس دیوپال راوت چھتر دھر اسیر ہیر

بالفعل جا دیوپال ایسا صاحب فسر ہے

چتوڑ راج بسرگا گیو جو کنبھل نیر

چتوڑ گڈھ کا راج بھول جاؤ اگر کنبھل نیر کی سیر کرو

سن دیوپال جو کنبھل نیری

دیوپال راہ اور کنبھل نیر کا نام سنکر

مورے پی کا ستر دیوپالو

اور کہا کہ میری شوہر کا دشمن دیوپال ہے

دُکھ بھرا تن جیت نہ کیا

بقدر ہر موی تن کی جسکی باعث سی مجھکو رنج ہے

سون ندی اس مورے پیو گروا

مانند سون ندی کی میرا شوہر با وقار ہے

جہ اوپر اس گرداپ ہیو ؤ

جسکے سر پر ایسا شوہر بھاری ہو

پھیرت نین جیہ سو چھوٹی

اگر وہ آنکھیں پھیرکر دیکھے تو تیرا اسکا کھل پڑی

ناک کان کاٹے مس لائی

اور ناک کان کاٹ کر اور منھ کالا کرکے

کنول جو نین بھو کھہ دھن پھیری

پدماوت نے غصّے کی ماری آنکھیں پھیر لیں

سو کت پوج سنگہ سر بھانو

سو مقابل شیر کے ریچھ نہین ہو سکتا ہے

تہک سندیس سناوس پیا

اُسکا پیغام یہ سنیوا مجھکو دیتی ہے

پاہن ہو پرے جو ہردا

اُسمین پتھر بھی پڑے تو بہ جاسے

سو کس ڈولائین ڈوے جیو ؤ

اُسکا دل کسی لغزش نیز سے ہل سکتا ہے

بھی کوٹن کٹنی نستی کوٹی

اور جیا تو تیر کٹنی ہی ویسا ہی وہ مجھکو کوٹے

موند موند کے گدھے چڑھائی

اور سر مونڈ کے مجھکو گدھے پر چڑھا دے

[illegible] اور کنبھل نیر کی اور [illegible] اور دیوپال سے کہی ۱۲

محمد گرو جیہ پیرہ لکھی کا کوئی تہہ پھونک

ای محمد جسبلہ نے قدرت الٰہی سے پیدا کیا ہی وہ ہوا کی پھونک سے اڑ نہین سکتا

جنہہ کے بھار ربلت ٹھہر ہا او تہ پن جھنک

جسکے وزن درمیان قایم ہیں وہ ہوا کی جھونکی سی نہین اُڑ سکتا ہی

۵۰۴

رانی دھرم سار پن ساجا
رانی نے پھر خیرات خانہ بنوایا اور خیرات شروع کی
بند مونکھ جہنہ پاوہنہ راجا
اس نیت سے کہ راجا قید سے رہائی پاے

جانونت پردیسی چل آوا
جتنے مسافر آنے لگے
ان دان او پان پہہ آوا
اونکو خوراک اور زر نقد دیتی اور پانی پلواتی

جوگی جتی او جت کنتھی
جتنے جوگی جتی اور صاحب خرقہ آتے
پوچھی پیہ جان کو و پنتھی
اونسے شوہر کا حال پوچھتی کہ شاید کوئی

دیت جو دان بانہہ بھی اونچی
خیرات کرنے سے جو ہاتھ اونچا ہوا
جاے ساہ پہنہ بات پہونچی
بادشاہ کے پاس یہ خبر پہونچ گئی

پاتر یک ہت جوگ سوانگی
ایک طوائف جو مکر میں کامل تھی
ساہ اوکھارے ہت و مانگی
بادشاہ نے اوسکو طلب کیا

جوگن بھیس بیوگن کینھی
اور کہا جوگن کا بھیس کرکے چتوڑ کو جا
سنکے سبد مول تت کینھی
اور پدماوت کو جوگن بناکے لا تو بہت انعام پائیگی

پدمنی پہنہ بیٹھی کے جوگن
اگر پدماوت کے پاس تیرا دخل ہو جاے
بیگ آن کر بیہ بیوگن
تو ممکن ہے کہ تو بہت جلد اسکو جوگن بناکے لے آئیگی

چتر کلا من موہن پر کایا پردیس
شکل جوگن مانند تصویر کے فریفتہ کرنے والی دلوں کی
آے چڑھے چتور گڑھ ہو جوگن کر بھیس
چتور گڑھ میں آ پہونچی جوگن کے بھیس میں

مانگت راجا ر چل آئے
بھیک مانگتی ہوئی راجہ کے دروازے پر آ پہونچی
پھیر حیر یہ بات جنائی
اور پھیر پھار کر بہت سی باتیں بنائیں

٥٨٥

جوگن ایک بار ہے کوئی

لونڈیوں نے بیان کیا کہ باہر کوئی جوگن آئی ہے

مانگے جیس بیوگن ہوئی

وہ بھیک اس انداز سے مانگتی ہے جیسے کوئی فراق زدہ ہے

ابھین نوجوین تپ لینھے

ابھی نوجوان ہے اور نیا جوگ اختیار کیا ہے

پھار پٹورا کنتھا کینھے

دوپٹہ پھاڑ کے گودڑی بنائی ہے

برہ بھبھوت جٹا بیراگی

فراق کا بھبھوت اور جٹا بیراگیوں کی سی ہے

چھالا کاندھ جاپ کنٹھ لاگی

اور مرگ چھالا کندھے پر اور مالا ہاتھ میں

مندرا سرون نہیں تھر جیوہ

حلقے کانوں میں ہیں جی بیقرار کیے دیتے ہیں

بن ترسول ادھاری پیوہ

بدن مانند ترسول کے سیدھا پی پی رٹ رہی ہے

چھاتا چھانہہ دھوپ جن لاگے

چھاتا ماتھے کے واسطے ہے جس میں دھوپ نہ لگے

پاین نیوزین بھوبھر جرے

پاؤں میں گھر دین جلتی بھوبھل کے بچاؤ کے واسطے

سینگی سبد دھندھاری گرا

مانند آواز سینگی باجے کے آواز اسکی مستانہ ہے

جرے سو بھاون جہاں پگ دھرا

جہاں قدم رکھے وہاں زمین جل جاتی ہے

کنگری گہین جوگ بجاوی بارہ بار سناؤ

کنگری ہاتھوں میں لیے ہوئے اشعار عاشقانہ گاتی ہے

نین چکر چار نہہ دس ہیرہہ ڈھونڈھ سو کب پاؤ

آنکھوں کے چکر چاروں گھماتی ہے اور معشوق کی تلاش میں پھرتی ہے

سن پدماوت مندر بلائی

پدماوت نے اسکا حال سنکے گھر میں بلا لیا

پوچھے کون دیس ہت آئی

اور پوچھا کہ کس ملک سے آئی ہے

ترن ہیں تو چھاج نہ جوگو

تیری ابھی نئی عمر ہے تجھے جوگ زیبا نہیں ہے

کہہ کارن اس لینہہ بیوگو

کس واسطے تو نے ایسا بیوگ اختیار کیا ہے

۵۸۶

کہس برہ دکھہ جان نہ کوئی
اسکے جواب مین کہا کہ درد فراق کی قدر کوئی جان نہین سکتا
کنت ہمار گیو پردیسان
میرا شوہر پردیس گیا ہے
کا کر جیو جوبن او دیہا
کس کام کا جی اور جوبن اور جسم
پھار ٹچور کنیھہ مین کینتھا
کپڑے پھاڑ کے سینے گودڑی بنائی
پھرون کرون چہون چک پکار
چارون طرف پھر پھر کے پیکو پکارتی ہون

برہن جان برہ جنہہ ہوئی
فراق زدہ ہی جانے جسپر فراق پڑے
تہہ کارن ہم جوگن بھیان
اوسی کے واسطے مین نے جوگن کا بھیس بنایا ہے
جو پیو گیو بھیو سب کھیہا
جو شوہر ہی نکل گیا تو سب خاک ہے
جنہہ پیو ملے لیہو سو پنتھا
جس راہ مین شوہر ملے وہی راہ اختیار کی ہے
جٹا پرے کو سیس سنبھارا
سر پر جٹا پڑ گئی ہے کہ سر سنبھالا نہین جاتا

ہردے بھیتر پیو بسے ملے نہ پوچھے کاہ
باوجودیکہ شوہر دل مین ہے مگر نہ ملتا ہی نہ اوس پوچھتا ہے
سون جگت سب لاگے وہ بن کچھو نہ آہ
اوس بغیر سارا عالم ویران لگتا ہی بغیر اسکے سب ہیچ ہے

سرون چھید مین مندرا میلی
کان چھید کے مین نے حلقے پہنے ہین
تہہ بیوگ سنکے نت پوری
اوسکے فراق مین آواز سنکھ کی سنکر
کو موہ لی پی کے کنٹھہ لاوی
کون ایسا ہی جو مجھکو میرے شوہر کے گلے لگا دے

سبد اوناؤن کہان پیو گیلی
اور آواز پر کان لگائے رہتی ہون کہ پی کہان گئے
باربار کنگری بھئی جھوری
مانند کنگری کے خشک ہو رہی ہون
پرم ادھاری بات جنا دے
اور میری محبت کی باتون سے مجھکو خبر دے

پانور ٹوٹ چلت گا چھالا

چلتے چلتے گھڑاوین ٹوٹ گئین اور سر گ چھالا کا کام جا مارا

گیون پیاگ ملا نہ پیو و

پراگ گئی وہان بھی پیو نہ ملا

جاے بنارس جاریون گیا

بنارس مین بھی جا کے جسم کو جلایا

جگناتھ چکر نہ کی آئی

جگنا تھ مین بھی جا کے چکر مار آئی

من نہ مرے تن جوبن بالا

لیکن کمبخت دل نہین مرتا ہو نہ تن جوبن

کروٹ لینھہ دیکھہ بل جیو و

اور مقام کروٹ مین بھی جا کر جانفشانی کی

پارون نیٹڈ انہاون گیا

گیا جا کے نیٹڈا پارا اور غسل کیا

ئین سو دوارکا جای انہائی

پھر دوارکا جا کے نہائی

جای کیدار داگ تن دینھون تہنہ نہ ملاتن ایک

کیدار ناتھ جا کے اپنے تن کو داغ دیا وہان بھی سراغ نہ پایا

ڈھونڈھ اجودھیا پھرا تیون سرگ دوای چینیک

پھر اجودھیا جا کے گھومتی وہان بھی پتا نہ لگا

گوو کھہ ھر دوار پھر گینھون

پھر گو، کھہ اور ہر دوار گئی

ڈھونڈون بال ناتھہ کر ٹیلا

بال ناتھ کا ٹیلا بھی ڈھونڈھ مارا

سورج کنڈ منھہ جاریو دیہا

پھر سورج کنڈ جا کے بدن جلایا

رام کنٹھ گومتی گردوارو

رام کنڈ اگومتی اور گردوار گئی

نگر کوٹ کت رسنان دینھون

نگر کوٹ جا کے اپنی زبان چڑھائی

متھرا متھون نہ سو پیو میلا

متھرا جا کے خوب ڈھونڈھا وہان بھی نہ ملا

بدری ملا نہ جا سون نیہا

بدری ناتھ گئی وہان بھی نہ ملا

داہن ورت کینھہ کے بھارو

داہن ورت مین جا کے طواف کیا

سیت بند کیلاس سمیر و
پھر سیت بندر امیر اور کیلاس اور سمیر گئی
برنجھ ورت برنجاوت پرسی
پھر برنجھ ورت اور برنہاوت گئی
نیل کنٹھ مرکھ کر جیٹھا
نیل کنٹھ اور سرکو اور کر جیٹھا

گیون الکھ پور جہان گنبھیرو
وہان سے الکھ پور جانے کی کوشش کی
بینی سنگم سیجھون کرسی
اور بینی سنگم مین جا کے تلاش کی
گورکھ ناتھ استھان سمیٹا
اور گورکھ ناتھ و استھان طے کیا

پٹنا پرب سو کھر ہانڈھیریون سنسار
پٹنا جو پورب ہی وہان گئی اور گھر گھر عالم مین پھری
ہیرت کھون نہ پیو ملانا کوئی ملون ہار
اور ڈھونڈھا کی مگر شوہر نہ ملا نہ ملانے والا کوئی پایا

بن بن سب ہیریون نو کھنڈا
جنگل جنگل سب ڈھونڈھا نوون کھنڈ مین
چونسٹھ تیرتھ کینہہ سب ٹھانو
چونسٹھو تیرتون مین مقام کیے
دہلی سب دیکھون ترکانو
پھر دہلی مین اور سلطانون کی بستیون مین پھری
رتن سین دیکھون بند ما نہان
وہان دیکھا کہ رتن سین قید ہے
سب راجا باندھے اودگی
علاوہ اوسکے اور راجا دیکھے قید مین داغی

جل جل ندی اٹھارہ کھنڈا
اور اٹھارہ کھنڈ کے ندیون جا جا پانی مین ڈھونڈھا
لیت پھریون وہ پیو کر نانو
اور شوہر کا نام لیتی پھری
او سلطان کیر بندوانون
اور بادشاہ کے قید خانے مین گئی
جرے دھوپ چھن پاوچھا نہان
او جلتی دھوپ مین چھا یا جا تا ہی ایک لحظہ بھر سایہ سے
جو گن جہان راج پالاگی
اون سیون نے جگو دیکھا اور جوگن جا کے پالاگن کی

کا سو بھوگ جہ انت نہ گیو
لیکن کیا اختیار جہان گذر غیر نہو
دہلی ناؤن نجاؤن ڈھیلی
دہلی کا نام لینا آسان نہین ہے

یہ دکھ سے لے سو گیو سکھ دیو
ایسا دکھ کہ سکھ دیو اپنے ساتھ لے گیا
سٹھ بند گاڑھ نکس نہہ گیلی
ایسی وہان قید شدید ہے کہ نکلنے کی راہ نہین

دیکھہ دگدھہ دکھہ تا کرا ہون کیا نہ جیو
رتن سین کا حال پریشان دیکھکر اتنک جسم مین جان نہین
سو وہ کسین وہ جیسے جا کراس بند پیو
وہ عورت کیونکر زندگانی کرے جسکا ایسا شوہر قید مین ہو

پدماوت جو سنان بند پیو
پدماوت نے جو حال قید شوہر کا سنا
دوڑ پائے جوگن کے پڑی
دوڑ کے جوگن کے پانون پر گر پڑی
پائے دہیو دوؤ نین لاؤن
پانون دو کہ دونون آنکھین سے لگاؤن
جنہہ نین توین دیکھا پیو
جن آنکھون سے تونے میرے شوہر کو دیکھا ہی
ستا و دہرم دیون سب توہی
جان و مال و ایمان سب تجھکو دے ڈالونگی
توین مور گرو تو رہون چیلی
تو مری گرو ہو اور مین تیری چیلی ہون ۵۹۰

پرا اگن منہہ جانہہ گھیو
تو یہ معلوم ہوا کہ گویا آگ مین گھی ڈالا
اوٹھی آگ جہ جوگن پن جری
ایسی آگ اوٹھی کہ جوگن جلنے لگی
لے چل تہان کنت جہہ ٹھاؤن
اوس جگہہ لے چل جہان شوہر میرا ہے
مرہ دکھا و دیون بل جیو
مجھکو دکھا دے تو تجھپر جان قربان کردون
پی کی بات کہے جو موہے
شوہر کی بات جو تو مجھسے بیان کریگی
بھولی بھرت نبتھہ جین میلی
کہ مجھ گم گشتہ کو تونے راہ پر لگایا

ڈونڈا ایک مایا کر مو رین | جوگن ہو نون چلون سنگ تورین

لیک لمحہ میرے اوپر مہربانی کرے | کہ جوگن ہو کے تیرے ساتھ چلون

سکھن کہا پدماوت رانی کر ہو نہ پرگٹ بھیس

یہ حال دیکھکر سہیلیون نے کہا کہ اے رانی اپنا بھید نہ ظاہر کرو

جوگی سو جو گپت من جگوی لے گر کرا دیس

جوگی وہی ہے کہ اپنا راز پوشیدہ رکھے اور جو مرشد بتلاے کسی پر ظاہر نہ کرے

بھیکھ لیہو جوگن پھر مانگو | گپت بنائے کہین سو انگو

پھر سہیلیان جوگن کا بھیس بھکو بولین کہ بھیکھ لو اور جاؤ | ایسے اوچھون کے بھیس سے شوہر نہ ملیگا

یہ بڑ جوگ بیوگ جو سہا | جیسین پیو راکھے تم رہا

یہ بڑا جوگ جدائی کا جو تمنے گوارا کیا | مناسب ہے کہ جسطرح شوہر رکھے اسطرح رہو

گھڑی منہہ بھی رہے اوداسا | انچل کھپر سنگی سو اسا

جوگ کا لطف یہ ہے کہ گھڑی میں اداس رہو | آنچل کا کھپر بناؤ اور سینگی کا دم بھرو

رہے پیم من ارجھا لٹا | برہ ڈھنڈھار سر منہہ سر جٹا

محبت کی زلف دلمین الجھی رہے | اور فراق دوست کی سر پر جٹا پڑے

نین چکر لاوے لے پنتھا | کیا جو کا پر سو ہی کنتھا

آنکھون کا چکر اوسکی راہ مین بناؤ | اور جسم پر جو کپڑے ہین اُسکی گودڑی کرو

چھالا بھسم گنگن سر چھاتا | رنگ رکت رہے ہردے راتا

زمین کو مرگ چھالا سمجھو اور آسمان کو چھاتا | اور رنگ سرخ جسم کے خون کا سمجھو

من مالا پھیرن تنت و نہین | پانچو بھوت بھسم تن ہونہین

اور دل کا مالا بنا کر پھیرا کرو | اور حواس خمسہ کا بھبھوت بناؤ

کنڈل سنہپی بنان پانو پاسے پرہیہ
اور بجائے کنڈل کے شوہر کی باتین کانون مین ڈالو اور گھڑاونی پڑھین پڑتی ہین
ڈنڈک جای گورا بادل جای ادھاری کہیہ
ایک لحظہ گورا بادل کے پاس جا کے اپنی کہانی کہو

سکھین کھجائی وگدھ اپارا
ایسی باتین کر کے سہیلیون نے آگ فرو کی
گئے گورا بادل کے بارا
اور جوگن کو ہانکدیا اور پدماوت کو گورا بادل کے گھر لیگئین

کنول چرن بھیتین جرم ندہیہ
وہ پانون شل گل کنول کے جو عمر بھر زمین پر نہ چلے
جات تہان لگ چھالا پرے
گورا بادل کے گھر جانے سے چھالے پڑ گئے

نکس آے سُن چھتری دوؤ
پدماوت کے آنیکا حال سنکر دونون چھتری نکل آئے
تس کانپے جس کانپ نہ کوؤ
اور ایسا کانپنے لگے کہ ایسا کوئی نہ کانپے

کیس چھور چرن ہنہ رج جھاری
اور اپنے سر کے بال کھولکے پدماوت کی خاک قدم پاک کی
کہان پاو پدماوت دھاری
اور پوچھا کہ آپ نے کہان تکلیف کی

راکھا آن پاٹ سنوانی
پھر فوراً سونے کا تخت لا کے بچھایا
برہ بیوگ نہ بیٹھے رانی
لیکن پدماوت فراق زدہ شوہر ہرگز نہ بیٹھی

چنور ڈھار ہوے چنور دو لاونہہ
پھر وہ دونون کھڑے ہو کے چنور ہلانے لگے
مانتھین چھیا تھہ رجایس پاوہ
اور کہا کہ جو حکم ہو سر سے بجا لائین

اولٹ بہا گنگا کر پانی
خلاف توقع کی ہوا گنگا کا اولٹا بہنا یعنی ہمارے گھر آپکا آنا
سیوک بار نہ آو نہہ رانی
خادمون کے گھر مین مالکہ نہین جاتی

کا رس گشٹ گینہہ جے جوہم کرت نہ چھاج
کیا ایسی گزند آپکے جی پر پہنچی جو اپنی شان و شوکت چھوڑ دی

اگیا ہوسے بیگ سو جیو تمھارے کاج

اب جلد حکم ہو کر تمھارے کام کے واسطے جان حاضر ہے

کہی روسے پدماوت باتا

پدماوت رو رو کے باتین کرنے لگی

نینہہ رکت دیکھہ جگ راتا

کہ آنکھونکے خون سے سارا عالم سرخ دکھائی دیا

اولتھہ سمند جس مانک بھری

کمال طغیانی اشکو نسے آنکھین مانند سمند جوش مار رہی تھین

رووس رُہر انس بتن دہری

اور روتے روتے خون کے آنسو بہنے لگے

رتن کے رنگ نین پی وارون

اور یہہ بات کہی کہ رتن کے رنگ پر آنکھین قربان کرتی ہون

رتی رتی کے لوہو دھارون

اور قطرہ قطرہ کرکے لہو گراتی ہون

کنولنہہ اوپر بھنورا اُڑاون

کنول کے اوپر بھنورا اوڑاتی ہون

لے چل تہان سورج جہان پاون

وہان مجھکو لے چلو جہان اپنا سورج پاؤن

ہی کئے ہردبدن کے لوہو

دل کی ہلدی اور بدن کا خون کرکے

جیو بل دیون سو سنو بچھوہون

جان قربان کرون بلد و فراق مین

پربنہہ آنس ساون جس نیرو

میرے آنسوا یسے گرتے ہین جیسے ساون کا پانی

ہریہہ بہم کسبھی چیرو

زمین سبز ہی اور کپڑے سرخ ہین

چڑھی بھونگم لٹ لٹ کیسا

لیکن میرے بالونکی مانند سانپ کے میرے سر پر چڑھے ہین

بھئی روودت جوگن کے بھیسا

روتے روتے جوگن کے بھیس مین ہوگئی

بیر بہوٹی بھی چلین تو تہو رہنہہ نہہ آنس

باوجودیکہ بیر بہوٹی ہوکے چلنے لگے تب بھی آنسو بند نہین ہوتے

نینہہ پنتھہ نہ سوجھے لاگو بھادون بانس

آنکھو نسے راہ نہین نظر آتی بسبب کثرت بارش بھادون سے

متہ گورا بادل کھنب دووٗ
پھر پدماوتی نے کہا کہ اے گورا بادل تم دونون مددگار ہو

جس رن بھار نہ اور نہ کووٗ
اور تمھاری برابر کوئی بہادر نہین

دکھہ برکھا اب رہے نہ راکھا
رنج داندوہ مثل برسات کے ہو گیا ہے

مول تپار سرگ بھی ساکھا
جڑ تحت الثری مین اور شاخ آسمان پر پہونچی

چھایا رہی سکل مہہ پوری
اور سایہ اوس درخت کا ساری دنیا مین پھیل گیا ہے

برہ بیل بھی باڈھہ کھجوری
اور فراق کی بیل بڑہ کے کھجور ہو گئی

تہہ دکھہ لیت برکھہ بن باڈھی
اسی رنج سے درخت جنگل بڑہ کے

سیس اُگھارین روویہ ٹھاڈھی
سر کھول کے کھڑے روتے ہین

چہم پور سایر دکھہ پاٹا
زمین بھر گئی اور تالاب دکھ کا پاٹ ہو گئے

کوڈی بھئی پھیرے بھاٹا
اور کوڈی کا دل پھٹ گیا

بہرا ہیین کھجور کر بیا
اور اسی اندوہ سے کھجور کا تخم پھٹ گیا

بہری نا ہنہ موریا ہن ہیا
مگر میرا دل ایسا پتھر ہے کہ وہ نہین پھٹتا

پیو جنہہ بند جوگن ہوے دھانون
شوہر جہان قید ہے مین جوگن ہو کے وہان جاؤنگی

ہون بند ہولون پیہ مکرانون
مجھکو قید ہونا منظور ہے مگر شوہر کی مخلصی ہو جاے

سورج گہن گراسا کنول نہ بیٹھے پاٹ
سورج کو تو گہن نے گھیرا ہے یعنی راجہ کو کنول یعنی پدماوت تخت پر نہ بیٹھیگی

مہون پنتھہ تہہ گونب کنت گئی جیہہ باٹ
مین بھی اوسی راہ جاؤنگی جس راہ مین شوہر گئے

گورا بادل دووٗ پسیجے
یہ سنکے گورا بادل دونون پسیجے

رووت رُہر سیس لہہ بھیجے
اور آنسو بہے کہ آب اشک سر تک پہونچ گئے

ہم راجا سون یہی کہانی
ہمنے راجا سے یہی بات نصیحت کہی تھی
جو مت سن ہم آے کہاسے
جو برے راجا کی سنکے ہم ناراض ہوے سے تھے
جب لگ جینہہ نہ بھاگنہہ دوؤ
سو ہم دونون جبتک نہ مینہ ہین بھاگنے والے نہین ہین
اوے اگست بہت اب گاجا
خاطر جمع رکھو جسوقت اگست ستارے نے طلوع کیا اتھرا کا
گابر کھا اگست کی دلیٹھی
جہان برسات گذری اور اگست ظاہر ہوا
بیدھون راہ چھڈاون سورو
راہ ستارے کین سوراخ کرونگا اور آفتاب کے چھڑالاونگا

تمہ نہ ملہو دھری ترکانی
کہ تم نہ ملو مسلمان لوگ گرفتار کر لینگے
سونیان ہم مل تجھے آئے
وہی سبب ناراضی آخر کو ہمارے سر پر پڑا
سوام جیوکت جوگن ہوؤ
سو ہماری زندگی مین تم کسطرح جوگن ہوگی
نیر گھٹین گھر آوے راجا
پانی کم ہوا راجا کو گھر مین داخل سمجھو
پڑے پلان ترنگم پیٹھی
اوسی وقت چار جامہ گھوڑے کی پیٹھ پر پڑیگا
رہے نہ دکھ کر مول انکور
پھر دکھ کی جڑ اور شاخ باقی نہ رہے گی

وہ سورج تمہ سس بدن آن ملاون سوے
راجا آفتاب ہین اور تم ماہتاب ہو مین اونکو تمسے ملا دونگا
تس دکھہ منہہ سکھہ اپنے رین مانجھ دن ہوے
جسطرح دکھ سے سکھ پیدا ہوتا ہے رات سے دن ہوتا ہے

لینہہ پان بادل او گورا
پھر گورا اور بادل نے بیڑا لیا
تمہ سا نونت نہ سر پر کونو
پدماوت نے کہا تم بہادر ہو تمہارا مقابل نہین
کہ لے دیون اہم تمہ جورا
اور کہا خاطر جمع رکھو ہم تمہارا جوڑا ملا دینگے
تمہ ہنونت انگد سم دوؤ
تم دونون ہنونت ہو اور انگد کی برابر ہو

تم ارجن اوبھیون بھوارا

تم ارجن اور بھیم سے زیادہ ہو

تمہ ٹارن بھارن جگ جانی

تم دافع عدو اور بہادر ہو عالم جانتا ہے

تمہ اس مورین بادل گورا

تم ایسے میرے بادل اور گورا ہو

جبس ہنونت راگھو بند چھوری

جسطرح ہنونت نے راگھو کو قید سے چھڑایا

تمہ بل بیر سوندن ہارا

تم بل میں یعنی زور میں بہادر اور حساب جانتے

تمہ سو برس او کرن بکھانی

تم سو برس کے زمانے سے مشہور ہو

کاکرکمہ ہیرون بند چھورا

سوائے تمہارے کسکا منہ قید سے چھڑا ئیگا

تس تمہ چھور ملاوہ جوری

اوسی طرح تم چھڑا کے جوڑا دو

جیسین جرت لکھا گھر باسی کنہیان بھون

جسطرح سے راجہ بھیم نے مکان جلتا ہو اور دیکھکے بہادری سے

جرت کھنبہ تس کا ڈھوکے پرکھا رکھہ جیون

ستون جلتے ہوے کو اکھاڑ ڈالا اور آگ سے سفر پائی تم بہی بہادری کرکے راجہ کو چھڑا دو

رام لچھمن تمہ دیت سنگھارا

تمنے رام لچھمن ایسون کو ہلاک کیا

تمہ ڈرونان او تیاگ گیو

تمنے ڈرونا اور گنگیو کو ہلاک کیا

تمہ جودھشٹر او جر جودھن

تم زمین میں مثل جودھشٹر اور جرجودہن

تم راگھو پر سرام جوجودھا

اور راگھو اور پرسرام اور جودھا

تمہ گھربل بھدر بھوارا

تمنے گھربل بھدر ایسے کا خراب کیا

تمہ لیکھو بیرا و سہدیو

تم دانائی اور بینائی میں ابیرا اور سہدیو ہو

تمہ بھوج نل دو و سنبھودھن

اور راجہ بھوج اور نل ہو

تم پرنیگیا او بت بودھا

اور پر نیگیا وغیرہ پر فضیلت رکھتے ہو

تمہ چترگن بھیر تہہ کو مارا

تمنے چترگن اور بھیر تہہ کو مارا

تمہ پرد من اواتر ودھ دوو

تم دونون پر دمن اور اتر دس ہو

تمہ سر پوج نہ بکرم سائین

تمہاری برابر شجاعت اور سخاوت مین بکرماجیت نہیں

تمہ کنس مین چانور سنگھارا

تمنے کنس اور چنور کو ہلاک کیا

تمہ اہیرن بھل سمجھ دوو

اور تمکو اہیرن سب سمجھتے ہین

تمہ ہر چند بھیر بھاگ سائین

تمنے راجہ ہر چند اور بھیر بھاگ سے گئے

جس اس سنکٹ پنڈون بھیم بند چھور

جسطرح عین تکلیف مین پنڈون کو راجہ بھیم نے قید سے چھڑایا

تس پر جبن پر کاھو را کھ لیہو پر بنجھ مور

اوسیطرح اسوقت مین تم ہماری مدد کرو

۵۹۷

گورا بادل بیرا لیغان

یہ سنکر گورا بادل نے بیڑا اوٹھایا

ساج سنگاسن تانا چھاتو

پدماوت کیواسطے تخت بچھایا اور چتر لگایا

کونول چرن بھین پھر دکھ پاوہ

اور یہ بات عرض کی کہ پیادہ پا چلنے سے تکلیف ہوگی

سن سورج پاوہ نہ جیہ جاگا

شوہر جو مثل آفتاب کے ہی اوسکا حال سنکر دل شگفتہ ہوا

جن نس منہ اب دیت دکھائی

گویا رات کو سنجھا کہ روشنی سے دکھائی دینے لگا

جس ہنونت انگد بر کیہنا

جسطرح انگد پہلوان نے معرکہ راجہ مین قوت کی تھی

تمہ مانتھین جگ جگ اہو تو

اور دعا دی کہ تمہارا سہاگ ہمیشہ قائم رہے

چڑھ سنگاسن مندر سدھاو

تخت پر بیٹھ کر دولت سرا کو سدھارو

کیسر برن پون ہین لاگا

اور اس زعفران کے سے بدن کے دل مین ہوا سی

بھا اوقت مس گئی بلائی

اور تاریکی غم کی دور ہو گئی

چڑھی سنگاسن چمکت چپلا
پھر پدماوت تخت پر سوار ہو کر بجلی سمان تخت پر چمکتی تھی

جانو و تج چاند نرملا
اور شکل چودہوین کے چاند کے پاک و صاف تھی

اونگ سکھین گو وترا این
اور سہیلیان مانند ستارون کے

ڈھارت چنور سندرے این
چنور ہلاتی ہوئی مکان تک ہمراہ گئین

دیکھیہ سو دیج سنگاسن شنگر دھرا للاٹ
تخت کو جو شخص راہ چار دیکھتا تھا پدماوتی نے پیشانی اپنی زمین پر رکھی

کنول چرن پدماوت لے بیٹھارین پاٹ
اسے پدماوت جو شکل کنول کے تھی اوسکے قدم چوم کر تخت پر بٹھایا

بادل کیہ جسو دی مایا
بادل کی جو جسودا مان تھی

آئے گہے بادل کے پایا
اوسنے آکے بادل کے قدم پکڑے

بادل رائے مور تو ین بارا
اور بہت عجز و انکسار کیا کہ ای بادل میرے بچے

کا جانس کس ہوے جو جھارا
تو لڑکا ہے لڑائی سے کیا واقف ہے

پاتشاہ بھمی پت راجا
بادشاہ جو ملک کا مالک ہے

سنکھہ ہوے نہ ہمیر چھاجا
اگر ہمیر راجا بھی اوسکا مقابل ہو تو سزاوار نہین

چھتیس لاکھہ تورے جنہہ ساتھہ
اوسکے یہان چھتیس لاکھ گھوڑے ہین

بیس سہس ہستی دل گاجنہہ
اور بیس ہزار ہاتھی کی قطار ہے

جوہ اسے چڑھے دل ٹھٹھا
اگر وہ چڑھ آوے اور ٹوٹ جاوے

دیکھت جیس لنگن گھن گھٹا
تو فوج کا ابر چھا جاوے گا

چمکنہہ کھرگ جو بیج سماتان
تلوارین جو مانند برق کے چمکین گی

گھمر ہنہ گل گاجنہہ نیاتان
اور پھر برسے نشانونکے گھومین گے

برسنہ سیل بان گھن گھورا
اور تیر مانند ابر کے برسین

دھیر ج دھیر نہ باندھی تورا
پھر تیرے دل کو قرار نہ آسے گا

جہان دل تپے دل لہنہ تہان تو کا کاج
جس مقام پر بڑے بڑے راجہ پایال ہو جاتے ہین وہان تیرا کیا کام ہی

آج گون تو ر آوے بیٹھ مان سکھ راج
آج تیرا گونا آنیوالا ہی گھر مین بیٹھکر عیش و عشرت کر

متا بجانس بالک آوی
بادل نے کہا کہ ای مان مجھکو لڑکا نجان

ہون بادلا سنگھ رن پاوی
مین بادل شل شیر کے جنگ آزمودہ ہون

سن گج جوہ ادھک جیو تپا
ہاتھیون کی صفین دیکھکے بیقرار ہو جاؤن گا

سنگھ جات کہون رہے نہ چھپا
شیر کی ذات چھپائے سے نہین چھپتی

تب کل گاجن کاج سنگھیلا
جسوقت سنگلدیپ کے نشانونکے پھریرے کھلینگے

سونہ سیاہ سون جرون اکیلا
روبرو بادشاہ کے مین تنہا مقابل ہونگا

کوموہ سونہ مہے سیمتا
میرے مقابلہ مین بیلی سست کب آسکتا ہے

پہاڑون سونڈ اوچا ڑون ونتا
اگر آسے تو سونڈ پہاڑ ڈالون اور دانت اوکھیڑ ڈالون

جرون سوام سنکرین جس ٹارا
کرشن اور رامچندر نے جیسا سنکر کو ٹالا

بلوجس جر جودھن مارا
اور بلو کو جیسے جرجودھن نے مارا

انگد کونپ پاو جس راکھا
انگد نے جیسے سر کی راون مین قدم گاڑا تھا

ٹیکو کٹک چھتیسو لاکھا
اوسی طرح چھتیسون لاکھ فوج کو روکونگا

ہنونت سر سن جنگھہ پر چورون
ہنونت کی ران سے ران ٹھراودون

دھون سمند سوام نہ چھورون
اور درمیان سمندر کے نہ مُٹھرادون

جو تم متا جسو وی موہ نجانون بار

بس امی ہارشل جسو وا ہے تو مجھکو لڑکا گمان

جنہہ راجا بل باندھا چھوڑون پیٹھ پتار

اگر راجہ ہمارا تحت الثریٰ مین ہو تو پیٹھ اوسکی تیٹہ الاؤن گا

بادل گون جو جیہ کتنہ ساجا

بادل خشہ ہوئی روانگی کی طیاری کی

تنہہ گون آئے گھر باجا

اوسی وقت گونا گھر مین آ پہونچا

لہین ساتھہ گونے کرجا پرو

اور عروس سامان گونا ہمراہ لائی

چندر بدن رچ کینہہ سنگارو

اور وہ حسن مین چاند کا بدن رکھتی تھی اور پوشاک

مانگ موتی بھر سیندر پورا

مانگ اسکی موتی سے آراستہ تہی سیندر بہرا تہا

مینڈھی منجور بانک لٹ جورا

اور جوڑا سر کا ایسا بانکا تھا جیسے طاؤس بیٹھا ہو

بھوہین دھنک نکور سر ریکھے

بھوین مانند کمان کے اور نگاہ مثل تیر کی

کاجر نین مار سر تیکھے

اور کاجل آنکھ کا مانند کٹاری کے کام کرتا تہا

گھال پچ بچین ٹیکا سجا

اور ٹیکا پیشانی پر مانند عقد ثریا کے تہا

تلک جو دیکھہ ٹھانون جی تجا

جسنے قشقہ اوسکا دیکھا اپنے تئین ہلاک کیا

من کنڈل ڈولین دوؤ سرنان

حلقے کانون سے حال طیاری بادل کا سنکے ہلنے لگے

سیس دھنہ سن سن پیو گونان

عروس حال روانگی شوہر کا سنکر سر دھنے لگی

ناگن الک جھلک ار ہار رو

زلفین جو مانند ناگن کے تہیں اور سینہ کا ہار چمکتا تہا

بھیو سنگار کنت بن بھارو

سارا سنگار بغیر شوہر کے گران تھا

گون جو آئے پیو ر منہہ پیو گونے پردیس

روجہ بادل کہنے لگی کہ مین بڑی بدنصیب ہون کہ گونا گھر مین آتے ہی

سکھی سمجھاوو نہہ کم انل مجھے سو کھہ آپدیس

ہرچند سہلیان ہمکو تفہیم کرتی ہین مگر بدون آب وصل آتش فراق کیونکر بجھے

مان گون جب گھونگھٹ کاڑھے

نہایت بیقراری سے گھونگھٹ نکالے ہوے

تیکھی سیر چیر گہہ اوڈھا

نگاہ تیل کنار کیے بادل کے طرف کے دوپٹہ لحظہ بہ لحظہ

تب وہ من کینہہ ہبس چکھہ ڈیٹھی

یہ حال دیکھ کے عورت نے ہنس کے نگاہ کی

مکھہ پھیرا سے من او نیے ریسیا

بادل نے منھ پھیر لیا اور دل مین غصہ کیا

بھا من بسکھہ نارکین لکھین

دل مین جو شگون بد عورت کا سما گیا

مگ پی دشٹ سما نون چالو

شاید شوہر کی نگاہ مین چلنا سما یا ہے

چہ تو بنی اب پیٹھہ گڈ ونون

اور دل مین خیال کیا کہ پستانین جو خلل تونی کے ہین جیسے

نیوی سکے نا رہیئی بھاڈھے

زوجہ بادل سر کی آکے منتین کرنے لگی

کنت نہ ہیر کینہہ جیبو ودھا

لیکن بادل نے دل سخت کر کے اسکی طرف نہ دیکھا

بادل توہ دنیہہ پھیر پیٹھی

بادل نے اسی وقت پیٹھہ پھیر لی

چلت نہ تریا کر مکھہ دیسا

کہ چلتے وقت عورت کا منھ نہ دیکھا چاہیے

کس پیو پیٹھہ دینہہ مہ وین بکھین

پھر شوہر پشت پھیر کے کیونکر منھ دیکھے

ٹہاسے پیٹھہ گدھا نون سالو

باین خیال پیٹھ دیکھکر یہ تسکین حاصل کی

لسں جو ہوک کا دہ ریش ہون

یہ سمجھکر تیج لیا کہ دل کی کدورت نکل آئے

رہون بجاسے تو پیو چلے کہون تو کہہ منھہ ڈیٹھہ

اور یہی سوچی کہ اگر شرم کرون تو شوہر چلا جاے اور دیدار میسر نہ آسے اور

ٹھاڈہ تیوانی کا کرون دو بھر دو وبیٹھہ

پس نہایت فکر کی سے کہنے لگی کہ یہ دونون قامد یعنی پستان مجھپر سخت گران ہین

مان گئین جو پی نہ پاؤن

اگر شرم کرون شوہر نہ ملے

گردھت کنت جاے جہ لاجا

اگر وجہ شرم کے شوہر ہاتھ سے نکل جاوے

تب دھن بیس کہا گہہ پھینٹا

اوسوقت عورت نے ہنسکے کمربند پکڑ لیا

آج گون ہون آے تا نہان

آج گونا کرکے مین آئی ہون لے شوہر

گون او دھن ملن کی تائین

عورت کا جو گونا آتا ہے تو فقط ملاقات شوہر مقصود ہوتی ہے

دھن نہ نین بھر دیکھا پیو تو

عورت نے نگاہ بھر کے شوہر کو نہ دیکھا

تہہ سب آس بہرا ہی گیوا

مین مانند کنول کے بامید وصل بھونرے کے شگفتہ ہوئی تھی

تجون مان کر جو رمنا تون

پس بہتر یہ ہے کہ شرم کو دور کرکے ہاتھ جوڑ کر مناؤن

گھونگھٹ لاج او کہہ کا جا

پھر یہ گھونگھٹ اور شرم کس کام آئے گی

نار جو نہوے کنت نہ میٹا

اور یہ بات کہی کہ عورت جو منت شوہر کی کرے اوسکو شوہر نہ چھوڑے

تمہ نہ کنت گو نے رن مانہا

تم رن مین آج نہ سدھارو

گون گون جو گونی سائین

اگر شوہر چلا جاوے تو پھر کیا لطف گونے کا ہو

پیو نہ ملا دھن سون بھر جیو

نہ شوہر نے بھر جی عورت کو دیکھا

بھنور نہ تجے باس رس لیوا

پس بھونرے کو کہ رس کا لینے والا ہے چھوڑنا نہ چاہیے

پا نیہہ دھر اللات دھن تنتی سنہہ ہو رای

پھر عورت نے سر پاؤن پر رکھ کے بنت کہا کہ سنو اے راے

الک پری پھند وار ہوے کینہہ تجی نہ پای

اے شاہ زلفین میری زنجیر ہو کر تیری پاؤن پڑی ہین کسطرح چھوٹنے نہ پاینگا

چھاد پھینٹ دھن بادل کہا

بادل نے عورت سے کہا کمر چھوڑ دے

پر کہہ گون دھن پھینٹ نہ گہا

شوہر کے چلتے وقت عورت کو کمر پکڑنا نہ چاہیے

جو تون گوین سنگ آئے گج گامی
اگرچہ تو گونا آج آئی ہے شکل بیل مست کے

گون مور جیوان مور سوامی
لیکن مجھکو اپنے مالک کے پاس ضرور جانا ہے

جو لگہ راجا چھوٹ نہ آوا
جبتک راجہ چھوٹ کے نہ آئے گا

بھاوے بیر سنگار نہ بھاوا
تب تک مجھکو سخنان جنگ ملیح مین سنگار خوش نہین آتے

تریا بہم کھرگ کے چیری
عورت اور زمین تلوار کی لونڈی ہے

جیت جو کھرگ ہوے تہہ کیری
جو تلوار کے زور سے جیتے اوسیکی ہین

جہہ گھر کھرگ موٹھ تہہ گاڑھی
جس گھر مین تلوار نے قبضہ گاڑا

تہان نہ انڈ نہ موچھ نہ ڈاری
وہان نہ انڈا ہے اور نہ موچھ نہ ڈاڑھی

تب منہہ موچھ جیو پر کھیلان
جب منہہ پر موچھ آئی تو جان پر کھیلو نگا

سوام کاج ایندر اس میلان
اور اس کام مین راجہ اندر کی طرح کوشش کرونگا

پرکھ کا بول ٹرے نہ پاچھو
مرد کا قول پیچھے کو نہین ہٹتا ہے

دسن گینڈ گیون نہہ کا چھو
ہاتھی کے دانت جب باہر نکلے تو اندر نہین جاتے

توین ابلا دہن کدھ بدھ جانے جوجھ جہار
تو احمق عورت ہے لڑکے کی سی عقل لڑائی کا حال لڑنے والا جانے

جہہ پرکھ نہ ہیا بیر رس بھاوے تہہ نہ سنگار
جس مرد کا دل ہر وقت لڑائی پر مائل رہتا ہے اوسکو سنگار خوش نہین آتا

جو تمہ چہو جوجھ پیا باجا
عورت نے کہا کہ اگر تمہارا ارادہ لڑائی پر جانے کا ہے

کینہہ سنگار جوجھ مین ساجا
تو پہلے مجھسے لڑ لو کہ مینے لڑنے کیواسطے سنگار کیا ہے

جوبن سنگ آئے سونہہ ہوی روپا
جوبن نے آکے منہہ سامنے کیا ہے

گھرا بردہ کام دل کوپا
فوج شہوت سے بچکر چل کے بھاگ جاسے گا

بھیو بیرس سیندر مانگا
سیندور مانگ کا مانند تلوا خون آلودہ
بھوہنہ دھنک نین سر ساندھی
بھوین تیر نگاہ سامنے کئے ہوئے ہین
وے کٹا چھہ سون سان سنواری
اونے غمزے کی سان سنواری
الک پھانس گین میل اسوجھا
میری لفونکی پھانسی جسوقت گلے مین پڑیگی مرچھپنہ سوجھیگا
کنبھسل کچ دومینتا
دونون پستان مانند ست ہاتھی کے

رتا تار بہر کھرگ جبن نانگا
کے ہے اور گویا شمشیر برہنہ ہے
برن بیچ کاجر کھہ باندھی
اور مژگان مثل تیر چلہ کا جل پر کھینچے ہین
او مکھہ سیل بھال انیاری
اوسنے برچھی بھالے کی نوک ماری
ادھر ادہر سون چاہنہ جوجھا
ایک لب دوسرے لب سے لڑائی چاہتا ہے
پیلون سو نہ سنبھارہ کنتا
جسوقت پیلون کی سنبھالنا دشوار ہے کا

کونپ سنگار رہہ دل ٹوٹے ہو دوی آدہ
جسوقت فوج سنگار سے کی غیظ مین آ گئی فوج ہجر کی دو نیم ہو جائیگی
پہلے موہ سنگرام فی کر ہو جوجھہ کے سادہ
نہیں پہلے مجھ سے لڑکے شکست دینا چاہیے تب لڑائیکا قصد کرو

کیسہ کنت پھری نہ پھیرے
ہر چند اوسنے تدبیر پھیرنے کی کی
اوٹھی سو دھوم نین گروانی
وہ دوالم سنے اسقدر زور کیا
بھیجی ہار چیر ہیے چولی
کہ کپڑے اور محرم تر ہو گئی

آگ پری چیتھ روھن کیرے
لیکن تدبیر نہ چلی بلکہ آگ لگ گئی شوہر کو
لاگے پرے آنس ہرانی
کہ آنکھوں مین آنسو نکل آئے
رہی اچھوت کنت نہ کھولی
اور بسبب ہاتھ نہ لگانے شوہر کے اچھوتی ہے

٦٠٥

نھیجے لاگ جوی کت منڈن

کرتی اور پستا ہیں تمام اشکون سے

چوی چوی کا جر انچرا بھیجا

آنسوؤن کے ٹپکنے سے کاجل جو بہا تو کپڑی بھیگ گئے

چھاڑ چلا ہروے دی داہو

اور دل مین زوجہ کے آگ لگا کر چھوڑ کے چلا گیا

سبے سنگار بھیج بھئین جوا

سارا سامان زینت کا بھیگ کر ٹپکنے لگا

بھیجنہ بھنور کنول سر بھیڈن

بھیگ گئین اور سر کے چھپنے تک

تہون نہ پی کے روون پسیجا

تب بھی شوہر کا ایک رُوان نہ پسیجا

نٹھر نا نہ آپن نہ کا ہو

شوہر بیدرد کبھی اپنا دوستدار ہو گا

چھار ملاے کنت نہین چھوا

اور خاک مین مل گیا شوہر ہاتھ نہ لگا

روئین کنت نہ بھنورے تہہ روئین کا کاج

جب رونے نے اثر نہ کیا اور شوہر نہ آیا پھر رونے سے کیا فائدہ ہے

کنت دھرا من جوجھ رن دھن سنا سب ساج

شوہر کا دل اسطرف مستعد بجنگ ہے اور عورت نے اپنا سامان درست کیا

متین مٹھیہ بادل اد گورا

بعد قیل وقال بسیار گورا بادل نے

پرکھہ نکرین نا رمت کا سچے

مرد عورت کی عقل ناقص پر اعتبار نہین کرتا

چڈھا ہاتھ اسکندر بیری

باوجود کیہ سکندر قبضہ نوشابہ مین گیا

سجگ جو نا نہہ ماربر کاندھا

جو شخص ہوشیار نہین ہے اوسکا زور کام نہین کرتا ہے

سومت کیج پرے نہہ بھورا

آپسمین مشورہ کیا کہ وہ بات کیا چاہیے کہ موجب نیک نامی و سپاہی ہو

جس نوسامان کہہ نہ باچے

جیسے کہ نوشابہ نے کیا آخر کو سکندر نے چھوڑ دیا

سکت چھاڑ کے بھئی بندیری

پھر اوسکو چھوڑ دیا آخر کو اوسنے اوسکو گرفتار کیا کیسا مزہ

ہدہک ہیئن ہستی کا باندھا

اور ہوشیاری سے ہاتی کے زور کا تحمل ہو سکتا ہے

دیوتہہ چلے آے ائس آنٹی

دیوتا چلے آئے ایسے قبضہ مین

کنچن جُرے بھئی دس کھانڈا

سونیکے اگر دس ٹکڑے ہو جائین تو بھی جڑ جائے گا

جس ترکنہ راجا چھپر ساجا

جیسا کہ مسلمانون نے راجہ کے ساتھ فریب کیا

سرجن کنچن دُرجن ماٹی

دوست طلا اور دشمن مٹی

پھوٹ نہ ملے چھار کرھانڈا

اور مٹی کا برتن ٹوٹ جائے تو کبھی نہ جڑے

تس ہم ساج چھُڈاوہنہ راجا

ویسا ہی فریب ہم بھی کرکے راجہ کو چھڑائین گے

پورکھہ تہان کری چھپر جنہہ کیسنہہ آنٹ

مرد کو چاہیے کہ جس جگہ قوت کام نکرے وہان مکر و فریب سے کام نکالے

جہان پھول تہان پھول ہے جہان کانٹ تہنہ کانٹ

جہان پھول ہے وہان پھول ہے اور جہان کانٹا ہے وہان کانٹا ہے

چرب جبکی پہیری

سورہ سے چنڈول سنواری

گورا بادل نے سولہ سو چنڈول آراستہ کیے

ساجا پدماوت کیر بیوانن

ایک چنڈول از نام خاص پدماوت آراستہ کیا

سرچ بیوانن سو ساج سنوارا

اور اوس چنڈول کو سو طرح سے سنوار کے

ساج سبے چنڈول چلائی

پھر سب چنڈول ہنکوا دیے

بھئی سنگ گورا بادل بلی

اور ہمراہ اوسکے گورا بادل زور آور

کنول سجیل کے بیارے

اور اچھے اچھے کنور و صعدار بہادر اوسمین بٹھائے

بیٹھہ لوہار رنجا نے بہانون

اور اوسمین لوہار کو بٹھایا کہ آفتاب کا گذر نہو

چہندس چنور کرنہہ سب وارا

چارون طرف خادمہ بٹھائین کہ چنور کرتی چلین

سرنگ اودھار مونت بہہ لائے

اور اوپر پوشین خوش رنگ موتی لگا کے ڈالی

کہت چلی پدماوت چلی

یہہ کر بات کہتے چلی کہ پدماوت جاتی ہین

۶۰۶

ہیرا رتن پدارتھ جھولنہ
اون کھٹولون مین ہیرا اور لعل و جواہر جھولتے تھے
سورہ سے سنگ چلین سہیلین
اور سولہ سو کنوار سہیلی بن کے اوسکے ہمراہ ہوئے

دیکھہ ہیوان دیوتا بھولینہ
اوسکو دیکھکر دیوتا فریفتہ ہوتے تھے
کنول تر ہا اور کو بیلین
جب پدماوت ہی چلی تو اور کیا مال ہین

رانی چلی چھڈاوی راجا آپے ہو تہنہ اول
یہ بات مشہور ہوئی کہ رانی راجا کو چھڑانے جاتی ہین اور آپ اوسکے عوض مین رہینگی
تیس سہس سنگ ترے کھچانون سورہ سے چنڈول
تیس ہزار گھوڑے بھی سورہ سو چنڈول کے ساتھ چلے

راجا بند جہکی سو نیان
راجہ جس داروغہ کے اختیار مین قید تھا
ٹکا لاکھہ دس دینھہ انگورا
دس لاکھ ٹکے سونے کے نذرانہ گذرانے
بنون پاتساہ سون جائے
اور یہ بات کہی کہ بادشاہ سے بنتی کہو
بنتی کرے آئی ہون دہلی
اور عرض کرتی ہین کہ مین دہلی مین آپہونچی ہون
بنتی کرے جہان ہے پہونچی
اور یہ بھی عرض کرتی ہین کہ در حالیکہ
ایک گھری جو اگیا پاؤن
اس صورت مین اگر ایک گھڑی کیواسطے حکم ہو

گاگورا تا پنہہ اگمان
گورا پیشتر سے اوسکے پاس پہونچا
بنتی کینہہ پاے کہہ گورا
اور بہت سی خوشامد کرتے اوسکے پاون پکڑے
اب رانی پدماوت آئی
کہ پدماوت رانی آپ آئی ہین
چیتور کے موسون ہے کیلے
اور چیتور گڈھ کے خزانون کی کنجیان میرے پاس ہین
سب بھنڈار کی موسو کونجی
سب خزانے کی کنجیان میرے پاس ہین
راجا سونپ مندر نہ آون
تو سب کنجیان راجہ کو سپرد کر کے چیتور کی دستور اختیار کرین

تب رکھوار گئے سلطانی
داروغہ محبس سلطانی نے جب

دیکھ انگور بھیے جس پانی
اسقدر زر خطیر نذرانہ پایا تو پانی ہو گیا

لینہہ انگور ہاتھ جیں جاکر جیو دیکھ تہہ ہاتھ
جو شخص اسقدر نذرانہ لیتا ہو البتہ دل و جان سے اوسکے کام میں کوشش کرتا ہے

جو دہ کہے سو سرے ہین کنور چھاڈ نہ ماتھ
اور جو وہ کہتا ہے وہی کرتا ہے اور اوس کے کام سے سر نہیں پھیرتا

لوبھ پاپ کی ندی انکورا
نذرانہ طمع اور پاپ کی ندی ہے

ست نہ رہے ہاتھ جو بورا
اسمین جو ہاتھ ڈالے اوسکا ایمان باقی نہیں رہتا

جہاں انکور تہاں نیک نہ راجو
جس سرکار میں رشوت کا چلن ہے

ٹھاکر کیر نیا سنہہ کاجو
وہاں مالک کا کام ستیاناس ہوتا ہے

بھا جیو گھیو رکھواری کیرا
داروغہ نے جو اسقدر رشوت پائی تو اوسکا دل پگھل گیا

ورب لوبھ جو ڈول نہ ہیرا
اور خزانہ کے لالچ سے چنڈول کی تلاشی نہ لی

جای ساہ آگین سر ناوا
اور بادشاہ کے آگے سر جھکا کر عرض کیا

اے جگ سور چاند چل آوا
کہ اے آفتاب جہاں کے پدماوت خود حاضر ہوئی

او جانونت نکھت تراین
اور جتنی سہیلیاں ہیں سب ہمراہ اوسکے

سورہ سے چوڈول جو امن
سولہ سے چنڈولوں میں آئی ہیں

چتور جیت راج کے کنجی
چتور گڈھ کے راج کا جتنا خزانہ ہے

لے سو آئے پدماوت کو کنجی
پدماوت سبکی کنجیاں لے آئی ہے

تبت کرے جورین کر ٹھاری
اور کھڑی ہوئی ہاتھ جوڑ کے منت کرتی تھی

لے سونپون راجا ایک گھڑی
کہ راجہ ایک گھڑی کو آئے تو کنجیاں اسکو سپرد کرون

ایہان اوہان کے سوامی ہون جگت ہوآس
دونون جہان کے مالک مجھکو آپ کی ذات سے امید ہے
پہلے درس دکھاوہو تو آئوون کیلاس
کہ پہلے دیدار راجہ کا دکھادو تو محل مین حاضر ہون

آگیا بھئی جاے اک گھری
حکم ہوا کہ راجا ایک گھڑی کیواسطے جاے
چل ہوان راجا پہ آوا
رانی کا چنڈول راجہ کے پاس آیا
پدماوت مس ہت جو لوہارو
پدماوت کے بھیس مین جو لوہار تھا
اوٹھا کانپ جس چھوٹا راجا
ایک کونے (?) سے اوٹھا جسوقت راجہ چھوٹا
گورا بادل کھانڈے کاڑھی
گورا بادل نے اپنی اپنی تلوارین میان سے نکال لین
تیکھہ ترنگ گنگن سر لاگا
ایسے ایسے گھوڑے بانکے تھے کہ آسمان سے اونکا سر لگا
جو جیو اوپر کھرگ سنبھارا
جتنے اپنی جان معدوم کھکے تلوار سنبھالی

چھپ مچھپہ جو گھری پھیر بدھ بھری
خالی جو ساعت تھی خالق نے پھر بھر دی
سنگ جو ڈول جگت سب چھاوا
اور ہمراہ اوسکے سب چنڈول آئے اور سب خلقت تماشا کو آئی
نکس کاٹ بند کینہہ جو بارو
اوسنے نکل کے بیڑیان راجہ کی کاٹین
چڑھا ترنگ سنگھہ اس گاجا
اور پھر دریا کے گھوڑے کی پیٹھہ پر چڑھکے شیر کیطرح گرجا
نکس کنور چڑہ چڑہ بھی ٹھاڑھے
اور جتنے کنور ہمراہ تھے گھوڑون پر چڑھکے تیار ہوئے
کون جگت کر ٹیکی باگا
سوار حیران ہوتا کہ کس حکمت سے اوسکی باگ پکڑے
مرہنا رسو سنہہ مارا
اور رلنے تیئین مرد سمجھ سیانہ توڑہ ہزارون کو مارتا ہے

تبھی پکار ساہ سون کس انگھت سو یا نہہ
اب بادشاہ کو اطلاع ہوئی کہ پدماوت اور سہیلیان نظر نہین آتین

چھپر کے گھن گرا سا گھن گرا سے چھانہ

فریب کا گھن لگا ہے اور تاریکی چھا گئی

لے راجا چتور کنہ چلی — چھوٹو مرگ سنگھہ کر بلی

گورا بادل راجا کو لیکے چیتور روانہ ہوئے — بادشاہ کو بڑا افسوس ہوا کہ ہرن شیر کے ہاتھ سے چھوٹ گیا

چڑھا ساہ چڈھ لاگ گوہاری — کٹک اسوجھ پرے جگ کاری

یہ سنتے ہی بادشاہ سوار ہوا اور شور ہوا — اور کٹک کو فوج کثیر آگئی کہ زمانہ تاریک ہو

پھر گورا بادل سون کہا — گہن چھوٹ ہین چاہے گہا

اوسوقت گورا نے بادل سے یہ باتیں کہی — کہ گہن چھوٹا ہوا پھر لگا چاہتا ہے

جیون دس آوا لوپت بھاتو — اب یہ گوے یہی میدانون

چاروں طرف سے بادشاہ کے ساتھ فوج چلی آتی ہے — اب یہی گوے اور یہی میدان ہے ۶۱۰

توین اب راجا لیچل گورا — ہون اب ولٹ جرون بجا جورا

تو تو اب ای گورا راجہ کو لے چل — اور مین پلٹ کے بادشاہ سے مقابلہ کرونگا

دہنہ چوگان ترک کس کھیلا — ہوے کھلارن جرون اکیلا

دیکھون تو بادشاہ کیا چوگان کھیلتا ہے — اور کھلاڑی ہوگا تو تنہا مقابلہ کرونگا

تب پاون بادل اس ناون — جب میدان گوی لیجاون

اوسوقت بادل ایسا نام پاؤن گا — جب گیند میدان سے لیجاؤن گا

آج کھرگ چوگان گہہ کروں سیس رن گوی

آج تلوار کا چوگان اور سر کا گوے بنا کر

کھیلون سونہہ ساہ سون ہال جگت مہوی

بادشاہ کے سامنے کھیلونگا کہ زمانے مین زلزلہ پڑجاے

تب آگون ہوے گورا ملا
آگے بڑھکے گورانے راجہ سے ملاقات کی

تو ین راجا لے چل بادلا
اور بادل سے کہا کہ راجہ کو لیکے آگے بڑھو

پتا مرے جو ساری ساٹین
راجا کہ بمنزلہ باپ کے ہو اگر ہمارے ساتھ ہوگا

پنچ ندے پوت کی ماتھین
تو مارا جاتا کہ بمنزلہ پسر ہون دیکھا جائے گا

مین اب وہری او بھونجی
میری عمر اب آخر ہو چکی ہے اور کوئی تمنا باقی نہ رہی

کا پچھتاوا آے جو پونجی
اگر مارا گیا تو کچھ مقام افسوس کا نہین

بہتہنہ مار مرون جو جوجھے
اور میں خدا چاہے گا تو بہتونکو مار کے مرونگا

تا کنہہ جن رووہ من بوجھے
اپنے دلمین سمجھ کے میرے واسطے کوئی روے نہین

کنور سہس سنگ گورین لیہین
ہزار کنور بہادر گورانے اپنے ہمراہ لیے

اور بیر بادل سنگ لیہین
اور بہادر لوگ بادل کے ساتھ کر دیے

گورسمند بادل اس گاجا
گوراسمندر اور بادل مثل ابر کے

چلا لینہہ آگین کے راجا
آگے لیکے راجہ کو چلا

گورا اولٹ کھیت بھا ٹھاڑھا
گوراساوت کرکے کھیت پر کھڑا ہوا

پورکھہ دیکھہ چاو من باڑھا
مرد کو دیکھکر دل کی آرزو بڑھی

آو کٹک سلطانی گگن چھپا مس ماجھہ
آخر مین فوج بادشاہ کی آئی کہ اوسکی کثرت سے آسمان سیاہی مین چھپ گیا

پرت او جگ کاری ہوت آوون ساجھہ
اور سیاہی اوسکی عالم مین پھیل گئی اور دن کی رات ہوگئی

ہوی میدان پری اب گوی
چوگان لڑائی کا آراستہ ہوا

کھیل ہال دہنہ کا کر ہوی
دیکھیے اس معرکے مین کسکو شکست ہوتی ہے

جوبن ترے چڑھے جورانی

جوانی کے گھوڑے پر جو پدماوت سوار تھی

کٹ چوگان گوی کچ ساجی

سینہ اور کمر بجای چوگان کے اور پستان بجای گو کے

ہال سو کرے گوی لے باڑھا

زلزلہ وہی ڈالدیگا جو گوی لیکر آگے بڑھیگا

بھی پہار دی دوؤن گورین

وہ دونون گورے پہاڑ ہوگئے

ٹھاڈہ بان چلینہہ اس دوؤ

وہ دونون استادہ مثل تیر کے چلتے ہیں

سالنہہ تنہہ جانس ہی ٹھاڈے

جسکے سوراخ ہو وہی جانے اور وہی حاضر ہے

چلی جیت ات کھیل سیانی

کھیل وہ سیانی جیت چلی

ہیر میدان چلے لے باجی

اور دل بجاے میدان کے حاضر تھا

گورین دھون نیچ کے کادما

اور غلولہ دونون کے بیچ مین نکالے گا

دشٹ نیئر پہنچ پیٹھ دورین

نگاہ نزدیک کی بہت دور ہو گئی

سالنہہ ہیین نہ کاڑھے کوؤ

کہ جسکے دل مین چبھا سوراخ کر دیا

سالنہہ تاس جیہے اوٹھہ کاڑھے

سوراخ اوسیکو ہو جو اوٹھکر آلہ سوراخ نکالے

محمد کھیل پریم کا کھرے کٹھن چوگان

اے محمد کھیل محبت دشوار سخت دشوار ہے

سیس نہ تجیے گوی جیم ہال نہوی میدان

جبتک اس چوگان مین سر نہ دے تب تک میدان طے نہو

پھر آگین گورین تب ہانکا

پھر آگین بڑھ کے گورا نے للکارا

ہون کھیلون ڈھولا کر گورا

مین گورا کو ڈھولا گر کے مانند ہون

کھیلون آج کرون رن ساکا

اور کہا کہ آج ہمارے جوہر بہادری کے دیکھو

ٹردن نہ ٹارون انگ نہ مورا

کہ ٹالے سے نہ ٹلون اور پیٹھ نہ پھیرونگا

سوہل جبین اندر اپ نین
سہیل ستارہ جیسے آسمان پر روشنی کرتا ہے
سہس سیں سنکر سر لکھون
ہزار سر و نسے مانند مہادیو کے دیکھتا ہون
چار ہتہ بجا چتر بھج آجو
اور آج مین چار بازو کی قوت رکھتا ہون
ہون ہو بھیون آج انگا جا
آج مین مانند راجہ بہم کے اس معرکے مین آیا ہون
ہوئے ہنونت جمکا تر دھامون
مین ہنونت ہوکر مانند مہابیر کے مقام ملک الموت تک جا سکتا ہون

میگھ گھٹا موہ دیکھ بلا نہین
مجھکو دیکھکے ابر سیاہ غائب ہو جاویگا
سہنہ نین اندھ بہادیکھون
اور ہزار آنکھین آندہی دیکھتا ہون
کنس نہ رہا اور کو ساجو
کنس ہار گیا اور کی کیا حقیقت ہے
پاچھین گھال ڈنکوی راجا
اور راجہ میرا میری پشت پر موجود ہے
آج سوام سنکرین نیامون
اور آج مثل مہادیو کے اپنے مالک کو بچاونگا

ہوے نل نیر آج ہون مریون سمند منتھ منیڈ
دریای شور مین آج مانند نل کے حد باندھ سکتا ہون
کٹک ساہ کر ٹکیون ہوے سمیر رن مینڈ
اور فوج شاہی کو روک کے اسقدر ہتیار کرونگا کہ کوہ لڑائی کا بنڈا ہو جاے

اونی گھٹا چہوندس آئی
ہر طرف سے ابر فوج کا چھا گیا
ڈولے نانہ دیو جس آوے
مانند دیو کے اس مقام پر ڈٹ گیا
ہاتھہ گہین کھرگ ہردانی
تلوارین ہردانی ہاتھ مین لیکر

چھوٹہ باان میگھ جھر لائی
اور تیر بارش کرنے لگے
پہنچے ترک بادکنہہ بادی
اور فوج مسلمانون کی آپہونچی
چمکنہہ سیل بیج کے بانی
اور برچھیان بجلی کی مانند ہاتھون مین لیے آپہونچے

ساجے بان جیت آوی گاجا
ایسے تیر لگتے تھے کہ گویا بجلی گرتی تھی

یا سکڈرے سیس جن باجا
اور اژدھا سے تحت الثری والوں کے سر ...

نیجا اوبھے ڈرے من انڈو
نشان فوج کے ایسے بلند تھے کہ ...

آو نہ پاچھ جان کے ہندو
اوسکے سامنے ہندو کب آسکتا تھا

گوین ساتھ لینہہ سب ساتھی
گویا نے اپنے ہمراہیوں کو ساتھ لیا

جس میمنت سونڈبن ہاتھی
وہ ایسے ہمراہی تھے جیسے مست ہاتھی جنگلی

سب مل پیل وھڑی لینہین
سب نے ملکے پیلے سے حملہ کیا

آوت آہے ہانک سب لینہین
اور فوج شاہی کے آتے ہی للکارا

روند خونڈات ٹوٹہنہ سیون کھبتر او کوند
اسقدر معرکہ عظیم ہوا کہ بہت سے سر کٹ گئے اور بکھتر اور زرہ ریزہ ریزہ ہوگئے

تری ہوتہن کاندھی ہت ہونہہ بن سنڈ
گھوڑے بن کندھے کے اور ہاتھی بے سونڈ کے ہوگئے

انوت آے سین سلطانی
فوج شاہی بہاتی چلی آتی تھی

جا نہہ پرلو آدا لوانی
گویا کہ محشر برپا ہوئی

لوہن سین سوجھہ سب کاری
ساری فوج لوہے سے منڈھی تھی

تل اک کہون نہ سوجھہ اوگھاری
برابر ایک تل کے بھی بدن کشادہ نہ تھا

کھرگ پلاد ترک سب کاڈھی
تلوارین فولادی مسلمانون نے نکال لین

ہری بیچ اس چمکہنہ کاڈھی
اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ بجلی سبز چمک رہی ہے

پیلوان کھیل سو بانکے
فیلبان ہاتھیون کو چلتے چپے جاتے تھے

جانہو کال کرہنہ جیو مانگے
گویا موت طالب جان تھی

٦١٤

چن جمکات کرنہ سب بھان

گویا ملائک گھوم رہے تھے اور ریا تیتے تھے

سیل سانپ جن چاہے ڈسا

برچھی کا سانپ چاہتا تھا کہ ڈس لے

تنہہ سامنے گوراں کو پا

اوس فوج کے سامنے گورا بغصہ کھڑا تھا

جیو لے چلنہ سرگ لیپون

کہ ہر ایک کی جان لے کے آسمان پر اڑ جائیں

لینہہ کاڈھ جیو مکھ بکھ بسا

اور جی نکال لے منہ میں زہر بسا تھا

انگد سرس پاؤ بھنین وپا

اور انگد کے مانند پاؤں زمین میں گاڑ دیا

سپرس بھاگ نجانی بھنین جو پھرے

ایسا بہادر تھا کہ بھاگ نہ جاتا تھا ادھر کے اوسی جگہ رہتا تھا

سو رکھین دو کر سوام کاج جیو دے

بہادراں ہمراہی کہتے تھے کہ کون اپنی جان دیتے ہو

بھئی بگ میل سیل گھن گھورا

باگوں سے باگیں مل گئیں اور نیزے برستے تھے

سہس کنور سہنہ ست باندھا

ہزار کنوروں نے باہم عہد و پیمان کیا

لاگ مرین گورا کے آگین

پھر تو گورا کے سامنے سب مرنے لگے

جیسین تبنگ آگ دھنس کینھین

اور مثل پروانہ کے آگ میں دھنس کے اپنی جان دیتے تھے

ٹوٹہنہ سیس ادہر دھر ماری

ادھر سر ٹوٹا اور دھر دھر مارا پڑا

اوج پیل اکیل سو گورا

اور ہاتھی ہو لے گئے لیکن گورا اکیلا ڈٹا رہا

بھار پہار جو جھ کنہہ کاندھا

کہ بوجھ کوہ جنگ کا اپنے کندھے پر اوٹھالیں

باگ نمور گھاو مکھ لاگین

ہر چند زخم منہ پر کھائے مگر باگ نہ موڑے

ایک مرین دوسر جیو ہتھین

ایک مارا جاتا تھا اور دوسرا موجود ہوتا تھا

ٹوٹہنہ کند ہہ کندہ نزاری

ادھر کندھا ٹوٹا اور ادھر بھی کندھا جدا ہوا

۶۱۷

کوئی پڑےنہہ رہر ہوہے راتی

کوئی پڑا ہوا لہو ہو رہا ہے

کوئی گھر گھنیہہ کینہہ ہوی جوگی

کسینے گھر اپنا مٹی مین بنا کر جوگی ہوا

کوئی گھائل گھومہہ مدماتی

کوئی زخمی بدمست کی طرح گھوم رہا ہے

بھسم چڑھاکے بیٹھہ جیں جوگی

اور بھبوت چڑھاکے جوگی کی طرح بیٹھا

گھری ایک بھا بھارتھہ بھی اسوار نہہ میل

گھڑی بھر کامل لڑائی رہی اور سوا گتھہ گئے

جوجہہ کنور سب بیٹھے گورا رہا اکیل

اور سب کنور ہلاک ہوگئے تنہا گورا بیچارہ باقی رہا

گورین دیکھہ ساتھہ سب جوجھا

گورا نے جب دیکھا کہ ہمراہی سب مارے گئے

کونپ سنگھہ سامنھہ رن میلا

مانند شیر کے غصہ مین اگر سمت جنگ گاہ کے چلا

لیے ہانک ہستہہ کے ٹھٹھا

گورانے ہاتی بھگا دیے

جنہہ سر دیے کونپ ترواری

جس سوار کو غصہ سے تلوار مارتا تھا

ٹوٹ کندہ سر پرین نرائی

اور کندھا ٹوٹ کے سر جدا ہو جاتا

کھیل بھاگ سیندر چھرکاوے

یا پھلوا کھیلنے کو سیندور چھڑکا ہے

آین کال نیر بھا بوجھا

یقین کیا کہ میری موت قریب آئی

لاکھن سون نام رے اکیلا

اور لاکھون مین گھر گیا لیکن کسینے قابو نپایا

جیسین سنگھہ بداری گھٹا

اور شیر کی طرح اوس فوج کو متفرق کردیا

سین گھوڑے لوٹین اسوارا

گھوڑے اور سوار دو دو ٹکڑے کرتا

مانٹ مجیٹھہ جان رن ڈھاری

اور طغیانی خون سے معلوم ہوتا تھا کہ مجیٹھ کا رنگ

چاچر کھیل آگ رن لاوے

اور چاچر کھیلنے کو آگ لگائی ہے

ہستی گھوڑ دھاے جو دھوکا
جو ہاتھی گھوڑا دوڑا کے آتا تھا

اوتھنہ ونہیہ سورھے بھوکا
فوراً خون سے بھوکا ہو جاتا تھا

بھئی آگیا سلطانی بیگ کرہو یہ ہاتھہ
بادشاہ کا حکم ہو کر جلد اسکو گرفتار کرلو

رتن جات ہو آگین لیے پدارتھہ ساتھہ
رتن سین پدماوت کو لیے آگے بھاگا جاتا ہے

سبھی کٹک مل گورا چھینکا
یہ حکم پاکر گورا کو ساری فوج نے گھیر لیا

گو بخت سنگھہ جاے نہ ٹیکا
غراتا ہوا شیر کس سے پکڑا جاتا ہے

جنہہ دس اوٹھے سو جن کھاوا
جسطرف رخ کرتا تھا گویا کھا لیتا

پلٹ سنگھہ تنہہ ٹھانون نہ آوا
اور پھر کے جگہ پر نہ آتا تھا

ترک بلاو نہہ بولے نا نہان
پھر چند مسلمان بلاتے تھے وہ نہ بولتا تھا

گورین میچ دھرجیہ ما نہان
وہ تو اپنے جی مین اپنی موت سمجھہ چکا تھا

موسے ٹپن جو جیہہ جاج جگدیو
گورا نے کہا اے بادشاہ مین بغیر ہاتھ نہ آؤنگا

جیت نرہا جگت منہہ کیو
اور دنیا مین کوئی جیتا نہ رہے گا

جن جانہہ گورا سو اکیلا
تم نہ سمجھو کہ گورا اکیلا ہے

سنگھہ کی موچھہ ہاتھہ کو میلا
شیر کی مونچھہ پر کوئی ہاتھ نہین لگا سکتا

سنگھہ جیت نہہ آپ دھراوا
شیر اپنے تئین جیتے جی گرفتار نہین کراتا

مرے بار کوئی گھسیاوا
اور بعد مرنے کے جو چاہے گھسیٹ لیجاے

کری سنگھہ منہہ سو نہہ ڈیٹھی
شیر جسکی طرف نظر کرتا ہے کوئی نگاہ ملا نہین سکتا ہے

جب لگ جیے نہ دیے پیٹھی
اور جبتک زندہ رہتا ہے پیٹھہ نہین دیتا ہے

رتن سین جنہہ باندھا مس گورا کی گات

اگر رتن سین گرفتار ہوجاتا تو گورا کے واسطے بڑی رو سیاہی تھی

جب لگ رہر نہ دھوون تب لگ موہی نہ رات

تو جبتک خون سے اپنا منھ نہ دھوؤن تب تک سرخروئی حاصل نہو گی

سُرجا بر سنگھ چیڈھ گاجا

سرجا پہلوان بڑا بہادر تھا وہ

پہلوان سو پچھانے بلی

پہلوان زور آور سے کہنا شروع کیا

مدد ایوب سیس چیڈھ کوپی

اور مدد کرو ایوب ایک غصہ ور سر پر چڑھا ہر

او تایا سالار سو آئے

اور تایا سالار سب مل کے آئے

نند صور ویو [illegible] آئے

اور یہ ایسے تھے [illegible] نند صور کو پکڑ لیا تھا

پہنچا آے سنگھ اسوار و

یہ سب مل کے شیر سوار

ارس سانگ پیت منھ دھی

[illegible]

آے سو نہ گوراسون باجا

گورا کے سر پر آپہنچا

مدد میر حمزہ او علیؑ

کہ امیر حمزہ اور مرتضی علیؑ مدد کرو

رام لکھن جنہہ نانون الوپی

تمھارے مقابلے مین رام لچھمن غائب ہوگئے

جنہہ کنورون پندو بند پائے

اور وہ سب ایسے تھے جنھون نے پانڈونکو قید کرلیا

اور کوماں باد کنہہ پاوے

اور راجہ [illegible] ہار کیا تھا

جہان سنگھ گورا بریار و

وہان آپہنچے جہان گورا زبردست تھا

کاڈھس ہمک انت لھنین کھسی

اور وقت نکالنے کے آنتین نکل پڑین

بھاشہ [illegible] رتن گورا تو ین مہاوان او

[illegible] گورا [illegible]

آنت ہمیٹ کر کاندھے ترے دیت ہے پاؤ

آنیتن ہمیٹ کے کندھے پر رکھو لوکر گھوڑے کے پاؤن کے نیچے ہین

کہس آنت اب بھا بھین پرنا

گورا نے کہا کہ آخر کو زمین پہ گرنا ہے

انت کو نت کھیہ سر بھرنا

اور ہمیشہ اسیمن رہنا ہے

گہہ کے گرج سنگھ اس دھاوا

باوجود ایسے زخم کاری لگنے کے شیر ببر مانند گرج کر دوڑا

سرجا سار دھور نہپہ آوا

اور سرجا کے پاس جو مثل شیر سرخ کے تھا پہنچا

سرجین لینجھ سانگ پر گھاو

سرجانے پھر سانگ کا وار مارا

پرا کھرگ جن پر ا نہا و

اور اودھر سے گورا نے تلوار چلا ئی

بجر کے سانگ بجر کا ڈانڈا

اشٹ دھات کی سانگ تھی اور اوسی کی ڈانڈ تھی

اوٹھی آگ تس باجا کھانڈا

جسوقت تلوار اُسپر پڑی آگ نکل آئی

جا ہو بجر بجر سون باجا

گویا پتھر سے پتھر بجا

سب ہی کہا پری اب گاجا

سب نے دیکھ کے کہا کہ بجلی پڑی

دو سر کھرگ کندہ پر دینھان

دوسری تلوار جو گورا نے ماری

سرجین وے اوڑن پر لینھان

سرجانے وہ وار سیپر پر روکا

تیسر کھرگ کونڈ پر لاوا

تیسرا اوار خود پر پڑا

کانڈہ گرج ہت گھاو نہ آوا

اور وہان سے اوچھل کر تلوار پر تلوار پڑی

تس مارا ہت گورین اوٹھی بجر کی آگ

غرض کہ گورا پھیر ایسے ہاتھ مارتا تھا کہ آگ نکل آتی تھی

کوؤ نیرین نہ آوے سنگہ سردوالا گ

اور کوئی نزدیک آتا تھا کہ شیر اور سار دو کا معاملہ ہے

٦١٩

تب سرجا کو نپا برونڈا
لتے وار کھا کر سرجا زور آور غصہ مین آیا
کونپ گرج مارس تس باجا
پھر تیش کھا کر گرز مارا
ٹائر ٹوٹ ٹوٹ سرتا سو
کھوپری سر کی ٹوٹ گئی
دھمک اوٹھا سب سرگ تا پارو
اوسکے صدمہ سے آسمان سے تحت الثری تک دھمک اُٹھا
بھا پرلو اس سب ہین جانان
اوسوقت یہ معلوم ہوا کہ قیامت آگئی
تس مارس سین گھورین کاٹا
ایسی تلوار ماری کہ سوار کو گھوڑے تک کاٹا
ات جو سنگھ بری ہوئی آئے
ایسا شیر جو دشمن ہو جاوے

جان سدور کیس بھوونڈا
گویا سارد ور کا بازو رکھتا تھا
جانہو پری ترت سرگا جا
یہ معلوم ہوا کہ گویا بجلی پڑی ہی
سین سمیر جن ٹوٹ اگا سو
یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ ٹوٹ پڑا
بھرگے دیٹھ بھر سنسار
اوسکی نگاہ پھرتے سارا زمانہ پھر گیا
کاڈھا کھرگ سرگ نیرا تان
جب تلوار اوسکے جسم سے نکالی روح پرواز کر گئی
دھرتی پھاٹ سیس پھن ناتھا
زمین پھٹ گئی سیس ناگ تک کا پھن نتھ گیا
سارد ورسون کون بڑلے
اگر شیر سرغ پر حملہ کرے مقابل نہین

گورا راکھیت منہہ سر پہنچا وا پان
گورا تو کھیت مین پڑا فرشتون نے پانی پہنچایا
بادل لے گا راجا لے چیتور نیران
اور بادل راجا کو لیکر چیتور کے نزدیک پہنچا

پدماوت من اہی جو جھوری
پدماوت جو اپنی دل مین خشک ہو گئی تھی

سمت سرود رہیہ گا پورک
آمد راجہ کی سنکر تالاب دل کا پر ہو گیا

اوراننهه هلاس جس هوئی
اور انهه پڑهنے مین جیسے دل کو خوشی هوتی هے
سکهه سهاگ آور بهاسوئی
اوسی طرح سکهه اور سهاگ اور عزت هوگئی

نین جو کمدن لینهه انگورو
آنکهین جو مثل نیلوفر کے تهین انگور پکڑا
اوبها کنول اس آگو اسورو
دل کنول کے مانند شوهر کو دیکهه کے شگفته هوگیا

پهرین لوپر سنواری پاتا
کنول نے اپنے تئین آراسته کیا
اوسر آن دهرا سر چهاتا
که خدا نے میرے سر پر میرا چهتر دهرا

لاگیو ادوو هوے جس بهرا
تاریکی غم کی دور هو گئی
رین گتی دن کینهه اجورا
رات الم کی گئی اور دن خوشی کا روشن هوا

است است کی پائی کلا
خدا خدا کرکے کل پائی
آگین بلی کٹک سب چلا
سب فوج طیار هو کر راجا کی ملاقات کو چلی

دیکهه چانداس پدمن رانی
پدمنی رانی کو مثل چاند کے روشن پاکر
سکهین کمود سبی بکسانی
سهیلیاں مانند گل نیلوفر کے شگفته هوگئین

گهن چهوٹ دنیر کرسس ان بهیو مراو
هزار شکر که گهن آفتاب کا چهوٹ گیا اور چاند سے ملاقات هوئی
مندر سنگهاسن ساجا باجا انگر بدهاو
محل مین تخت آراسته هوا اور بدهاوا بجنے لگا

بس چندیے مانگ سیندورو
چندر بدن نے خوش هو کر مانگ مین سیندور لگایا
آرت کری رسیلیے پهس ... [illegible]
اور شاد و خرم شوهر کی ملاقات کو ... [illegible]

اور گوهن سب تخت تر ... [illegible]
اور همراه سهیلیاں چلین
چتور کی رانی جهنی تا بهن
اور چتور کی جتنی رانیاں تهین وه بهی ... [illegible]

جن بسنت رت پھلی جو چھوٹی

گویا پدماوت آرایش کے سبب سے یہ معلوم

کی ساون منہہ بیر بہوٹی

ہوتی تھی جیسے ساون کی بیر بہوٹی

بھا انند باجا بجتورا

سب کو خوشی ہوئی اور باجا بجا اور باپ تو ڈی گئی

جگت رات ہوئے چلا سیندورا

سیندورا اوڑا تو سارا زمانہ سرخ ہو گیا

ات مرونگ مند بھو باجے

مرونگ اور باجے گھر مین بجنے لگے

اندر شبد سن شبد جو لاجے

راجا اندر آواز باجے کی سنکر شرمندہ ہوتا

دیکھہ کنت جس رب پرگاسا

پدماوت نے جو شوہر کو مثال آفتاب کے دیکھا

پدماوت من کنول بگاسا

پدماوت کے دل کا کنول شگفتہ ہوا

کنول پاین سورج کے پرا

پدماوت راجہ کے پاون پر گری

سورج کنول آن سر دھرا

اور راجا نے پدماوت کے آگے سر دھرا

سیندور پھول تنبول سون سکھین سہیلین ساتھہ

سیندورا اور پان اور پھول لیے سہیلیان ہمراہ تھین

دھن پوجے پیو پاے دوئی پیو پوجی دھن ماتھہ

عورت نے شوہر کے پاون پوجے اور شوہر نے عورت کا ماتھا چوما

پوجا کون دیون تمہ راجا

پھر پدماوت نے کہا کہ تمھاری پوجا کیا کرون

سبے تمھار آو منہہ لاجا

لیکن شرم یہ آتی ہے کہ سب کچھ تمھارا ہے

تن من جوبن ارت کریون

میرا تن اور دل خوشی کر رہا ہے

جیو کاڈھہ نیوچھاور دیون

یہ جی چاہتا ہے کہ دل نکال کے قربان کرون

پنتھہ پور کے دشٹ بچھاون

راہ جب آنکھین بچھاتی ہون

تمہ پگ دھرو سیس ہون لاون

تمہ قدم رکھو تو مین سر جھکاتی ہون

راکھت پاسی پلک نا مارون

اگر تم پاون رکھو تو پلک نہ مارون

ہیا سو مندر تھاری نا ہنان

اور یہ دل تمھارا گھر ہے

بیٹھو پاٹ چھتر نو پھیری

او تخت نو درجہ کا جو اندر دل کے ہے اوس پر بیٹھیے

تمہ جیو ہون تن جولہ میا

تم جان ہو اور مین جسم ہون جب تک محبت ہے

برتنہہ سون سیچ جرتنہہ جھارون

اور پلکون سے خاک قدم کی جھاڑ دون

نین منچھ آوہ تنہہ ما نہان

اور آنکھین مین راہ چاہیے کہ اوسمین داخل ہو

تمھرے گرب گروی ہون چیری

کیونکہ تمھارے غرور اور پیار کی لونڈی ہون

کہے جو جیو کرے سو کیا

جسم جو اختیار مین نہین ہے جیسا کچھ جان کہتی ہو

جو سورج سر اوپر تب سو کنول سر چھات

جب آفتاب سر پر موجود ہو تب کنول صاحب افسر ہے

نا ہنت بھری سرو ور سوکھی پرین پات

ورنہ بھرے ہوے تالاب مین پتے خشک رہتے ہین

پرس پاے راجا کے رانی

پھر رانی راجا کے پاون پر گری

پوجے بادل کے بھوونڈا

اور بازو بادل کے پوجے

یہ گجگون گرب سون مورا

اور یہ بات کہی کہ میری مستانہ چال غرور بھری

سیندور تلک جو آنکس آہا

قشقہ جو مثل آنکس کے ہے

پن آرت بادل کنہہ آنی

پھر خوش و خرم بادل کے پاس آئی

ترے کے پاو داب کر کھنڈا

اور گھوڑے کے پاون اپنے ہاتھ سے دبائے

تمہ راکھا بادل او گورا

تمنے اور گورا نے قائم رکھی

تمہ ما نتھے راکھا تو رہا

تمنے میری پیشانی پر رکھا تو رہا

کاج سیام تہ جی پر کھیلا
اور میرے شوہر کے واسطے تم جی پر کھیلے
راکھا چھات چنور او وارا
تمنے چہتر اور چنور خانہ باقی رکھے
تہ ہنونت ہوئے وہچا بیٹھے
تم ہنونت کی صورت ہوکے بیٹھے

تہ جیو آن مجو سان میلا
تمنے طائر جان کو قفس تن مین لاکے رکھا
راکھو چھند رکھنت چھنکارا
اور یہ کردھنی گھونگرو دار تمنے رکھی
تب چتور لے آے بیٹھی
تب چتور مین راجا کو لاکے بٹھایا

پین گج ہست چڈھا وایت چھاپی ملپٹ
تمنے دو بارہ ہاتھی پر چڑھایا اور زیر انداز تخت پر بچھایا
باجیت گاجت راجا آے بیٹھ سکھ پاٹ
کرکاتے بجاتے راجہ آئے اور آرام سے تخت پر بیٹھے

تس راجین رانی کنٹھ لائی
اسطرح سے راجا نے رانی کو گلے لگایا
سنگے راجین دکھ اگسارا
خلوت مین راجہ نے اپنی مصیبت کہو لی
گھن بند ترکنہہ لے گہا
اور یہ بات کہی سخت قید مین بادشاہ نے رکھا
گھن گڈھ اوپر منھ لے میلا
ایسے قلعہ پیچ درپیچ مین مجھکو رکھا
گھن گھن جیو سنڈا سنہہ انکا
بھڑا گھڑی سنسیون سے واسطے تھے

پیو مرجیا نارجن پائی
کہ جیسے غواص موتی پاتا ہے اوسطرح اپنے خاوند کو پائی
جیت جسیو ناکرون نرارا
اور کہا زندگی بھر جدائی نہ کرونگا
جو سنورون جیو پیٹ نہ رہا
جسوقت یاد کرتا ہون جان پیٹ مین نہین باقی رہتی
سانکرا او اندھیار ڈھیلا
کہ نہایت تنگ اور تاریک تھا
اونت ڈوم چھپوا اونہ بانکا
اور لحظہ بہ لحظہ بلال خور سے چھپو تے تھے

چپ چھپے سانپ رہین چہون پاپا

چاروں طرف بچھو اور سانپ رہتے تھے

بھوجن سوئی رہے پر سوفنا

اور مین اونکے خوراک تھا پر سالن باقی تھی جو بچا

راندہ نتھوان دوسر کوئی

اوس جگہہ دوسرا کوئی نزدیک نہ آتا تھا

نجھون یون پان کس ہوئی

مین نہین جانتا ہوا کیسی اور پانی کیسا ہے اور سنے زور تھا

آس تمہاری ملن کی تب جی رہا جیو پیٹ

صرف تمہارے وصل کی امید مین جی پیٹ مین رہا

نا تہت ہوت نراس جیو کت جیون کت بھینٹ

ورنہ اگر ناامیدی ہوتی تو کب جان رہتی اور کیونکر ملاقات ہوتی

تمہ پو آئے یرے اس بیرا

پدماوت نے کہا کہ اے شوہر ایسے وقت مین تم آئے

اب دکھہ سنو کنول وہن کیرا

اب دکھہ میرا سنو

چھاڑ گیو سرور منہہ موہی

کہ تم مجھکو تالاب مین چھوڑ گئے

سرور سوکھہ گیون بن توہی

تالاب بغیر تمہارے خشک ہو گیا

کیل جو کرت ہنس اوڑ گیو

ہنس جو کھیل کرتا تھا اوڑ گیا

دنیر نیٹ سو بیری بھیو

اور آفتاب میرا دشمن ہو گیا

گئے تج لہرین پرین پاتا

درخت کنول کا جو سر سبز تھا خشک ہو گیا

مو یون دھوپ سر رہو چھاتا

اور دھوپ سر پر آہی چھتری باقی نہین

بھیون مین تن تر پہی لاگا

زمین مین بدن تڑپنے لگا

پرہ آئے بیٹھو موہے کاگا

اور جبر کوا بن کے آ بیٹھا

کاگ چونچ تس ... نا نہا (ن)

کوے کی چونچ ایسا ... کرتی ہی

جس ... تور سال ہیہ ما نہا

جیسے تیر سے فیدے ... دل مین لگے

کہون کاک اب تہہ لیجا ہی
کوتے سے کہا کی کہ ایسی جگہہ مجھکو لیجا

جہوان پیو دیکھے موہ کہائی
جہان شوہر مجھکو دیکھ لے

کاگ نہ گدہ گدھا اس کا مارین بھومند
کوتے اور گدہ کا وہان دخل نتھا ایسا قلعہ حفاظت کا تھا
یہ پچھتا ئین سٹھہ مو یون گیون نہ پی سنگ بند
یہ پچھتایا کی کہ اگر اپنے شوہر کے ساتھہ مین ہی قید ہوکر مرجاتی تو بہتر

سہتہ اویر کا کہون جو مارے
اس رنج و ملال پر اور جو مصیبت پڑی وہ کیا بیان کرون
دوتی ایک دیویال ٹہپائی
کہ ایک کٹنی دیوپال نے بہیجی
کہی تو رہون آہ سہیلی
اور مجھسے کہا کہ مین تیری سہیلی ہون
تب مین گیان گنہیہ ست باندھا
جب مینے فکر کرکے یہ بات سوچی کہ کچھہ
کہون کنول نہہ کرت اندھیرا
پہر کٹنی نے مجھسے کہا کہ تم سیر کو کہین نہین نکلتین
پانچ بہوت آتمان نیواریون
مینے اپنے حواس خمسہ کو مارا
روہی بجہایون آپن ہیرا
اور رو رو کے اپنی آتش دل کو بجھایا

بکھم پہار پرا دکھہ بھارے
کہ آفت کا پہاڑ گران میرے سر پر پڑا
بامہن بھیس چھرے منہہ آئی
کہ وہ برہمن کا بہیس کرکے میرے چھلنے کو آئی
چل لیجاون بھنور جنہہ بیلی
چل وہان تجھکو لیجاون جہان تیرا بھنورا ہے
دہکر بول لاگ بجھہ ساندھا
اسکا فریب ہے پھر تو اوسکی بات مجھکو زہر لگی
جو ہی بھنور کرے سین پھیرا
کہ بھنورے تمہارے پاس پہیرے کرین
بار نہہ بار پھیرت من مارین
اور در بدر پھرنے سے باز رہی
کنت نہ دور آہی سٹھہ نیرے
اور اپنے دل مین کہا کہ شوہر دور نہین بہت نزدیک ہے

پھول باس گھیو کھیر جیون شیر ملائے مٹھائے

پھول کی خوشبو اور روغن گاو اور دودھ اور پانی ملا کے مٹھائی

تس کتا گھٹ سنت جیو ن رے اگن کیھ کھائے

ویسا ہی نکتہ یہ ہے کہ جسم نے سب کھایا اور دل انواع مصیبت مین مبتلا رہا

سن دیو پال راے کرچالو

دیو پال راے کا فریب سنکر

تو اُور ین سو کنول مکھ بھیکیا

اور وہ بات غم کی کیفیت کی کہ بھی زکام ہوا جو کنول کی

آپن رنگ جس ناچ منجو رہ

اپنے رنگ مین جیسے طاؤس ناچتا ہے

جب لگ آے ترگ گڈھ باجا

جبتک بادشاہ قلعے تک آئے

نیند نہ لینھ رین سب جاگا

راجا کو اس فکر مین نیند نہ پڑی تمام رات جاگ کر کاٹی

کنبھل نیر الگم گڈھ بانکا

اگرچہ کنبھل نیر قلعہ دیو پال کا بہت مار پیچ کا تھا

راجہ تہان گیو لے کالو

راجہ کو گویا وہان ملک الموت لے گیا

راجہ کٹھن پرا ہین سالو

راجہ کے دل مین سخت سوراخ پڑ گیا

گاڈر مکھ نہ سور کر دیکھا

مگر گیدڑ آفتاب کا منھ نہین دیکھا

تہہ سر سا وہ کرے مچورو

ویسا ہی وہ کنجشک ناز کرتا ہے

تب لگ دھرا لوں تو راجا

تب تک اگر دیو پال کو پکڑ لاؤن تو راجہ ہون

ہوت بہان جائے گڈھ لاگا

صبح ہوتے ہی دیو پال کے قلعہ کو گھیر لیا

بجھم منتجھ چرڑھ جاسے نہ چھاسکا

اوس مین داخل کرنا سخت دشوار ہوا

ہوئے سامنھ روپا دیو پالو

کہ دیو پال راے نے سامنا اوسکا کیا

دوؤ لڑے ہوئے سنمکھ لوہے بھیوا سو جھ

دونون مقابل ہو کے ایسے لڑے کہ تلوار اور برچھی وغیرہ کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا

ستر جوجھ تب نیو ری ایک دوئی و منھہ جو جھہ

دشمن آ جاے تب جاں ختم ہو یا طرفین میں سے کوئی مارا جاے

جو دیو پال راور ن گا جا

جس وقت دیو پال عرصۂ کارزار میں آیا

نیلس سانگ آہی لیں بھرے

مقابل ہوتے ہی دیو پال نے نیزہ بھر مارا

[illegible] بجھ پر سانگ بیٹھی

نیزہ دیو پال کا ناف راجہ پر آکے بیٹھا

چلا مار تب راجین مارا

جب دیو پال مارکے چلا راجہ کا ہاتھ ... پہنچا

سیس [illegible] کاٹ کے پیرین باندھا

راجہ ... سر کاٹ کے شکار بندمیں باندھا

[illegible] آبیل بھرا

اور ... زخم کاری کھا کے زندہ پھرا

[illegible] ... ڈولا

... تھا جنبش سے معذور رہا

مہ توہ جوجھ ایکو جھا راجا

آواز دی کہ راجا نکل آیا مرے تیری دو ہاتھ میں

مینٹ بجاے کا اپکی گھڑی

موت کی گھڑی کسی سے مٹائی نہیں جاتی

ناجھ بیدھ نکسے جنجھ پیٹھی

اور ناف کو توڑ کے پشت پر پہنچا

ٹوٹ کندھ دھر بھیو نرارا

کر چیتو کے ہاتھ سے دو ٹکڑے ہو گیا

پاوادا و بیرجس ساندھا

اور اپنا داد اوس سے لیا اور جیسا کیا ویسا پایا

ماجھ بات ہوا ہے دھرا

اور راہ بیچ لوہا یعنی ہتھیار باندھے چلا آیا

رہے جیبھ جم گہے کو بولا

زبان گفتار سے جاتی رہی بولنا موقوف ہو گیا

حدہ بدہ سب بسری بار پری منجھ پاٹ

... سب بھول گئے تخت پر دہ کی طرح پڑ گیا

ست گھو رگو کا کر گھر آنے گئی کھاٹ

... ہاتھی گھوڑے چار پائی پر ڈال کے گھر میں لائے

تولہ سانس پیٹ منھہ لے ہے

جب تک سانس پیٹ مین رہا

کال آئے دیکھہ تئے ساٹی

جب موت نے آکر اپنا حربہ دکھایا

کا کر لوگ کٹب گھر بارو

پھر کسکے لوگ کسکی برادری کسکا گھر بار

وہی گھری سب بھیو پرآوا

اوسیوقت سب کچھہ غیر کا ہوگیا

اہی جو ہتو ساتھہ کے نیگی

جو بڑے دوست تھے اور ساتھہ کے حقدار

ہاتھہ جھار جس چلے جواری

جیسے جواری ہار کے ہاتھہ جھاڑ چلا جاتا ہے

جت ہت جیو رتن سب کہا

جبتک جان رہی سب نے رتن کہا

جولہہ دسا جیو کے رہے

تب تک حس و حرکت رہی

اوٹھہ جیو چلا چھاوکے ماٹی

مرغ روح نے قفس قالب سے پرواز کیا

کا کر آرتھہ درب سنسارو

کسکا مال و متاع کسکا جہان

آپن سوی جو پرسا کھاوا

اپنا وہی مال جو راہ خدا مین دیا ہے

سبے لاگ کاڈھی بیگی

سبھون نے جلد گھر سے نکالا یعنی جلا کر پھونکدیا

بنا راج ہوی چلا بھکھاری

راج کو چھوڑ کے بھکھاری ہوگئے

بھا بن جین نہ کودومی لہا

جب بیجان ہوا پھر کون پوچھتا ہے

گڈھ سونپا بادل کہنہ گی ٹیکٹ لبسد ہو

قلعہ بادل کو سونپا گیا یا سدیو سدھارے

چھاڈے رام اجودھیا جو بھاوی سو لیو

رام نے اجودھیا چھوڑی جسکا جی چاہے لے

پدماوت پن پہر پٹوری

پدماوت پھر کپڑے پہن کر

چلی ساتھہ پیو کے ہوی جوری

راجہ شوہر کے ساتھہ جوڑی ہو کر چلی

٦٢٩

سورج چھپا رین ہو گئی
سورج چھپ گیا رات ہو گئی
چھورے کیس موتی لڑ چھوٹی
بال بکھرا دے موتی کی لڑی چھوٹ گئی
سیندر پرا جو سیس اگھاری
سیندور بکھر پڑا جب سر کھولا
یہی دیوس ہون چاہت ناہان — مقولہ پدماوت
اسی دن کے واسطے شوہر کی چاہت تھی
سارس پنکھ نہ جیئے نیارے
سارس کی جوڑی جیسے کبھی جدا نہیں ہوتی
نیوچھاور کی تن جیراون — ۶۳۰
تن کو قربان کرکے بتھوادون گی

پونو سسی سوا ماوس بھئی
چودھوین رات کے چاند کی اماوس ہو گئی
چاند اتھئن نکھت سب ٹٹی
گویا رات کے وقت سارے ٹوٹے
آگ کلا لاگ جیہ جگ اندھاری
سارے زمانے مین آگ لگ گئی
چاپدن ساتھ ناہون گل ناہان
شوہر کے گلے مین ہاتھ ڈال کے ہمراہ جاتی ہوتی
ہدن ہتہ بن کا جیو پیارے
بیرے بغیر اے پیارے ہم جیکے کیا کرے
چھار ہون سنگ نہ آؤ
ساتھ نہ چھوڑونگی پھرکے نہ آؤن گی

دیپ پریت پتنگ جیون جنم نباہ کرون
چراغ کی محبت مین جیسے پروانہ جان فدا کرتا ہے اوسطرح ہمیشہ نباہ کرنا چاہیے
نیوچھاور جیون پاس ہو کنٹھ لاگ جی دیون
تجھ پر قربان ہو کر گلے لگا کر جی دے دون گی

ناگ متی پدماوت رانی
ناگ متی اور پدماوت رانی
دو دو سوت چڑھ کھاٹ بیٹھی
دونون سوتین جب چارپائی پہ بیٹھین

دو دو مہاست ستی بکھانی
دونون با عصمت عفیفین ستی ہونے کی رٹ لگی
اور شیو لوک پر اتنہ دیٹھی
شیو لوک نظر آنے لگا

بیٹھو کوئی راج او پاٹان
کوئی بیٹھا راج پاٹ کرے
چندن اگر کا وہ سر ساجا
صندل اور اگر سر مین لگا کر
باجن باجنہہ ہوے اگوتا
باجے بجتے ہوئے کڑکا ہوتا چہا!
ایک جو باجا بھیو بیاہو
ایک باجا بیچ کے تو بیاہ ہوا تھا
چڑہت جو جب کنت کے آسان
چڑہتی شوہر کی امید مین سب ہے

انت سب بیٹھہ پنہ کہانان
آخر کو چارپائی پہ بیٹھ کے سب قبر تک جائینگے
اوگت وے جلے لے راجا
اس گت سے راجہ کو لے کے چلین
دو وَ کنت لے چاہنہہ سوتا
دونون سوتون نے شوہر کو بیچ مین لے لیا
اب دوسرین ہوے اور نیاہو
اب دوسرے باجے کا نباہ ہوتا ہے
موی رہین نیٹھے اک پاسان
مرے پر بھی چاہیے کہ ایک پاس بیٹھے

آج سور دن اتھیو آج رین سس بوڑ
آج آفتاب کا دن ڈوبا آج رات کا چاند غروب ہوا
آج ناچ جیو دت بجے آج آگ ہم جوڑ
آج ناچ کے جی دیا چاہیے آج آگ سے ہمکو طراوت ہوگی

سرح دان پن بہہ کینہان
چبوترہ لکڑیوں کا طیار کر کے بہت خیرات کی
ایک جو بھانور بھئی بیاہی
ایک بار بھونری بیاہ کی پہری تھی
جیت کنت تم ہم گین لائین
جیتے جی شوہر تمنے ہمکو گلے لگایا

سات بار پھر بھانور لینہان
پھر سات بار طواف کیا
اب دوسر ہوئے گوہن جاہی
اب دوسری بار طیاری روانگی مین پھرتے
موینہہ کنٹھہ نہ چھاڈہو سائین
مرے پہ بھی گلے لگانا نہ چھوڑو

راگھو ووت سوئی شیطانون

راگھو چیتنا وہی شیطان تھا

پیم کتھا یہ بھانت بچارو

محبت کی کہانی اسطرح سے اسکو شمار کرو

مایا علاءالدین سلطانو

اور حرص و ہوا علاءالدین بادشا

بوجھہ لیو جو بوجھہ پا

اپنے دل مین سمجھہ لو جو سمجھہ سکے

ترکی عربی ہندوی بھاکھا جیتی آہ

ترکی عربی ہندی بھاکھا جسقدر ہین

جامین مارگ پریم کا سبے سراہین تاہ

جس بولی مین راہ محبت کی ہے سب اوسکی تعریف کرتے ہین

محمد یہ کب جور سناوا

محمد نے یہ کب جوڑکے سنایا

جورے لاے رکت کے لیئے

خون جگر کھاکے اسکو جوڑا ہے

او مین جان گیت اس کینھان

اور مینے یہ جان کے اس کتاب کو کہا ہے

کہان سو رتن سین اب راجا

کہان ہے رتن سین راجا

کہان علاوالدین سلطانون

اور کہان ہے علاوالدین پادشاہ

کہان سوروپ پدماوت رانی

کہان ہے پدماوت ایسی حسین

سنان سو پیم پیر کا

جو اسکو سنے وہ درد محبت کا جا

پیم پریت نینھہ جل بھ

راہ محبت مین آنکھین ... آنسو بھوگئے

کے یہ ریت جگت مہ چینھہ

کہ میرے واسطے ذریعہ یادگاری کا

کہان سوا اس ہیرہ ایر

اور کہان ہے توتا جسنے ایسی عقل راہ کی

کہان راگھو جنہہ کینھہ بکانو

اور کہان ہے راگھو جسنے یہ بکھان کیا

کچھہ نر ہے جگ ہے کہا

کچھہ نہ رہا زمانے مین کہانی رہجاے

۶۳۴

پھول مرے پے مرے نہ باسو
پھول مرجائے گا مگر خوشبو نہ مرے گی

پاکین نہ لینہہ جس مول
رخت کرتے ہیں اور بہت آنکھیں کو خرید کرتے ہیں
ہم سنوری مووی بول
ے خیر سے یاد کرے

جوبن ہت سواو ستھا گئی
اور جوانی بہت خراب گئی
دشٹ گئے نینہہ وے نیرو
اور آنکھیں روتے روتے جاتی رہیں
مین گئے انرچ وے بولا
آواز کے جانیسے بول درست نہیں نکلتا
گرب گیو تر ہت سرنائے
غرور کے جانے سے سرنیچے رہتا ہے
سیاہی گئے سین بھا دھنان
بالونکی سیاہی جاتی رہی سرہلنے لگا
جوبن گیو جیت لے جوا
جوانی گئی بڑھاپا جیت لیا
پن سو نیچ پرائے ہاتھان
جب موت آگئی معاملہ دوسرے کے ہاتھ ہے

سن سوی
رت وہی ہو جو ایسی ہو
کین
دنیا میں ایسے
جو یہ
جو یہ کہا

محمد پر وہ بیس
اے محمد تیری عمر
جو گیو کے کہہ
جوبن ہت بن کی جاتی رہی اور جب
دسن گئے کے
دانتوں کے جانیسے رخسار
بدھ جو گئے وے
عقل کے زائل ہونے سے لوگ
سرون گئے اونچ
سماعت کے جانے سے اونچا
بھنور گئے کینہہ وے
حس و حرکت جاتی رہی کیونکر جنبش
جو لہہ جیون جوبن ساتھ
جبتک زندگی ہے جوبن ساتھ ہے۔

۶۳۵

بڑھاپا جو سر پہ آتا ہے تو بڑھاپے جانے کے
بڑھاپا جو سر پہ آتا ہے تو جوانی جانے کے

بوڑھے ادہی ہو ہو تم کیں چ و آنیہ آئیس

لوگ دعا دیتے ہیں کہ بوڑھے ہو کے یہ دعا تاہی کہ مناسب نہیں

کاش یہ دعا دے کہ جوان رہو تو کیا مضایقہ

تمت

بعون عنایت حضرت رب العزت کتاب پدماوت تصنیف عارف اودہ
شیخ محمد جایسی خلیفہ شیخ محی الدین چشتی قدس سرہ جنکا سلسلہ حضرت سید
جہانگیر قدس سرہ تک پہنچتا ہے تصحیح و ترجمہ و تحشیہ منشی شیخ احمد علی
... رسالہ ... اور زبانون کے زبان بھاکھا بھی خوب جانتے
ہین ... بیان توحید اور حقائق و معارف مین یہ کتاب ولیذیر
بے نظیر ہے زبان پر موقوف نہین بلکہ ہر جگہ کا جدا گانہ ہے عاقل کو
چاہیے کہ ... مطلب پر نظر رکھے زبان کو نہ دیکھے اور دانشمند ولا
کے نزدیک زبان بھاکھا بھی شیرینی سے خالی نہین بقول مصنف
عربی پارسی ... بنگالی جیت آہ جاہین مارگ پریم کا سبھی سراہین تا

تاریخ ... ترجمہ چو قلم مترجم سے گری حوالہ قلم کے ہوتی ہے

... مصنف ملک محمد جایسی منشی جمنا پرشاد صاحب نے
... سابق سے ترجمہ کرا کر حق تصنیف حاصل کرکے مطا
... کرائی تھی جسکی ذریعہ سے بغیر منشی صاحب موصوف